

ارتکھ شاستر

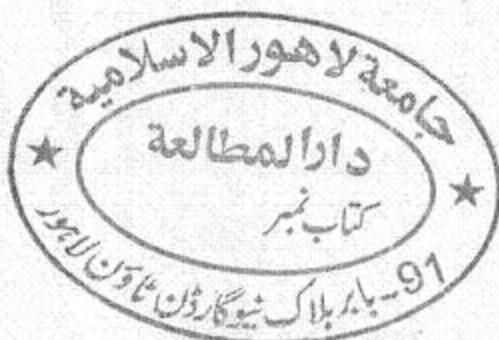
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مصنف: کوتلیہ چانکیہ

ترجمہ: سلیم اختر

حوالی: خالدار مان



نگارشات

24-مزگ روڈ لاہور فون: 0092-42-7354205 / 7322892

E-mail: nigarshat@yahoo.com nigarshat@wol.net.pk

*** توجہ فرمائیں ! ***

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹر انک کتب.....

عامتقاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق، الاسلام کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ

لود (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔

متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

دعویٰ مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹر انک ذرائع سے محض مندرجات کی نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

*** تنبیہ ***

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابط فرمائیں

ٹیک کتاب و سنت ڈاٹ کام

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:

ارٹھ شاستر

مصنف:

کوتلیہ چانکیہ

ترجمہ:

سلیم اختر

ناشر:

آصف جاوید

برائے نگارشات پبلشرز' 24-مزگ روڈ، لاہور

فون: 0092-42-7354205/7322892

مطبع:

المطبعة العربية، لاہور

سال اشاعت:

2004ء

قیمت:

400/- روپے

فہرست

www.KitaboSunnat.com

12	پیش لفظ
14	کچھ ارتھ شاستر کے بارے میں
پہلا حصہ - ریاست کی تنظیم	
19	باب 1. ترتیب ابواب و حصہ۔
23	باب 2. شمار و ترتیب علوم۔
24	باب 3. تین ویوں کے مقام کا تھیں۔
26	باب 4. علم میشت اور سیاست مدن کی اہمیت کا تھیں۔
28	باب 5. صحبت بزرگان۔
30	باب 6. ضبط حواس۔
32	باب 7. درویش صفت بادشاہ کی زندگی۔
33	باب 8. وزراء کا تقرر۔
35	باب 9. مشیروں اور پچاریوں کا تقرر۔
37	باب 10. خیہہ ذرائع سے وزراء کے کدوار کی آذناش۔
39	باب 11. خیہہ کارندوں کا تقرر۔
41	باب 12. مخبروں کا تقرر (جاری)۔
44	باب 13. اپنے علاقے میں موافق و مخالف لوگوں کی گھرانی۔
46	باب 14. دشمن کے علاقے میں اس کے مخالف و موافق گروہوں کو ساتھ ملانا۔

49	باب 15. کونسل کے بارے میں۔
53	باب 16. آداب سفارت۔
56	باب 17. شاہزادوں کی مگرائی۔
59	باب 18. زیر مگرائی شہزادے کا کروار۔
61	باب 19. بادشاہ کے فرائض۔
64	باب 20. انتظامات حرم شایی۔
66	باب 21. بادشاہ کی جان کا تحفظ۔
	دوسرਾ حصہ۔ حکومتی عمدیدار اور ان کی ذمہ داریاں
71	باب 1. انتظام دسات۔
74	باب 2. غیر زرعی اراضی کی تقسیم۔
76	باب 3. تغیر قلعہ جات۔
79	باب 4. قلعہ بند شرکی تغیر۔
82	باب 5. داروغہ کے فرائض۔
84	باب 6. مالیے کی وصولی۔
87	باب 7. صیغہ صحابین کی حساب داری۔
91	باب 8. خورد پر کی تحقیق۔
94	باب 9. ریاستی اہلکاروں کے کروار کی جائج۔
97	باب 10. ریاستی فرمانیں کے جاری ہونے کا طریقہ۔
101	باب 11. خزانچی کا منصب اور داخل خزانہ کئے جانے والے جواہرات کی تحقیق۔
106	باب 12. نظام صنعت و کان کرنی۔
110	باب 13. صرافہ کا افر۔

114	باب 14. ریاستی صراف کے فرائض منہجی۔
118	باب 15. مال خانے کی مگرانی۔
122	باب 16. کاروبار کی دیکھ بھال۔
124	باب 17. جنگلات کا مگران۔
127	باب 18. سامان حرب کی ذخیرہ گاہ کا عدم دیدار۔
129	باب 19. پیائش اور ناپ قول کے آلات کا مگران۔
132	باب 20. وقت، فاصلے اور رتبے کی پیائش۔
136	باب 21. محصول چونگی اور اس کا مختتم۔
139	باب 22. محصولات کی شرح کا تین۔
141	باب 23. پارچہ بانی کا بیان۔
143	باب 24. زرعی شبے کا مختتم۔
147	باب 25. آبکاری کا مختتم۔
151	باب 26. جنگلی حیات اور دیگر جانوروں کا مگران۔
153	باب 27. "اس بازار" کا مگران۔
156	باب 28. بحری آمدورفت کا مختتم۔
159	باب 29. دیگر مویشیوں اور گائے کی دیکھ بھال کا بیان۔
164	باب 30. مکھوڑوں کا ریاستی مگران۔
169	باب 31. پاتھیوں کا مگران۔
172	باب 32. مختلف ہاتھی اور ان کی تربیت کے تقاضے۔
175	باب 33. رتحوں کی مگرانی، پیدل فوج کا نظام و نت و فوجی سربراہ کے فرائض۔
177	باب 34. رہداری کے امور اور چاگاہوں کا مختتم۔

179	باب 35. مالیہ وصول کرنے کا نظام اور اس کے خدوخال۔
182	باب 36. شرکا حاکم اور اسکے فرائض۔
	تیرا حصہ - قوانین
189	باب 1. معابرے، قانونی معاملات اور انصاف۔
195	باب 2. عورت کی ملکیت، شادی اور ازدواجی ذمہ داریاں۔
200	باب 3. بیوی کے فرائض اور دیگر ازدواجی معاملات۔
204	باب 4. ازدواجی عمد نامے اور ان سے متعلق معاملات۔
208	باب 5. ترکے کی تقسیم کا بیان۔
211	باب 6. ترکہ اور اس کے خاص حصے۔
214	باب 7. حقداران میں تفریق۔
217	باب 8. تنازعات بہ نسبت عمارات۔
220	باب 9. حد بندی کے تازعات، ملکیتوں کی فروخت اور متعلقہ معاملات۔
224	باب 10. مناواعامہ کی تغیرات کا تقصیان اور عمد ناموں سے انحراف۔
229	باب 11. قرضہ جات۔
234	باب 12. امانت کی بابت قوانین۔
240	باب 13. خادموں اور محنت کشوں کے حقوق فرائض۔
244	باب 14. شرکت کاری اور محنت کشوں کے معاملات سے متعلق قوانین۔
247	باب 15. تجارت میں بدمعاگلی اور متعلقہ قواعد و ضوابط۔
250	باب 16. معاملات ملکیت اور متعلقہ امور۔
254	باب 17. جبرا" یا دھوکہ دہی سے لوٹ مار۔
256	باب 18. اہانت۔

258	باب 19. جسمانی تکلیف پہنچانا۔
261	باب 20. جواء اور دوسرے جرائم۔
	چوتھا حصہ ناپسندیدہ اور مضر عناصر کی سرکوبی
267	باب 1. کارگروں پر نظر رکھنا۔
271	باب 2. تاجریوں کی گمراہی۔
273	باب 3. قدرتی آفات۔
276	باب 4. بد معاشوں کا قلع قبح۔
279	باب 5. سادھوؤں سنتوں کے ذریعے آوارہ گروں کی گمراہی۔
281	باب 6. جرائم پیش افراد کو موقع پر یا شک کی بنا پر گرفتار کرنا۔
285	باب 7. اچانک موت کی تحقیقات۔
288	باب 8. اعتراف جرم کروانے کے لئے تشدد اور قانونی کارروائی۔
292	باب 9. ریاستی اداروں کی گمراہی۔
296	باب 10. جسمانی اعیام کاٹنے کی سزاکیں یا تبادل جمانتے۔
299	باب 11. تشدد کے ساتھ یا اسکے بغیر موت کی سزا۔
302	باب 12. لاکیوں کے ساتھ جنسی اختلاط۔
306	باب 13. ناصلانی کا جرمانہ۔
	پانچواں حصہ۔ آداب و قواعد دربار
313	باب 1. خفیہ سزاکیں دینا۔
317	باب 2. خزانہ بھرنے کے مختلف طریقے۔
321	باب 3. ریاستی ملازمین کے عوضاً۔
324	باب 4. درباریوں کے آداب و قواعد۔

326	باب 5. سرکاری عمدہ داروں کا کردار۔
328	باب 6. ریاست کا استحکام۔
چھٹا حصہ۔ ریاست کے بنیادی لوازمات اور وسائل	
335	باب 1. حکومی کے بنیادی عوامل۔
338	باب 2. زمانہ امن اور مم جوئی۔
ساتواں حصہ۔ ریاست کی خارجہ پالیسی کے اصول	
345	باب 1. زوال، وجود اور ترقی میں اصول شش گانہ کا استعمال۔
349	باب 2. پناہ طلب کرنا۔
351	باب 3. کمزور پادشاہوں سے معابدات۔
355	باب 4. بیخار اور دوسرے پادشاہوں سے مل کر چھٹائی۔
358	باب 5. دشمن کے خلاف حملہ، فوجی بغاوت اور میں الیاسی اتحاد۔
364	باب 6. اتحادی افواج کا حملہ، مشروط یا غیر مشروط امن معابدے۔
370	باب 7. مناقنہ حریوں کے ذریعے صلح یا لڑائی۔
375	باب 8. ہزیست کے لائق حریف اور مدد کے قابل حلیف۔
379	باب 9. فوائد کی بنیاد پر ملے پانے والے عمد نامے۔
384	باب 10. ریاستی توسعے کے مقصد سے کئے گئے معابدے۔
387	باب 11. منسوخ نہ ہونے والے عمد نامے۔
391	باب 12. مشترکہ منصوبوں کی تکمیل کے معابدے۔
395	باب 13. عقب سے حملہ آور ہونے والے دشمن سے احتیاط۔
399	باب 14. ستارہ جنگی و ریاستی طاقت بحال کرنے کی حکمت عملی۔
403	باب 15. غالب حریف کے ساتھ مغلوب فرقہ کا رویہ۔

407	باب 16. نکست کھا پکے حکمران کا فاتح کے ساتھ رویہ۔
410	باب 17. یاہی معابدوں کی تعمیل اور تنقیح۔
415	باب 18. وسطیٰ حکمران، غیر جانیدار حکمران اور ریاستوں کا حلقة۔
	آٹھواں حصہ۔ آفات و اسباب
423	باب 1. قواعد حکمرانی سے غفلت کے سبب نازل ہونے والی آفات۔
428	باب 2. حکمران اور حکومتی آفات۔
431	باب 3. انسانی مشکلات کا بیان۔
436	باب 4. قدرتی آفات کا بیان۔
441	باب 5. عسکری حیف سے متعلقہ سائل اور فوجی مشکلات۔
	نوال حصہ۔ فوجی طاقت کا استعمال اور پیش قدمی
449	باب 1. پیش قدمی سے قبل جتنی لوازمات کا جائزہ۔
454	باب 2. دفاعی فوجی دستوں کی ترتیب، حملہ کا وقت۔
459	باب 3. داخلی و خارجی قشہ پرور عناصر کا انسداد اور عقبی دفع۔
464	باب 4. جانی اور مالی نقصات کا تجزیہ۔
467	باب 5. داخلی و خارجی خطرات کا بیان۔
470	باب 6. حریفوں اور سرکشوں سے متعلقہ افراد۔
475	باب 7. نقصان کا اندازہ اور دولت کا حصول۔
	وسوال حصہ۔ جنگی تنصیبات اور کارروائیاں
483	باب 1. فوجی چھاؤنی کا قیام۔
485	باب 2. شدائد یا حریف کی پیش قدمی کے وقت فوج کا تحفظ۔
488	باب 3. خفیہ چالیں، فوجی حوصلہ افزائی اور حریف سے جنگ۔

493	باب 4. جنگ میں چاروں افواج کی زندگی داریاں۔
498	باب 5. میدان جنگ کی سرگرمیاں۔
502	باب 6. لشکری ترتیب کی مختلف اقسام میں حریف کا مقابلہ۔ گیارہواں حصہ۔ مختلف گروہ اور ان کے ساتھ ریاستی رویہ
509	باب 1. فناق اور خفیہ تعزیرات۔ بارہواں حصہ۔ غالب حریف کے خلاف موثر اقدامات
517	باب 1. سفارت کار کے فرائض۔
520	باب 2. سازشیں، مکاریاں، عیاریاں۔
523	باب 3. عسکری قائدین کو قتل اور ریاستوں کو مشتعل کرنا۔
526	باب 4. زہر، آگ اور ہتھیاروں کے استعمال میں ماہر آلہ کار۔
529	باب 5. حملہ اور مخفی تدابیر سے دشمن پر غلبہ۔ تیزہواں حصہ۔ قلعہ جات فتح کرنے کی حکمت عملی
535	باب 1. مختلف کے اتحاد و یکجنتی کا خاتمه کرنا۔
539	باب 2. مختلف تراکیب سے حریف حکمرانوں کو بہکانا۔
545	باب 3. خفیہ ایکاروں کا محاصرہ میں کردار۔
550	باب 4. بھصور حریف کے خلاف لائج عمل۔
556	باب 5. تاراج شدہ خلنوں میں امن کی بحالی۔ چودہواں حصہ۔ حریف کو تباہ کرنے کی تدابیر
561	باب 1. دشمن کو نقصانات سے دوچار کرنا۔
566	باب 2. ناقابل لیکن نتائج کی حامل تراکیب۔
570	باب 3. جادو ٹونے اور ادویات کے اثرات۔

- باب 4. عکری نصانات کے مدارک کی تراکیب۔
578 پندرہواں حصہ۔ متن کے حصہ و اجزاء
- باب 1. اس کتاب کی ترتیب۔
583
591 حواشی۔



پیش لفظ

یہ تقریباً دو ہزار سال پسلے کی بات ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش میں ابھی چار یا ساڑھے تین سو سال باقی تھے کہ ہندوستان کے عظیم تاریخی شریک میں ایک بد صورت برہمن پچھے پیدا ہوا جو بعد میں میکنڈ یونیورسٹی کامیاب ناز استاد ہنا۔ اسے تحصیل علوم و فنون کی تکمیلی تھی۔ وہ اپنی غربت اور بد صورتی سے وصیان پٹا کر کتابوں اور استادوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔ علم و حکمت اور اپنے وقت کے جملہ فنون پر دسترس حاصل کر کے وہ تاریخ کی عظیم شخصیت اور فن حکمرانی کا سب سے اعلیٰ معلم بن گیا۔ اس کی شخصیت کے پارے میں مکمل تفصیلات تاریخ نے محفوظ نہیں کیں لیکن اس کی تعلیمات سے سمجھی آئندی ہیں۔ شاید ہی کوئی علمی شعبد ایسا ہو جسے اس نے اپنی فکر اور تحقیق سے میرا رکھا ہو۔ ماضی کے ظلمی ہندوستان کا یہ فرزند کو ملیے چاکنکیہ ہے جو اپنی عالمی شہرت یافتہ کتاب "ارتھ شاستر" کے حوالہ سے کسی مزید تعارف کا محتاج نہیں ہے۔

"ارتھ شاستر" نے بر صغر کے تہدن اور اسلوب سیاست پر گذشتہ دو ہزار سال کے دوران جو اثرات مرتب کئے ہیں۔ ان کے نقوش آئندہ کئی صدیوں تک بھی واضح رہیں گے۔ سکندر کی ہندوستان سے واپسی کے بعد نہدا خاندان کے حکمرانوں کی چندر گپت موریہ کے ہاتھوں عبرتاک ٹکست کے پس منظر میں بھی کو ملی ہی کی جگلی اور سیاسی حکمت عملی کا ر فہر نظر آتی ہے۔ یاد رہے کہ نہدا خاندان کے حکمرانوں کو سکندر بھی واضح ٹکست دینے میں ناکام رہا تھا۔ اس ایک مثال ہی سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اس کتاب کے مصنف سیاسی اور جگلی حکمت عملی کس قدر موثر اور قابل عمل تھی۔

دلیل نے اس آنکھ تصنیف میں قدیم ہندوستانی تہدن کے ہر پللو کو اپنی تحریر کا موضوع بنایا ہے۔ علوم و فنون، زرست، معیشت، ازو اجیات، سیاست، صنعت و حرف، تو این، رسوم و رواج، تہمات، ادویات، فوجی مہماں، سیاسی و غیر سیاسی معلمات اور ریاست کے

استحکام سیست ہر وہ موضوع کو ملیہ کی فکر کے وسیع دامن میں ساگیا ہے، جو آپ سوچ کئے ہیں۔

علم سیاست کے چڈت کہیں کو تیڈ کو اس کی متنوع علمی دستگاہ کی وجہ سے ہندوستان کا ارسٹو کئے ہیں اور کہیں ایک نئے اور واضح تر سیاسی نظام کا خالق ہونے کے باعث اس کا موازنہ میکیلوی سے کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک تو کو تیڈ کا انداز فکر ارسٹو کی نسبت زیادہ جزئیاتی اور مدلل ہے اور دوسرے میکیلوی کے پر عکس وہ سیاست کی بنیاد سیاست کی بجائے تہذیب اور معاشرت کو متعین کر کے ان دونوں ہستیوں سے منفرد اور نمایاں مقام حاصل کرچکا ہے۔

اکثر متفق اس امر پر متفق ہیں کہ ارتھ شاستر³¹¹ سے 300 ق-م کے دوران تصنیف ہوئی۔ اس کتاب کا اصل سنسکرت متن 1904ء میں دریافت کیا گیا۔ 1905ء میں اسے پہلی مرتبہ کتبی شکل میں منتظم کیا گیا۔ 1909ء اور پھر اسکے بعد حکومت ہند نے جتاب شام شاستری کی مرتب کردہ ”ارتھ شاستر“ کو سنسکرت متن اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ پارہا شائع کیا۔ اس کے نتیجہ میں بیسویں صدی کی ہندو سیاست کو ایک بنیادی فکری سارا میر آیا۔ ”خصوصا“ 1947ء کے بعد سے اب تک کے ہندو حکمرانوں کے اقدامات اور حکمت عملی کو ملیہ ہی کی سیاسی فکر کا پرتو ہے۔ کافی عرصہ سے پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی اور ”نگارشات“ نے ”ارتھ شاستر“ کو شائع کر کے اس ضرورت کو بہت اُن انداز سے پورا کیا ہے۔ توقع ہے کہ ہمارے ارباب سیاست، وکلاء اور علم و ادب سے دلچسپی رکھنے والے دیگر قارئین اس تاریخی کتاب کا گرجوشی سے استقبال کریں گے۔

www.KitaboSunnat.com

خلدہ ارمان

مئی 1999ء لاہور

www.KitaboSunnat.com

تاریخ قسطنطینیہ

www.KitaboSunnat.com

کوتیلیہ کون تھا؟ جس نے معاشریات اور حکومت کے موضوع پر ایک ایسے دور میں قطبی رسالہ لکھا جب دنیا کا زیادہ تر حصہ عقلی تاریکی میں گم تھا؟ اسکی اہتمامی زندگی کے بارے میں بہت کم معلومات میسر ہیں۔ ایک روایت کے مطابق وہ کیرالہ سے تعلق رکھنے والا ایک غریب اور کمزور برنسن تھا، جو کسی نہ کسی طرح پاٹی پر میں بادشاہ نزد اکے دربار تک پہنچ گیا۔ ایک اور قصہ کے مطابق وہ شہلی ہندوستان کا بارہ بھمن تھا، اس نے ٹیکسلا میں جنم لیا اور تعلیم پائی اور فاسیمانہ حد میں انعام حیثیت کیلئے پاٹی پر آیا۔ بدھ مت کے ایک حوالے کا کہنا ہے کہ کوتیلیہ تینوں دیدوں اور منتروں پر عبور کرتا تھا اور چال بازی کا ماہر تھا۔ لیکن وہ اپنی جسمانی بد صورتی، نفرت انگلیز رنگت، بیڑھی ہانگلوں کی وجہ سے بھی مشور تھا۔ بدھ مت اور جیمن مت کی پکجھ کہانیوں میں کہا گیا کہ پیدائش کے وقت کوتیلیہ کے منہ میں پورے دانت تھے جو مستقبل میں بادشاہی کی علامت خیال کی جاتی تھی۔ والدین نے اس کے منہ سے دانت نکلوادیے کیونکہ وہ اسے بادشاہ نہیں بنانا چاہتے تھے۔ وہ بادشاہ کی جائے بادشاہ گرن گیا۔ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کوتیلیہ نے چند رنگت کے ساتھ مل کر پاٹی پر کے بد کردار بادشاہ دھن نزد اکو شکست دی تھی۔

اس کتاب کے تین علیحدہ علیحدہ حصے ہیں: انتظامیہ ضابطہ بتوان و انصاف اور خارجہ پائیں۔ اس نے ملک جاؤسی کو بھی اہم قرار دیا۔ وہ نہ صرف ریاست کاری کے اصول بتاتا ہے بلکہ موقع اور وقت کی مناسبت سے ان میں تبدیلیاں اور ترمیم بھی کرتا ہے۔

کوتیلیہ کی ارتھ شاستر کے حوالے سے دانشوروں میں دو انتہا پسند آراء پائی جاتی ہیں۔ ایک کے مطابق کوتیلیہ کی کسی ہوتی تمام باتیں آج بیکار ہیں۔ دوسری متعصبانہ رائے کا کہنا ہے کہ صرف ایک کوتیلیہ ہی اس میدان میں جیتیں گے اور باقی تمام مفکرین غیر اہم ہیں۔ کوتیلیہ کا موازنہ کافی بعد کے کئی افراد کے ساتھ بھی عموماً کیا جاتا ہے سب سے مصکنے خیز موازنہ

بسمارک کے ساتھ، زیادہ عام مقابلہ اور موازنہ "بادشاہ" کے مصنف مکیاولی کے ساتھ ہوتا ہے۔ بہت سے ہندستانی مفکر اس امر پر ناراض بھی ہوتے ہیں کہ کوتیہ کو مکیاولی کے مقابلہ پر رکھا جائے۔ ان کے خیال میں مکیاولی بہت بعد کا ہے اسلیئے کوتیہ کامکیاولی کی وجہ مکیاولی کا کوتیہ سے موازنہ کرنا چاہیے۔ بہر حال دونوں میں ریاستی چال بازی کے حوالے سے کتنی باتیں مشترک ہیں۔ شاید ریاست چلانے کیلئے حقیقت میں انہی دھوکے بازیوں، مکاریوں، مجرمانہ ذہنیت اور ظلم و تشدد کی ضرورت ہوتی ہے جن کو قبل مسح میں کوتیہ نے ارتھ شاستر اور پندرھویں صدی میں مکیاولی نے کافی اہمیت دی۔ تاہم کوتیہ کے وقت کے اخلاقی ضوابط اتنے ڈھیلے نہیں تھے جتنے کہ مکیاولی کے دور میں۔ مکیاولی دشمن کو پوری طرح اور کسی بھی طریق سے نیست و نابود کر دینے کی پدایت دیتا ہے جبکہ اس کے بر عکس کوتیہ کے خیال میں راست باز اور نیک حکمران پر حملہ نہیں کرنا چاہیے۔ ایک کمزور مگر نیک بادشاہ کی وجہ طاقتور مگر شریر بادشاہ پر حملہ کرنا بہتر ہے۔ البتہ وہ حکمران کو اپنے سوا کسی بھی آدمی پر بھروسہ کرنے کا سبق دیتا ہے۔

کوئی اس کتاب میں بتائے گئے جادو کے طریقوں سے یہ خیال قائم کر سکتا ہے کہ کوتیہ جادو یاٹو نے نوکلوں پر یقین رکھتا تھا۔ لیکن ایسا ہر گز نہیں ہے۔ اس نے زیادہ تر جادو کرتب کے طور پر بیان کئے وہ کئی جگہوں پر زہروں اور بے وقوف ہنانے والے کیمیکلز کا ذکر کرتا ہے۔ کوتیہ کو تو علم بخوم پر بھی یقین نہیں تھا۔ ارتھ (دولت) کا رہنماستارہ خود دولت ہی ہے، آسمان کے ستارے بھلا کیا کر سکتے ہیں۔

اگر یہ بات درست ہو کہ یہ سویں صدی کے انسان اور ریاست میں دو ہزار سال پہلے کے انسان اور ریاست سے بہت کم تبدیلی آئی ہے تو ارتھ شاستر آج بھی قابل اطلاق ہے۔

یاسر جادو

لاہور۔ ستمبر ۹۹ء

پہلا حصہ

ریاست کی تنظیم

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

باب: 1

ترتیب ابواب و حصص

(اوم: ۱)

شکر^(۲) اور برہپت^(۳) کو پر نام

۱۔ علم سیاست کے موضوع پر یہ مجموعہ تحریر اسی موضوع پر ان تمام نوشتوں سے استفادہ کر کے مرتب کیا گیا ہے۔ جو قدیم اساتذہ نے حصول و حفاظت ارض کے متعلق تحریر کیے تھے۔

۲۔ اس کے ابواب و اجزاء کی ترتیب حسب ذیل ہے۔

۳۔ فہرست علوم، صحبت بزرگان، ضبط حواس وزیروں کا تقریر، مشروروں اور پچاریوں کا تقریر، خفیہ دائم سے وزراء کے کروار کی آزمائش، مجبوروں کا تقریر، مجبوروں کیلئے قوانین، حزب مختلف و موافق پر نظر، دشمن کے خالق و موافق گروہوں کو ساختہ مانا، کونسل کے بارے میں، آداب سفارت، شاہزادوں کی نگرانی، زیر نگرانی، شاہزادے کا کروار، زیر نگرانی شاہزادے سے برماو، یادشاہ کے فرائض، انتظامات حرم شاہی اور یادشاہ کی جان کا تحفظ۔

حد اول متعلق ہے موضوع تربیت ان سب پر مشتمل ہے۔

۴۔ موضع بندی، غیر ذریعی اراضی کی تقسیم، تغیر قلعہ جات، قلعہ بند شرکی تغیردار و غیر محلات کے فرائض، حصول مالیہ بذریعہ منتظم، صیغہ محاسبین کی حساب داری، مالیے میں خور و برد اور اس کی برآمد، سرکاری ملازمین کے کام کا معافہ، دریابان فرمانیں سرکار، خزانے میں داخل کی جانے والی قسمی اشیاء کی پرکھ، کان کنی اور صنعتوں کا اجراء، صرافہ میں سونے کا نگران، شاہی صراف، مال خانے کا نگران، منتظم تجارت، ناظم بیکلات، ناظم اسلحہ خانہ، اوزان و پیمائہ جات کے معیار کا تعین، زمانی و مکانی پیمائش، محصل محصولات، پارچہ بانی کا

مگر ان، ناقلم زراعت، ناقلم آب پاشی، ناقلم خانوں کا مگر ان، ناقلم جہاز رانی، ناقلم مویشیاں، مگر ان اسپاں، باتھیوں کا ناقلم، رکھوں کا مگر ان، پیادہ فوج کا ناقلم، سپاہ سالار، راہداریوں کا ناقلم، چڑا گاہوں کے مگر ان ناقلم کے فرائض، خفیہ ملائزین کی سرگرمیاں اور حاکم شہر کا منصب۔

حصہ دوم - سر اپاں شعبہ جات کی سرگرمیاں، مندرجہ بالا موضوعات پر مشتمل ہے۔

5- معابدات کا تعمین، تسویہ مقدمات، ازدواجی تعلقات کے بارے میں، تقسیم و راثت، غیر متعلق جائیداد کے متعلق، عدم تعییں معاہدات، قرضوں کی عدم ادائیگی، امانتوں کے بارے میں، غلاموں و اجیزوں کے متعلق قوانین، معاہمات شرآشت، خرید و فروخت میں بد معاہلگی، تھائف کی عدم سپردگی، غیر مملوکہ امانتی کی فروخت، امور ملکیت، ذاکہ زنی، عزت نفس بمحروم کرنا، جسمانی تکلیف پہنچانا، جواء کھیننا اور شرط لگانا اور متفق جرام۔

حصہ سوم درج بالا موضوعات پر مشتمل ہے۔

6- کارگیوں پر نظر رکھنا، تاجریوں کی مگرانی، آفات قدرتی سے لوگوں کو بچانا، خیر کارندوں کے ذریعے جرائم بیشگاں کی سراغ رسانی، مجرموں کو رکنے باتھوں یا شہر میں پکڑنا، مرگ ناگماں کی تفتیش، اقرار جرم کے لیے ایذا دہی، شعبہ جات پر مگرانی قائم کرنا، اعشارے جسمانی کاٹنا، سڑائے موت، نابالغ لڑکوں کے ساتھ جنسی فعل اور انحراف، قانون پر سزا۔ درج بالا اجزاء سے حصہ چہارم، تادیب مجرماں، تشکیل پاتا ہے۔

7- خفیہ تحریری کارروائیاں، خزانے کو بھرتنا، حکومتی ملائزین کی تنخواہیں، منصب داروں کا کردار، دریاری کے آداب و اخلاق، باشہست کا استحکام اور اقتدار کا استحکام۔

8- حاکیت کے بنیادی عناصر، امن اور محنت کے بارے میں

حصہ ششم، حلقة ریاست بطور اساس، محلہ بالا موضوعات پر مشتمل ہے۔

9- ترتیب اصول شش گانہ، انحطاط، استحکام و ترقی میں ان اصولوں کا استعمال، پناہ طلب کرنا، ہم سفر، کم تر اور برتر بادشاہوں کے لیے حکمت عملی، کمزور بادشاہوں سے معابدات امن، اعلان جنگ کے بعد غیر جانبداری، صلح نامہ کے بعد غیر جانبداری، اعلان جنگ کے بعد چڑھائی، صلح نامہ کے بعد چڑھائی، دوسرے بادشاہوں سے مل کر متحده جملہ، کمزور دشمن کے خلاف کارروائی کے لیے مصلحت، حرص، لاج یا غداری کے اسباب،

طاقوں کے اتحاد کا مسئلہ، وہ حلیف بادشاہوں کی بیخار، مشروط و غیر مشروط معاهدہ، دوغلی حکمت عملی سے جنگ اور صلح، مغلوب دشمن کے ساتھ سلوک، امداد کے لائق اتحادی، زر، زمین یا اتواری کو بچانے کے لیے معاهدے، عقب سے جملہ آور ہونے والے کے بارے میں حکمت عملی، کھوئی ہوئی قوتون کی بحالی، طاقتوں دشمن سے جنگ کے دوران قلعہ بند ہونا، تھیمار ڈال دینے والے بادشاہ کا طرز عمل، مقتول بادشاہ کا طرز عمل، معاهدہ امن، ریعمال کی دہائی، پنج کے بادشاہ کے بارے میں طرز عمل، غیر جانبدار بادشاہ کے بارے میں طرز عمل اور ریاستی حلقة کے معاملات۔

حدسہ ہشتم۔ خارجہ حکمت عملی کے چھ اصول، مندرجہ بالا موضوعات سے تفصیل پاتا ہے۔

10- حاکیت کے بنیادی اصولوں (سے انحراف) کی آورده آفاق، بادشاہ اور شاہزادوں کے مصائب کا بیان، آفات انسانی، صعوبتوں اور رکاوٹوں اور مالی مشکلات کے بیان میں، فوج سے متعلق مشکلات اور اتحادی کے حوالے سے مشکلات و مسائل۔

حدسہ ہشتم۔ آفات کے بارے میں، درج بالا اجزاء پر مشتمل ہے۔

11- مقابل طاقت، میدان جنگ اور وقت کا تعین، مختلف دستوں کی بھرتی، جنگ کے لیے فوج کو مسلح کرنا، دشمن فوجی دستوں کے مقابل مناسب دستوں کا تعین، عقیق و قاع، اندر و بیرونی فتوں کی روک تھام، اخراجات، منافع اور نقصان کا جائزہ، منصب داروں سے خطرات، پاغیوں اور دشمنوں سے خطرات، فائد و نقصانات اور یہ یقینی کے حوالے سے خطرات، خطرات پر مختلف طریقوں سے قابو پاتا۔

حدسہ نہیں۔ محلہ بالا موضوعات پر مشتمل ہے۔

12- چھاؤنی قائم کرنا، چھاؤنی سے کوچ، دوران جنگ یا آفات میں فوج کو بچانا، پر فریب جنگی چالیں، فوج کا حوصلہ پڑھانا، فوج کو دشمن سے لڑانا، جنگ کے لیے مناسب میدان، پیدل، سوار، فوج، رتحوں اور ہاتھیوں کے کام، میدان جنگ میں فوج کی ترتیب، مضبوط اور کمزور دستوں کی ترتیم، پیدل فوج، سوار فوج، رتحوں اور ہاتھیوں کی ترتیب، ڈینڈا، ٹاگ، دائری اور پھیلوان ترتیب، دشمن کی صفت بندی کے مقابل صفت بندی۔

حدسہ دهم "متعلق پر جنگ" ان اجزاء سے ترتیب پاتا ہے۔

- 13- نفاق کے بیچ یوں، خفیہ سرائیں دننا۔
حصہ یا زدہم درج بالا ابواب پر مشتمل ہے۔
- 14- سفیر کا فریضہ، ڈپلو میسی کے ہتھیاروں سے لڑنا، سپاہ سالار کا قتل، ریاستی حلقوں کو ابھارنا، ہتھیاروں، آگ اور زہر کا خفیہ استعمال، رسد کا انقطاع اور چھاپے، جنگی چالوں سے دشمن پر قابو پانا، قوت و طاقت سے مغلوب کرنا، مکمل فتح۔
حصہ دواز دہم "کمزور بادشاہ کے متعلق" درج بالا اجزاء پر مشتمل ہے۔
- 15- مکارانہ چالیں چلنا، پر فریب طریقوں سے دشمن کو باہر نکالنا، جاسوسوں کا تھین، حاصلہ کرنا، قلعہ پر دھاوا یوں، مفتوحہ علاقہ میں امن قائم کرنا۔
حصہ بیز دہم "قلعہ فتح کرنے کے ذرائع" درج بالا اجزاء پر مشتمل ہے۔
- 16- خفیہ کارروائیوں سے دشمن فوج کو تباہ کرنا، عجیب و پر فریب طریقوں سے دھوکا دنا، اپنی فوج کو نقصان سے بچانے کی تدابیر۔
حصہ چھار دہم "خفیہ کارروائیوں کے متعلق" درج بالا موضوعات پر مشتمل ہے۔
- 17- اجزاء میں ترتیب و تقسیم۔
- 18- اس کتاب میں پندرہ حصے اور 150 ابواب ہیں۔
یہ ارتھ شاستر، جو قابل فهم، اور بہ لحاظ معانی و الفاظ حشو و زوائد سے پاک ہے، کو مدد
نے تحریر کیا ہے۔

باب: 2

شمار و ترتیب علوم

فلسفہ کے مقام کا تعین

فلسفہ، تین دید، علم معاشیات اور سیاست مدن یہ سب مل کر علوم چهار گانہ کھلاتے

ہیں۔

منو (4) کے پیروان کے مطابق علوم صرف تین ہیں۔ تین دید، معاشیات اور سیاست مدن۔ کیونکہ فلسفہ شخص دیدوں کی ایک شاخ ہے۔

برپیشی (5) کے پیروکار کہتے ہیں کہ علوم صرف دو ہیں۔ علم معاشیات اور سیاست مدن۔ اور تین دید اس شخص کے لیے جو دنیا داری کا تجربہ رکھتا ہو، شخص ایک خلاصے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اشن (6) کے پیروان کے مطابق علم صرف سیاست مدن ہے۔ کیونکہ یہ تمام علوم کا ماغد ہے اور تمام علوم اسی کے ساتھ وابستہ ہیں۔

کوئی نید کہتا ہے کہ علوم بلاشبہ چار ہیں اور ان کی مدد سے روحانی خیر اور مادی فلاح و بہود کے طریقے معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

سماکھیا، ریاضی، یوگا اور لوکایت (7) فلسفے کی تخلیل کرتے ہیں۔

نیک و بد کی بابت دیدوں سے معلوم ہوتا ہے۔ مادی نفع و نقصان علم معاشیات کی رو سے، اچھی اور بڑی حکمت عملی سیاست مدن سے معلوم ہوتی ہے۔ اس تقسیم علوم کی روشنی میں فلسفہ نہایت مفید علم ہے۔ خوش حالی و بدحالی میں ذہن کو استوار رکھتا ہے اور پیش بینی کے ساتھ ساتھ گفتار و عمل کی بہترن صلاحیتیں بخشتا ہے۔

تمام علوم اور تمام قوانین و فرائض کے رو پر عمل آنے کے لیے فلسفہ بیش سے مشعل ہدایت متصور ہوتا چلا آرہا ہے۔

تین ویدوں کے مقام کا تعین

یہ تین دید درج ذیل ہیں

سام دید، رُگ دید اور سمجھ دید۔

یہ اخ्तرو دید اور اتساس دید سے مل کر مقدس دید کہلاتے ہیں۔

علم الاصوات، ادائے رسوم کے احکامات، قواعد زبان، ویدک اصطلاحات کی فرہنگ،

عروض اور علم نجوم امدادی علوم کہلاتے ہیں۔

چونکہ تین دید چاروں ورنوں (8) کے فرانش اور زندگی کے چار مرحلے کے متعلق رہنمائی کرتے ہیں اس لیے ان کی افادت مسلسل ہے۔

برہمن کے فرانش درج ذیل ہیں۔

مطالعہ کرنا، تعلیم دਿਆ، قریانیاں کروانا، ورسوں کی قریانیوں میں قائم مقامی کرنا، خیرات دینا اور لیٹانا۔

کھتری کے فرانش درج ذیل ہیں۔

مطالعہ کرنا، قریانیاں کرنا، خیرات دینا، سپاہیانہ پیشہ اختیار کرنا اور جانوں کو بچانا۔

ویش کے فرانش درج ذیل ہیں۔

مطالعہ کرنا، قریانیاں کرنا، خیرات دینا، کھیتی باڑی، موشی پالنا اور تجارت کرنا۔

شودر کے فرانش درج ذیل ہیں۔

دوبار زندگی پانے والوں (دوپ جاتیوں) کی خدمت، کھیتی باڑی، موشی پالنا، تجارت،

کارگری اور درباری بھانوں کا کام۔

خانہ داروں کے فرانش درج ذیل ہیں۔

اپنے پیشے سے کمالی کرنا، اپنے ہم ذاتوں میں بیاہ کرنا، جو ایک مورث اعلیٰ کی اولاد نہ ہوں،

اپنی بیوی سے صحبت کرنا، دیوتاؤں پر کھوں اور مہماںوں کو نذریں چڑھانا اور بچا ہوا خود کھانا۔

ویدوں کے طالب علموں کے فرائض درج ذیل ہیں۔

ویدوں کا مطالعہ کرنا، اگئی پوجا، اشنان، بھیک مانگ کر گزارہ کرنا، اپنے گرو کی سیوا کرنا، یہ اس کے بیٹے اور اپنے سے بڑے طالب علم کی خدمت کرنا۔

بن پاسی جوگی کے فرائض درج ذیل ہیں۔

پہنیز گاری، تنگی زمین پر سونا، مٹی ہو جائیں رکھنا، ہرن کی کھال پہننا، آگ کی پوجا، اشنان کرنا، دیوتاؤں کی پوجا، پرکھوں اور مہماںوں کی خدمت اور جنگلی پھلوں، پھولوں پر گزارہ کرنا۔

تاریک الدینا شیاعی کے کام درج ذیل ہیں۔

حوالہ پر مکمل ضبط، متحرک زندگی سے مکمل کنارہ کشی، کسی قسم کی ملکیت کے بغیر رہنا، دنیا داری کو خیر باد کرنا، بھیک مانگ کر پیش پاننا، ایک جگہ پر نہ رہنا، ویرانوں میں رہنا اندر رونی و بیرونی طمارت کا خیال رکھنا۔

بے ضرر ہونا، سچائی، صفائی، یغض اور دشمنی سے یکسر لا تعلق ہونا قلم سے احتراز اور برداشت، غنو و در گزر کرنا ہر ایک پر واجب ہے۔

اپنے فرائض کی ادائیگی انسان کو جنت میں لے جاتی ہے۔

اور لا انتہا روحانی مسرت سے ہم کنار کرتی ہے۔

ان فرائض کو نظر انداز کرنے سے، ذاتوں اور فرائض کے خلط مطہر ہو جانے سے دنیا تباہ ہو جائے گی۔

تمام بادشاہ لوگوں کو اپنے اپنے فرائض سے روگردانی نہیں کرنے دے گا۔ جو کوئی اپنے فرائض ادا کرے گا وہ اس زندگی کے ساتھ ساتھ مرنے کے بعد بھی شاد کام رہے گا۔ وہ لوگ جو آریہ قوانین کو زندگی پر بختنی سے لاگو کریں گے، ورنوں کی تقسیم کو قائم رکھیں گے اور ویدوں کے پدایت کردہ احکامات پر عمل پیرا ہوں گے، چھلیں پھولیں گے اور ہرگز تباہ نہ ہوں گے۔

علم معیشت اور سیاست مدن کی اہمیت کا تعین

زراعت، مویشی پوری اور تجارت سے علم معیشت تشكیل پاتا ہے، یہ فائدہ مند علم ہے کیونکہ اس کی بدولت غله، مویشی، دولت، جنگل کی پیداوار اور مزدور میسر آتے ہیں، اس علم کے ذریعے سے بادشاہ اپنے خزانے میں سے خرچ کر کے اور فوج کے ذریعے سے اپنے یا اپنے دشمن کے ساتھیوں کو قابو میں رکھ سکتا ہے۔

فلسفہ، تین وید اور علم معیشت کے مقاصد کے حصول کا ذریعہ عصائے شاہی ہے۔ اس (عصائے شاہی) کے انتظام سے علم سیاست مدن ظہور پذیر ہوتا ہے۔

یہی وسائل کے حصول ان کی حفاظت اور نشوونما کے ثرات کو حق داروں میں تقسیم کرنے کا ذریعہ ہے۔ دنیاوی زندگی کی تنظیم کو قائم رکھنا اسی (علم) پر منحصر ہے۔ جو بادشاہ دنیاوی زندگی کی تنظیم کو قائم رکھنے کا خواہاں ہے وہ ہمیشہ عصائے شاہی کو اونچا رکھنا چاہے گا۔ کیونکہ (قدم) اساتذہ کے بقول عصا کے سوا مخلوق کو تابع رکھنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہو سکتا۔

کوئی نہ کہتا ہے نہیں۔ جو بادشاہ ڈنڈے سے بہت زیادہ سختی کرے گا وہ دہشت کی علامت بن جائے گا اور جو زمی برتبے گا وہ یودا اور کمزور سمجھا جائے گا اور جو قرار واقعی سزا دے گا اس کی عزت کی جائے گی۔

کیونکہ جب "عصا" سے سوچ سمجھ کر مناسب طور پر کام لیا جائے تو لوگوں کو یہ کچھ اور مفید و مثبت کام سے لگے رہنے کی ترغیب ہوتی ہے جس سے دولت اور لطف و راحت حاصل ہو۔ اور اگر اس کا استعمال غلط ہو خواہ جذبات اور غسکی وجہ سے یا وانتہ حرث و ہوس کے باعث، تو اس سے جنگلوں میں رہنے والے جوگی اور شیاسی تک بر افروختہ ہو جاتے ہیں۔ عام گھروں میں رہنے والوں کا تو پوچھتا ہی کیا۔

البتہ اگر اس کو بالکل استعمال میں نہ لایا جائے تو انتشار پیدا ہوتا ہے۔ عادل حکمران کی غیر موجودگی میں بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو نکلنے لگتی ہیں۔ اس کی موجودگی، کمزوروں کی بتا کی ضامن ہے۔

یہ لوگ جو چار درجنوں اور چار درجنوں پر منقسم ہیں عصائے شاہی کے نیچے اپنے اپنے راستے پر چلتے رہتے ہیں اور اپنے پیشوں سے وابستہ رہتے ہوئے اپنے مخصوص فرانس سر انجام دیتے رہتے ہیں۔

صحبت بزرگان

ہمیں معلوم ہوا کہ تین علوم کا انحصار سیاست مدن پر ہے۔ عصائے شایی کا انحصار جب بجائے خود تنظیم پر ہو تو یہ زندگی کے تحفظ اور نشوونما کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ تنظیم دو طرح کی ہوتی ہے، اکسالی اور فطری، تربیت صرف قابل اور اہل لوگوں ہی کو ضابطہ میں رہتا سکھاتی ہے۔ علوم کا مطالعہ صرف ان لوگوں کو ضابطہ و تنظیم عطا کرتا ہے جن میں بعما "طلب علم، توجہ، فہم، غور و فکر، تمیز و تفریق اور استدلال کی خصوصیات پائی جاتی ہوں۔

تحصیل علوم، ماہر اساتذہ کی گنگرانی قبول کرنے ہی سے ممکن ہو سکتی ہے۔ سرمنڈائی کی رسم کے بعد طالب علم (شزادہ) سادہ حساب اور حروف ابجد سکھے گا۔ جنیو پسند کی رسم کے بعد وہ مستند اساتذہ سے تین وید اور قلیفہ پڑھے گا اور علم معاشیات سربراہان شعبہ سے جلد علم سیاست مدن نظری اور عملی ماہرین سیاست سے سکھے گا۔

سوہ برس کی عمر تک جنسی افعال سے الگ رہے گا پھر وہ منودن کی رسم کے بعد شادی کرے گا۔

اپنی تربیت کو بہتر کرنے کے لیے مستقل، بزرگوں کی صحبت اختیار کرے گا۔ کیونکہ وہ کاملاً "لهم و ضبط کے حامل ہوتے ہیں۔

دن کے پہلے حصے میں وہ ہاتھیوں "ڈوڑوں"، رتحوں اور ہتھیاروں کا استعمال سکھے گا۔ اور دوسرے حصے میں اتناں (تاریخی واقعات) سننے میں مشغول ہو جائے گا پران، علم التواریخ، حکایات، تخلیق کمایاں، دھرم شاستر اور ارتح شاستر یہ سب اتناں میں شامل ہیں۔ رات اور دن کے باقی حصوں میں اسے نئی چیزوں سیکھنی چاہئیں، آموختہ کو دہراتا چاہئے اور جو کچھ سمجھ میں نہ آیا ہو اسے بار بار سنتا چاہئے۔ کیونکہ مسلسل مطالعہ سے علم حاصل

ہوتا ہے اور علم سے اس کا عملی اطلاق ممکن ہے اور عملی اطلاق سے خود پر قابو پانا ممکن ہے۔ اس کا نام حسن تھصیل علم ہے۔

جو یاد شاہ ان علوم میں ماہر ہو گا وہ رعایا پر منظم اختیار و اقتدار حاصل کرے گا۔ مملکت کا لطف، بلاشکت غیرے اٹھائے گا اور رعایا کی بہتری اور بھلائی کے لیے خود کو وقف کر سکے گا۔

باب: 6

ضبط حواس

حسوس پر قابو جس پر تعلیم و تحصیل علم کا اختصار ہے۔ چھ چیزوں کو چھوڑنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

ہوس، غصہ، لاج، انا، تکبیر اور احتجانہ بہادری۔

کان، جلد، نظر، ناک اور زبان کے ذریعے ساعت، لس، رنگ، بو اور ذاتے کے احساس سے (حاصل ہونے والے لطف سے) بے نیاز ہو جاتا، حواس پر قابو پانا کھلاتا ہے۔ اس پر عمل کرنے سے یہ خصوصیت حاصل ہوتی ہے کیوں کہ تمام علوم کا مقصد یہی ہے کہ حواس پر قابو رکھا جائے۔

جو (بادشاہ) اس کے بخلاف عمل کرتا ہے اور حواس پر قابو نہیں پاتا جلد تباہ ہو جاتا ہے چاہے وہ چار دائیں عالم پر حکمران کیوں نہ ہو۔ مثال کے طور پر راجہ بھوج جو وادی ایک کے لقب سے مشور ہے ایک برہمن دو شیزہ کے ساتھ تپاک خواہش پوری کرتے ہوئے اپنی بادشاہت سے ہاتھ دھو بیٹھا اور کنبے ناطے سمیت غرق ہوا۔

اسی طرح کیرال، ودھاس کا راجہ تباہ ہوا۔ جنم جایا غصب ناک ہو کر برہمنوں پر تشدد کرتے ہوئے اسی طرح برباد ہوا۔ اسی طرح تالا جانگھا، بھرگس پر تشدد کرتے ہوئے تباہ ہوا۔ آئین حرس کے یاعث تباہ ہوا۔ اور سوراہس کا اجنبی و بھی اور راون بھی تکبیر کی وجہ سے غیر کی یوی کو رہان کرنے کی پاداش میں اور دریودھن جو اپنی سلطنت کا ایک حصہ الگ کرنے پر راضی نہ ہوا۔ دبودھ بھاوا اور ارجمن جو مخلوق خدا کو غور کے یاعث انتہائی حقیر بخجھتے تھے اور ”ہے“ کہ خاندان سے تھے۔ اسی طرح تباہ ہوئے۔

واتاپ جس نے ترنگ میں آگراستیا پر حملہ کر دیا اور ورشینوں کا دوے پائیں کے خلاف ”گٹھ جوڑ“۔

الفصل یہ کہ بست سے اور بھی بادشاہ، حواس پر قابو نہ رکھنے کی وجہ سے انہی چھ دشمنوں کے ہاتھوں اپنی بادشاہت اور خاندان سمیت تباہ ہوئے۔ برخلاف اس کے انہی چھ دشمنوں کو زیر کر کے جام داگئی جو حواس پر مکمل قابو رکھتا تھا اور امبارش جو نبھاگا کا بیٹا تھا، عرصے تک زمین پر حکمران رہے۔

درویش صفت بادشاہ کی زندگی

محولا پالا چھ دشمنوں کو ذیر کر کے وہ حواس پر قابو پائے گا۔ بزرگوں کی صحبت سے داتائی حاصل کرے گا۔ اپنے محبوبوں کے ذریعے حالات پر نظر رکھے گا۔ ہیئت ہوشیار اور محتاط رہ کر تحفظ حاصل کرے گا۔ اپنے فرانس نجاتے ہوئے رعایا کو اپنے اپنے مخصوص کاموں پر لگائے رکھے گا۔ علوم سے رہنمائی حاصل کر کے تنظیم قائم کرے گا۔ لوگوں کی بھلائی اور خوش حالی کے کام کر کے مقبولیت حاصل کرے گا۔ اپنے حواس کو قابو میں رکھ کر دوسروں کی یہویوں اور مال سے گریز کرے گا۔ کسی کا دل نہیں دکھائے گا۔ غنوگی (9) کو قریب نہیں پہنچنے دے گا۔ جھوٹ تکبر اور اسراف سے بچے گا۔ ضرر رسال آدمی سے میل جوں نہیں رکھے گا اور کوئی بھی غلط اور نقصان دہ کام نہیں کرے گا۔

وہ روحانی خیر اور مادی بہبود کو نقصان پہنچائے بغیر حصی لذات سے بھرہ اندوز ہو گا۔ اسے اپنے آپ کو کچی مسوتوں سے کبھی محروم نہیں رکھنا چاہئے۔ وہ زندگی میں تین چیزوں سے برابر طور پر لطف اندوز ہو گا جن کا ایک دوسرے پر انحصار ہے یعنی روحانی خیر، مادی فلاح اور حصی لذات ان میں سے کسی ایک میں بھی حد اعتماد سے زیادہ مشغول ہونے سے دوسری دونوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

کوئی لیے کرتا ہے کہ صرف مادی بہبود ہی سب سے اہم ہے کیونکہ روحانی خیر اور حصی لذات کا انحصار مادی بہتری پر ہے وہ ایسے گرو اور وزیر مقرر کرے گا جو اسے خطرات میں پڑنے سے بچائیں اور جب وہ غلطی کر رہا ہو اسے **فوراً** "آگاہ کریں اور مقررہ ساعتوں پر گھنٹے بجا کر اسے خبردار کرتے رہیں تاکہ وہ اپنے باقاعدہ فرانس سرانجام دے۔ حکمرانی، معاونین کی مدد سے کامیابی سے کی جاسکتی ہے ایک پیسہ کبھی نہیں چل سکتا۔ لہذا اسے وزیر مقرر کرنا ہوں گے اور ان کی بات سنتا ہو گی۔

باب: 8

وزراء کا تقرر

بخار دوچ کے بقول ”یادشاہ کو اپنے ہم جماعت لوگوں میں سے وزیر مقرر کرنے چاہئیں کیونکہ ان کی وقار اور قابلیت پر ذاتی واقعیت کے باعث اعتبار کیا جاسکتا ہے“۔ وشلاکش کہتا ہے نہیں ”وہ اس کے ساتھ کے کھلے ہونے کی وجہ سے اس کی عزت نہیں کریں گے۔ مگر وہ ان لوگوں کو وزیر بنائے ہے جو خفیہ معاملات میں اس کے ہم بیعت ہوں لہذا ایک سے کردار اور ایک سی خامیوں کے مالک ہونے کی وجہ سے اور اس خوف کی وجہ سے کہ وہ ان کے رازوں سے واقف ہے اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔“ پراشر (10) کہتا ہے ”یہ خامی تو دونوں میں ہے کیوں کہ اس خوف سے کہ وہ بھی اس کے رازوں سے واقف ہیں راجہ ان کی بھلی بری سب باتیں مانند پر مجبور ہو گا۔“

اس کو ایسے وزیر بنانے چاہئیں جو آفات میں اپنی زندگی خطرات میں ڈالتے ہوئے اس کی مدد کر پکے ہوں۔ اس طرح ان کی وقار اور شک سے بala ہو گی۔ پیشون کہتا ہے ”نہیں۔ یہ تو وقار اوری ہے نہ کہ عقل و فراست۔ وہ ان لوگوں کو اپنا وزیر مقرر کرے جو مالی معاملات میں مقررہ محصول یا اس سے زیادہ وصول کر کے دکھا پکے ہوں اور اس طرح اپنی صلاحیتیں ثابت کر پکے ہوں۔“

کون پنڈت کہتا ہے۔ ”نہیں۔ وہ ان دوسری صلاحیتوں کے حوالہ نہیں ہوں گے جو ایک وزیر میں ہوتا ضروری ہیں۔ اسے ان لوگوں کو وزیر بنانا چاہئے جن کے باپ دادا پلے دزیر رہ پکے ہوں۔ اس طرح وہ ان کے اصلی کردار سے واقف ہو گا اگر وہ ان سے بدتریزی بھی کرے گا تو پرانے تعلق کی وجہ سے وہ اس کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ حتیٰ کہ اس بات کا مشابہہ جانوروں میں بھی کیا گیا ہے۔ مثلاً گائیں، اجنبی گائیوں سے الگ رہتی ہیں جبکہ اپنے جانے پہچانے میں رہنا پسند کرتی ہیں۔“

دات دیادہ کرتا ہے۔ ”نہیں“ کیونکہ پادشاہ کے متعلق ہر چیز پر اختیار حاصل کر کے وہ بذات خود پادشاہ کا سا انداز اپنا لیتے ہیں۔ لذا اسے نے آدمی وزیر مقرر کرنا چاہئیں جو علم سیاست مدن کا اچھا اور اک رکھتے ہوں ایسے نئے لوگ ہی پادشاہ کو پادشاہ سمجھیں گے اور اس پر وار کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔

بہونتی پڑا کرتا ہے۔ ”نہیں“ بجوقوف علم تو رکھتا ہو لیکن عملی امور پر تجربے کا حامل نہ ہو وہ غلطی کا مرکب ہو سکتا ہے اس کو ایسے لوگ وزیر مقرر کرنا چاہئیں جو نجابت، فرستہ، نیک نیتی، بہادری اور وفاداری کے اوصاف سے متصف ہوں۔ وزیروں کا تقرر صرف صلاحیتوں اور اوصاف کی بنیاد پر ہوتا چاہئے۔

کوئی بات درست اور جامع ہے کیونکہ آدمی کی قابلیت کا اندازہ اس کی استعداد کار سے اور صلاحیتوں کے مقابل سے ہوتا ہے۔

مقام و مرتبہ کے تعین اور وقت اور کام کی تقسیم کرتے ہوئے ایسے ہی لوگوں کو مشیر بلکہ وزیر ہونا چاہئے۔

مشیروں اور پچاریوں کا تقریر

www.KitaboSunnat.com

مقامی، نجیب، بااثر، علوم و فنون میں تربیت یافتہ، نگاہ دار، عاقل، مستقل مزاج، ماہر، فصح، حاضر جواب، سرگرم، متحمل، اچھے کروار کے ماں، وفادار، اصابت، صحت اور جذبہ کے حال، ثال مٹول کی عادت اور ملکون مزاجی سے برقی، قابل اعتماد اور الی خصوصیات سے پاک جو نفرت اور عداوت پیدا کریں۔ یہ ہیں خوبیاں اس شخص کی ہے منصب وزارت پر فائز کیا جائے۔

جن میں مندرجہ پالا خصوصیات میں سے نصف یا ایک چوتھائی پائی جائیں وہ اوسط یا اونٹی درجے کے (وزراء) تصور ہوں گے۔

نجابت اور قومیت کی تقدیم اپنے لوگوں سے کرائی جائے گی۔ قابلیت علوم اور مہارت فنون کو اساتذہ پر کھیں گے۔

بادشاہ کو چاہئے کہ ان کی ذہانت اور مستقل مزاجی کی، ان کی کارکردگی سے جانچ کرے۔ ان کی فصاحت، بہادری اور حاضر واغنی کی پرکھ بحث مبانی کے دوران کرے۔ آفات کے دوران مصائب برداشت کرنے کی صلاحیت، طاقت اور توہانی کا جائزہ لے۔ دوسروں کے ساتھ میں جوں کے دوران دوستانہ رویہ اور وفاداری کی خصوصیات پر کھے۔ ان کے ساتھ رہنے والوں سے ان کی صحت، مضبوطی اور جذبہ، نیز کامل اور ملکون کے بارے میں معلوم کرے۔ اور اس بات کا مشاہدہ خود کرے کہ آیا وہ دوستانہ رویوں کے حال ہیں یا نہیں۔

ایک بادشاہ تین طریقوں سے معلومات حاصل کر سکتا ہے، بلا واسطہ، بالواسطہ اور قیاس سے بھی کام لے سکتا ہے۔

جو کچھ بادشاہ دیکھتا ہے وہ ظاہری مشاہدہ ہے جو دور سے اس کو بتائیں وہ خنیہ معلومات محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوں گی اور جو کچھ ہوا اور جو نہ ہوا، اس کو دیکھ کر نتیجہ آخذ کرنا قیاس ہے۔

کیونکہ سب وقوعات ایک ساتھ نہیں ہوتے اور ایک مตام پر بھی نہیں ہوتے، اس لیے بادشاہ مختلف اوقات اور مقابلات پر ضرورت کے مطابق وزیر مقرر کرے گا۔ یہ تھا وزیروں (کو مقرر کرنے) کا کام۔

اسے (بادشاہ کو) ایسا پروہت مقرر کرنا چاہئے جس کے خاندان اور کردار کی شرط اچھی ہو جس نے وید اور انگ اچھی طرح پڑھ رکھے ہوں، قادری یا ناگماں رونما ہونے والی علامات کو بھائپنے اور سمجھنے کی مہارت رکھتا ہو۔ حکومت کے کاروبار کے متعلق خاطر خواہ علم رکھتا ہو۔ فرمائیدار ہو۔ کفارہ کی رسیں ادا کر کے قادری یا انسانوں کی آورہ آفات کی روک تھام کر سکتا ہو، جس کے طریقے اختر وید میں بتائے گئے ہیں۔ جس طرح شاگرد استاد کی، بیٹا باپ کی اور غلام آقا کی فرمائیداری کرتا ہے وہ اسی طرح اس کی اطاعت کرے گا۔ وہ کھتری جنیں پروہت (برہمن) تربیت دیں جو اچھے مشیروں کے مشورے قبول کریں اور شاستروں (II) کے احکام پر عمل پیرا ہوں ان کو کوئی شکست نہیں دے سکتا اور وہ بغیر اسلحہ بھی فتح یا ب ہو سکتے ہیں۔

خفیہ ذرائع سے وزراء کے کردار کی آزمائش

بادشاہ وزریوں کو مختلف شعبوں میں مقرر کرنے کے بعد مشروں، بڑے پروہت اور دیگر خفیہ ذرائع سے ان کی وفاداری اور الحاق کی آزمائش کرے گا۔ بادشاہ اپنے پروہت کو بر طرف کروے گا کیونکہ وہ ایک ایسے شخص کی قابلی کی قائم مقامی کرنے سے انکار کرے گا جس پر قابلی کرنا جائز نہ ہو یا وہ کسی ایسے ہی شخص کو پڑھانے سے انکار کرے گا۔

تب وہ پروہت اپنے مخبروں کے ذریعے جو اس کے شاگردوں کے بھیں میں ہوں گے ہر وزیر کو حتم دے کر اس طرح اکسائے گا کہ ”بادشاہ نیک نہیں ہے کیوں نہ ہم کسی نیک آدمی کو تخت پر بٹھائیں جو اسی کے خاندان سے ہو یا قید میں پڑا ہو۔ یا پھر کسی قریبی بادشاہ کو لائیں جو پوری طرح اہل ہو یا کسی جنگلی قبیلے کے سردار کو یا کسی معمولی آدمی ہی کو کیوں نہ بلند رہتے پر پہنچائیں“ ہم سب کی تو یہی رائے ہے، آپ کیا کہتے ہیں؟“

جو وزیر اس سازش میں شریک ہونے سے انکار کرے گا اور اس تجویز کو رد کر دے گا تو وہ نیک چلن اور وفادار سمجھا جائے گا۔ اسے کہتے ہیں مذہبی آزمائش۔

پاہ سالار، جس کو بڑے آدمیوں کی نجائزہ مدد کرنے پر بر طرف کر دیا جائے گا، اپنے مخبروں کے ذریعے ہر وزیر کو اکسائے گا کہ بادشاہ کو قتل کر دیں تو بڑی دولت ہاتھ آئے گی اور ہر وزیر سے یہ پوچھئے گا ”ہم سب تو اس پر متفق ہیں تمہاری کیا رائے ہے۔“

اگر وہ انکار کر دیں تو نیک چلن سمجھے جائیں گے اسے مالی ترغیب کہتے ہیں۔

ایک جو گن جس نے وزراء کا اعتماد حاصل کر رکھا ہو اور محل میں جس کی عزت کی جاتی ہو فردا ”فردا“ ہر وزیر کو اکسائے گی کہ ملکہ تجھے بہت پسند کرتی ہے اور کسی طرح تجھے محل میں بلاٹا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی دولت ملنے کا بھی امکان ہے۔ اگر وہ اس تجویز کو رد کرتا ہے تو نیک چلن ہے، اسے کہتے ہیں امتحان ہو س۔

کسی جشن طرب کے موقع پر، ایک وزیر دوسرے تمام وزیروں کو مدعو کرے گا۔ (سازش کے خوف سے) بادشاہ ان سب کو قید کر دے گا۔ ایک تیز طرار چیلہ جو کہ پہلے سے قید ہو گا، وزراء میں سے ہر ایک کو، جن کو منصب اور جانبیہ ادا سے محروم کر دیا گیا ہے یہ تجویز پیش کرے گا کہ بادشاہ بد عقلی کی راہ پر چل پڑا ہے کیون نہ اس کو موت کے گھات اتار کر کسی اور کو تخت پر بخایں، اس پر سب مخفی ہیں، تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر وہ تجویز کو ملکراحتا ہے تو وہ وفادار ہے۔ یہ ہے خوف کے ذریعے تغییر۔

وہ لوگ جن کو پرہیزگاری کے حوالے سے آزمایا گیا اور وفادار ثابت ہوئے ان کو عدالتوں میں معین کیا جائے گا۔ اور مجرموں کو دبانے کا فریضہ ان کے پرو کیا جائے گا۔ جن کی آزمائش مالی مخداد کے ذریعے سے ہوئی ان کو مالی محصل اور محکمہ مقرر کیا جائے گا۔ وہ جو امتحان ہوس میں کامیاب ہوئے، محل کے اندر اور باہر کی تفریح گاہوں کے گران مقرر ہوں گے۔ جو خوف کے امتحان میں وفادار ثابت ہوئے وہ راجہ کے قرب میں مقرر ہوں گے۔ جو تمام امتحانوں میں دیانتدار ثابت ہوئے مشیر بنائے جائیں گے اور جو تمام امتحانوں میں بدخواہ ثابت ہوئے وہ کان کنی، جنگلات اور کارخانوں وغیرہ کے شعبہ جات میں مقرر ہوں گے۔

قدیم اساتذہ کے مطابق آزمائش کے نتائج کی روشنی میں بادشاہ ان لوگوں کو عدالت تعویض کرے گا جو ان تین امتحانوں (مفہومی، مالی، آشتائی) اور خوف (کے امتحان) میں کامیاب ثابت ہوں گے۔

کو تبلیغ کرتا ہے کہ اس سلسلے میں بادشاہ ہرگز ملکہ کو ملوث نہ کرے گا اور نہ خود اپنی ذات کو ورنہ یہ صاف پانی میں زہر گھولنے کے متراffد ہو گا۔

بعض اوقات اخلاقی روگ پر کوئی علاج کارگر ثابت نہیں ہوتا۔ بادجود روحاں طور پر مغبوط ہونے کے اگر مذکورہ چار آزمائشوں سے ایک دفعہ دچکا لگ جائے تو پھر اپنی اصلی حالت پر واپس آنا ممکن نہیں ہوتا۔

اسی لیے بادشاہ چار قسمی آزمائشوں کے لیے دوسرے ذرائع استعمال کرے اور اپنے خوبی کارندوں کے ذریعے ان کی وفاداری اور بدخوانی کا پتہ چلائے۔

خفیہ کارندوں کا تقریر

مجلس وزراء کی مدد سے ہو خفیہ طریقوں سے آزمائے جا چکے ہوں، یادشاہ اب اپنے خفیہ کارندوں کا تقریر کرے گا، ہو بناولی چیلوں، ہو گیوں، عام خانہ داروں، یوپاریوں، ریاضت کرنے والے سادھوؤں، طالب علموں، زہر دینے والوں اور بھلک منگیوں کے روپ میں کام کریں گے۔

بناولی چیلا اسے بنایا جائے گا جو دوسروں کے دل کا راز جاننے کی صلاحیت کا حامل ہو گا۔ نقد انعام اور منصب کی لائچ دے کروزیر اس سے کئے گا ”تیرا یادشاہ کے اور میرے ساتھ محمد ہے کہ تو ہر قسم کی برائی جس کسی آدمی میں دیکھے گا اس کی اطلاع فوراً“ ہمیں دے گا۔

جو گی سے مراد ہے تربیت یافتہ جو گی، جو ذہین اور دیانتدار ہو یہ مخبر بہت سی رقم اور بہت سے چیلوں کی معیت میں سختی باڑی، موشی پوری یا تجارت کرے گا، جس کے لیے اسے وسائل مہیا کیے جائیں گے اس سے جو نفع حاصل ہو گا اسے وہ اپنے چیلوں پر خرچ کرے گا اور ان میں سے جن کو کمانے کا شوق ہو گا وہ مخبر پر لگائے جائیں گے اور ہر ایک کو یہ ہدایت ہو گی کہ انہوں نے یادشاہ کے مال میں ہر قسم کی خیانت و خورد برداشتہ لگانا ہے، اور جب وہ اپنی اجرت لینے آئیں تو خبر ساتھ لائیں۔ سب جو گی اس نوعیت کے کام پر متعین ہوں گے اور اپنے اپنے چیلوں کو اس طرح کی باتوں کے کھوج کے لیے روانہ کریں گے۔

وہ کسان جو پہروزگار ہو گیا ہو لیکن سچا اور ذہین ہو وہ گھردار مخبر کملائے گا، اسے زمین دی جائے گی جس پر وہ کاشت کاری کرے گا اور مذکورہ بالا طریقے کے مطابق عمل کرے گا۔ وہ تاجر کارندہ جس کا کاروبار ختم ہو گیا ہو اور وہ دیانتدار اور دور انڈیش ہو اسے بھی اسی مقصد مذکورہ بالا کے لیے تجارت کی خاطر زمین دی جائے گی۔ سرمنڈا یا زلف دراز

سادھو جو مستقل روزگار کا خواہش مند ہو وہ تپسوی (12) جاسوس ہو گا۔ اس کے ساتھ بھی بہت سے چیلے ہوں گے اور وہ سب بستی کے ارد گرد ڈیرہ ڈال کر رہیں گے۔ وہ سادھو ظاہراً "مینے میں ایک یا دو بار کچھ سبزی یا تھوڑا سا گھاس پھوس کھائے گا لیکن خفیہ طور پر اپنے پاس ہر قسم کی خوراک کا ذخیرہ رکھے گا۔ تاجر کارندے اس کے چیلے بن کر اس کی خدمت کریں گے اور ظاہر کریں گے کہ وہ بڑی کرامات والا ہے اس کے دوسرے رفتہ ہر طرف چرچا کریں گے کہ سادھو میں بڑی مافوق الفطرت قوتیں ہیں۔ جو لوگ اس کے پاس آئے والے نمانے کا حال معلوم کرنے کے لیے آئیں گے ان کے باقاعدہ دیکھ کر وہ ان کے حالات بتائے گا۔ مثلاً "یہ کہ فلاں کام میں کچھ فائدے کا امکان ہے یا آگ لٹنے کا خطرہ ہے یا ڈاؤوں کا ڈر ہے، یا غیروں کے قتل، نیک لوگوں کے انعام پانے کا ذکر، دوسرے ملکوں کے متعلق پیش گوئی مثلاً" فلاں یات آج ہو گی فلاں کل اور یہ کہ بادشاہ کیا کرنے والا ہے۔ اس کے خدمت گار چیلے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے جائیں گے وہ ملاقاتی جو بہادری، زہانت اور خوش کلائی کی صفات کے حامل ہوں گے ان کے لیے بادشاہ کی بخشش کی پیش گوئی کرے گا اور وزیر ان کے لیے معاش اور روزگار کا انتظام کر دے گا۔

اور وہ ان لوگوں کو انعام و اکرام سے خوش کر دے گا جن لوگوں کو معقول وجد کی بنیاد پر شکایت ہو گی اور جو لوگ بلاوجہ ناراض اور آمادہ پر شر رہیں گے ان کو خفیہ طور پر سزا دی جائے گی۔

بادشاہ کی طرف سے دولت اور عزت سے نوازے گئے جاسوسوں کے یہ پانچ طبقے بادشاہ کے ملازموں کے کردار کو پرکھیں گے۔

مخربوں کا تقرر (جاری)

وہ لاوارث جن کی پورش بذمہ سرکار ہو، انہیں تشریع علامات، دست شناسی، جادو، ہاتھ کی صفائی، شعبدے و حکانے، ٹکون کا نیک یا بد ہتائے اور لوگوں میں گھل مل جانے کے فتوں سکھائے جائیں گے۔ یہ (طالب علم) جاسوس کملائیں گے۔

ایسے بہادر لوگ جن کو اپنی جان کی پرواہ ہو اور دولت کی خاطر باتھیوں اور دوسرے خونخوار درندوں سے لڑ جانے پر آمادہ ہو جائیں انہیں جانباز مخبر کہا جائے گا۔

جو لوگ اپنے رشتہ داروں اور خاندان سے الفت نہ رکھتے ہوں اور بدیاطن اور سُنگ دل بن چکے ہوں، زہر دینے والے جاسوس ہوں گے۔

کوئی برہمن ذات کی عورت جو یوہ ہو، غریب ہو، بہادر ہو اور کوئی ذریعہ معاش چاہتی ہو وہ سنیاسن جاسوس مقرر ہو گی۔ اسے شاہی محل میں رہنے کی عزت طے گی اور وہ بادشاہ کے وزیروں کے گھروں میں بھی آزادانہ آیا جایا کرے گی۔ سرمنڈی اور شودر عورتیں بھی اسی زمرہ میں شامل ہیں۔

چلتے پھرتے جاسوس ان لوگوں کو مقرر کیا جائے گا جو کسی بھی علاقہ، لیاس، پیشہ، زبان اور ذات کا بھیس کامیابی سے بدلتے ہوں۔ انہیں بادشاہ ان کی وفاداری اور قابلیت و الہیت کے مطابق وزیریوں، پیجاریوں، فوج کے کمانڈروں، ولی عمد، حاجب، مخدار، منصف، منتظم، مال افسر، حاکم شہر، منتظم کارخانہ جات، وزراء کی کوئی، سربراہان شعبدہ جات، داروغہ، قلعہ، سرحدی قلعہ کا داروغہ اور جنگلات کے محافظ وغیرہ کی جاسوسی پر مقرر کرے گا۔

جانباز جو چھتری، جوتے اور پکھ وغیرہ اخنانے کے کام پر مامور ہوں، یا شاہی تخت، رتح اور دوسری سواریوں کی دیکھ بھال پر مقرر ہوں وہ ان عمدیداروں کے لوگوں کے ساتھ میل ہوں اور رویہ پر نظر رکھیں گے اور خفیہ کارندے ان معلومات کو جاسوسی کے مرکزی ادارے

تک پہنچائیں گے۔

زہر دینے والے، پادری، بھرے، حمای، فراش، جام، سنت، کبڑے (بنے ہوئے)، ہونے، اندھے، بھرے، اوکار، رقص، گوئی، موسیقار، پیشہ ور قصہ خواں، سخنے نیز عورتیں یہ سب ان عمدیداروں کی جاوسی کریں گے اور بھکاریں ان معلومات کو مجری کے ادارے تک پہنچائیں گی۔

مجری کے ادارے کے معادن افران علامتی حروف ابجد کے ذریعے حاصل شدہ معلومات کو (تصدیق کیلئے) روشنہ کریں گے۔ ادارہ اور آوارہ جاسوس ایک دوسرے سے واقف نہ ہوں گے۔

اگر جوگنوں اور سنیاسنوں کو دروازے پر روک دیا جائے تو گھر کے ملازموں کے والدین کی محل میں، دستکار عورتوں، گانے والیوں یا راسیوں کے روپ میں سازوں کو لے جانے کے بجائے، خفیہ تحریر کے ذریعے، گانوں یا اشارات کی مدد سے خبروں کو مطلوبہ جگہ تک پہنچایا جائے گا۔ مجری بھی بیماری یا پاگل پن کے بجائے، یا گل گانے یا کسی کو زہر دینے کے الزام میں بر طرف کیے جانے کی صورت میں باہر جا سکتے ہیں۔

اگر خبر کی تین ذرائع سے تصدیق ہو جائے تو اسے صحیح سمجھا جائے گا۔ اگر ان ذرائع سے حاصل شدہ معلومات میں فرق پایا جائے تو متعلقہ جاسوسوں کو خفیہ سزا دی جائے گی یا بر طرف کر دیا جائے گا۔

حصہ چہارم، تاویب مجریاں، میں مذکور جاسوس بیرونی دشمنوں کے ملازمین کی صورت میں ان کے ساتھ رہیں گے اور ان سے تنخواہ پائیں گے جبکہ خفیہ معلومات فراہم کرنے پر (بادشاہ سے بھی) معاوضہ حاصل کریں گے۔ اس طرح یہ لوگ دونوں کے تنخواہ وار ہوں گے۔

بادشاہ ”دو طرفہ تنخواہ داروں“ کو ان کے یوہی بچوں کو یہ غمال بنا کر، خدمت پر مامور کرے گا۔ بادشاہ کو دشمن کی طرف سے مقرر کردہ ایسے ہی لوگوں کا علم ہوتا چاہئے اور اس کو اپنے مقرر کردہ جاسوسوں کی وفاداری کی تصدیق اسی طرح کے لوگوں سے کرانی چاہئے۔ اسی طرح جاسوس دوسرے بادشاہوں پر بھی مقرر کیے جائیں جو دشمن، حلیف یا غیر جانبدار ہوں اور ان بادشاہوں کے انتہا رہ اعلیٰ افسروں پر بھی۔

کبڑے، ہونے، زنخ، ہر مند عورتیں، گوئے بھرے اور بیچھے ذاتوں کے مختلف لوگ

ان کے گھروں میں مجری کریں گے۔ تاجر جاسوس قلعوں کے اندر، نیاں، بیرونی قلعوں کے ارد گرد، کسان م دقائق میں، گذری سرحدوں پر، جنگلوں میں رہنے والے، جنگلی قبیلوں کے سردار اور بن پاکی جنگلوں میں دشمن کی سرگرمیوں کا پتہ لگائیں گے۔

اور یہ سب لوگ خبریں بڑی مستعدی سے پہنچائیں گے۔ یہ جاسوس دشمن کے جاسوسوں کا کھوج بھی لگائیں گے۔ ان کے ہم رتبہ یا مختلف رتبتوں کے جاسوس، چلتے پھرتے جاسوس یا جاسوسی کے ادارے اور ایسے خفیہ کارندے جن میں خفیہ کارندوں کی کوئی علامت نہ پائی جاتی ہو ان سب کا کھوج لگایا جائے گا۔

دشمن کے جاسوسی نظام کا پتہ لگانے کے لیے بادشاہ سرحدی مقامات پر ایسے افسر مقرر کرے گا جو لاجپت میں آنے والے نہ ہوں لیکن بظاہر لاجپتی ہوں، تاکہ دشمن کے جاسوسوں کو تمازنے کا موقع مل سکے۔

اپنے علاقے میں موافق و مخالف لوگوں کی نگرانی

اعلیٰ عمدے داروں پر جاسوس مقرر کرنے کے بعد شربوں اور دیساتیوں کی نگرانی کا انتظام کیا جائے گا۔ خفیہ کارندے، مقدس جگنوں، مقامات اجتماع اور مختلف داروں میں ایک دوسرے سے جھگڑا کریں گے۔ مثلاً ان میں سے ایک کے گا ”اس بادشاہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بڑے اچھے اوصاف کا مالک ہے حالانکہ اس میں کوئی خوبی دیکھنے میں نہیں آئی، بر عکس اس کے وہ شربوں اور دیساتیوں پر جرماتوں اور نیکس کی صورت میں ظلم کر رہا ہے۔“

ذو سرا اس کی بات کو رد کرتے ہوئے بولے گا ”پیش ازیں افرا تفری کا دور تھا ہر ہی مچھلی چھوٹی مچھلی کو نکل جاتی تھی۔ لوگوں نے وواسوت کے بیٹھے منو کو اپنا بادشاہ بنایا اور انہوں نے اپنے غلے کا چھٹا اور مال کا دسوائی حصہ شاہی خراج کے طور پر دینا منظور کیا۔ اس کے عوض بادشاہ اپنی رعایا کے تحفظ اور بہتری کے ذمہ دار ہیں۔ جو لوگ نیکس اور جرمائے ادا نہیں کرتے وہ گناہ کے مرتكب ہوتے ہیں اور جو بادشاہ رعایا کے تحفظ اور فلاح و بہبود کی ذمہ داری پوری نہیں کرتے وہ بھی گناہ کے مرتكب ہوتے ہیں اور اس کے خود ہواب دہ ہیں۔ حتیٰ کہ جنگلوں کے باسی مختلف جگنوں سے تبع کئے ہوئے غلے کا چھٹا حصہ یہ کہتے ہوئے نذر کرتے ہیں ”یہ بادشاہ کا حصہ ہے کیونکہ وہ ہماری حفاظت کرتا ہے۔“ بادشاہ کی ذات میں اندر (13) (بخشش کرنے والا) اور میم (14) (مزما دینے والا) دونوں کے مناصب نیک ہو گئے ہیں۔ ان کی مہربانی اور غصے کا مظہر بادشاہ ہے۔ اس لیے جو کوئی بادشاہ کی حکومی و تعظیم نہ اے اسے سزا ملنی چاہئے۔ بادشاہ سے دشمنی نہیں رکھی جا سکتی۔“

بادشاہ کے بارے میں ایسی باتیں مخالفین کا منہ بند کرنے کے لیے کہی جائیں گی۔ سر منڈے اور لبے بالوں والے مجرمیہ معلوم کریں گے کہ ان لوگوں کی خاطر تبع ہے یا ان میں

بے چینی پائی جاتی ہے۔ جو لوگ یادشاہ کے عطا کیے ہوئے غل اور مال موشیوں پر گزر اوقات کر رہے ہیں، جو ایسی ہی اشیاء یادشاہ کو بھلے یا برے وقوں میں پیش کرتے ہیں۔ یادشاہ کے عزیز جو کسی بات پر خفا ہوں اور بغاوت کرنے والے افلاع کو قابو میں رکھتے ہوں اور وہ جو کسی یادشاہ یا دحشی قبیلے کے حملے کو روکتے ہوں یہ سب لوگ جتنے مطمئن ہوں اتنے ہی عزت و حکم کے حق دار ہوں گے اور وہ جن میں بے چینی پائی جاتی ہو ان کو خاطر جمع کے لیے انعامات و اکرامات سے نوازا جائے گا۔ یا پھر ان میں تفریق پیدا کی جائے گی تاکہ وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کا تعلق یہودی مخالفوں، قبیلوں یا کسی معتوب قرابت دار شرافت سے قطع ہو جائے۔ یہ تدبیر موثر ثابت نہ ہو تو انہیں جرمانے اور نیکس اکٹھا کرنے پر مقرر کر دیا جائے تاکہ لوگ ان سے بدظن ہو جائیں۔ جو دلوں میں دشمنی رکھتے ہوں انہیں خاموشی سے محکانے لگا دیا جائے یا پورے ملک کے لوگوں کو ان کے خلاف کر دیا جائے۔ یا ان کے اہل و عیال کو یہ غمال ہنا کہ خود انہیں کانوں وغیرہ میں بیچج دیا جائے تاکہ وہ مخالفوں کو پناہ نہ دے سکیں۔

دل جلتے، جلاتے ہوں، خوف زدہ اور یادشاہ سے تنفس لوگ ہی دشمن کے مقاصد کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ نجومیوں اور خوابوں کی تعبیر ہاتھے والوں کے بھیس میں جاسوس ان لوگوں کے آپس کے روابط اور دشمن سے ساز باز کا پتہ چلاسیں گے۔ جن لوگوں کی خاطر جمع ہو، انہیں انعامات سے نوازا جائے گا اور جو تنفس ہوں انہیں انعام وغیرہ دے کر راضی کیا جائے گا۔ ورنہ ان میں نفاق پیدا کر کے یا انہیں سزا دے کر قابو کیا جائے گا اس طرح یادشاہ اپنے علاقے میں مخالف، موافق، قوی اور کمزور لوگوں کو زیر ٹگرانی رکھے گا تاکہ وہ دشمن سے ساز باز نہ کر سکیں۔



باب: 14

دشمن کے علاقہ میں اس کے مخالف و موافق گروہوں کو ساتھ ملانا

اینی مملکت میں مختلف گروہوں کو قابو میں رکھنے پر وضاحت سے بات ہو چکی ہے، اب دوسری مملکتوں میں اسی طرح کے کارناموں کا بیان ہو گا۔

وہ لوگ جن کے ساتھ بڑی بڑی بخششوں کے وعدے کیے گئے ہوں اور ان کو پورا نہ کیا گیا ہو، وہ جن کے کمالات یا کارہائے نمایاں کے پابندیوں دوسروں کو ترجیح دی گئی ہو، وہ جو درباریوں سے شایکی ہوں، وہ جن کو بلوا کر بے عزت کیا جائے، وہ جنیں شر سے نکال کے بے خانماں کر دیا جائے، وہ جو بہت سا سرمایہ لگانے کے پابندیوں حسب منتظمہ متنازع نہ حاصل کر سکے ہوں، وہ جن کو اپنے اختیارات کے استعمال سے منع کر دیا جائے، وہ جن کو وراثت میں سے حصہ نہ ملے، وہ جن کو عمدے سے برطرف کر دیا جائے، وہ جن کی خواتین کی محنت دری کی جائے وہ جو زندان میں ڈال دیئے جائیں، وہ جو خفیہ تغیری کا شکار ہوں، وہ جن کو دھمکی دی گئی ہو وہ جن کی قرقی ہو گئی ہو اور وہ جن کے اعزاء و اقارب کو ملک بدر کیا گیا ہو، ایسے سب لوگ برافروختہ گروہ میں شامل ہیں۔ وہ جو اپنے ہی کرتوقوں کے باعث مصیبت میں پڑا ہو، وہ جس نے بادشاہ کو ناراض کیا ہو، وہ جس کے بد اعمال سب پر ظاہر ہو گئے ہوں، وہ جو اپنے جیسے مجرم کو سزا پاتا دیکھ کر چونکنا ہو گیا ہو، وہ جس کی جانبی او ضبط کر لی گئی ہو، وہ جس کے سرکشی کے جذبہ کو سختی سے دیا دیا گیا ہو، وہ جس نے سرکاری مکھموں میں بڑی خورد برد کی ہو، یا وہ جو اپنے دولت مندرجہ ذیل کی دولت پر بطور وارث نظر رکھتا ہو، وہ جسے بادشاہ پسند نہ کرتا ہو اور وہ جو خود بادشاہ سے نفرت کرتا ہو یہ سب لوگ خوف زدہ گروہ میں شامل ہوں گے۔

وہ جو غریب ہو گیا ہو، جس کا بہت سا سرمایہ ڈوب گیا ہو، جو خس و بخیل ہو، جو فطرتاً "شریر ہو، وہ جو کسی خطرناک کاروبار میں پڑ گیا ہو۔ یہ سب افراد "گروہ حیصان" میں آتے ہیں۔

وہ جس کا دل مطمئن نہ ہو، وہ جو توقیر و محکم کا خواہاں ہو، وہ جو اپنے ہم رتبہ کے اعزاز کو برداشت نہ کر سکے، وہ جسے ٹھیک سمجھا جائے، وہ جو بہت جوش والا اور لامبا ہو، وہ جو بے خوف اور عجلت پسند ہو اور وہ جو اپنے مال و متعہ پر قانون نہ ہو ایسے سب لوگ مفروضہ مخبر گروہ میں شامل ہیں۔

ان میں سے وہ جو کسی گروہ میں شامل ہو اسے سمجھے اور لبے بالوں والے خفیہ کارندے برافروختہ کر کے آمادہ پر سازش کریں گے مثلاً "برافروختہ گروہ" کے افراد کو یہ کہہ کر توڑا جاسکتا ہے کہ "جس طرح مت فیل جس پر نئے میں دھت مہاوت بیٹھا ہو، ہر شے کو روندتا چلا جاتا ہے اسی طرح یہ بادشاہ جو بے علم ہے بے سوچے سمجھے شربوں اور دہمانوں پر قلم ڈھارہا ہے۔ اس کا مدارک اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اس کو کسی اور باتھی کے مقابل کر دیا جائے لہذا صبر سے کام لو۔"

اسی طرح چوکنے لوگوں کو یوں مائل کیا جاسکتا ہے کہ "جس طرح چھپا ہوا سانپ ہر اس شے کو ڈس لیتا ہے اور اس میں اپنا زہر چھوڑتا ہے جس سے وہ خوف زدہ ہو اسی طرح یہ بادشاہ جو تم سے خوف زدہ ہے اپنے غصے کا زہر تم پر چھوڑے گا اسی لیے تم کمیں اور پلے جاؤ تو بہتر ہے۔" یوں ہی حیص لوگوں کو یہ کہہ کر اپنے ساتھ ملایا جاسکتا ہے کہ "جس طرح کتے پالنے والوں کی گائے کتوں کے لیے دودھ دیتی ہے نہ کہ برہمن کو، اسی طرح یہ بادشاہ بھی ان لوگوں کو نوازتا ہے جو جرات مندی، عاقبت اندھی، حسن تقریر اور دلیری کی صفات سے عاری ہوں۔ نہ کہ انھیں جو اعلیٰ کروار کے حال ہوں لہذا تم کسی اور بادشاہ سے رابطہ پیدا کرو جو مردم شناس ہو۔"

اسی طرح مفروضہ مخبر افراد کو یہ کہہ کر اپنے ساتھ ملایا جاسکتا ہے کہ "یہیں چندالوں کے کتوں سے صرف چندال ہی پانی پی سکتے ہیں دوسرے نہیں اسی طرح یہ کمیتہ بادشاہ کینوں ہی کو نوازتا ہے آریاؤں کو نہیں لہذا تمہیں چاہئے کہ کسی ایسے بادشاہ سے تعلق پیدا کرو جسے جو ہر قابل کی پکچان ہو۔"

جب یہ سب لوگ خفیہ کارندوں کی یاتوں میں آجائیں تو ان سے حلف لینے کے بعد ان کی استعداد کار کے مطابق ان کو ملازمت دی جائے گی اور ان پر جاسوس مقرر کیے جائیں گے۔

دشمن بادشاہ کے حلیفوں کو بھی اسی طرح انعامات کا لامخ دے کر اپنے ساتھ ملایا جاسکتا ہے اور سخت مخالفوں کو آپس میں نفاق ڈال کر یا ڈرا دھمکا کر اور ان کے بادشاہ کی خامیاں ہتا کر اپنا حامی ہتایا جاسکتا ہے۔

باب: 15

کونسل کے بارے میں

خارجی و داخلی عناصر کو اس طرح اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد بادشاہ انتظامی امور کے بارے میں سوچے گا۔

کونسل میں تمام امور مشورہ سے طے پاتے ہیں۔ کونسل کی کارروائیوں کے بارے میں کہیں بات نہیں کرنی چاہئے۔ حتیٰ کہ ان کی بھنک پرندے بھی نہ پاسکیں کیونکہ سنائیا ہے کہ کبھی طوطوں اور میناؤں نے راز افشاں کر دیا یا کتوں اور وسرے گھٹیا جانوروں نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ اسی لیے بادشاہ مکمل رازداری کا تین حاصل کیے بغیر کونسل میں گفتگو شروع نہ کرے۔ جو کوئی خفیہ مشوروں کو ظاہر کرے اس کے مکلوے کر دیئے جائیں۔ راز مکھلنے کا اندازہ سفیروں، وزیروں اور سرداروں کے چہروں سے لگایا جاسکتا ہے۔ نیت کا فرق انداز کے فرق سے پرکھا جا سکتا ہے۔ جس کا اظہار چرے سے ہوتا ہے۔

کونسل کے فیصلوں کو اس وقت تک خفیہ رکھا جائے گا جب تک ان پر عمل درآمد شروع نہیں ہوتا علاوہ ازیں مشوروں میں شامل لوگوں کی مگر انی بھی جاری رکھی جائے گی۔ لاپرواٹی، نشے کی حالت، سوتے میں بڑیاٹا، عشق اور آشناکی علاوہ ازیں کوشاںوں کی دوسری بڑی حرکات عام طور پر راز کے مکھنے کا باعث بن جاتی ہیں۔ بعض رکھنے والا یا منتظر آدمی ہی راز افشا کرتا ہے۔ اسی لیے مشوروں کو خفیہ رکھنے کے لیے بہت محاط ہونے کی ضرورت ہے۔ رازوں کے مکمل جانے سے بادشاہ اور اس کے رفیقوں کو نہیں بلکہ دوسروں کو مفاد پہنچتا ہے۔

اسی لیے ”بھردواج“ کہتا ہے ”بادشاہ کو چاہئے کہ ایسے خفیہ امور پر وہ خود ہی غور کر لیا کرے کیونکہ وزیروں کے اپنے وزیر اسی طرح مشوروں کے مشیر ہوتے ہیں۔ یوں راز سلسلہ در سلسلہ بہت دور تک پہنچ جاتا ہے۔

”ضروری ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جن کے ذریعے کام ہونا ہے۔ کسی دوسرے کو بادشاہ کے ارادوں کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ وہ بھی اس وقت جب کام شروع ہو رہا ہو یا ختم ہو جائے۔“

دشلاکش کے بقول ”کوئی رائے جو کسی ایک آدمی کی سوچ کی پیداوار ہو کامیاب نہیں ہو سکتی۔ بادشاہ کے ارادے کے کچھ مخفی اور کچھ ظاہر اسباب و علل ہو سکتے ہیں۔ دونوں پر غور و خوض کرنا چاہئے۔ مخفی یا توں پر سوچ پھار کرنا، ظاہری اسباب سے تھیک تینیجے پر پہنچنا اور جس مسئلہ پر مختلف آراء کی گنجائش ہو اس کے متعلق شبہات دور کرنا اور جزو دیکھ کر کل کے متعلق حکم لگانا۔ یہ سب کام وزراء ہی مل کر انجام دے سکتے ہیں۔ اس لیے بادشاہ ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر سوچ پھار کرے گا جن کا ذہن کھلا اور نظر و سمع ہو۔

وہ کسی کو گھٹیا سمجھ کر نظر انداز نہیں کرے گا سب لوگوں سے رائے لے گا۔ عقل مند آدمی ایک بچے کے منہ سے لٹکی ہوئی بات کو بھی اہمیت دیتا ہے۔“

پراشر کرتا ہے ”یوں دوسروں کی آراء تو معلوم ہو گئیں مگر راز، راز تو نہیں رہا، وہ (بادشاہ) اپنے وزراء سے مشورہ کسی ایسے کام کے بارے میں لے جو اس امر سے مشاہد ہو جو اس کے دل میں ہے۔ اس کا انداز یہ ہو گا ”یہ کام کچھ اس طرح ہے اگر ایسا ہوا تو کیا ہو گا اور اس طرح ہو تو کیا کرنا چاہئے؟“ پھر وہ ان آراء کی روشنی میں فیصلہ کرے گا اس طرح مشورہ بھی مل جائے گا اور رازداری بھی قائم رہے گی۔“

پہشنا کو اس سے اتفاق نہیں وہ کہتے ہیں ”نہیں! اگر وزراء سے کسی فرضی مخصوصے کے متعلق مشورہ کیا جائے تو وہ شم دل سے رائے دیں گے اور ان میں پوری دلچسپی پیدا نہ ہو گی۔ اس طریقے میں یہ بہت بڑی خامی ہے۔ پس وہ ایسے لوگوں سے مشورہ کرے جو سلیم العقل ہوں اور مسئلہ درپیش کے بارے میں تینیں اور قطعیت سے بات کر سکیں۔ اس طریقے سے مشورہ لینے سے تھیک رائے بھی مل جائے گی اور رازداری بھی قائم رہے گی۔“

بھی نہیں کو ملیے کا نقطہ نگاہ اس سے مختلف ہے کیوں کہ یوں تو مشاورت کا عمل غیر مختتم ہو جائے گا۔

بادشاہ صرف تین یا چار وزراء سے رائے مانگے۔ الحجھے ہوئے امور میں کسی ایک سے مشاورت شاید نتیجہ خیز ثابت نہ ہو۔

صرف ایک وزیر بے خوف ہو کر جوش و خروش کے ساتھ بات کرتا ہے دو سے بات کی جائے تو ممکن ہے کہ وہ یک رائے ہو کر بادشاہ کو مجبور کریں اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپس میں اختلاف کر کے معاملے کو مخدوش بنا دیں۔ لیکن تین یا چار وزراء سے مشورہ کرنے کی صورت میں ایسا نہیں ہو گا اور حسب مشاء نتیجہ نکلے گا۔ اس سے زیادہ وزیر ہوں تو کسی فیصلے پر مشکل ہتھ پہنچ پائیں گے۔ تاہم وقت، موقع اور کام کی نوعیت کے مطابق ایک یا دو وزریوں سے مشورہ کیا جاسکتا ہے یا بادشاہ خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے۔ کونسل کے اہم قابل غور مسائل پانچ ہیں۔ منصوبے پر عمل کرنے کے ذرائع، اچھے سے اچھے افراد اور بہت سے مال کو قابو میں لانا، کام کے وقت اور جگہ کا تعین، خطروں سے بچاؤ کی تدابیر، اور کام کو مکمل تک پہنچانے کے طریقے۔

بادشاہ اپنے وزراء سے مشورہ لے چاہے فردا "فردا" یا سب سے ایک ساتھ۔ ان کی قابلیت کا اندازہ ان کے دلائل سے لگائے۔ اگر کوئی فوری مسئلہ درپیش ہو تو پھر وقت ضائع نہ کرے اور ان لوگوں کے ساتھ جن کو نقصان پہنچانا مقصود ہو بات چیت کو طوالت نہ بخشنے۔

منو کے ہم خیالوں کے بقول وزراء کی کونسل میں بارہ آدمی شامل ہونے چاہیں۔ برپت کے حامیوں کا کہنا ہے کہ سولہ ہونے چاہیں۔ اشخاص کے ہم خیال میں کی تعداد کو مناسب سمجھتے ہیں لیکن کوٹیلے کہتا ہے کہ ارکان کی تعداد اتنی ہو جتنا کہ ملکت کی ضروریات تقاضہ کرتی ہوں۔ یہ وزراء اپنے بادشاہ اور اس کے حریف سے متعلق تمام امور پر غور و خوض کریں گے۔ جو کام شروع نہ ہوا ہو اس کا آغاز کریں گے اور جو زیر مکمل ہو اس کو مکمل کریں گے اور جو مکمل ہو چکا ہو اس میں مزید بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

وزیر اپنے ماتحتوں کے کام کی نگرانی کرے گا جو کہ اس کے نزدیک ہوں گے اور جو دور ہوں ان کو بذریعہ پیغامات، احکامات ارسال کرے گا اور مشورہ مانگے گا۔ اندر کی مجلس وزراء ایک ہزار گیائیوں پر مشتمل ہے وہ سب اس کی آنکھیں ہیں اس لیے اسے "ہزار آنکھوں والا" کہا جاتا ہے جب کہ اس کے چہرے پر صرف دو آنکھیں ہیں۔ ہنگامی صورت میں بادشاہ اپنے وزراء کو پلا کر ان کو صورت حال سے آگاہ کرے گا۔ وہ اکثریت کی رائے پر مل یہا ہو گا۔ اس دوران اس کے دشمن کو اس کے خفیہ معاملات کی خبر نہیں ہوتا چاہئے۔

جبکہ اسے دشمن کی کمزوری سے آگاہ ہونا چاہئے۔ وہ اپنے آپ کو پکھوے کے مانند خول میں سمیٹ لے گا۔ جس طرح ویدوں سے ناواقف شخص کے لیے، بزرگوں کو نذر کیا جانے والا کھانا، (سرادھا) (15) کھانا جائز نہیں اس طرح وہ بادشاہ جو علم سے بے بہرہ ہو کو نسل کی مشاورت کو سننے کا مجاز نہیں۔

آداب سفارت

جو شخص بطور مشیر کامیاب رہا ہو وہ منصب سفارت کے قابل ہے اور جو وزیر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ نائب سفیر مقرر کیا جائے گا۔ اس سے ایک چوتھائی کم قابلیت رکھنے والا کسی خاص ممکن پر نمائندہ بن کر جاسکتا ہے۔ جس شخص کی الجیت آدمی ہو وہ شاہی پیغام رسائیں بن سکتا ہے۔ سفیر اپنے لئے سواریوں، سفر کے سامان، ملازمین اور خوراک کا مناسب انتظام کرنے کے بعد سفارت کے لئے عازم سفر ہو گا اور راستے میں مسلسل یہ سوچتا رہے گا کہ ”دشمن سے جب یہ بات کی جائے گی تو وہ اس پر یہ کے گا جواباً“ اسے یہ کہا جائے گا تو وہ قائل ہو جائے گا۔

سفیر دشمن کے منصب داروں سے تعلقات پیدا کرے گا۔ مثلاً ”خبر علاقوں“ سرحدوں، شروعوں اور اخلاقیں کے حکام وغیرہ۔ وہ دشمن کی چھاؤنیوں، فوجوں اور مورچوں کا موازنه اپنے پادشاہ کی ائمیں چیزوں سے کرے گا۔ وہ قلعوں اور ریاست کے ربیع اور وسعت کے بارے میں معلوم کرے گا نیز خزانوں اور دوسرے مقامات کے متعلق بھی تحقیق کرے گا۔ پڑتے چلائے گا کہ حملہ کماں موثر ہو سکتا ہے اور کماں نہیں۔

اجازت حاصل کر کے وہ سلطنت میں داخل ہو گا اور اپنی آمد کا وہی مقصد بیان کرے گا جس کی اسے بدایت ہو گی چاہے اس میں جان جانے کا خطرہ ہی کیوں نہ ہو۔ بات چیت میں شنگلی، چہرہ و چشم کی چمک، پر پتاک خوش آمدید، دوستوں کی خیریت پوچھنا، خوبیاں بیان کرنا، تخت کے قریب جگہ دینا، عزت سے پیش آنا، شناساؤں کو یاد کرنا اور گنگلو کو خوب صورتی سے ختم کرنا ان سب باتوں سے نیت کا اخلاص ظاہر ہوتا ہے اگر اس کے الٹ ہو تو ننگی اور ناراضگی کا۔ ناراض اور خفا پادشاہ سے یوں خطاب کیا جائے۔

”سفیر پادشاہوں کی زبان اور ان کے ترجمان ہوتے ہیں آپ کے سفیر نیز اوروں کے۔ اس

لیے انہی ہتھیاروں کی زد میں ہونے کے باوجود بھی وہی کچھ کہنا پڑتا ہے، جس کی انہیں بدایت کی گئی ہوتی ہے۔ وہ چاہے غیر سی مگر موت کے حق دار نہیں ہوتے۔ برہمن سفیروں کو مارنا تو یہی بھی جائز نہیں ہے۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ میری اپنی تقریر نہیں ہے بلکہ یہ میں فرض کے طور پر ادا کر رہا ہوں۔“

سفیر اپنی عزت ہونے پر مرت کا اظہار کرے گا اور وہاں اس وقت تک قیام کرے گا جب تک کہ جانے کی اجازت نہ ملے۔ وہ دشمن کے جاہ و حشم سے رعب میں نہیں آئے گا۔ عورت اور شراب سے بالکل احتراز کرے گا کیونکہ سفیروں کے عوام نیند کی حالت میں یا نشے میں معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

وہ درویشوں اور تاجروں کے روپ میں مجبوں اور ان کے چیلوں کے ذریعے یا اطباء اور مذہب سے برگشتہ اشخاص کا روپ بھرے ہوئے جاؤں کے ذریعے یا دونوں طرف کے تنخواہ داروں کے ذریعے معلوم کرے گا کہ اس کے مالک کے حمایتوں نیز مخالفوں کے درمیان کیا سازشیں پروان چڑھ رہی ہیں اور یہ تحقیق کرے گا کہ عوام اس دشمن بادشاہ کی کتنی وفادار ہے اور ان کی کمزوریاں کون کون سی ہیں۔

اگر بلااواسطہ اس حشم کی بات چیت کے موقع میرنہ ہوں تو وہ گداگروں، مخواروں، دیوانوں یا نیند میں بربرا نے والوں کی طرف کان لگا کر تیرخوں (16) وغیرہ میں ظاہر ہونے والی علامات کے ذریعے یا تصویروں اور خیہہ تحریروں سے معافی و مطالب اخذ کر کے حقوق تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ اس طرح جو معلومات حاصل ہوں ان کو دوسرے طریقوں سے پر کھا جائے۔ اس نے اپنے بادشاہ کے متعلق جو اندازے اور تخمینے لگائے جائیں وہ ان پر کوئی رائے نہیں دے گا بس یہ کہے گا ”تمیں تو سب کچھ معلوم ہے“ نہ وہ ان انتقامات کا کوئی ذکر کرے گا جو اس کے بادشاہ نے اپنے عوام کی محیل کے لیے کیے ہوں گے۔ اگر وہ اپنی سفارت کے مقاصد کے حصول میں ناکام ہونے کے باوجود تمہارا جائے تو وہ اس پر اس طرح سوچے گا!

”یا تو مجھے اس لیے تمہارا گیا ہے کہ اس نے اس خطرے کو سو نگہ لیا ہے جو میرے بادشاہ کو درپیش ہے یا پھر یہ خود کسی خطرے سے پہلو بچانا چاہتا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے کسی عقلی دشمن کو، جس کی سرحد ہمارے بادشاہ کی سرحد سے مصلح ہے یا دور ہے

اور ان کے درمیان کوئی اور علاقہ بھی پڑتا ہے۔ ہمارے بادشاہ کے خلاف بھڑکا رہا ہو۔ یا یہ ہمارے بادشاہ کی سلطنت میں بغاوت پھیلانے کا منصوبہ ہنا رہا ہے۔ یا کسی جنگلی قبیلے کے سردار کو اسرا رہا ہے یا یہ اپنے کسی حليف یا کسی بڑے بادشاہ سے جس کی سلطنت ہمارے راجہ کی راجدھانی سے متصل ہے، مد لینا چاہتا ہے یا اپنی ہی مملکت میں رونما ہونے والی بغاوت کو ختم کرنے یا کسی باہر سے ہونے والے جعلی یا قبائلی یا غار کا دفاع کرنا چاہتا ہے یا یہ ہمارے بادشاہ کے منصوبے کے خاص معین و قت کو گزارنا چاہتا ہے۔ یا یہ قلعہ ہندیوں کی اصلاح کی خاطر سامان جمع کر رہا ہے یا دفاع کے پیش نظر طاقت ور فوج جمع کرنے کی فکر میں ہے یا اپنی فوج کی تربیت کرنے کے لیے کچھ مملکت حاصل کرنا چاہتا ہے یا بیرونی حليف پیدا کرنے کی مساعی میں مصروف ہے تاکہ ان خطرات سے جو اس کی اپنی لاپرواٹی کے پیدا کردہ ہیں، چھکارا پاسکے۔

پھر وہ موقع کی مناسبت سے قیام پذیر رہے یا فرار ہو جائے یا مطالبه کرے کہ اس کے سفارتی مشن کے بارے میں جلد از جلد فیصلہ کیا جائے۔ یا دشمن کو دھمکی دینے کے بعد جان کو بچانے یا قید سے بچنے کے بجائے، بغیر پوچھنے رو انہ ہو جائے ورنہ امکان ہے کہ اسے سزا دی جائے۔

سفراتی پیغام پہنچانا، معابدوں پر عمل در آمد، الٹی میٹم دینا، راہ و رسم پیدا کرنا، ساز باز کرنا، تفرق پیدا کرنا، دشمن کے عزیزوں کو اغوا کرنا، خفیہ کارندوں کی حرکات و سکنات پر نظر رکھنا، امن کے معابدوں کی خلاف ورزی، دشمن کے اسلیبوں اور عمدہ داروں کو اپنے ساتھ ملاتا یہ سب ایسی کے فرائض ہیں۔

بادشاہ ان امور کے لیے اپنے مخصوص ایسی متعین کرے گا اور خود دشمن کے اسلیبوں کے کاموں سے بچنے کی خاطران کے حریف ایسی جاسوس اور ظاہر یا خفیہ محافظہ مقرر کرے گا۔

شاہزادوں کی گنگرانی

خود کو اپنی بیگمات اور فرزندوں سے محفوظ کر لینے کے بعد ہی پادشاہ اپنی سلطنت کی حفاظت کرنے کے قابل ہو سکے گا۔ جن کو قریب کے یا دور کے دشمنوں سے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ ہم بیگمات کے تحفظ کے متعلق حرم شاہی کے انقلamat کے ذری عنوان بیان کریں گے۔

پادشاہ بیٹوں کے پیدا ہوتے ہی ان پر خاص نظر رکھے گا۔ کیونکہ بھروسہ کے بقول "شاہزادے کیکڑوں کے ماندے اپنے پیدا کرنے والوں کو کھا جاتے ہیں، جب ان میں الفت اور فرمائیداری کی پائی جائے تو بہتر ہے کہ خاموشی سے انہیں سزا دے دی جائے۔ وشلاکش کی رائے یہ ہے کہ "کھتری کے فرزند کو مارنا ظلم ہے ان کو کسی مخصوص جگہ گنگرانی میں رکھنا بہتر ہے"۔

پراشر کا کہنا ہے "یہ تو مار آئیں پالنے کے مترادف ہے کیونکہ شاہزادہ یہ خیال کرے گا کہ باپ نے اسے خوف زدہ ہو کر نظر بند کر رکھا ہے، وہ خود باپ کی جگہ لینے کی کوشش کرے گا اس لیے بہتر ہے کہ شاہزادے کو سرحدی گمراہوں کی محافظت میں کسی قلعے کے اندر رکھا جائے"۔

پشت کتے ہیں "یہ تو ایسے ہے جیسے لاکا مینڈھے کا خطرو کیونکہ اپنے دور پہنچنے جانے کا مقصد جان کر وہ سرحدی گمراہوں کے ساتھ ساز باز کر سکتا ہے اس لیے بہتر ہے کہ اس کی دوسرے پادشاہ کے علاقے میں کسی قلعہ میں بند کیا جائے"۔

کون پدنت کے بقول "جیسے گائے کا دودھ پھرے کو ساتھ رکھ کر دوستے ہیں، اس طرح بیرونی پادشاہ، شاہزادے کی مدد سے اس کے باپ کو نجڑ لے گا اس لیے بہتر یہ ہے کہ شاہزادہ اپنی تھیاں میں رہے"۔

واسا دوادھی کے خیال میں ”یہ تو جنڈے کی طرح ہے، شاہزادے کے تخیالی اس جنڈے کو لرا لرا کر ادتی کوٹک کی طرح تقاضے پر تقاضا کرتے چلے جائیں گے اس لیے بہتر ہے کہ شاہزادے کو صحیحات میں مستشرق رہنے دیا جائے کیونکہ عیش پسند فرزند اپنے خطائیں نظر انداز کرنے والے باپ سے بیزار نہیں ہوا کرتے۔“

کو ملیے کہتا ہے کہ ”یہ تو جیتے ہی قبر میں دفنانے کے متراوف ہوا کیونکہ کوئی بھی شاہی خاندان، جس کے شاہزادے یا شاہزادیاں عیش و عشرت کے عادی ہوں یہ وہی محلے کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتے اور دیکھ گئی لکڑی کے مانند ثبوت جاتا ہے۔ لہذا جب ملکہ بلوغت کی عمر کو پہنچے تو پیجاری اندر اور برہستی کو خاص نذر پیش کریں۔

جب وہ حملہ ہو تو پادشاہ زمانہ حمل اور ولادت کی خود مگر انی کرے۔ پیدائش کے بعد پیجاری ترکیہ کے متعلق مخصوص رسیمیں ادا کریں۔ جب شاہزادہ پیدا ہو تو قابل استاد اس کی تربیت کریں۔“

آسمجھ کہتے ہیں کہ اس کے ہم درسوں میں سے کوئی خفیہ کارنندہ بادشاہ زادے کو شکار، جواد، شراب اور عورتوں کی طرف راغب کرے اور اسے اپنے باپ کے خلاف بدغلن کرے اور تاج و تخت پر قبضہ کر لینے کی تجویز دے جبکہ دوسرا جاسوس اسے ایسا کرنے سے باز رہنے کی تلقین کرے۔

کو ملیے کی رائے میں کسی معموم کو گندی باتوں کی طرف راغب کرنے اور اسے بھکانے سے بیٹھ کر کوئی جرم نہیں۔ جس طرح ایک صاف شفاف چیز کسی دوسرا شے سے چھو کر داغدار ہو سکتی ہے اسی طرح ایک شترزادہ جس کا ذہن کورا اور کچا ہو جو کچھ نے گا تلقین کر لے گا۔

اسی لیے اسے صرف اچھے کاموں کی طرف راغب کیا جائے۔ صحیح اقدار سے آگاہ کیا جائے۔ بڑی اور بے مقصد باتوں کی ترغیب دینا غلط ہے۔ اس کے ہم درس مخبر اس کے ساتھ پر جوش اور خلوص کے ساتھ پیش آئیں اور کہیں کہ ہم تیرے و فقاراں ہیں۔ اگر وہ تقاضائے شباب سے عورتوں کی طرف ملتخت ہو تو طوائفیں آریہ عورتوں کے روپ میں اسے تغیر کریں، اگر شراب پینے کی خواہیں کرے تو اسے بد مزہ دو ایسیں ملا کر پیش کی جائے مگر وہ بد دل ہو، اگر قمار بازی کا شوق چرائے تو خفیہ کارکن دھوکے باز بن کر اسے اس کام

سے تنفس کریں اگر شکار کا شوق رکھے تو مجرما سے راہزنوں کے روپ میں خوف زدہ کریں اور اگر اپنے بادشاہ باپ کی مخالفت کرے تو دوست بگرائے اس طرح کے ارادوں سے روکا جائے اور کہا جائے ”بادشاہت صرف بادشاہت کی خواہش کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ اگر تو تخت کے حصول میں ناکام رہا تو جان سے ہاتھ دھوئے گا اور اگر کامیاب ہوا تو جنم تھرا ٹھکانا ہو گا اور عوام تیرے باپ کی وفات پر سوگ منائے گی اور تجھے تنہا کو ختم کر دے گی۔ اگر اکلوتا ہو جائے لذائذ وندی سے دور رکھا گیا ہو یا اسے لاڈ پیار بہت ملا ہو تو بادشاہ اسے قید میں رکھے گا۔ اگر اولادیں زیادہ ہوں تو وہ اس میں سے بعض کو سرحدی علاقوں یا کسی الیٰ جگہ رکھے گا جہاں وہ مسائل پیدا نہ کر سکیں۔

اگر شنزادہ خوب خصال ہو تو اسے فوج کا سالار بنا دیا جائے یا ولی عمد مقرر کیا جائے۔

بیٹے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ نہایت عقل مند، کند ذہین اور بدسرشت۔

جو اچھی اقدار کے مطابق عمل کرے وہ عقل مند شمار ہو گا اور جو عمل نہ کرے وہ کند ذہین کھلائے گا اور جو خود کو مصیبت میں ڈالے اور اچھائی اور خیر کے اصولوں سے تنفس ہو بدسرشت ہو گا۔ اگر بادشاہ کی اکلوتی اولاد ہو اور وہ موخر الذکر اوصاف کا مالک ہو تو اس کے ہاں ایک اور اولاد کی کوشش کی جائے یا پھر اس کی بیٹیوں کے ہاں بیٹے پیدا ہونے چاہئیں۔

اگر وہ معمر ہو اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہا ہو تو اپنے کسی نخیالی رشتہ دار یا ہمایہ حکمرانوں میں سے کسی نیک خصلت حکمران سے اپنی بیوی کو حاملہ کرائے۔

لیکن کسی بدقاش شاہزادے کو ہرگز تخت کا وارث نہ ہنائے۔ بادشاہ باپ جو کہ لوگوں کا واحد سارا ہوتا ہے اپنے بیٹے کی اچھائی کا خواہاں ہو گا۔ عام طور پر جب حالات سازگار ہوں بڑے بیٹے کی وراثت کو قبول کیا جاتا ہے۔ تخت بعض صورتوں میں کسی قبلے کی وراثت ہوتا ہے اور شاہی خاندان کی حکومت مضبوط ہوتی ہے اور لاقانونیت کی خرابیوں سے پاک ہونے کے باعث رہتی دنیا تک قائم رہتی ہے۔

باب: 18

زیرِ نگرانی شاہزادے کا کردار

ایک شائستہ شاہزادہ خواہ مشکلات کا شکار ہو یا کسی مشکل کام پر لگایا گیا ہو اپنے باپ کا وفادار رہے بجز اس کے کہ اس کو اپنی جان کا خطرہ ہو یا رعایا کے مشتعل ہو جانے کا امکان ہو اگر اسے کسی اچھے اور قابل عزت کام پر مقرر کیا جائے تو وہ اپنے کام کی نگرانی کرنے والے کو خوش کرنے کی کوشش کرے۔ کام کو توقع سے زیادہ خوش سلیقہ کی سے تکمل کرے اور اس کا حاصل بادشاہ کی نذر کرے، بلکہ اس سے بھی کچھ زائد جو اس نے اپنی محنت اور قابلیت سے حاصل کیا ہو۔ اگر بادشاہ اس سے پھر بھی خوش نہ ہو اور کسی دوسرے بیٹے یا بیوی کی طرف ضرورت سے زیادہ ملتقت ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ بادشاہ سے بن باس کی خواہش کا اظہار کرے۔

اگر اسے گرفتار یا قتل ہونے کا خوف ہو تو کسی قریبی سلطنت کے بادشاہ کی امان حاصل کرے جو نیک طینت، رحم دل اور بات کا سچا ہو، مکار نہ ہو بلکہ معزز مہماںوں کی خاطر مدارات کرنے والا ہو وہاں رہ کر اپنے شقیقیت بنائے اور دولت جمع کرے اور اثر و رسوخ والے لوگوں سے رشتہ داریاں قائم کرے۔ نہ صرف وحشی قبیلوں کے ساتھ خونگوار تعلقات استوار کرے بلکہ اپنے ملک کے مختلف گروہوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے یا اپنے طور پر سونے جواہر کی کان کنی کرے یا سونے چاندی کے زیورات تیار کرے یا کوئی اور کام اختیار کرے۔

وہ خفیہ ذرائع سے مندرجہوں کی دولت چوری کرائے لیں بہمنوں کی دولت پر ہاتھ صاف نہ کرے۔ تائفوں اور سمندری جہازوں کو ان کے مقتنیوں کو نظر آور اشیاء کھلاکر لوٹ لے۔ وہ ایسے طریقہ اختیار کرے جس سے دشمن کے دیہاتیوں پر قبضہ کیا جاسکے۔ یا وہ اپنی ماں کے ملازمین کی مدد سے اپنے باپ کے خلاف کارروائی کرے۔

وہ نقش گر، ترکھان، درباری بھاث، طبیب، مخترے یا گھٹیا ذات والے کا بھیں بدلت کر اپنے ساتھیوں سمیت موقع پاتے ہی زہر لیے اور مسلح ہو کر اچانک راجہ کو آئے اور اسے یوں کہے ”میں ولی عمد ہوں یہ صحیح نہیں ہے کہ تم اکیلے اس ملک پر قابض رہو، جب کہ ہم اس میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ جو لوگ میری خدمت کے خواہاں ہیں میں ان کو دگنا وظیفہ عطا کروں گا۔“

نایاب شاہزادے سے ان طریقوں سے تصفیہ ممکن ہے:
مخبریا اس کی والدہ (سُکی یا مند بولی) صلح صفائی کرا کے اسے دربار میں واپس بلائے۔ یا خفیہ کارندے اسلجہ اور زہر کے ذریعے زیر عتاب نایاب شاہزادے کو قتل کر دیں۔ اگر وہ قطعی طور پر مردود نہ ٹھہرایا گیا ہو تو اسے عورتوں کے ذریعے یا کوئی منشی چیز پلاکریا شکار کے دوران گرفتار کرا کے دربار میں بلا لیا جائے۔

اس طرح بادشاہ اس سے یہ کہ کر صفائی کر لے کہ وہ اس کے بعد تنخ کا وارث ہو گا۔ اس کے بعد اسے کسی مخصوص جگہ پر نظر بند کر دیا جائے۔ اگر بادشاہ کے اور بھی بیٹے ہوں تو خود سر شاہزادے کو ملک بدر کر دیا جائے۔

باب: 19

بادشاہ کے فرائض

اگر بادشاہ فعال ہو تو اسکی رعایا بھی سرگرم ہو گی۔ اگر وہ لاپروا ہو تو رعایا بھی لاپروا ہو گی اور اس کے کاموں کو مزید بگاؤئے گی مزید یہ کہ لاپروا بادشاہ کو دشمن آسانی سے مغلوب کر سکتا ہے۔ لہذا بادشاہ کو چاہئے کہ وہ ہر وقت ہوشیار اور متحرک رہے۔
وہ دن اور رات کو آٹھ آٹھ برابر حصوں میں ”نیکیوں“ کے ذریعے یا سائے کی مدد سے تقسیم کرے گا۔ تین ”پرش“ ایک پرش، چار انگل اور سائے کا غائب ہوتا (دوپر کے وقت کو ظاہر کرتا ہے)۔ یہ ہیں دن کے پہلے نصف حصہ کے چار پرش، دوپر کے بعد اتنی ترتیب سے اسی طرح چار پرش بیٹھیں گے۔

دن کی اس تقسیم کے مطابق بادشاہ پہلے پر میں محافظ مقرر کر کے آمد اور خرچ کا حساب ملاحظہ کرے گا دوسرے حصے میں شری اور دہاتی لوگوں کے امور کی جانب متوجہ ہو گا۔ تیرے میں وہ عسل کرنے کھانا کھانے کے علاوہ مطالعہ بھی کرے گا۔ چوتھے حصے میں وہ سونے کے سکوں کی صورت میں مالیہ وصول کرے گا اور منتظرین کی تعیناتی کا کام بھی سرانجام دے گا پانچوں میں مجلس وزراء سے ملے گا اور جاسوسوں کی میاکی ہوئی معلومات حاصل کرے گا۔ چھٹے حصے میں تفریح طبع یا سوچ بچار میں وقت گزارے گا، ساتویں حصے میں باتحیوں، اسپوں، گاڑیوں اور پیادہ فوج کے انتظام کی جانب متوجہ ہو گا۔ آٹھویں حصہ میں وہ اپنے فوج کے سالار کے ہمراہ فوجی مہموں اور منصوبوں کے بارے میں صلاح مشورہ کرے گا۔

مغرب کے وقت وہ شام کی عبادت میں مشغول ہو گا، رات کے پہلے پر خیرہ خبریں لانے والوں سے ملے گا۔ دوسرے میں عسل کے بعد کھانا کھائے گا اور پڑھے گا۔ تیرے حصے میں سازوں کی آواز کے ساتھ سونے کے لیے جائے گا اور چوتھے پانچوں حصہ میں

آرام کرے گا جبکہ حصہ میں وہ سازوں کی آواز کے ساتھ بیدار ہو گا اور علم (سیاست) کا مطالعہ کرے گا۔ رات کے ساتھیں حصے میں وہ مشوروں کے ساتھ مشورہ کرے گا اور خفیہ کارندوں کو اپنے کام پر روانہ کرے گا۔

آٹھویں حصے میں وہ پروہت کی دعا حاصل کرے گا اور اپنے طبیب، باورچی اور نجم سے ملے گا اور گائے، اس کے پھرے اور نیل کے گرد پھرنے کے بعد دربار میں داخل ہو گا۔

وہ اپنے فرانس و استھناد کے مطابق تقيیم اوقات میں تبدیلی کر سکتا ہے۔ دربار میں داخل ہونے کے بعد وہ سانکلوں کو دروازے پر کھڑا نہیں رکھے گا کیونکہ اگر بادشاہ اپنے آپ کو رعایا کی دسترس سے دور رکھے اور اپنا کام درمیان والے لوگوں پر چھوڑ دے تو اکثر خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ عوام بدظن ہو جاتی ہے اور دشمن کو اسے نقصان پہنچانے کا موقع مل جاتا ہے۔ لہذا وہ پر نفس نقیص و حرمیوں، ادھرمیوں (17) کے معاملات، برہمنوں، مولیشیوں، مقدس جگنوں، کم عمروں، مععروں، مجبوروں، مریضوں اور عورتوں کے مسائل و معاملات خود حل کرے گا۔ یا تو مندرجہ بالا ترتیب کے مطابق یا پھر ان کی وقתי اہمیت اور ضرورت کی رو سے، فوری اہمیت کے معاملات وہ فوراً سنے گا اور انہیں لٹکائے نہیں رکھے گا۔ کیونکہ ملتی کرنے سے وہ اور مشکل اور چیخیدہ ہو جائیں گے۔

ایوان میں جمال مقدس آتش فروزان ہو گی وہ طبیبوں اور درویشوں کے معاملات کی طرف متوجہ ہو گا۔ اس دوران اس کا بڑا پروہت اس کے ساتھ رہے گا اور بادشاہ گزارشات سننے سے پہلے درخواست گزاروں کو سلام کرے گا۔

تین دن پڑھے ہوئے افراد کی معیت میں نہ کہ ایکیلے، کہ کمیں ایسا نہ ہو کہ عرض گزار برا مان جائیں۔ وہ ریاضت کرنے والے سادھوؤں اور جادو منتر اور یوگا کے ماہرین کے مسائل کی طرف توجہ دے گا۔

بادشاہ اس بات کا نہ ہبہا "پابند ہے کہ عمل جلد کرے، اپنے فرانس منصبی کو اچھے طریقے سے ادا کرے۔ خاص طور پر قربانی اور خیرات کے معاملات میں سب سے ایک جیسا سلوک کرے۔

اس کی خوشی اس کی رعایا کی خوشی میں ہے اور اس کی بہتری اس کی رعایا کی فلاج

میں۔ اچھی بات وہ نہیں جو اسے اچھی لگے بلکہ وہ جو اس کی رعایا کو پسند آئے۔
 چنانچہ پادشاہ ہمیشہ متحرک اور مصروف رہے گا اپنے فرائض کو پورا کرنے کے لیے
 لاپرواٹی اختیار نہیں کرے گا۔ کیونکہ دولت کی بنیاد عمل پر ہے اور اس کی کمی کا نتیجہ بگاڑ
 ہے۔ عمل کے بغیر حاصل شدہ دولت بھی ضائع ہو گی اور جو حاصل ہونے والی ہو گی وہ بھی
 نہیں ملے گی۔ عمل کے ذریعے وہ اپنے عزائم پورے کرے گا اور دولت بھی میر آئے گی۔

باب: 20

انتظامات حرم شاہی

پادشاہ کسی مناسب مقام پر اپنا محل تعمیر کرے جس کے کئی حصے ایک کے اندر ایک واقع ہوں، اور گرد فصیل اور خندق اور داخل ہونے کے لیے ایک دروازہ۔ بھول وہ اپنی رہائش کی خاطر محل اپنے خزانے کی عمارت کے نمونے پر تعمیر کرائے گا۔ بھول حلیوں میں خفیہ راستے ہوں جو کہ دیواروں کے اندر سے جاتے ہوں۔ یا وہ زیر زمین عمارت میں رہائش پذیر ہوں، دروازے کے چوکھوں پر دیوبیوں کی تصویریں اور قربان گاہوں کے نقشے کھدے ہوئے اور باہر آنے کے لیے کئی زیر زمین راستے ہوں۔ یا وہ اوپر والی منزل میں قیام پذیر ہو جس کی خفیہ سیڑی میں دیوار کے اندر سے چڑھتی ہو اور باہر آنے کے لیے ایک کھوکھلے ستون میں سے اترتی ہو۔ اور پوری عمارت اس انداز سے تعمیر ہو کہ عند الفضورت ایک جنت سے زمین یوس ہو سکے۔ یا یہ جنت صرف ان حالات میں ہائے جائیں جن میں خطرات درپیش ہوں۔ ان کا مقصد تحفظ حاصل کرنا ہے۔

ایسے حرم کو جس کے دائیں اور بائیں جانب تین بار انسانی باتوں سے مقدس آگ جلائی گئی ہو کوئی دوسری آگ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ایسی راکھ جو آسمانی بجلی سے پیدا ہوئی ہو، مٹی میں ملا کر جو حرم تعمیر کیا جائے اسے آگ نہیں جلا سکتی۔ جس عمارت میں جیونتی، سیوتی مشک پھول، ونداؤ، اگے ہوں اور چیجات اور اشوتحہ کی شہینیوں سے محفوظ کی گئی ہو اس میں زہر میلے سانپ داخل نہیں ہو سکتے۔

بلیان، مور، نیولا اور چیتل جس جگہ کھلے پھریں وہاں سانپ ختم ہو جاتے ہیں۔ طوٹے مینا، مالا باری چڑیا زہر کو سو گھیں تو شور مچاتے ہیں۔ اگر بگلا زہر کے قریب ہو تو بے ہوش ہو جاتا ہے۔ تیز حواس پاختہ ہو جاتا ہے۔ جوان کو کل مر جاتی ہے۔ چکور کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ ان کی مدد سے آگ اور زہر سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ حرم کے

پچھلے حصے میں خواتین کے رہنے کے لیے کمرے بننے ہوں گے جہاں ضرورت کی سب دو اسیں جو بیماری یا زیگلی میں استعمال ہوتی ہیں موجود رہیں گی۔ ضروری اور مفید جڑی بیٹیاں اگائی جائیں گی اور ایک تالاب بھی ہو گا۔ اس حصے کی بیرونی جانب شزادوں اور شاہزادیوں کی رہائش گاہیں ہوں گی، غسل کرنے کی جگہ، وزراء کی مشورہ گاہ، ولی عمد کا دربار اور منتظرین کے دفاتر ہوں گے۔ دونوں حصوں کے درمیان مسلح محافظوں کا دستہ مقرر ہو گا۔ حرم سرا کے اندر بادشاہ تب ملکہ سے مل سکے گا جب کوئی بوڑھی ملازمہ اس کے پاک صاف ہونے کی تصدیق کر دے۔ بغیر تصدیق وہ کسی عورت سے نہیں ملے گا۔ کیونکہ راجہ بحدتر سین کو اس کے اپنے بھائی ویر سین نے ملک کے محل میں چھپ کر قتل کیا تھا۔ بادشاہ کاروڈش کے فرزند نے اسے اپنی والدہ کے محل میں چھپ کر مار دیا تھا۔ کاشی کو اس کی اپنی بیوی نے چاولوں میں زہر ملا کر مار دیا تھا اور ویر نتیہ کی بیوی نے زہر میں بھائی ہوئی پا نسب سے اسے مار دیا۔ سوریہ کو اس کی بیوی نے زہر میں ڈبوئے ہوئے گلنے کی مدد سے، زہر لیلے آئینے کی مدد سے جالو تھوک کو اس کی رانی نے اور وڈور نہ کو اس کی ملکہ نے ایک ہتھیار سے قتل کر دیا تھا جو کہ اس نے اپنی زلفوں میں چھپا رکھا تھا۔ بادشاہ کو اس طرح کے خطرات سے محفوظ رہتا چاہئے۔ اسے چاہئے کہ وہ اپنی عورتوں کو سرمنڈے اور گندھے ہوئے پالوں والے سادھوؤں، سخنوں اور رنڈیوں سے نہ ملنے دے۔ اوپرے طبقات کی عورتیں بھی بلا روک نوک نہ مل سکیں۔ صرف دایاں یوقت ضرورت بلوائی جائیں گی۔

اوپرے درجے کی طوائفیں نہادھو کر، نئے کپڑے بدلت کر اور خوب صورت زیورات سے خود کو سجا سنوار کر بادشاہ کے پاس جائیں۔

اسی آدمی اور پچھاں عورتیں جو کہ بزرگ اور بوڑھے ہوں اور خواجه سرا راتنیوں پر نظر رکھیں اور ایسی مداری اختیار کریں جن سے بادشاہ بھرپور لطف انداز ہو، جس طرح وہ خفیہ کارروائیوں کے ذریعے دوسروں پر نظر رکھتا ہے اس طرح اسے چاہئے کہ وہ دوسروں کی گمراہی اور دوسرے بیرونی خطرات سے خود کو محفوظ رکھے۔

بادشاہ کا تحفظ

صحیح کے وقت بادشاہ جب برس سے اٹھے گا تو تیر کمان سے مسلح عورتوں کا ایک دستہ اسے اپنی حفاظت میں لے لے گا۔ سونے کے کرے سے نکل کر جب بادشاہ محل کے دوسرے حصہ میں داخل ہو تو اس کے تو شہ بردار اور دوسرے خادم اس کو خوش آمدید کیں گے۔ تیرے حصہ میں کوئی پشت اور بالشتی استقبال کریں گے۔ چوتھے میں وزیر اعظم، قریبی اعزاء، اور شانی دریان جو کائنے دار چوب اٹھائے ہوں۔

بادشاہ اپنے ذاتی خدام میں ایسے افراد بھرتی کرے گا جو اس کے خاندانی جاں ثار ہوں، نزدیکی عزیز ہوں، مکمل تربیت یافتہ ہوں، وفادار ہوں اور تمایاں خدمات سرانجام دے سکے ہوں۔ اجنبی، غیر ملکی یا وہ جنوں نے کوئی تمایاں خدمت انجام نہ دی ہو اور انعام نہ پایا ہو اور وہ جو سازشوں میں شامل رہے ہوں بادشاہ کے محافظ دستے میں یا فوج میں شانی حرم کے طازہ میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

کسی محفوظ جگہ پر محافظوں کی گرانی میں بادشاہ کا بڑا یا اور پچی مزے دار کھانے اپنی گرانی میں پکاؤئے گا۔ بادشاہ خود کھانے سے پسلے تھوڑا سا کھانا آگ میں ڈالے اور پرندوں کو کھلانے گا۔ اگر آگ میں سے پلاش نکلیں، شعلہ اور دھویں کا رنگ نیلا ہو جائے یا پرندے کھا کر مرنے لگیں تو جان لیا جائے کہ کھانے میں زہر شامل ہے۔ اگر کھانے سے اٹھنے والے بخارات مور کی گروں کے رنگ کے ہوں اور ٹھنڈے محسوس ہوں، جب بزرگوں کا رنگ تبدیل محسوس ہو اور کچھ سخت محسوس ہوں جیسے اچانک نیک ہو گئی ہوں اور دیکھنے چھوٹے اور دیکھنے میں معمول سے مختلف محسوس ہوں جب مکروف کچھ زیادہ یا کچھ کم پیکدار محسوس ہوں اور ان کے کناروں پر جھاگ نظر آئے جب کسی مائع غذا کی سطح پر دھاریاں سی نظر آئیں جب دودھ میں کچھ نیلاہٹ سی محسوس ہو، جب شراب میں یا پانی میں سرخ سی

دھاریاں نظر آئیں جب دہی میں گھرے کالے داغ نظر آئیں جب شور بے والا کھانا کھا کر منتقلی محسوس ہو جیسے کہ زیادہ پک گیا ہو، جب خلک غذا سکری ہوئی اور عجیب رنگ کی گئے، جب سخت چیز نرم اور نرم چیز سخت محسوس ہو، جب کھانے کے قریب پتھنے وغیرہ مرے ہوئے ہوں، جب پردوں اور قالین پر داغ پڑے ہوئے ہوں، جب دھات کے مزین برتن و ہندلے سے دکھائی دیں جیسے جل گئے ہوں اور ان کی چمک کم ہو گئی ہو اور سطح درشت محسوس ہو تو سمجھ لو کہ زہر کا اثر ہے۔

جس شخص کو زہر دیا گیا ہو اس پر جو علامات ظاہر ہوں گی وہ درج ذیل ہیں:

لحاد وہن خلک ہو جائے گا، زبان کی حرکت ست پڑ جائے گی، پیٹت آئے گا، جہائیاں آئیں گی، لرزہ طاری ہو جائے گا، قدم ڈالکر آئیں گے، خاموشی طاری ہو جائیگی، کام میں جی نہ لگے گا اور کہیں جھین سے نہ بیٹھا جائیگا، لازم ہے کہ شاہی معالج اور زہر کو پر کھنے اور اس کا تریاق تجویز کرنے والے ہر وقت بادشاہ کے ساتھ رہیں۔ معالج دو اخانہ سے وہ دوا نکالے گا جس کو اچھی طرح پر کھ لیا گیا ہو اور دوا بنا نے والوں کے ساتھ مل کر اسے خود آزمائے گا اس کے بعد بادشاہ کو پیش کرے گا اسی طرح مشروبات اور منشیات کے معاملے میں ہو گا۔

تو شہزادے خان کے خدام نما دھو کرنے کپڑے پن کر بادشاہ کو لباس اور نہانے کا سامان دیں گے، جسے حرم کے محافظ سر بہر حوالے کریں گے۔ قتل، ماش، بستر، کپڑے دھونے، پھولوں کے ہار بنا نے کی خدمات لوٹیاں سرانجام دیں گی اور بادشاہ کو پالنی، عطر، لباس اور پھول کے ہار پیش کریں گی۔ وہ خود اور دوسرے ملازمین ان سب اشیاء کو پہلے اپنی آنکھوں اور سینے سے لگائیں گے۔

کسی بیرونی آدمی کی طرف سے دی گئی اشیاء پر بھی کسی عمل ہو گا۔

گانے بجانے والے بادشاہ کے حضور صرف دہی کھیل پیش کریں گے جن میں اسلو، آتش اور زہر کا استعمال نہ ہو، موسمی کے آلات اور گھوڑوں، رتحوں اور ہاتھیوں کا سامان حرم میں ہی رکھا جائے گا بادشاہ اس وقت سوار ہو گا جب اس کے قابل اعتماد ملازم سوار ہو لیں۔ کشتی میں بھی اس وقت سوار ہو گا جب اس کا قابل اعتماد ملاح سوار ہو لے۔ اسے ایسی کشتی پر سوار نہیں ہوتا چاہئے جو کسی دوسری کشتی سے بندھی ہوئی ہو یا اسے کبھی طوفان کا سامنا ہوا ہو۔ کشتی پر سوار ہوتے وقت کناروں پر دستے محافظت پر متعین ہونے

چاہئیں۔ وہ ایسے دریاؤں میں سفر کرے جن میں سے پھیروں کو ہٹا دیا گیا ہو اور ایسے جنگلوں اور میدانوں میں جائے جن کو سانپ پکڑنے والے سپروں سے صاف کر دیا گیا ہو۔ متحرک نشانے پر تیر چلانے کی مہارت حاصل کرنے کے لیے پادشاہ ایسے جنگل میں جائے جہاں سے شکاریوں نے ڈاکوؤں، وحشی جانوروں اور دشمنوں کا صفائیا کر دیا ہو وہ جب سادھوؤں سے بات چیت کرے تو مخالفتوں کی معیت میں اور بیرونی سفیر سے ملے تو وزراء کی موجودگی میں۔ وہ فوجی وردی میں گھوڑے، رتھ یا ہاتھی پر سوار ہو کر فوج کا مکمل معائنہ کرے۔ پادشاہ کے باہر جانے اور واپس آنے پر چوب بردار، شایر رستے پر کھڑے ہونے چاہئیں اور کوئی مسلح آدمی، درویش یا لولا لٹگڑا آس پاس نہ پہنچے وہ لوگوں کے ہجوم میں قدم نہ رکھے، جب میلے نہیں اور توار وغیرہ میں شرکت کرے تو اس کی محافظت دس دس سپاہیوں پر مشتمل دستوں کے کمانڈر کر رہے ہوں۔

حرم کے اندر کے سب لوگ اپنے مقام پر رہیں گے کوئی کسی کی جگہ نہیں لے سکتا اور ان کا باہر کے کسی فرد سے کوئی تعلق نہ ہو۔ حرم کے اندر کی کوئی شے باہر اور باہر کی اندر نہ آئے جب تک کہ اس کی پوری جاجھ پر کھنہ کر لی جائے۔

دوسری حصہ
حکومتی عہدیدار اور ان کی ذمہ داریاں

www.KitaboSunnat.com

انظام ویہات

پادشاہ کو چاہئے کہ ہیروئی علاقوں کے لوگوں یا اپنے علاقے کے لوگوں کو ختم کر کے مضافات میں نئی بستیاں بنائے جو چاہے نئے مقامات پر ہوں یا پرانی آبادیوں کے آثار پر۔ نئے گاؤں جن میں کم از کم 100 گھر اور زیادہ سے زیادہ 500 شور ذات کے کاشت کاروں کے گھر ہوں اور ان کی حدیں ایک کوس یا دو کوس تک ہوں اس طرح آباد کیے جائیں کہ وہ ایک دور سے کی مدد کر سکیں۔ ان کی حد بندی دریا، پہاڑ، جنگل، ہیری کے درخت، غار، چھوٹکر، بر گد وغیرہ کے درخت اگا کر کی جاسکتی ہے۔

آخر سو گاؤں کے درمیان ایک ستحانیہ⁽¹⁸⁾ چار سو گاؤں کے پیچ ایک رون لکھ، دو سو گاؤں کے درمیان ایک کاروںکے اور ہر دس گاؤں کے درمیان ایک ستر ہن بنایا جائے۔ ملک کی حدود پر قلعے تعمیر کیے جائیں جن میں محافظ مخین ہوں اور اندر والے علاقوں میں جال بچاتے والے شکاری، پلندنے، چنڈال اور دسرے جنگلی قبیلے خاکت کریں گے۔ بجیث پڑھوانے والے بہمنوں، پروہتوں اور دید پڑھنے والے عالموں کے گزارے کے لیے زینیں دی جائیں گی جن سے کوئی محصول نہیں لیا جائے گا۔ سرکاری کارندوں، محاسبوں، گوپوں، ستحانوں⁽¹⁹⁾، حکیموں، گھوڑوں کو سرحدانے والوں اور پیغام پہنچانے والوں کو بھی زینیں دی جائیں گی جن کو وہ پیچ نہیں سکیں گے اور نہ ہی رہن رکھ سکیں گے۔

لگان ادا کرنے والوں کو کاشت کاری کے قابل زمین صرف تاحیات استعمال کے لیے دی جائے گی۔

قابل کاشت زمین سے ان لوگوں کو بے دخل نہیں کیا جائے گا جو اس کو قابل کاشت بنائیں ہوں۔ جو لوگ زمین کو کسی استعمال میں نہ لائیں ان سے واپس لیکر کسی اور کو دی

جاسکتی ہے یا اس پر گاؤں کے مزدوروں سے کھنچی باری کرائی جائے یا تاجریوں کو دے دی جائے، آگر زیادہ لگان موصول ہو۔ اگر کسان آسمانی سے لگان دیتے رہیں تو انہیں بچ، مویشی اور مالی امداد دی جائے۔

بادشاہ کسانوں کو اتنی امداد دے جس سے ریاست کی آمنی میں اضافہ ہو سکے نہ کہ شخص نقصان ہو، جس بادشاہ کا خزانہ خالی ہو وہ شربیوں اور دیہاتیوں دونوں کے لیے باعثِ مصیبت ہوتا ہے۔

تنی زمینوں کو آباد کرنے کے لیے یا ہنگامی صورت میں لگان معاف کر دیا جائے اور بادشاہ ان لوگوں سے جنہیں چھوٹ دی گئی تھی شفقت اور مریانی سے پیش آئے۔

راجہ کانیں بھی کھدوائے، صنعتیں لگوائے، عمارتی لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگل سے کام لے۔ مویشیوں کو پالنے اور کاروبار کے فروغ کے لیے سوتیں دے۔ رسول و رسائل کے لیے سڑکیں بنوائے، پانی کے ذریعے سفر کے لیے گھاث بنوائے اور منڈیاں قائم کرے۔ تالاب تعمیر کرے جن میں چشمیوں اور دوسرے ذریعوں سے پانی اکٹھا ہو، وہ لوگ جو اپنے طور پر تالاب وغیرہ بنائیں ان کو زمین اور سامان تعمیر فراہم کرے۔

جو کوئی امداد پاہی سے کیے جانے والے کاموں سے علیحدہ رہے اس کو بھی چاہئے کہ وہ ملازم اور مویشی مدد کے لیے بھیجے۔ وہ اخراجات میں شریک ہو گا لیکن نفع میں اس کا حصہ نہیں ہو گا۔

بادشاہ جیل اور تالاب وغیرہ میں مچھلیاں پکڑنے، کشتیاں چلانے اور سبزیوں وغیرہ کی پیداوار میں اپنا حصہ حاصل کرے گا۔

بادشاہ تیتوں، کمزوروں، معذوروں اور مغلبوں کے وظائف مقرر کرے گا وہ لاوارث غریب خورتوں کا بھی وظیفہ مقرر کرے جب وہ حاملہ ہوں اور ان کے بچوں کی بھی کفالت کرے۔ گاؤں کے بڑے لوگ پیغمبروں کے جوان ہونے تک ان کی جانبیاد کو سنبھالیں گے۔

اگر کوئی شخص ماں اور اس شخص کے علاوہ جس نے مجب تبدیل کر لیا ہو باوجود استطاعت کے اپنی اولاد، ماں پاپ، یوں، نایاب، بھائیوں، بہنوں یا یوہ بہنوں کی پرورش سے انکار کرتا ہے تو اس پر بارہ پن (20) جرماتہ عائد ہو گا۔ اگر کوئی شخص اپنے یوہ بچوں کی

کفالت کا انتظام کیے بغیر گھر چھوڑ کر بن باس اختیار کرتا ہے تو بادشاہ کو اسے سخت سزا دیتا چاہئے۔ اس شخص کو بھی کڑی سزا ملتا چاہئے جو کسی عورت کو سنیاس لینے کی طرف مائل کرے۔ جو شخص جنسی طور پر ناکارہ ہو جائے وہ سنیاسی بن سکتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ اپنی جائیدادویں میں تقسیم کر دے بصورت دیگر اسے سزا دی جائے۔

بن پاسیوں بیجوگیوں کے علاوہ کوئی بدیکی جوگی اور مقامی کاروباری تعمیتوں کے علاوہ کوئی جماعت سلطنت کی کسی بستی میں داخل نہیں ہوئی چاہئے۔ گاؤں میں نائک گھر بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ناپتے گانے والے، سازندے، مخترے، بمحاث کمالی کرنے یا مفت غلہ حاصل کرنے کے لیے گاؤں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ وہ گاؤں والوں کے کام میں خلل انداز نہ ہوں کیونکہ گاؤں والے سادہ لوح ہوتے ہیں وہ اپنے کام کاچ میں لگے رہجے ہیں جن پر ان کی معیشت کا دارودار ہوتا ہے۔

بادشاہ ایسے علاقے پر قبضہ کرنے سے احتراز کرے جماں و شمن یا قبائلی حملہ کرتے رہتے ہوں یا تحفظ پڑتا ہو یا متعدد امراض پھوٹ پڑے ہوں۔ بادشاہ کو چاہئے کہ وہ سیر اور شکار پر فضول خرچی نہ کرے۔ وہ کسانوں کو ناجائز جرمانوں، محصولات اور بیگار سے بچائے اور جانوروں کو چوروں، ڈاکوؤں خونخوار درندوں، زہریلے جانوروں اور ملک امراض سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔

شہراہوں کو سرکاری کارندوں، سرحدوں کے محافظوں کی ضرر رسانی اور ڈاکوؤں سے بچائے، نیز جانوروں کے گلوں سے بھی سرکوں کو بچایا جائے۔

بادشاہ ان جنگلوں کی حفاظت کرے گا جن سے عمارتی لکڑی اور ہاتھی حاصل ہوتے ہیں نیز قدیم عمارتوں اور کانوں کی دیکھ بھال کرے اور ان میں اضافہ کرے گا۔

غیر زرعی اراضی کی تقسیم

بادشاہ ناقابل کاشت زمین پر چراغاں بنانے کا انظام کرے۔ بہمنوں کو سوم (21) کی کاشت کیلئے کچھ قطعات دیئے جائیں۔ جہاں وہ عبادت و ریاضت اور تپیا بھی کر سکیں۔ یہاں بے جان اشیاء اور جانداروں کو تحفظ حاصل ہو، ان جنگلوں کو ان بہمنوں کی گوت سے منوب کیا جائے جو وہاں پر آباد ہوں۔

انتاہی جنگلی رقبہ بادشاہ خود اپنے سیر و شکار کے لیے بھی مخصوص کر دے، جس میں داخل ہونے کا صرف ایک راستہ ہو اور چاروں طرف کھائی۔ اس میں مزے دار پہلوں کے درخت ہوں، بیلیں اور پھولوں کے پودے ہوں۔ بغیر کافنوں کے اشجار ہوں، ایک بڑی جیل ہو اور ایسے جانور ہوں جو غیر ضرر رسال ہوں۔ شیر، شکاری جانور، ہتھیار، اور ان کے پچھے اور جنگلی تبل وغیرہ ان سب کے دانت یا ناخن وغیرہ نکلا دے گئے ہوں۔

ملکت کے کنارے پر یا کسی اور موزوں جگہ پر ایک شکار گاہ سب کے لیے میا کی جائے۔ جس میں درندے ہوں۔ جنگل سے دوسری اشیاء حاصل کرنے کے لیے جن کا ذکر پسلے ہو چکا ہے اور بھی کچھ جنگلات ہونے چاہیں اور ان اشیاء کو کار آمد بنانے کے لیے کارخانے بھی۔ لٹک کی سرحدوں پر ہاتھیوں کے جنگل دوسرے درندوں سے الگ ہونے چاہیں۔ ان جنگلوں کا مشتمل اپنے محافظوں کے دستے کے ساتھ جنگلات کی حفاظت کرے گا اندر جانے اور باہر آنے کے راستے کی گحرافی کرے گا۔ خاص طور پر ان علاقوں میں پہاڑ، دلدلیں، ندیاں اور جھیلیں واقع ہوں۔

جو شخص ہاتھی کا شکار کرے اسے سزاۓ موت دی جائے جو کوئی قدرتی موت مرنے والے ہاتھی کے دو دانت لائے اسے ساڑھے چار پن سکہ دیا جائے۔

ہاتھیوں کے جنگل کے محافظ، سرحدوں کے محافظ، جنگل میں رہنے والے، ہاتھیوں کو

پکڑنے والے اور ان کو پاتنے والے پانچ سالت بھینیوں کو ساتھ لیے ہائیوں کے گلے کی تلاش میں نہیں ان کی لید اور پیشتاب کا سراغ لیتے ہوئے، بھلانواں کی شاخوں سے چھپے ہوئے راستوں پر چلیں، ان جگہوں پر نظر رکھیں جہاں ہاتھی سوئے ہوں یا ٹھہرے ہوں۔ نشانات سے یہ بھی اندازہ لگائیں، ہاتھی ایک تھا یا زیادہ تھے۔ اگر ہاتھی اکیلا تھا تو شری، مست پچھہ یا بجھوڑا ہاتھی تھا۔

ہاتھی پکڑنے والوں کو چاہئے کہ ماہرین کی ہدایات کی روشنی میں لائج عمل تیار کریں اور اس طرح کے ہاتھیوں کو پکڑیں جن میں شریف اور اچھے مزاج کی علامات پائی جائیں۔ جنگ میں بادشاہ کی فتح کا انحصار ہاتھیوں پر ہوتا ہے جو کہ دیوبیکر ہونے کی وجہ سے دشمن کی فوجوں کو کچل دیتے ہیں اور اس کی قلعہ بندیوں کو روندنسے کے علاوہ بڑے مشکل کام بھی سرانجام دیتے ہیں۔

کالنگ، انگ، کروش اور پورب کے علاقوں کے ہاتھی اعلیٰ نسل کے ہوتے ہیں۔ دکھن اور پچھم کے ہاتھی دریائے درجے کے جبکہ ہنگاب کے ہاتھی ادنیٰ درجے کے ہوتے ہیں۔ لیکن ان سب کی طاقت اور صلاحیت کو تربیت سے بہتر کیا جاسکتا ہے۔

تعمیر قلعہ جات

ملک کے چاروں جانب سرحدوں پر قلعے تعمیر جائیں اور ان کے لیے مناسب جگہ کا انتخاب کیا جائے۔ قلعہ بندی پانی سے بھی کی جاسکتی ہے جیسے کوئی جزیرہ جس کے ارد گرد پانی ہو، یا میدانی جیسے کہ کوئی بلند شیلہ یا کوہستانی جیسے کوئی چنان یا غار۔ یا صحرائی، جیسے کہ کوئی بے آب اور ویران علاقہ جس میں صرف جھاڑیاں ہوں یا جنگل جو دلدلی ہو اور خاردار جھاڑیوں سے بھرا ہو۔ مندرجہ بالا میں سے آلبی اور پہاڑی قلعے بڑی آبادیوں کے تحفظ کے لیے زیادہ موزوں یا مناسب ہیں۔ ریگستان اور جنگل کے قلعے ویرانوں کو پناہ گاہیں ہیں۔ مشکل وقت میں جب جائے پناہ کوئی نہ ہو تو یادشاہ اپنی ریاست کے درمیان میں کسی مناسب مقام پر قلعہ تعمیر کرے جیسا کہ ایسی جگہ جہاں پر دریا آپس میں مل رہے ہوں، کوئی وسیع و عریض جھیل، گول مستطیل یا مریع قلعہ جس کے چار جانب سر ہو اور ان میں خشکی اور آلبی دونوں راستوں سے داخل ہوا جاسکے۔ اس قلعے کے گرد تین خدقیں کھودی جائیں جن کے درمیان ایک ایک ڈائٹ (6 فٹ) کا فاصلہ ہو، چوڑائی ہتھری 12،14 اور 10 ڈائٹ اور گمراہی اس سے نصف یا پوتی، تہ مریع ہو اور منہ کے ایک تہائی برابر چوڑی، دیواریں پتھریاں اینٹوں سے تعمیر کی جائیں اور ان میں پانی ہر وقت بھرا رہے جو کسی سریا کسی اور ذریعہ سے لایا جائے۔ ان میں ٹکری مجھے چھوڑے جائیں اور کتوں کے پوے اگائے جائیں۔ اندر والی خدقہ سے 4 ڈائٹ اندر کی جانب، چھ ڈائٹ اونچی اور اس سے دو گنا چوڑی ایک دیوار مٹی کا ڈھیر لگا کر بنائی جائے جس کا زیریں حصہ مریع شکل کا اور درمیان ابھرا ہوا ہو، مٹی کو ہاتھیوں اور میلوں کی مدد سے خوب دیوا کر ٹھوس ہا دیا جائے اور اس پر خاردار زہری جھاڑیاں اگائی جائیں۔ دیوار میں جو خالی جگہ فتح رہے اسے تازہ مٹی ڈلوا کر بھر دیا جائے۔

فصل پر 12 سے 24 ہاتھ تک کی دوری پر جفت یا طاق تعداد میں پختہ وسیع تعمیر کیے

جاںیں جن کی بلندی ان کے عرض سے دو گنا ہو۔ رخموں کا راستہ، کھجور کے نتوں یا پتھر کی سلوں سے بنا�ا جائے جن پر بندر کی کھوپری کے طرح کے نشیب و فراز ہوں۔ لکڑی کا استعمال قطعاً نہ کیا جائے کیونکہ اس سے آگ کے لئے کامکان ہوتا ہے۔

فصیل کے قریب کچھ اثاریاں چوکور ٹکل کی بنائی جاںیں جن کے ساتھ سیرھیاں ہوں، اثاریوں کے بیچ 30 ڈائٹ (22) کا فاصلہ ہو اور ایک چوڑی سڑک جس پر دو منزلہ عمارتیں جن کا طول ان کے عرض کا ڈھانی گنا ہو۔ اثاری اور سڑک کے بیچ ایک چوکی بنائی جائے جس میں سوراخ دار لکڑی نصب ہو اور اس میں تین تیرانداز بیک وقت بینے سکیں۔ ایک گزرگاہ دیواروں کے لیے مخصوص کی جائے جو 2 ہاتھ لمبی ہو، پہلوؤں میں اس سے چار گنا اور فصیل کے ساتھ 8 ہاتھ تک پڑے۔ ایک یا دو ڈائٹ کے راستے بھی ہونا چاہئیں۔

فصیل کے محفوظ کونے میں جہاں سے حملہ کا امکان نہ ہو فرار کے لیے ایک چور دروازہ رکھنا چاہئے۔

فصیل میں آنے جانے کا راستہ جھاڑیوں، نیلوں، کھائیوں، سانپ کی دم اور کتے کے جبڑے وغیرہ کی طرح کی ڈھانی ہوئی مذاہتوں اور لکڑی کے لٹھوں وغیرہ سے بند کر دیا جائے۔ فصیل کو ہر دو جانب سے ایک ایک ڈائٹ ابھار کر ایک گیٹ بنا�ا جائے جس کی چوڑائی سڑک کی چوڑائی کا نصف ہو، پانچ ڈائٹ سے آٹھ ڈائٹ تک درجہ وار اضافہ کر کے یا طول سے ایک بنا جائے یا ایک بنا آٹھ کی نسبت سے ایک چھوٹا تیری کیا جائے۔ 15 ہاتھ سے شروع کر کے سٹپ کو مرحلہ وار ایک ہاتھ سے 18 ہاتھ تک بلند کیا جائے۔ کھبڑا اس طرح قائم ہو کہ چھ حصے بلندی، اس سے دو گنی زمین کے اندر اور ایک چوتھائی درمیان۔ فرش کے پانچ حصوں پر پختا ہوا ہال ہو اور ایک کتوں اور ایک کنارے پر کرہ، فرش کے دو بیٹا دس حصے پر ایک دوسرے کے مقابل دو چبوترے ہوں ایک منزل جو اپنے عرض سے دو گنا بلند ہو اور ایک سب سے اوپر والی منزل جس کا عرض فرش سے آواہا یا تین تھائی ہو، پہلوؤں میں اپنیوں کی دیواریں، اٹھ ہاتھ ایک ایک چکروار سیرھی جو بائیں سے دائیں مرے، سیدھے ہاتھ ایک چپی ہوئی سیرھی جو دیوار کے اندر ہو، عمارت پر زیب و زینت کے لیے محابیں جو دو ہاتھ بلند ہوں، دوپٹھ والا دروازہ جو تین چوتھائی جگہ گھیرے،²⁴ انگل (23) طویل لوہے کی کنڈی، ایک اگلا دروازہ پانچ ہاتھ چوڑا۔ دروازے کو ہاتھیوں سے محفوظ رکھنے کے

لے 4 شہتیر اور فصیل پر باہر کی طرف گمیش جو بلندی میں آدمی کے منہ کے برابر آئیں اور وقت پر کھسکائی جاسکیں۔ جہاں پانی کی کمی ہو وہاں کچی گمیش بھی بنائی جا سکتی ہیں۔ دروازے پر ایک اور گٹھی بنائی جائے جو مگر مجھ کی شکل کی ہو۔ چار دیواری کے اندر ایک باؤلی ہو جس میں کنول اگے ہوں۔ ایک اور مستطیل شکل کی عمارت ہو۔ ایک کے اندر ایک چار گوشے ہو جسے کماری پورم کہا جاتا ہے۔ اس کے باہر کا رقبہ اندر کے رقبے سے ڈیڑھ گنا ہو گا۔ نیز ایک دائیں نما عمارت جس میں غلام گردش ہو۔ اگر ممکن ہو تو جنگی اسلحہ کے لیے نہریں بھی تحریر کی جائیں جس کی لمبائی ان کی چوڑائی سے تین گنا ہو۔

ان نہروں میں پتھر، بھالے، خیزر، ڈنڈے، خیزر اور دوسرے ہتھیار جو ایک دم سو آدمیوں کو مار سکیں نیز برچھے، بلم، اونٹ کی گردن سے مشابہ ہتھیار، آتش کیر ماہ اور تمام ضرورت کی چیزیں جو فراہم کی جاسکیں جمع کر دی جائیں۔

قلعہ بند شرکی تعمیر

قلعے کا رقبہ بڑی گز رگا ہوں کے ذریعے منظم ہو گا۔ جن میں سے تین مشرق سے مغرب کی طرف اور تین شمال سے جنوب کی جانب بنائی جائیں گی۔ قلعے کے پارہ گیٹ ہوں گے جن میں چور راستے ہوں گے۔ رتحوں کی گز رگا، شاہی راستہ اور قلعے سے باہر آبادیوں اور چراغا ہوں کی طرف جانے والی سڑکیں چار چار ڈائٹ چوڑی ہوں گی، چھاؤنیں، قبرستان اور شمشان گھاث نیز بستی کی جانب جانے والی راستے 8 ڈائٹ چوڑا ہو گا، رتحوں کی گز رگا پانچ "ارتی" سائز سے سات فٹ چوڑی ہو گی۔ ڈنگر ڈھور کی آمد و رفت کا راستہ چار "ارتی" اور چھوٹے جانوروں نیز آدمیوں کے لیے راستہ 2 "ارتی" ہو گا۔

شاہی عمارتیں کچی زمین پر اساري جائیں گی۔ چاروں ڈاٹوں کے مکانات کے پچھے قلعے کے درمیان سے شمال کی سمت یاد شاہ کا محل ہو گا۔ جس کامنہ شمال یا پھر مشرق کی طرف ہو گا۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر بیان ہوا ہے اس کا رقبہ قلعے کے رقبے کے دویں حصے کے برابر ہو گا۔ شاہی پوہت، پچاری، قربان گاہ، حوض اور وزراء کے مکانات محل کے شمال مشرق کی سمت ہوں گے۔

شاہی مطبع، ہاتھیوں کا استھان (24) اور گودام جنوب مشرق کی جانب، مشرق کی طرف عطر، پھول، روغن فروخت کرنے والے نیز کاریگر اور کھنزی ذات کے لوگ رہائش پذیر ہوں گے۔ خزانہ، محاسبی اور مختلف کارخانے جنوب مشرق کی جانب ہوں گے۔ جگل سے حاصل ہونے والی اشیاء کے گودام اور اسلو خانہ جنوب مغرب کی سمت ہوں گے۔ جنوب میں شرکے عمال، تجارت و صنعت کے گمراں اور فوج کے عدیدیار قیام پذیر ہوں گے اور دہیں پکے چاول، شراب، گوشت بیچنے والے، طوانیں اور ویش ذات کے لوگ آباد کیے جائیں گے۔

جنوب مغرب کی طرف گدوں اور اوٹوں کے اصلیں ہوں گے۔ شمال مغرب کی طرف رتح خانے، مغرب کی طرف اون اور سوت بنتے والے، چٹائیاں بننے والے، ہتھیار تیار کرنے والے ہنرمند اور شودر ذات کے لوگوں کے گھر ہوں گے، شمال مغرب کی طرف دکانیں، اور مطب، شمال مشرق کی طرف خزانہ اور گایوں اور گھوڑوں کے تھان، شمال میں پادشاہ کے خاص دیوتا کا مندر ہو گا نیز لوہار، جوہری اور یرہمن آباد ہوں گے۔ مختلف ستون میں ہنرمندوں اور تاجروں کی رہائش گاہیں ہوں گی۔ آبادی کے مرکز میں دیوتاؤں کے دیول ہوں گے۔ مثلاً اپراجت، اپراتت، بجے بینت، وجے بینت، شو، ویشراد، آشوین، اور شری مدیر اگراہم۔ مختلف گوشوں میں ان نہن کے گران دیوتاؤں کے دیول ہوں گے۔ اسی طرح دیوتاؤں کے نام پر دروازوں کے نام رکھے جائیں گے۔ مثلاً بہما، آئندرا، یم، سینا پتی۔ کھلائی سے 100 کمان کی دوری پر اندروفنی پٹھے سے اس طرف مندر، شردار اشجار کے باغ اور سیر گاہیں بنائیں گی۔ ہر حصے میں اس کے خاص محافظ دیویوں اور دیوتاؤں کے مندر تعمیر ہوں گے۔ قبرستان، یاشمشان شمال یا مشرق کی سمت رکھے جائیں گے۔ لیکن اپنی ذاتوں کے شمشان جنوب میں ہوں گے۔ اس اصول کی خلاف ورزی موجب سزا ہوگی۔ بے مذہبے اور پنڈال قبرستانوں کے دوسری طرف آباد ہوں گے۔

ہنرپیش خاندان اپنے پیشہ کے لحاظ سے دوسری مناسب جگہوں پر بھی آباد کیے جائیں گے۔ گلستان، شردار اشجار کے باغات، سبزیوں کے کھیت اور چاول کے کھلایانوں میں مزدوری کرنے والوں کے اہل و عیال کو غله اور دوسری متعلقہ اشیاء حاصل کرنے کی اجازت ہوگی۔

ہر دس گھوڑوں کے لیے ایک کتوں ہو گا۔

روغن، غلہ، شکر، نمک، دوائیں، خلک اور تازہ سبزیاں، خلک گوشت، ایندھن، دھاتیں، چرم، کونکل، زہر، پانس، بننے ہوئے کپڑے، مضبوط عمارتی لکڑی، اسلخ اور پتھراتی مقدار میں جمع کر لیے جائیں گے کہ سال ہا سال تک کام آسکیں۔ ان میں پرانی چیزوں کی جگہ نئی چیزوں رکھی جاتی رہیں گی۔

ہاتھیوں، سواریوں، رتحوں اور پیدلوں پر کئی کمی افسر متعین ہوں گے۔ کیوں کہ جب کئی افسر ایک ساتھ متعین ہوں تو ایک دوسرے سے خوف زده رہتے ہیں اور بغاوت کی

ترغیب یا دشمن کی سازش میں بہت مشکل سے شریک ہو سکتے ہیں۔ یہی قانون سرحدوں کے
مگر انہوں اور مورپھوں کی مرمت کرنے والوں پر بھی صحیح ثابت ہوا ہے۔
بدیعیوں کو جن کا وجود شریا ملک کے لیے نقصان دہ ہو قلعے کے اندر قطعاً "آباد نہ کیا
جائے۔ انہیں یا تو مختلف علاقوں میں منتشر کر دیا جائے یا ان پر تیکس نافذ کر دیے جائیں۔

باب: 5

داروغہ کے فرائض

وہ افسر جو ہر وقت پادشاہ کی خدمت میں موجود رہے گا، خزانہ، کارخانہ جات، غلے کے گودام، جنگلوں کی پیداوار اور اسلحہ خانہ کی تعمیر کا نگران ہو گا وہ ایک مرلح محل کا تھہ خانہ بنوائے گا جو اس قدر گرانہ ہو کہ پانی تکل آئے۔ اور اس میں ایک قفس نما لکڑی کا مکان تعمیر کرائے گا جو تین منزلہ ہو گا۔ جس کی سب سے بالائی منزل زمین کی سطح پر برابر ہو گی۔ فرش کو پتھروں سے پختہ کیا جائے گا، اس کا ایک دروازہ ہو گا جس کے ساتھ ایک زینہ لگا ہو گا جس کو یوقت ضرورت ہٹایا جاسکے گا۔ خیر و برکت کے لیے اس میں حفاظت کرنے والے دیوتا کا بست نصب کیا جائے گا۔

اس تھہ خانے پر دونوں جانب سے مددو و پختہ اینٹوں سے تعمیر شدہ خزانہ ہو گا جس کی پچھت حاشیہ والی ہو گی اس میں سے مال خانے کی طرف جانے والا راستہ ہو گا۔ پادشاہ سرحد پر ایک بہترن محل تعمیر کرائے گا، جس میں بہت بڑا خزانہ رکھا جاسکے۔ اس کی تعمیر میں سزا یافتہ لوگوں سے کام لے سکتا ہے۔ تجارت گاہ ایک بڑے مستطیل صحن کے چار جانب چار ضلعوں پر مشتمل ہو گی۔ اس میں بہت سے کمرے ہوں گے اور دو طرف ستونوں کی قطار ہو گی۔

گودام میں بڑے بڑے کمرے ہوں گے اس میں بینگلات سے حاصل ہونے والی اشیاء کا گودام بھی ہو گا جسے دیواریں بنا کر الگ کر دیا جائے گا۔ گودام تھہ خانے اور اسلحہ خانے سے متصل ہو گا۔

عدالت اور وزراء کے دفتر ایک الگ حصے میں ہوں گے ایک قید خانہ بھی ہٹایا جائے گا جس میں عورتوں کے لیے الگ اور مردوں کے لیے الگ حصے ہوں گے اور ان کی اچھی طرح محافظت ہو گی۔

ان عمارتوں میں کشادہ کرے، غسل خانے اور کنونگیں ہوں گے۔ الگ، زہرے بیجوں اور نیونوں سے حفاظت کا انتظام ہو گا۔ نیز حفاظت کرنے والے دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کرنے کی سہولت بھی ہو گی۔

گودام کے سامنے بارش کے پانی کی بیباش کرنے کے لیے 24 الگ چوڑا ایک لگن رکھ جائے گا۔ داروغہ محلات ان ماہروں کی مدد سے جو ضروری آلات سے لیں ہوں جدید و قدیم جواہر اور خام مال کو پر کئے گا۔

اگر جواہر مصنوعی ثابت ہوں تو دھوکہ دینے والے اور ان کے ساتھی سخت سزا کے حق دار ہوں گے۔

دوسری قسمی اشیاء میں دھوکہ کیا جائے تو اوسط درجے کی سزا دینی چاہئے اور معمولی سامان کی صورت میں مال تبدیل کرنے کی ذمہ داری ہو گی اور جرمانہ دینا ہو گا جو مال کی قیمت کے برابر ہو گا۔ وہ صرف ایسے سونے کے حاصل کرے گا جن کے کھرے ہوئے کی تصدیق صراف نے کی ہو جعلی سکوں کو ضائع کر دیا جائے گا اور ان کو لانے والے کو سخت سزا دی جائے گی۔ غلبہ جو وصول کیا جائے وہ تازہ خالص اور پورا مٹا ہوا ہو بصورت دیگر اس کی قیمت سے دو گنا زیادہ جرمانہ عائد کیا جائے۔ یہی اصول دیگر تجارتی اشیاء اور ہتھیاروں کی وصولی پر لاگو ہو گا۔

تمام شعبد چات میں جو کوئی افسریا ماتحت یا چھوٹا خورد برد کرے جو ایک اشرفتی سے 4 اشرفتی تک ہو یا کوئی قسمی چیز چڑائے تو وہ بالترتیب اوسط یا سخت سزا کا حقدار ہو گا۔

اگر خداونجی رقم کا ضیاع کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں اور اس کے مددگاروں کو اس سے آدمی سزا ملے۔ اگر نقصان غلطی سے ہو جائے تو لعنت ملامت کی جائے۔ اگر چوکیدار چوروں کو چوری کرنے کا سوق دیں تو انہیں انتہائی اذیت تاک موت کی سزا دی جائے۔

داروغہ محلات یا اعتبار لوگوں کی مدد سے محصولات کی وصولی کا انتظام کرے گا اور اسے مختلف شعبوں سے آہنی کی اتنی گمراہی واقعیت ہو گی کہ ایک صدی پہلے کے محصولات تک ہتا کئے گا اور دریافت کرنے پر بغیر سوچے ہتا کئے گا کہ خرچ نکال کر کتنی رقم خزانے میں باقی ہے۔

مالیہ کی وصولی

محصولات وصول کرنے والا اعلیٰ عمدیدار دہمتوں، کانوں، عمارتوں، باغات، جنگلات، موشیوں، شاہراہوں اور آمد و رفت کی مدد سے حاصل ہونے والے محصولات کا ذمہ دار ہو گا۔

قلعہ جات کے ذیل میں یہ حدیں آتی ہیں، چنگلی، راہداری، جرمائے، اوزان اور پیانے، شری، دفاتر، چھاپے خانے، شراب، نماخ، ریشہ جات، روغن، شکر، صراف، مال گودام، طوا نفس، جواء خانے، رہائشی رقبہ، ہرمندوں اور کارگروں کی مختلف کاروباری انجینیں، مندوں کے مختلف، اور پاہر سے آئے والوں سے حاصل کیے جانے والے تکس، دہمتوں کے ٹھنڈوں کے مختلف، کان نہ ہی تکس، نقد ادا کیے جانے والے تکس، تاجر، دریاؤں کے ٹکران، ملاح، چڑاگاہیں، رسے، سوتا، چاندی، ہیرے، موتی، سیپ، لوبہ، نمک اور دوسری معدنیات جو کانوں کی ذیل میں آتی ہیں۔ گلستان، باغات، سبزیاں، آب پاشی سے کاشت کیے جانے والے کھیت اور دوسری کھیتیاں جن میں بیج کی جگہ بڑیں بوئی جاتی ہیں جیسے گنا وغیرہ یہ سب "ستو" کی مد میں آتی ہیں۔

شکار گاہیں، کار آمد لکڑی کے جھلک، ہاتھیوں کے جھلک، جنگلات کے تحت آتے ہیں۔

شاہراہوں کی مد میں گائیں، بھینیں، بکریاں، بھیڑیں، گدھے، اونٹ، گھوڑے، خچر، زمینی اور ملکی راستے وغیرہ شامل ہیں۔ مذکورہ بالا سب محصولات کی حدیں ہیں۔ درج ذیل بھی محاصل کی مختلف اقسام ہیں۔

مول، بھاگ، بیانج، پریکھا، میعن، تکس، روپکا، معین جرمائے۔

اخراجات کی حدیں یہ ہیں، دیو پوجا، پرکھوں کی پوجا، گائے جانے والے بھین، انعام واکرام، حرم، باورچی خانہ، پیغام رسائل، گودام، اسلحہ خانہ خام اشیاء کے کارخانے، بیگار، پیدل

فوج، سوار فوج، رتحیں، ہاتھی، گایوں کے گلے، چڑیا گھر، جن میں درندے، ہرن، پرندے، اور سانپ رکھے جاتے ہیں، ایڈھن اور چارے کے ذخیرے۔ وقت کی تقسیم درج ذیل ہے۔

پادشاہ کے تحت نشینی کا سال، 'مہینہ' چاند کے چھ مہنے اتنے کا زمانہ 'نوروز' موسوم کے دور، پرسات، جاڑا، گری اور ایک زائد لوند کا مہینہ (25)۔

محصل اعلیٰ اس کام پر جو اس کے پاس ہو، پورا ہو چکا ہو یا نامکمل ہو، نیز آمد، خرج اور بقاہ کے حسابات پر مکمل توجہ دے گا۔

انقلائی امور، خارجی امور، ضروریات زندگی کی فراہمی، تمام کھاتوں کی جائیج پڑتاں، یہ
جنود کام جو کہ زیر عمل کھلاسے کے۔

جو کچھ خزانے میں داخل کرا دیا گیا جو کچھ پادشاہ نے طلب کیا، جو کچھ مملکت میں صرف ہو چکا، رجسٹر پر چھالیا یا نہیں چھالیا گیا یا بچھلے سال سے چلا آرہا ہے جس کے متعلق پادشاہ نے حکم دیا کہ چھالیا جائے یا نہ چھالیا جائے، یہ سب باشیں مکمل شدہ کاموں کے خدم میں آتی ہیں۔

مفید کاموں کے لیے لاکھ عمل بنا، جو ابھی رسول کرنے ہوں ان جماؤں کا حساب،
بیچہ لگان کے متعلق مطالبہ، حسابت کی جائج پر تال، یہ میں وہ کام جو تحریکی طلب کھلاسمیں
گے خواہ تھوڑا! فائدہ رکھتے ہوں بالکل نہ رکھتے ہوں۔

وصولیاں رواں مدت کی ہو سکتی ہیں۔ بقايا کی بھی اور انقلابی بھی۔ جو ہر روز وصول ہوتا ہے وہ رواں مدت کی ذیل میں آتا ہے۔ جو کچھ گزشتہ سال سے خلخلہ کیا گیا ہو یا ابھی روسروں کے پاس ہو اور جو کچھ ایک باتھ سے دوسرے باتھ میں کیا ہو وہ پچھلا بقايا کہلاتا ہے۔

جو ضائع ہو گیا دوسروں نے بھول چوک میں ڈال دیا، جسمانے جو سرکاری عمال نے
عائد کیے، جزئی محصول، تاوان، پادشاہ کو پیش کیے جانے والے نذر آتے، وہا میں لاوارث
مرنے والوں کی جانبیاد، اتفاق سے ملنے والے خزانے یہ سب اتفاقی مدیں ہیں۔ سرمایہ کاری،
کسی ہاکام منصوبے کا بچا کمچا سامان، کسی منصوبے کے اندازہ کردہ اخراجات میں سے بچت -
یہ سب بچت کی مکملیں ہیں۔ مختلف پیمانوں یا اوزان کی ہٹا پر مال کی قیمت میں اضافہ ”ویابی“

”کلاتا ہے۔ مختلف خریداروں کے درمیان بولی کے پڑھنے سے بھی فائدے کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

خرج دو طرح کے ہوتے ہیں۔ روزانہ کا خرچ، اور فائدہ پہنچانے والے اخراجات، جو کچھ روز خرچ ہوتا ہے۔ وہ روزانہ کا خرچ ہے۔ جو ایک پندرہواڑے یا مینے یا سال میں کمایا جائے وہ نفع ہے۔ چنانچہ ایک عقل مند صدر محصل کی کوشش یہ ہو گی کہ آہنی برسے اور اخراجات کم ہوں۔

باب: 7

صیغہ محاسین کی حساب داری

صدر محاسب حساب کتاب کا دفتر یوں تحریر کرائے گا کہ اس کا منہ شمال کی سمت یا مشرق کی سمت ہو۔ اس میں الگ الگ نشان ہوں گی اور حساب کی کتابیں ترتیب سے رکھی ہوں گی۔ مختلف شعبوں میں کام کی نوعیت کے مطابق کارروائیاں اور ان کے تابع مرتب کیے جائیں گے، یعنی مختلف کارخانہ جات میں کیا کام ہوا اور اس کے تابع، منافع یا خسارہ کی مقدار، متوقع خرچ، موخر آمدنی، حاصل شدہ لگان کوں سے محکمہ کے ذمہ تھا، کتنی اجرت وی گئی، بیگار میں بھرتی کیے جانے والے آدمیوں کی تعداد کیا تھی، اسی طرح ہیرے، موتوی، دیگر قسمی یا عام اشیاء مبادلے کی شرح، وزن کے پیمانے جو استعمال کیے گئے، پیزوں کی تعداد، وزن یا جنم، ملکوں، بستیوں، خاندانوں، تجارتی اداروں، ان کی تاریخ، رسمیں، پیشے کی نوعیت، بادشاہ کے امرا کو ملنے والے تھے، ان کی جاگیروں کی تفصیل، ان کو دی جانے والی تجویزیں اور غلبہ، بادشاہ کی بیکامات اور شاہزادوں کو حاصل ہونے والے جواہر و اراضی، خوست کے روکے لیے مخصوص کی جانے والی رقم، حلیف یا حریف بادشاہوں کو ادا کیا جانے والا یا وصول کیا جانے والا خراج، ان کو دیا جانے والا یا ان کی جانب سے ملنے والا اثنی میٹم۔ یہ سب احوال مختلف رجistroں میں مندرج ہوں گے، ان رجistroں سے محاسب کو معلوم ہو گا کہ کونا کام ہو رہا ہے یا مکمل یا ادھورا ہے۔ کیا حاصل ہوا اور کیا صرف ہوا یا کتنا بچا ہوا ہے۔ مختلف شعبوں میں کیا کیا کام ہونے والے ہیں۔

اعلیٰ درمیانے درجے کے اور ادنیٰ قسم کے امور کے لیے مناسب اہلیت کے منتظم تھیں ہوں گے۔ اگر بادشاہ نے نفع بخش کام کے لیے رقم صرف کرنے میں کنجوی کا مظاہرہ کیا تو گھاٹے میں رہے گا۔

اگر کوئی شخص جس کے ذمہ کوئی کام ہو اور وہ اس سے پسلو تھی کرے یا فرار ہو جائے

تو اس کے خاتمی یا اس کے بیٹھ، پیشیاں، اہل کار جو بھی اس کام سے فائدہ حاصل کر رہے تھے۔ ان نقصان کو پورا کریں گے۔

ایک سرکاری سال کے 354 دن اور رات ہوتے ہیں، اس حکم کے کاموں کے لئے ادائیگی اسائزہ کے آخر پر کی جائے گی۔ ماہ کسبیدہ کا حساب علیحدہ ہو گا۔

کوئی حکومتی ملازم اگر جاسوسوں سے ملنے والی اطلاعات کو اہمیت نہ دے یا اپنے کام میں غفلت، کاملی یا نا اہلی کا ثبوت دے تو اس کے سب سرکاری محصولات کے نقصان کا موجب بن سکتا ہے۔ مثلاً "جب وہ کمزوری کی وجہ سے فرائض پورے نہ کر سکے یا غفلت کے باعث اہم باتوں کو نہ بھانپ سکے یا کم حوصلگی کا مظاہرہ کرے، ہنگامہ یا شریا برے انعام کے خوف سے دب جائے یا خود غرضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسرے خود غرض لوگوں کا پاس کرے یا غصہ کے عالم میں انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دے یا عالموں یا خوشامد کرنے والوں کے سامنے اپنا وقار ہاتھ سے جانے دے یا پھر بدنتی کے باعث حاصل جمع یا اوزان و مقدار کے حساب کتاب میں غلطی کرے۔

منو کے خیال کے مطابق ایسے لوگوں پر خسارے کی مالیت کے مطابق جرمانہ عائد کیا جائے اور محولہ بالا وجوہات کے پیش نظر رکھتے ہوئے اس کو مناسب عدد سے ضرب دے دیا جائے۔

بریستی کے ہم رائے لوگوں کے بقول یہ جرمانہ نقصان کی مالیت سے دس گنا ہوتا چاہئے۔

اشائیں سے متفق لوگوں کا خیال ہے کہ نقصان سے میں گنا زیادہ ہونا چاہئے۔ لیکن کوئی ملید کہتا ہے کہ یہ جرمانہ جرم کے ناساب سے عائد کیا جانا چاہئے۔ حساب اسائزہ کے آخر میں پیش ہو گا۔ جب محاسب سر بکسر حسابات کی کتابیں اور جنیں اور نقدی لیکر آئیں تو انہیں الگ الگ رکھا جائے تاکہ وہ ایک دوسرے سے بات نہ کر سکیں۔ ان سے محصولات کا حاصل جمع، اخراجات اور خالص محصول کا حساب لینے کے بعد رقم لی جائے۔ جس محاسب نے محصولات میں مختلف طریقوں سے جس قدر اضافہ کیا ہو، اس کو اس سے آٹھ گنا زیادہ انعام دیا جائے۔ لیکن اگر صورت حال اس کے الٹ ہو یعنی محصولات میں کمی ہوئی ہو تو اس نقصان سے آٹھ گنا زیادہ رقم وصول کر لی جائے۔ جو محاسب نحیک وقت

پر حساب کتاب نہ دیں، یا محسولات کی رقم دینے کے ساتھ ساتھ حساب کتاب کے رجسٹرنے دکھائیں تو ان پر واجب الوصول رقم سے دس گنا زیادہ جرمانہ عائد کیا جائے۔ اگر کوئی محاسب نشیوں سے جو حساب دینے کے لیے تیار ہوں فوراً "حساب نہ لے تو اس کو معمولی ورچ کی سزا دی جائے۔ اگر مشی حساب دینے کو تیار نہ ہوں تو ان کو دنیٰ سزا دی جائے۔ سب وزراء اپنے اپنے شعبوں کے ٹھیک ٹھیک حسابات پیش کریں گے۔ ان میں سے کوئی اگر جھوٹ بولے تو اس کو سخت سزا دی جائے۔ اگر کوئی محاسب روز مرہ کے حساب کا گوشوارہ مرتب نہ کرے تو اس کو ایک ماہ کی رعایت دی جائے۔ بعد ازاں اس پر 200 پن ماہانہ جرمانہ لگایا جائے۔

اگر کوئی ادھورا حساب تیار کرے تو اس کو پانچ راتوں میں مکمل کرنے کی ممکنہ دی جائے اس کے بعد جو گوشوارہ اس نے مرتب کیا ہو قواعد و ضوابط، سابقہ مثالوں کے ذریعے جمع تفہیق کر کے اس کی پڑتال کی جائے اور اس ضمن میں مجری سے بھی کام لیا جائے۔ حسابات کی پڑتال میں دن، رات، ماہ، سال اور سال کے مختلف حصوں کو پیش نظر رکھا جائے۔ تو روز کے موقع پر ملنے والے محسولات کی تنقیح، مقام، وقت، حاصل کرنے کا طریقہ، مروج اور پرانے طریقہ کار کو مد نظر رکھتے ہوئے کی جائے گی۔ اور یہ دیکھا جائے گا کہ رقم کس نے ادا کی، کس نے وصول کی اور کس نے مقرر کی تھی۔ تو روز کے موقع پر اخراجات کی تنقیح کے دوران خاص طور پر انسی امور کا لحاظ رکھا جائے گا۔

اگر کوئی عمدیدار بادشاہ کے فرائیں پر عمل پیرا نہیں ہوتا یا مزاحم ہوتا ہے یا مترورہ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وصولی یا خرچ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کو معمولی درج کی سزا دی جائے گی۔ جو مشی رجسٹروں پر خلاف قاعدہ اندرج کرتا ہے یا بغیر کچھ جانے اندرج کرے یا ایک کی جگہ دو یا تین اندرج کر دے اس پر 12 پن جرمانہ لگایا جائے گا۔ جو تحریر کردہ وصولی کی رقم کو کاٹ ڈالے اسے دو گنا سزا دی جائے اور جو خورد برد کرے اس پر آٹھ گنا جرمانہ، جو محسولات میں کسی کا باعث ثابت ہو وہ نقصان پورا کرنے کے علاوہ پانچ گنا جرمانہ ادا کرے۔ غلط بیانی کرنے پر جھوٹ کیلئے مقرر کردہ سزا دی جائے۔ اگر درج کرنے میں غلطی سرزد ہو جائے اور بعد میں خانہ پری کی جائے اور غلطی کو تسلیم کر لیا جائے تو اس صورت میں جرمانہ دو گنا ہو گا۔

پادشاہ کو چاہئے کہ معمولی فروختیں نظر انداز کر دے اور محاصل کم بھی ہوں تو شتر کرے اور ان محاسین کو انعام سے توازے جنہوں نے اپنی مسائی سے محاصل میں بھرپور اضافہ کیا ہو۔

باب: 8

خورد برد کی تحقیق

سب کام دولت سے چلتے ہیں اس لیے خزانے پر خصوصی توجہ کرنا چاہئے۔ مالی خوشحالی کے لیے درج ذیل چیزیں اہمیت کی حامل ہیں۔

وام کی آسودہ حالی، نیک کاموں پر انعام، ضرورت سے زیادہ ملازموں سے چھکارا، اچھی فصل، اچھی تجارت، امن و امان، قدرتی آفات سے بچاؤ، کم سے کم معافی داریاں اور سونے کا حصول۔

درج ذیل چیزیں خزانے کے خالی ہونے کا باعث بنتی ہیں۔
رکاوٹیں، قرض دینا، تجارت، جعلی اعداد و شمار، فضول خرچی اور چیزوں کے بدے چیزوں کا تباہ۔

کسی کام کے شروع کرنے یا مکمل کرنے میں یا اس کا نفع خزانے میں جمع کرانے میں، تاخیر کرنا رکاوٹ کی ذیل میں آتا ہے۔

خزانے سے رقم کچھ مدت کے لیے سود پر دینا قرض ہے۔ خزانے سے رقم لیکر کاروبار کرنا تجارت ہے۔ ان دونوں کاموں کے حاصل کیے جانے والے منافع سے دو گنا زیادہ جرمانہ عائد کیا جائے۔

جو شخص وقت پر وصولیاں نہ کرنے یا نا وقت مطالبه کرے اس کی نیت میں کھوٹ ہے۔ اس پر متعلقہ رقم کے دس گنا کے برابر جرمانہ کیا جائے۔ اور جو طے شدہ رقم میں کمی کر کے سرکاری محصولات کے نقصان کا باعث بنے یا اخراجات میں زیادتی کرے اس پر چار گنا جرمانہ عائد ہونا چاہئے۔ جو شخص پادشاہ کی املاک کو اپنے یا اپنے اعزما و اقویا کے استعمال میں لائے وہ ناجائز اسراف کرتا ہے۔ جو اہر کو غبن کرنے والے کو موت کی سزا دینا چاہئے۔ قیمتی چیزوں کو چڑانے والے کو درمیانے درجہ کی سزا اور عام چیزوں کی صورت میں ان کی

برآمد اور ان کی قیمت کے برابر جمانہ لگانا چاہئے۔ خزانے کی چیزوں کو دوسرا ملکی جلتی اشیاء سے بدلنا "تباہلہ" ہے (بارہ) یہ فعل بھی مذکورہ بالا اسراف کے ضمن میں آتا ہے۔ جو شخص وصول کی گئی طے شدہ رقم خزانے میں جمع نہ کرائے یا بھتنا خرچ کرنے کو کامیاب تھا اتنا خرچ نہ کرے یا موصولہ آہنی کو نحیک طور پر ظاہرنہ کرے وہ خورد پردا کا ارتکاب کرے گا اس پر بارہ گناہ جرمانہ عائد ہو گا۔

غینب کے مختلف طریقے درج ذیل ہیں۔

وصول شدہ رقم دیر سے درج کرنا، وصولی بعد میں کرنا درج پسلے کر لینا، وصولی نہ کرنا، جن کی وصولی مشکل ہو اسے وصول شدہ ظاہر کر لیا جائے اور وصول کرنے کے باوجود وصول طلب ظاہر کیا جائے اور بتو وصول نہیں ہوا اسے وصول کیا ہوا دکھلایا جائے۔ وصول کچھ اور ہوا اور درج کچھ اور کیا جائے، جو کچھ ایک ذریعہ سے وصول ہوا اسے دوسرے ذریعے سے حاصل کردہ بتایا جائے۔ جو چیز بڑی طور پر ملی ہو اسے مکمل وصول کردہ ظاہر کیا جائے۔ جو چیز دننا تھی نہ دی جائے اور جونہ دننا تھی دے دی جائے ادائی وقت پر نہ کرنا، متنے والے کم قیمت تھائف کو قیمتی بتانا اور بیش قیمت کو معمولی، تنخند کسی اور سے ملے نام کسی اور کے درج ہو، جو خزانے میں جمع شدہ ہو نکال لیا جائے اور جو داخل خزانہ نہیں اسے درج کر لیا جائے، مجموعی رقوں کو متفق اور متفق کو مجموعی رقم کے طور پر دکھلایا جائے، زیادہ قیمتی چیزوں کے بدے میں کم قیمت اشیاء لے لی جائیں۔ کم قیمت اشیاء کے بدے میں زیادہ قیمت والی اشیاء لے لی جائیں، چیزوں کی قیمتیں گھٹا یا بڑھا دیں، راتوں کا شمار گھٹا یا بڑھا دیں، سال کے میتوں اور میتوں کے دنوں میں تطابق نہ ہو، ذاتی تحریکی میں ہونے والے کاموں کی غلط رپورٹ، وصولی کے ذریعہ کے بارے غلط بیان، رعایتوں کے متعلق جھوٹ بولنا، کام جو سرانجام دیا گیا اس کے متعلق غلط بیانی، (چاندی سونے کے) معیاری اور خالص ہونے کی ملامات اور ان کی پرکھ کے متعلق غلط بیانی، غلط اوزان اور بیانہ جات کا استعمال، چیزوں کی گنتی میں گز بڑ، جنم کی بیانیں کے لئے اصل بیانوں کی جگہ نعلیٰ بیانوں مثلاً "بھاجن" کا استعمال۔ اس صورت حال میں ذمہ دار اشخاص جیسے کہ خزانچی، طے کرنے والا، وصول کرنے والا، ادا کرنے والا، وزارت کے ملازمین وغیرہ سے علیحدہ علیحدہ پوچھ چکھ کی جائے اگر ان میں سے کوئی دروغ گوئی کرے تو اس کو جرم کے مطابق سزا دی جائے۔

اعلان کرایا جائے کہ جس کو فلاں شخص سے نقصان پہنچا ہو وہ بادشاہ کے دربار میں شکایت درج کرائے۔ جو لوگ ایسا کریں ان کے نقصان کو پورا کیا جائے۔

اگر کسی پر بہت سے الزامات ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کا بھی معقول جواب نہ دے سکے تو اس کو موقع فرماں کیا جائے کہ وہ ان میں سے ہر ایک الزام کی الگ الگ صفائی پیش کرے بصورت دیگر ہر الزام پر الگ الگ مقدمہ قائم کیا جائے۔

اگر کوئی حکومتی ملازم بڑی رقم کا کچھ حصہ خورد برد کرے تو پوری رقم کا جواب وہ ہو گا۔

جب کوئی جاسوس کسی خورد برد کے متعلق اطلاع پہنچائے اور ثابت کر دے تو اس رقم کے چھٹا حصہ کے مساوی انعام سے نوازا جائے۔ اگر وہ سرکاری ملازم ہو تو یار ہوئیں حصہ کا حق دار ہو گا۔

اگر کوئی مجری کرنے والا کسی بڑی خورد برد کو جزوی طور ثابت کرے تو اس کو اسی رقم کے تابع سے مقررہ انعام دیا جائے۔

کوئی مجرم اپنے لگائے ہوئے الزام کو صحیح ثابت نہ کر سکے تو اس پر جرمانہ عائد ہوا اور جسمانی سزا بھی دی جائی چاہئے۔ اے بغیر سزا غاصی نہ ملتی چاہئے۔ اندریں صورت ہو سکتا ہے کہ مجرم چھٹلی کا الزام کسی دوسرے پر لگائے اور کسی اور طریقے سے اپنے آپ کو بڑی الذمہ ثابت کرنے کی کوشش کرے، جو سراغ رسال ملزم کے ورغلانے سے اپنے بیان سے دست بیوار ہو جائے اسے سزاۓ موت دی جائے۔

ریاستی اہلکاروں کے کروار کی جانچ

جو لوگ وزارت کے منصب کی قابلیت کے حامل ہوں ان کو استھاد کے مطابق مختلف حکاموں کی نگرانی سونی جائے گی۔ ان کی روزانہ نگرانی ہو گئی کیونکہ لوگ عام طور پر مستقل مزاج نہیں ہوتے اور گھوڑوں کے مانند ان کے مزاج کی کیفیات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ وہ ہتھیار اور ذریعے جن سے وہ کام لیتے ہیں۔ وہ جگہ جمال وہ کام کرتے ہیں، کام کی صحیح نوعیت، اس پر خرچ ہونے والی رقم اور اس سے برآمد ہونے والے نتائج، اس سب پر نظر رکھنا چاہئے۔ انہیں چاہئے کہ حکم کے مطابق اپنا کام اس طرح کریں کہ آپس میں نہ تو لڑائی جھکڑا کریں اور نہ ہی سازی باز۔

جب ان میں گٹھ جوڑ ہوتا ہے تو یہ سرکاری مال کھا جاتے ہیں۔ جب آپس میں مخالفت ہو تو کام کا ستیاہاں ہوتا ہے، وہ فوراً "خطرے سے مالک کو باخبر کیے بغیر معاملے کو جیسے تیسے سدھارنے کی کوشش کریں گے۔ لاپرواٹی کی صورت میں ان پر ان کی روزانہ تنخواہ کے حساب سے دگنا جرملہ عائد ہو اور وہ نقصان بھی پورا کریں۔ جو کارندہ مقررہ محصول یا اس سے زیادہ وصول کر لے اسے انعام سے نوازا جائے اور ترقی دی جائے۔

اساتذہ کے بقول جو کارندہ صرف تو زیادہ کرے اور آمدنی کم پیدا کرے وہ ضرور خور دبر کر رہا ہے اور وہ کارکن جو آمد میں اضافہ کرے اور خرچ کم کرے اور وہ افسر جو بتانا خرچ کرے اتنا ہی لے آئے اس کے متعلق قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ نہیں کھا رہا۔ لیکن کوئی ملیئہ کا کہتا یہ ہے کہ خورد برد کا علم صرف اور صرف مجری ہی سے ہو سکتا ہے۔

جو شخص آمدنی میں تحفیض کا سبب بتتا ہے وہ خزانے کو سکھن لگاتا ہے۔ اگر تو وہ لاپرواٹی سے نقصان کرے تو اسے اس کو پورا کرنا ہو گا۔ جو آمدنی کو دگنا کر کے ظاہر کرتا ہے وہ ملک کا خون چوتا ہے اگر وہ زیادہ آمدنی لے آئے اور اس کا جرم معمولی ہو تو اسے متینہ محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیا جائے اگر جرم پڑا ہو تو پھر سزا دینا چاہئے۔ جس نے سرکاری رقم فضول خرچ کر دی سے نے کارکنوں کی ساری محنت پر پانی پھیر دیا۔ ایسے عمدیدار کو منصوبے کی نوعیت، صرف نے والے وقت، اجرت اور سرمائے کے تابع سے سزا دی جائے۔

ہر شعبہ کا سربراہ اس بات کا خیال رکھے کہ کتنا کام ہوا، اس سے حاصل کیا ہوا اور خرچ کیا ہوا۔ وہ اس بات کا بھی دھیان رکھے کہ کارندوں میں سے کون کھاؤ چکے ہے، کون قتل۔ جو باپ دادا کی بیٹائی ہوئی جائیداد کو بچ کھائے وہ کھاؤ چکے ہے، جو اپنی کملائی کو اللوں تمللوں میں اڑائے وہ فضول خرچ ہے، جو خود پر اور دوسروں کی جان پر جبر کر کے مال بچ کرے وہ بخیل ہے۔ اس طرح کے لوگوں میں سے جس کو کسی پڑے گروہ کا تحفظ حاصل ہو سے کچھ نہ کہا جائے لیکن جس کو اس قسم کا تحفظ حاصل نہیں اسے معاف نہ کیا جائے۔ جو شخص اچھی خاصی جائیداد کا مالک ہونے کے باوجود دولت کے حصول میں لگا رہے، اس دولت کو کمیں لگائے یا اس میں اضافہ کرے، یا دیساتیوں یا شریوں کو قرض دے یا ہونی مالک میں سرمایہ منتقل کرے تو سراغ رسانوں کی مدد سے معمول کرنا چاہئے کہ اس کو شورہ دینے والے، ملازم، رشتہ دار شریک کون ہیں اس کی آمد اور خرچ کیا ہے، دوسرے لوگوں میں اس کے کارندوں سے حقیقت اگلوانی چائے جب راز معلوم ہو جائے تو اسے قتل کرا دیا جائے اور ظاہریوں کیا جائے کہ اس کے کسی دشمن کا کام ہے۔ ہر شعبے کے گران اپنا اپنا کام محاسبیوں، مشیوں، صرافوں، خزانے کے عمدیداروں اور افسروں کی مدد سے کریں۔

فوچی عمدیداروں کے پاس کام کرنے والے قابل اعتماد لوگوں کے ذریعے محاسبیوں اور مشیوں کے کام کی مجری کرائی جائے۔

جس طرح زبان کی نوک پر رکھے شد یا زہر کو بغیر چکھے چھوڑ دینا ناممکن ہے اس طرح سرکاری ملازم کے لیے ناممکن ہے کہ سرکاری مال کو تھوڑا سا نہ چکھے۔ جس طرح پانی میں چھلی کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ پانی نی رہی ہے یا نہیں۔ اس طرح سرکاری ملازم کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ مال کھا رہے ہیں یا نہیں۔

آسمان پر پرنسپل پرنسپل کی حرکت دیکھی جاسکتی ہے، سرکاری ملازم کی نیت کو نہیں پکھا جاسکتا، سرکاری ملازمین سے ان کی ناجائز جائیداد ضبط کرنی جائے گی۔ ان کو ایک جگہ

سے دوسری جگہ تبدیل کیا جاتا رہے گا تاکہ وہ سرکاری مال سے خورد برد نہ کر پائیں اور
کھایا جانے والا مال اگل دین۔ جو لوگ محصولات میں اضافہ کریں اور خیر خواہی کے جذبے
سے بادشاہ کی خدمت کریں ان کو پکا کر دیا جائے۔

ریاستی فرائین کے جاری ہونے کا طریقہ

(قدیم اساتذہ) کہتے ہیں کہ لفظ "شان" صرف حکم شاہی کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ شاہی احکام بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ صلح اور جنگ دونوں کا انحصار شاہی حکم پر ہوتا ہے۔ جو اعلیٰ عمدوں پر کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، ہر قسم کے قواعد و ضوابط سے آگاہی رکھتا ہو، خوش خط ہو، انشاء پردازی میں مہارت رکھتا ہو، مطالعے میں تیز ہو، وہ شاہی احکام نویسی پر مستین ہو گا۔ وہ بادشاہ کے حکم کو بغور سن کر معاملہ کو سمجھ کر حکم کو تحریر کرے گا۔

کسی بادشاہ کے لیے لکھے گئے خط میں اس کے ملک و دولت، خاندان اور نام وغیرہ لکھے جائیں گے۔ معمولی آدمی کے لیے لکھے جانے والے خط میں ان کا اور ان کے ملک کا نام مناسب آداب کے ساتھ لیا جائے گا۔

ذات، خاندان، سماجی حیثیت، عمر، علم، عمدہ، دولت، سیرت، قریبی رشتہ، جگہ، اور وقت کے تحریر کرنے کے بعد حکم نویس مکتب الیہ کی حیثیت کے مطابق مناسب لفظوں میں مسودہ تیار کرے گا۔ مضمون، مطالب کی ترتیب مناسب، سمجھیل، مختفل، وقار اور توہیج احکام کی اہم خوبیاں ہیں۔

مضمون کے مختلف نکات کو ان کی اہمیت کے مطابق ترتیب سے تحریر کرنا حسن ترتیب کملاتا ہے۔

تحریر کیے جانے والے مطالب ایک دوسرے سے مختلف نہ ہوں۔ ان میں تسلیم اور ربط ہو تو اسی تحریر کو مریبوط کہا جائے گا۔

تحریر حشو و زوائد سے پاک ہو مفہیم و مطالب، ولائل و نظائر کے ساتھ بیان کیے گئے ہوں جہاں پر زور دینے کی ضرورت ہو زور دیا جائے تو اس خصوصیت کو سمجھیل کہا جائے گا۔

حسن انشاء کے ساتھ بات خوش آئند طریقے سے کی جائے گی تو یہ ٹکانٹگی ہے۔
عوامی بول چال کے الفاظ اور حکایات کے استعمال سے پہبید تحریر کو وقار بخشد ہے
ماں وس الفاظ استعمال کرنے سے تحریر میں روانی اور وضاحت پیدا ہوتی ہے۔

حروف تجھی الف (اکار) سے شروع ہو کر کل 63 ہیں۔ حروف کے مجموعے سے لفظ
ہوتا ہے۔ الفاظ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ اسم، فعل، سالمہ اور حرفاً جو لفظ جوہر یا ذات کو
ظاہر کرے اسم کہلاتا ہے۔ جو کسی عمل کو ظاہر کرے وہ فعل ہے اور ”پر“ وغیرہ سالمہ ہیں
”چ“ وغیرہ حرفاً ہیں۔

الفاظ کا ایسا مجموعہ جس سے کوئی بات پورے طور پر بیان ہو جملہ کہلاتا ہے۔ تراکیب
جن میں تین سے زائد اور ایک سے کم جزو نہ ہو اس طرح بنائی جائیں کہ آگے والے
الفاظ سے معنا ”ہم آہنگ ہوں۔“

لفظ ”اتی“ فرمان کی تحریر کے خاتمے کو ظاہر کرنے کے لیے اور کبھی زبانی پیغام کی
علامت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل 13 مقاصد ہیں جن کے لیے عموماً ”شایی مراسلت ہوتی ہے۔
لغت ملامت، تحسین، استفسار، بیان، درخواست، انکار، تتفیص، ممانعت، حکم، صلح،
امداد، دھمکی اور ترغیب و تحریض۔

کسی کے خاندان، جسم یا فعل میں عیب نکلا جائے تو یہ لغت ملامت کی ذیل میں آئے
گا۔

کسی کے خاندان، ذات یا عمل کو سراہنا تحسین و توصیف کی ذیل میں آتا ہے۔

سوال کرنا ”کیا“ ”کیوں“ استفسار ہے۔

راہ بھانا بیان ہے۔

التجا کرنا درخواست ہے۔

یہ کہنا کہ ”میں نہیں دوں گا“ انکار ہے۔

یہ کہنا کہ ”یہ تمہیں زیب نہیں دتا“ تقدیم ہے۔

یہ کہنا کہ ”یہ مت کرو“ ممانعت ہے۔

یہ کہنا کہ ”ایسا کرو“ حکم ہے۔

یہ کہا کہ ”تمہارے اور ہمارے درمیان فرق کیا ہے۔ جو تمہارا ہے وہ ہمارا ہے“
مصلحت ہے۔

مشکل وقت میں مدد کا وعدہ کرنا اعانت ہے۔

کسی کام کے متأج سے آگاہ کرنا دھمکی ہے۔

ترغیب و تحریص تین اقسام کی ہوتی ہے۔ وہ جو رقم کی خاطر کی جائے، وعدہ خلافی کی صورت میں کی جائے یا کسی مشکل وقت میں کی جائے۔

اعلان دینا، حکم، انعام، معافی، رخصت، جواب اور عام اعلان بھی فرمانیں ہی کی اقسام ہیں۔
جب کبھی خاص طور پر سرکاری ملازمین کے متعلق یادشاہ کی طرف سے سزا یا انعام کا اعلان کیا جائے تو یہ حکم کھلائے گا۔

جب کسی کے نقصان کی مخلافی کے لیے انعام دینا ہو تو انعام کا فرمان تحریر ہو گا۔

جب کسی مخصوص طبقے، شریا ملک کو کوئی رعایت دینی ہو تو معافی کا حکم جاری ہو گا۔
اجازت کا فرمان زبانی یا تحریری اجازہ کھلائے گا۔

آفات ارضی و سماوی یا انسانی پیدا کردہ مشکلات و مصائب کے لیے ہدایت نامہ جاری ہو سکتا ہے۔

جب یادشاہ کسی خط کو دیکھ کر اس کے جواب کے متعلق صلاح مشورہ کے بعد کوئی رائے قائم کر لے تو اس کے منشاء کے مطابق جواب تحریر کیا جاتا ہے۔

اگر یادشاہ اپنے نائب یا دوسرے حکام کو مسافروں کے تحفظ کی ہدایت کرے تو یہ عام اعلان ہو گا۔

بات چیت، رشوت دینا، تفریق پیدا کرنا، اور کھلا جملہ کرنا حکمت عملی کی مختلف شکلیں ہیں۔

بات چیت کی پانچ اقسام کی ہوتی ہے۔ مدح و ثناء، یا ہمی تعلق کا حوالہ دینا، دونوں فریقین کو ممکنہ حاصل ہونے والے فوائد بتانا، مستقبل کے لیے اچھی امیدیں دلانا، مشترک فوائد پر زور دینا۔

جب دشمن کے خاندان، ذات، مشتعل، کردار، علم و فضل، مال و دولت وغیرہ کی تعریف و تحسین کی جائے تو یہ مدح خوانی ہے۔

جب مشترک بزرگوں، قریبی رشتہ داروں، استادوں، پروہت، خاندانی قرابتوں اور دوستوں کا مذکور ہو تو یہ "تعلقات کا انعام" ہو گا۔

جب دونوں فریقوں یعنی بادشاہ اور اس کے دشمن کو ایک دوسرے کا معاون ظاہر کیا جائے تو یہ مشترکہ مقادرات کا بیان ہو گا۔

یہ کہنا کہ اگر یوں ہو تو اس سے یہ خوشنگوار نتائج مرتب ہوں گے ترغیب دلانے کی ذیل میں آتا ہے۔

یہ بیان کرنا کہ میں اور تم غیر نہیں جو میرا ہے وہ تمہارا ہے مشترکہ منفعت کا انعام ہے۔

رقم پیش کرنا کھلی روشنوت ہے۔

خوف دلانا اور بھیانک نتائج سے ڈرانا تهدید ہے۔

محاولہ مقاومت اور مصیبت میں ڈالانا حملہ آوری ہے۔

بحدی اور بد نما تحریر، غیر مربوط یا تین، خواہ خواہ کی تحرار قواعد کی غلطیاں اور بے ترتیبی انشاء کے عیب ہیں۔

میلا، بد صورت ورق اور پچھلی تحریر بد نمائی پیدا کرتی ہے۔

پچھلی باتوں کا بعد کی باتوں سے مختلف ہونا تناقض ہے۔

ایک بات کو کئی بار دہرانا تحرار ہے۔

ذکر موٹھ، واحد جمع، زمانہ، ضمیر، معروف جہول کے استعمال میں غلطی کرنا قواعد کی غلطیاں ہیں۔

عبادت میں بے موقع وقفہ بنا، نامعقول چیزے بنانا اور اس طرح کی دوسری خامیاں تحریر کا عیب شمار ہوتی ہیں۔

کوئی نے ہر قسم کی علمی کتابوں کے مطالعے (26) اور تحریر کے طریقوں کے مشاہدے کے بعد بادشاہوں کے لیے یہ اصول مرتب کیے ہیں۔

خزانچی کا منصب اور داخل خزانہ کیے۔

جانیوالے جواہرات کی تحقیق

خزانچی، جواہر اور قیمتی چیزیں یا اقتدار لوگوں کے سامنے خزانے میں داخل کرے گا۔ موتیوں کی یہ اقسام تامر پنی، پانڈیہ کوائک، پاشکا، کلا اور چورنا درج ذیل جملوں سے آتی ہیں۔

مہندر کے پھاڑ، دریائے کاردم، دریائے سروستی، جھیل ہراوا اور ہمالیہ پھاڑ کا گرد و نواح۔

سیپ اور شنکھ وغیرہ ذرائع ہیں جن سے موتی برآمد ہوتے ہیں۔

درج ذیل موتی خس شمار ہوتے ہیں۔

مسور کی ٹھل کا، تین بڑو والا، کچھوے کا ہم ٹھل، شیم بیہوی، متعدد ہموں والا، خراش دار، کھوری سطح والا، داغ دار، جو گیوں کے بدھنے کے مانند، گبرے بھورے یا نیلے رنگ کا، اور وہ جس کو بری طرح چھیدا گیا ہو۔

درج ذیل بہترن شمار ہوتے ہیں۔

بڑا، گول، سدھوں، چک دار، سفید، وزنی، ملائم اور جو صفائی و مہارت سے چھیدا گیا

ہو۔

مالاؤں کی کئی اقسام ہیں، مثلاً "شیر شک، اپ شیر شک، پر کانڈک، او گھاٹک اور تارا

پر کندھ۔

"اندر ج چند" ایک ہزار آنٹھ لڑیوں والے ہار کو کہتے ہیں۔ اس سے نصف لڑیوں والے کو وجہے چند کہتے ہیں۔ اردو ہر 64 لڑیوں کا، رشمکاپ 54 لڑیوں کا، کچھا 32 لڑیوں

کا، اُنک شتر مالا 27 لڑیوں کا، اردوہ سچھا 24 لڑیوں کا مانو کا 20 لڑیوں کا اور اس سے نصف کا اردوہ مانو کا۔

اگر ان مالاوں کے درمیان میں ایک نگ بھی ہو تو ان کے نام کے ساتھ مانوک لگتا ہے۔ جب مالا کی لڑیاں شیٹک کی ٹکل کی میں ہوں تو اسے شدھ ہار کہا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری ٹکلوں کے لیے نام ہیں۔ جس کے عین وسط میں ایک ٹکنیہ ہو اسے اردوہ مانو کا کہتے ہیں۔ اگر مالا میں تین چھٹی ٹکل کے نگ پر ہوئے ہوئے ہوں تو اس کو تری چھکا اور پانچ ہوں تو پانچ چھکا کہتے ہیں۔ ایک لڑی کی مالا ایکاولی کہلاتی ہے اور اگر اس کے وسط میں ٹکنیہ ہو تو یہ شنی کھلائے گی اور اگر سونے کے دانے لگے ہوں تو رتا ولی۔ ہر موتو کے ساتھ ایک سونے کا وانہ ہو تو "اپ ورتک" کہیں گے۔ دو موتو کی لڑیوں کے وسط میں سنری لڑی ہو تو "سوپائک" اور اس میں ٹکنیہ بھی ہو تو منی سوپائک۔ سکر، کر، بازو، کلائی اور پنڈیوں میں پہنچ جانے والی لڑیوں کو بھی انسی پر قیاس کر لیں۔

کوٹ، کوتا سے لکھتا ہے، مالیک، مولیا سے اور پار سہارا سمندر پار سے آتا ہے۔

جس نگ کا رنگ سرخ کنول کی طرح ہو یا پارجات کے پھول کی مانند یا طلوع ہوتے آناب کا ہم رنگ ہو "سوگندھکا" کہلاتا ہے۔

وید وریہ مانک نئیے کنول کے جیسا یا سرش کی طرح، یا پانی کے رنگ کا سایا یا نئے بانس کی مانند یا طوطے کے پروں جیسا ہو گا۔ اس کی دیگر اقسام "چیڑ راگ، گومترکا" اور "گومتکا" ہیں۔ نئی دھاریوں والا، کلایا کے رنگ جیسا ہمرا نیلا جامن کی طرح یا بادلوں کی طرح نیلوں، "اندر نیلم" کہلاتا ہے۔

ٹکنیے چھ پہلوؤں والے بھی ہوتے ہیں، مرلح بھی اور گول ٹکل کے بھی۔ ان میں آنکھوں کو چندھیا دینے والی دمک ہوتی ہے۔ صفائی، خفافی، چک اور روشنی بھی۔

مد ہم رنگ، دھنڈلاہٹ، دھبے، سوراخ بھری تراش وغیرہ ٹکنیوں کے عیب ہیں۔

ٹکنیوں کی ٹھیکیا فتنیں مندرجہ ذیل ہیں۔

وبلک، سس یک، انجن مولک، پتک، سلیک، لوہتاں، امرتام سک، جیوبنیرٹک، آجع چھتر سے آنے والا، کورپ، پوت کورپ، سگندھی، کیشریک ٹھتی چورنگ، شاپروالک، پلک، شکرپلک۔

مندرجہ بالا کے علاوہ جو گلینے ہوں وہ معمولی معدنیات ہیں۔ ہیرے سجا راشر، مدھم راشر، کاشہ میں پائے جاتے ہیں اور انہیں رنگوں کے ناموں سے موسوم ہیں، کوہ دودت کٹ کے گرد و نواح میں ملنے والا ہیرا شری کٹ کھلاتا ہے، منی من تک کے جوار میں پایا جانے والا منی تک کے نام سے ہی موسوم ہے۔ ایک اور ہیرا اندر و انک نام کا بھی ہے۔ ہیرے کا نوں یا ندی نالوں میں سے ملتے ہیں۔

ہیرے مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں مثلاً ”بلی کی آنکھ جیسا“، سرس کے پھول جیسا، گائے کے پیشاب جیسا یا اس کے پتوں جیسا یا بھنگری جیسا یا مالتی کے پھول جیسا، یا نڈکورہ بالا پھولوں جیسا۔

بترن ہیرا درج ذیل خصوصیات کا حامل ہوتا چاہئے۔
بردا، بھاری، مضبوط اور سڑوں ہو، برتوں پر خراش ڈال کئے، روشنی کی شعاعوں کو منعکس کر کے اور چکدار ہو۔

وہ ہیرا جس میں زاویے نہ ہوں، ہمارا نہ ہو، ایک طرف سے دیا ہوا ہو وہ منخوس خیال کیا جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com
موئگے کی دو اقسام اپ کندک اور دیورنک ہیں جن کا رنگ یا قوت جیسا ہوتا ہے یہ بڑے سخت ہوتے ہیں اور ان میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی۔

ساتن صندل کی ایک قسم ہے جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور اس میں سوندھی سوندھی خوبیوں ہوتی ہے۔

گوری ننک گرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور بو چھلی کی سی ہوتی ہے۔ ہری صندل کا رنگ طوٹے کے پروں جیسا اور بو الی یا آم کی سی۔ تارنسی اور گرا مرک بھی سرخ یا گرے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کی بو بکری کے پیشاب کی سی ہوتی ہے۔

دیوا سجا کا رنگ سرخ اور بو کنوں کے پھول سی ہوتی ہے۔ جاپا، جونگا اور ترپا بھی سرخ رنگ کے اور نرم ہوتے ہیں۔ مala بلکا سرخ، کپنڈن کھورا، سیاہ یا گمرا سرخ، کالا پہاڑ سے آنے والا گمرا سرخ اور خوشنا ہوتا ہے اور کوشاگر پہاڑ سے آنیوالا سیاہ یا چنگبرا ہوتا ہے۔ شتوود کی خوبیوں کوں کی سی اور رنگ سیاہ، ناگا پہاڑ سے آنے والا کھورا اور رنگ سیوں کی مانند، اور ساکلا بھورا ہوتا ہے۔

صلد کی خوبیاں یہ ہیں۔ بلکہ ہو، گھنی کی طرح چکنا ہو۔ خونگوار میک رکھتا ہو۔ جلد میں جذب ہونے والا ہو۔ رنگ یا خوشبو تبدیل نہ کرنے والا گرمی میں نہ پکھنے والا حرارت جذب کرنے والا اور جسم کو ٹھنڈک پہنچانے والا ہو۔ جونگا کا آگرہ سیاہ یا چترکرا ہوتا ہے۔ ڈونگا کا سیاہ اور سمندر پار کا چترکرا ہوتا ہے اور اس میں اشیر کی بو یا نوا مالیک کی میک ہوتی ہے۔

”اگر و“ وزنی، ملامم، چکنا اور دیر تک مسکنے والا ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ سللتا ہے۔ گرمی جذب کرتی ہے جلد پر چپک جاتا ہے اور رگڑنے سے بھی نہیں چھوٹتا۔

تل پر نک جو اشوک گرام سے آتا ہے۔ گوشت کے رنگ کا ہوتا ہے اور نیلے کنوں کی میک رہتا ہے۔ جونگا کا سرخی ماکل زرد اور خوشبو میں نیلے کنوں یا گائے کے پیشاب جیسا، سورن کریک سرخی ماکل زرد اور ترنج کی میک والا، یورن دو پیک خوشبو میں کنوں کا سایا مکھن کی طرح، بحدر شری اور پارا وجہت یک جانقیں کی رنگت کا، آہتروتیہ کارگس کے رنگ کا، ان دونوں کی خوشبو چینیلی کی سی ہوتی ہے۔ کالیک جو سورن میں پایا جاتا ہے زرد اور ملامم ہوتا ہے۔

تیلیبیارنک کو بھگونے، اپالنے یا جلانے سے اس کی میک میں کوئی تبدیلی نہیں آتی یہ صندل اور اگر سے مشابہ ہوتی ہیں۔ سور کی اقسام کانت ناؤک، پوروے یک اور یورونک قابل ذکر ہیں۔ کانت ناؤک کا رنگ مور کی گردن جیسا اور پوروے یک نیلا زرد اور سفید ہوتا ہے۔

”نبی“ اور ”عہما بیتیں“، ”چڑا دواش گرم“ سے آتا ہے۔ بلکہ رنگ کا روئیں دار اور داغدار بیتی کھلاتا ہے کھدر اور سفید مہماںی، یہ 12 انگل لمبے ہوتے ہیں۔

چڑے کی کچھ دوسری فسیں شیامکا، کالکا، کدلی، چندر و ترا اور ساکلا ہیں جو اروہا سے آتی ہیں۔ شامکا بھورا جبکہ کالکا بھورا یا کبوری رنگ کا ہوتا ہے۔ دونوں آٹھ انگل کے ہوتے ہیں۔ کدلی سخت اور 2 فٹ لمبا ہوتا ہے کدلی میں چاند کی طرح چیساں ہوں تو چندر و ترا کدلی کھلاتے گا۔ اس کی لمبا تین چوتھائی ہوتی ہے۔ ساکل ملے جلے رنگوں کا ہوتا ہے اور اس پر برص کے داغوں کی طرح گول گول نشان پڑے ہوتے ہیں۔

سامور، چٹاں اور سامولی اقسام کی کھالیں بالہو سے آتی ہیں سامور 36 انگل لمبا اور

سیاہ، چٹائی سرخی مائل سیاہ اور ساموںی تین رنگ کا ہوتا ہے سانتا، تل تولہ اور ورت پچھا آبی جانوروں کے چرم ہیں۔ سانتا سیاہ رنگ کا، تل تولہ گھاس کی ماہنگ اور ورت پچھا بھورا ہوتا ہے۔ بہترین کھال ملائم، ہموار اور سختی روئیں دار ہوتی ہیں۔

اون سے تیار ہونے والے کبل سفید، سرخ یا کنوں کے رنگ کے ہو سکتے ہیں۔ یہ اون کے بیٹے ہوئے مختلف نکلوں کو جوڑ کر بھی بنائے جاسکتے ہیں اور کئی رنگوں کے اونی دھاگوں کو بن کر بھی۔

اونی کبل دس قسم کے ہوتے ہیں۔ کبل، کوچ پک، کل متکا، سومتکا، ترگا سترن، ونک، تل چک، داروان پرستوم اور سمنت بھدرک۔

چکنا، چکلیا، باریک ریشے سے بنا ہوا اور زم کبل بہترین ہوتا ہے۔ بہنگشی 8 نکلوں کو جوڑ کر بنایا جاتا ہے۔ یہ بارش سے بچنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اچھار کا، بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔ یہ دونوں نیپال سے آتے ہیں۔ سہپت کا، چڑا کرشکا، لمبرا، کلوانکا، پر اور کر، سست نکا جنگلی جانوروں کے اون سے تیار ہوتے ہیں۔ وانگا میں تیار ہونے والا سفید اور ملائم ہوتا ہے یہ "رکولا" کہلاتا ہے پانڈیا میں تیار ہونے والا کالا اور ٹنگنیے کی طرح چکنا ہوتا ہے۔ سورن کثیا میں تیار ہونے والا سورج کی طرح سرخ اور ٹنگنیے کی طرح چک دار ہوتا ہے۔ یہ پانی میں بھگوئے دھاگوں سے بنایا جاتا ہے۔ یہ اکبر، دوہرا، تہرا اور چوہرا ہوتا ہے۔ کاشی، بیارس یا پانڈیا میں تیار ہونے والی اقسام بھی اسی طرح کی ہیں۔ گمدھی، پانڈری اور سون کدیا کے پارچہ جات ریشے سے بننے ہیں جو ناگ، درکش، لکوچا، وکولا اور وادی سے حاصل ہوتا ہے۔

ناگ درکش پیلا، لکوچا گندمی، وکولا سفید، باقی مکھن کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان سب میں سے سورن کدیا میں ہونے والا بہترین ہوتا ہے۔ یوں ہی کوسیر، ریشم اور چین کی مصنوعات کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔

سوئی پارچہ جات میں مدھورا، اپ رانٹا، مغربی کالنگا، کاش وانگا، واشا اور میس دیشوں کے کپڑے بہترین ہوتے ہیں۔

وہ ٹنگنیے جن کا ذکر یہاں نہیں ہوا خزانہ دار ان کے جنم، قیمت، قسم، محل، فائدے، استعمال اور وہ ملاؤٹ جو آسانی سے معلوم نہیں کی جاسکتی نیز منحوس اثرات زائل کرنے کے طریقے ان سب امور کی تصدیق کرے۔

نظام صنعت اور کان کنی

کانوں کا نظام جو تابے اور دیگر وحاتوں کا علم چانتا ہو۔ وحاتوں کو صاف کرنے، پارے کی تکمیل اور گلینوں کی اقسام سے واقف ہو، دوسرے ماہروں اور کارکنوں کی معیت میں ضروری آلات سے لیس تجربہ گاہوں کے ذریعے یہ معلوم کرے کہ کسی کان سے پہلے بھی کچھ حاصل کیا جا چکا ہے یا نہیں۔ اس بات کا پتہ اس جگہ وحاتوں کی کیٹ، کشالیوں، کوئلے اور راکھ وغیرہ سے چل سکتا ہے۔ یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ کوئی کان جو میدان میں واقع ہو یا پہاڑ، یا ڈھلانوں پر، نہیں ہے یا پرانی۔ اس کی قدر و قیمت کچھ وحات کے وزن، رنگ، بو اور ذات کی نوعیت سے معلوم ہو سکتی ہے۔

کھائیوں، غابریوں، ڈھلانوں، کھدائیوں یا پہاڑوں سے رنسے والے مادوں جن کا رنگ جامن، آم یا سمجھور جیسا ہو، یا پکی ہلدی، کنول کی پتیوں، طوطے اور مور کے پروں کی طرح چمکدار ہو، جن کے نزدیک کوئی جو ہڑیا اسی رنگ کے جھاڑ ہوں جو ملائم، شفاف اور بھاری ہوں تو سمجھا جاسکتا ہے کہ یہاں سوتا موجود ہے، یہ بات ان مائعات کے متعلق بھی صحیح ہو گی جو پانی پر تبل کی طرح تیریں، جن پر خاک جم جائے اور جو چاندی یا تابے کے ساتھ ترکیب پائیں۔

یہ علامات اور اس کے ساتھ تیز بو نفطے کی نشان دہی کرتی ہے میدانوں یا کوہستانی ڈھلانوں پر ملنے والی وحاتیں جو زرد، سرخ یا زردی مائل سرخ ہوں، باہم جڑے ہوئے نہ ہوں، جن پر نیلی لکیرس دکھائی دیں، ماش، موگنگ یا تکوں کے رنگ کے ہوں، جن پر دہی کی طرح پھنکیاں ہوں ہلدی، ہرڑ، کنول کی پتیوں، کلیچ اور تلی کی طرح چمکدار ہوں، ان کے اندر ایک ریتلی تھہ ہو، گول یا صلیب کے سے نشان ہوں، جو گرم ہونے پر ریزہ ریزہ نہ ہوں، ان میں بخارات یا دھواں اٹھے تو سمجھ لینا چاہے کہ یہ سونے کی کچھ دھات ہے جو

تا بنے اور چاندی کے ساتھ آمیز ہو سکتی ہے۔

ایسی کچھ حات جو صدف، پکر، پھنکری، مکھن، کبوتر، فاختہ، وملک یا مور کی گردن کے رنگ کی ہو، اور وہ رنگ دودھیا پتھر، عقین، گڑیا شکر، کی طرح اجلا ہو۔ جس کا رنگ۔ کو دار کتوں، پالی، کلایا، پٹ سن اتسی کی طرح ہو، جس کی خوبیوں کے گوشت کی طرح، رنگت دھاری دار نیالی ہو جو گرم کرنے سے بکھرے نہیں اور دھواں دے وہ چاندی کی کچھ حات ہے۔

کچھ حات جتنی وزنی ہو گی اس میں دھات کی مقدار اتنی زیادہ ہو گی۔ کچھ حات کو تکشنا پیشاب اور قلعی ملا کر گرم کرنے سے ملاؤں سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ وہ سفوف بھی ملایا جائے جو راج در کھش، وات اور چیلو سے بنایا جائے۔ نیز گائے کے پت اور بھیس، گدھے اور ہاتھی کی لید اور پیشاب بھی شامل کیا جائے۔ دھاتوں کو کھنی، وجر کند کے سفوف، جو، پلارشا اور چیلو کی راکھ یا گائے اور بکری دونوں کے دودھ کے ساتھ صاف کرنے سے زرم کیا جاسکتا ہے۔ جو دھات ایک لاکھ ذروں میں بکھر جائے اسے اس طرح نرم بنایا جاسکتا ہے کہ تین بار شمد، مدھوکا، بھیڑ کے دودھ، تکوں کے تبل، گھنی، بیڈی کیونا، اور کھنی کے مرکب میں بھگولیا جائے۔ گائے کے دانتوں اور سینگوں کے سفوف سے دھات بیش کے لیے زرم ہو جاتی ہے۔

مید انوں، پھاڑی ڈھلانوں سے ملنے والی تانبے کی کچھ حات، وزنی، چکنی، ملائم، سیاہ، بیز، گہری زردی مائل نیلگوں، زردی مائل سرخ یا سرخ ہوتی ہے۔

یہے کی کچھ حات لاکھ میچکا، کبوتر یا گائے کے پتے کے رنگ جیسی ہوتی ہے اور اس میں سفید دھاریاں ہوتی ہیں اور کچھ گوشت جیسی ہو ہوتی ہے۔ نین کی کچھ حات شور زمیں کے مانند دور رنگی یا جلی ہوتی نہیں کیسی رنگت کی ہوتی ہے۔

نارنجی، زردی مائل سرخ یا سندورا کے پھول کے رنگ کی کچھ حات تکشنا کھلاتی ہے۔

مشی کا ندا اور بھوج پت کے مشابہ ویکرنتک کی نشان وہی کرتی ہے۔

قیمتی پتھر صاف شفاف، ہموار، چکدار، مکھناتے نہیات سخت، اور ہلکے رنگوں کے ہوں گے۔

کالوں کی پیداوار کو استعمال میں لانا چاہئے۔ یہ صنعت ایک ہی جگہ مرکوز ہونا چاہئے۔

متعین مرکز کے سوا بنانے، فروخت کرنے اور خریدنے والوں کو سزا دنا چاہئے جو کان کن تیقی پتھریا کان میں سے نکلنے والی کوئی اور چیز چائے تو اس کی قیمت کا آٹھ گنا جرمانہ عائد ہونا چاہئے۔ بغیر اجازت کان کنی کرنے والے کو پابہ زنجیر کر لیا جائے اور مشقت لی جائے جن وحاتوں سے طروف بنتے ہوں یا وہ جن کو کانوں سے نکلنے کے لیے خاصا سرمایہ درکار ہو ان کو ٹھیکے پر دے دنا چاہئے۔ جس جگہ سرمایہ زیادہ درکار نہ ہو وہاں خود کان کنی کرنی چاہئے۔

کانوں کا نگران افسر تابنے، یہی، 'مین ویکرنس'، آرا کوٹا، ورت، کما، تالہ اور نوڈھرا کی کان کنی کروائے گا اور ان سے بننے والے طروف کو تیار کروائے گا۔

نکسال کا افسر چاندی کے سکے تیار کروائے گا جس میں چار ماشہ تابنا اور ایک ماشہ دوسری وحات شامل ہو گی جیسے نکسنا "ڑایو" یہس اور انجن۔ یہ سکے ایک پعنہ، پتوحالی پنہ اور آٹھواں حصہ پنہ کھلا میں گے۔

تابنے کے سکے جن میں چار حصے ملادہ ہوئی آدمھا ماشکا، کامنی اور آدھ کامنی کھلا میں گے۔ سکوں کا پارکہ نقد کا بندوبست دو طرح کے مصارف و ضروریات کے لیے کرے گا۔ مبادل کے ذرائع کے طور پر اور سرکاری خزانے میں ادائیگی کے لیے قانونی سکے کے طور پر۔ خزانے میں داخل کیے جانے والے سکوں پر لاگو ہونیوالا سرکاری حق جو آٹھ فیصد کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے "روپکا" کھلانے گا۔ پانچ فیصد بیان، آٹھ فیصد پر کھنے کی اجرت اور اس کے علاوہ ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں سے سوائے ان کے جو ڈھانٹے، بیچنے، خریدنے اور پرکھ کرنے والے ہوں 25 پن کے حساب سے "چا" جرمانے کے طور پر وصول کیا جائے۔

سمندری ڈخیلوں کا نگران افسر کوڑیوں، جواہرات، تیقی پتھروں، موتویوں، موگوں اور نمک وغیرہ کو بیع کروانے کے علاوہ ان کی فروخت کا بھی منتظم ہو گا۔ جب نمک تیار ہو جائے، نمک کا نگران سرکاری محصول اور ریاستی حصے کی مقدار وقت پر وصول کرے گا۔ اور اس کی فروخت سے اصل قیمت حاصل کرنے کے علاوہ اس پر مقررہ حق 5 فیصد بیان بھی نقد صورت میں وصول کرے گا۔

جو نمک درآمد شدہ ہو اس پر سرکاری حق چھٹا حصہ ہو گا اور اس کی فروخت پر پانچ فیصد بیان بھی وصول کیا جائے گا۔ یا آٹھ فیصد روپکا۔ اس کے علاوہ سرکاری گھانٹے کی ملائی بھی بصورت نقد۔ خریدار نہ صرف چکلی دے گا بلکہ سرکاری گھانٹا بھی پورا کرنے کا پابند ہو گا۔

نمک میں ملاوٹ کرنے پر انتہائی سخت سزا دی جائے گی، نیز سنائیسوں کے علاوہ ان کو، جو اجازت حاصل کیے بغیر نمک بنائیں۔ ویدوں کے پنڈت، عابد و زاہد اور عام مردود اپنے کھانے کے لیے بغیر چلکی دیئے نمک لے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر صورت میں چوتے پر محصول عائد ہو گا۔

چنانچہ کانوں سے دس قسم کے حاصل وصول کرنے کے علاوہ حکومت کان کنی اور معدنیات کی خرید و فروخت پر اپنی اجازہ داری مستحکم رکھے گی۔
دس حاصل مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) پیداوار کی قیمت

(2) پیداوار میں حصہ

(3) پانچ فیصد کی شرح سے بیان

(4) جانچ پر کھکی اجرت

(5) وہ جرمانے جن کا اعلان کر دیا گیا ہو

(6) چلکی

(7) حاکم ملک کے خسارہ کی علاوی

(8) جرم کی تو عیت پر مختصر مزید جرمانے

(9) آنچھ فیصد حکومتی حق ملکیت اور (10) سکہ سازی، یہ حاصل بیویٹ کے لیے مقرر کر دیئے جائیں گے۔

کائیں ریاستی خزانے کی آمدن کا ذریعہ ہیں۔ خزانے پر ریاست کی گرفت کا داروددار اپنی پر ہے۔ اور زمین جس کی زینت خزانہ ہے یہ دولت اور افواج کی امداد سے قبضے میں لی جاتی ہے۔

باب: 13

صرافہ کا افسر

سونے چاندی کے زیورات تیار کروانے کے لیے مغلقتہ افسر ایک بازار صرافاں تکمیل دے گا جس میں چار الگ الگ حصے ہوں گے، ایک مرکزی دروازہ، شاہراہ کے درمیان کے کسی حصے میں ایک ماہر، ہنرمند اور معتر خاندانی کارگیر کی دوکان ہو گی۔ سونے کی پانچ اقسام ہوتی ہے۔ ندی سے نلتے والا "جا مبود" کھلاتا ہے۔ شات کنبہ پہاڑ سے آتے والا شات کنبہ ہانکا نام کی کانوں سے نکلا جاتی والا باث کنبہ وینو پہاڑ سے نکلا ہوا وینو اور شرنگ شوکتی نای وہرقی سے حاصل شدہ شرنگ شوکبیج کھلاتا ہے۔ سونا خالص شکل میں بھی پایا جاتا ہے اور پارے، چاندی یا دیگر معدنیات کے ساتھ ملا جلا بھی تو ہو کنول کی پیتوں کی رنگت کا پکدار، بے آواز، ملائم اور چکدار ہو وہ سب سے اعلیٰ ہے۔ سرفہی مائل زرد رنگ کا ہو تو دوسرے درجے کا اور اگر سرخ ہو تو مکتر درجے کا تصور کیا جاتا ہے۔ جو سونا خالص نہ ہو وہ سفیدی مائل ہوتا ہے اس میں بختی ملاوت ہو اس سے چار گنا زائد سیسہ ملائیں۔ جب وہ سیسے کو ملانے کی وجہ سے خستہ صورت اختیار کر جائے تو گائے کا نشک ہو چکا گویر ملا کر پکائیں۔ جب کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے تو گویر کی آمیزش والے تیل میں ڈبو دیں۔

کان کا سونا جو سیسے کی آمیزش کی وجہ سے انتہائی سخت اور غیر چکدار ہو۔ اس کو کسی کپڑے میں اچھی طرح ملفوف کر کے پکائیں اور لکڑی پر رکھ کوئی ٹیس یا پھر کھنپی اور وجر کھنڈا کا آمیزہ ہنا کہ اس میں اچھی طرح ڈبو دیں۔

چاندی کی اقسام یہ ہیں۔ تنهوں گست جو تجھ پہاڑ سے نکالی جاتی ہے۔ گوز سے حاصل شدہ، کامب پہاڑ سے برآمد شدہ اور چاکروالہ پہاڑ سے ملنے والی۔

سفید چکلی اور زرم چاندی سب سے اعلیٰ درجے کی ہوتی ہے۔ اگر چاندی کی

خصوصیات اس کے بر عکس ہوں گی تو وہ گھٹیا چاندی شمار کی جائے گی۔ چاندی سے دیگر کش فیض نکالنے یا اسے خالص اور صاف کرنے کے لیے کھوٹ کی مقدار سے ایک چوتھائی بیس ملائیں۔ چاندی وہی خالص ہو گی جو دن انس وار، چکدار، سفید اور وہی کے سے رنگ کی ہو جائے۔

اگر کسوٹی پر پرکھتے وقت سونے کی دھاری بلڈی کے رنگ کی ہو تو اس کو سورن کہتے ہیں۔ جب ایک سورن یا 16 ماٹے میں ایک سے 16 کاکنی سونے کی جگہ ایک سے 16 کاکنی تابنا ملا دیا جائے اور اس طرح کہ وہ یکجا ہو جائیں تو اس سے 16 قیراط سونا حاصل ہوتا ہے۔ خالص سونے کی لیکر؛ الیں جب بھی کسوٹی پر ایک ہموار لکیر مٹائی جائے یا لکیر سونے کے برادے یا ناخن کی نوک سے کھینچی گئی ہو تو یہ سرا سرد ہو کا ہو گا۔

اگر ہتھیلی کا پہلو گالاں، لوہے کے زنگ یا گائے کے پیشتاب میں بھجو کر سونے کو اس سے چھوکیں گے تو سونا سفید ہو جائے گا۔ تاہم نرم چکدار کسوٹی کا پتھر سب سے اعلیٰ ہوتا ہے۔

کالا گاہک کا کسوٹی پتھر بھی جو ہری چھلی کے بیچ کے رنگ کا انتہائی عمدہ اور اعلیٰ ہوتا ہے۔ ہموار رنگت کا حامل پتھر سونے کی خرید یا فروخت کے ضمن میں مناسب ہے۔ جس کا رنگ باختمی کی رنگت جیسا قدر سے سبزی مائل ہو اور شعاعوں کو منعکس کر کے وہ سونا فروخت کرنے کے حوالے سے بہتر ہے۔ جو مضبوط، دو رنگوں کا اور سخت ہونے کے ساتھ ساتھ غیر شفاف ہو وہ خریداروں کے لیے فائدہ مند ہے۔ جو پتھر چکناہٹ کا حامل، بھورے رنگ کا یکساں رنگ کا نرم اور چکیلا ہو وہ سب سے بہتر ہے۔

جو سونا تپ جانے پر بھی ایک ہی رنگ کا رہے اور کارندک پھول کی نرم و نازک کوشش کی طرح چکدار ہو وہ بہترین ہے۔ اگر سونے میں نیلاہٹ ظاہر ہو یا سیاہی کی جھلک نظر آئے تو یہ اس کے کھوٹے ہونے کی وجہ سے ہو گی۔

ترازو اور باث کے حوالہ سے ہم مناسب مقام پر بحث کریں گے۔ وہاں درج کی گئیں ہدایات کی رو سے چاندی اور سونا مبادلے میں دیئے جائیں گے۔ کوئی فرد جو صرافے میں کام نہ کرتا ہو وہاں داخل نہ ہونے پائے۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص کسی طرح داخل ہو جائے تو اس کی گردن اتار دی جائے۔ اگر کوئی کارندہ اپنے بھراہ چاندی یا سونا لیکر داخل ہو

تو اسے ضبط کر لیتا چاہئے۔

سنار یا پھر دیگر الہکار جو مختلف اقسام کے زیورات وغیرہ بنانے پر مقرر کیے گئے ہوں مثال کے طور پر خالص سونے کا کام، جڑاؤ گئنے، کھوکھلے سونے کے زیور یا گھڑت کے لیے تیار شدہ سوتا، ان کے علاوہ جھماڑو دینے والے اور دھونکنی چلانے والے، ان سب لوگوں کو بغیر تلاشی صرافے میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ یہ سب اپنے اوزار وغیرہ اور زیرِ تجھیل کام صرافے میں ہی چھوڑ کر جائیں۔ جو سوتا ان کے حوالے کیا جائے اور اس کے علاوہ جو اشیاء وہ بنائیں ان کی صحیح اور شام کے اوقات میں کڑی جاچی پر تماں کی جائے اور انہیں دفاتر میں تالابند رکھا جائے، جس پر نگران افسر اور کارخانہ دار کی مرہ ہوگی۔

زیور سازی کے کام کی متعدد اقسام ہوتی ہیں۔ کھمیشپن: گن اور شدرک شیش کے ٹنگ کو سونے میں بھانے کے عمل کو کھمیشپن کہا جاتا ہے تارکش اور نھوس کام کو گن کہا جاتا ہے۔ کھوکھلی ہیئت کو سیرا کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سوراخ گول بند کیاں بنا شدرک (شودروں کے سے) یا ادنی طبقہ سے تعلق رکھنے والے چھوٹی سٹھ کے کام ہیں۔

سونے میں مختلف الاقام گینوں کو جڑنے کے لیے پانچ حصے کپھن (یعنی خالص سوتا) اور دس حصے ملاوت شدہ سوتا جس میں چار حصے تابا یا چاندی ملی ہو، درکار ہوتا ہے۔ خالص سونے کو کھوٹے سوتا سے علیحدہ رکھا جانا چاہئے۔

نازک یا کھوکھلے زیورات میں گینوں کا کام کرنے کے لیے تین حصے سوتا، تینیں کے گھات کے لیے اور چار حصے اس کی تہ کے لیے درکار ہوتا ہے۔

نوشتر کے کام کے لیے سوتا اور تابا برابر مقدار میں لیں۔ چاندی کے کام کے لیے سخت یا کھوکھلی چاندی سونے کے آدھے حصے میں ملائی جائے یا پھر ٹکر کے سفوف یا سیال کی مدد سے چاندی کے چوتھے حصے کے برابر سوتا زیور پر پھیرو دیا جانا چاہئے۔

چمک دمک والے اور خالص سونے کو پہانیہ کہا جاتا ہے۔ اس میں برابر مقدار میں سیسے اور پہاڑی نمک ملا کر المپوں کے نیچے گرم کیا جائے تو اس سے لال، سفید، نیلے، بزر طوطا، پری، کبوتری رنگ یا زرد رنگ کے مرکب بنائے جاسکتے ہیں۔

سونے کا رنگ کرنے کا مالا ایک کاکنی تکشنا سے تیار کیا جاتا ہے۔ جس کا رنگ مور کی گردن کی رنگت جیسا بلکا میلا ہوتا ہے۔ جس میں سفیدی کی جھلک اور چمک کے علاوہ

تانبے کی بھی کافی مقدار شامل کی گئی ہوئی ہے۔

غالص سونا یا غالص چاندی کو اس تھی تھک کے ساتھ گرم کریں۔ اس کے بعد برابر مقدار میں سیسے لیکر اس کے ساتھ گرم کریں۔ پھر چار بار تانبے کے خلک سلفیٹ کے ساتھ پکائیں۔ پھر تین بار کپالا میں پھیلائیں اور آخر میں دو بار گائے کے گوبیر میں۔ اسی طرح چاندی سترہ بار تھک کے عمل سے گزار کر اور آخر میں پھاڑی نمک کے ساتھ اتنا گرم کریں کہ سفید روشنی دے اور سورن کے ساتھ آمیز کی جائے ایک ماٹے میں ایک کاکنی کے بقدر۔ بس اس کے بعد سورن سفید ہو جاتا ہے اور اسے ہی سفید سورن کہا جاتا ہے۔

جب تین حصے غالص سونا 32 حصے غالص چاندی میں ملایا جائے تو اس کے نتیجہ میں بننے والا مرکب سرخی مائل سفید ہو جاتا ہے۔ جب تین حصے غالص سونا 32 حصے تانبے کے ساتھ آمیز کیا جائے تو نتیجہ کے طور پر مرکب زرد ہو جائے گا۔ زردی مائل مرکب تین حصے رنگیں مادہ کو غالص سونے کے ساتھ گرم کرنے پر تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک حصہ غالص سونا دو حصے غالص چاندی کے ساتھ گرم کیا جائے تو رنگ کی طرح سبز مرکب وجود میں آتا ہے۔ جب غالص سونے کو اس کی مقدار کے نصف حصے کے برابر سیاہ لوہے میں ملایا جائے تو اس کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔ اور بتائے ہوئے مسئلے میں اگر غالص سونے کو دوبارہ ڈبویا جائے تو اس کا رنگ طوطا پری ہو جائے گا۔

اس سے قبل کہ ان مختلف اشکال کے سونے کو استعمال میں لایا جائے ان کو کسوٹی پر جانچنا چاہئے۔ نکشنا اور تانبے وغیرہ کے عمل کو بطریق احسن سمجھ لینا ضروری ہے۔ سکون، جواہرات اور مختلف اقسام کے زیورات کے لیے سونے چاندی کی لازمی مقدار کو تولے کے لیے ضروری پیاناوں کو بھی مد نظر رکھنا چاہئے۔

طیعت کو بھانے والا، آنکھوں کو اچھا لگنے والا، اچھی ترکیب سے ڈھلا ہوا، خوشنا، اور دیدہ زیب، آبدار نہ کہ چکا چوند پیدا کرنے والا، پہنچکیوں سے خالی، یکساں رنگت کا حامل اور کسوٹی پر معیاری سونے کی لکیر کے موافق لکیر ڈالنے والا یہ سب غالص سونے کی خصوصیات ہیں۔

ریاستی صراف کے فرائض منصی

شر کے کینوں اور وسات کے پاسیوں کی لائی ہوئی وحاتوں سے سکے تیار کرنے کے لیے سرکاری صراف اس ہنر میں یکتا افراد مقرر کرے گا۔ جو لوگ اس کام کے لیے مقرر کیے جائیں گے وہ اپنے فرائض ہدایات کے مطابق بروقت انجام دینے کے پابند ہوں گے۔ اگر وہ یہ بہانہ کریں کہ کام کی مدت اور نوعیت کے واضح ہونے کا انہیں علم نہ تھا تو نہ صرف وہ اپنی مزدوری سے محروم ہو جائیں گے بلکہ اس سے دو گناہ جرماء بھی دیں گے۔ زیور یا سکے بنانے والوں کو تکمال کا صراف اسی رنگ اور وزن کا حامل سوتا واپس کرے گا جو اس کو دیا گیا تھا۔ ان سکوں کے علاوہ، جو مدت تک زیر استعمال رہنے کے نتیجے میں آفس گئے ہوں، وہ بست برس بیت جانے کے بعد بھی وہی سکے تکمال میں واپس قبول کریں گے جو کہ تجارتی کیے گئے تھے۔ ریاستی صراف خالص سونے، سکوں، زیورات اور وحاتوں کی مقداروں کے متعلق تکمال میں کام کرنے والے ہنرمندوں اور ملازمین سے معلومات حاصل کرے گا۔

ایک ایسا سونے یا چاندی کا سکہ بنانے کے لیے جو سولہ ماشے کا چوتھا حصہ زائد وحات تکمال کو دینی چاہئے جو کہ سکے کی تیاری کے مراحل میں شائع ہونے والی وحات کی مقدار کے برابر ہوتی ہے۔ رنگتے کا مالہ دو کاٹنی تکشنا ہوتا ہے جس کا چھٹا حصہ اس عمل کے دوران صرف ہوتا ہے۔

اگر سکے میں کوئی خامی یا نقص رہ جائے تو ہنانے والے ہنرمندوں کو پہلے درجے کی سزا کا مستحق نہ ہرایا جائے۔ اگر سکے کے وزن میں مقررہ وزن کے بر عکس کمی بیشی ہو تو کارگر کو درمیانے درجے کی سزا کا سزاوار گروانا جائے۔ البتہ دھاندی، سکوں کی تبدیلی اور ناپ تول میں کمی کرنے والے کو سخت سزا دینی چاہے۔

اگر سرکاری صراف کے علم میں یہ امر آئے کہ کوئی شخص سونے یا چاندی کے سے سرکاری نکسال کی بجائے کسی اور جگہ سے بنوا رہا ہے تو اس پر 12 پن جرمائی ہو گا۔ اگر کوئی ہنرمند یا المکار یہ کام کرتا ہو اپکدا جائے تو اسے دو گنا جرمائی کیا جائے۔ کچھے نہ جانے کی صورت میں وہ طریقے اپنانے جائیں جو چوتھے باب میں بیان کیے گئے ہیں۔ تاہم گرفتار ہونے کی صورت میں اس پر 200 پن جرمائی عائد کیا جائے یا پھر سزا کی دوسری حکمل کے طور پر اس کی انگلیاں کاٹ دی جانی چاہئیں۔

ترازو اور ناپ تول کے دیگر بیانے متعلقہ افرس سے ہی خریدنا ہوں گے دوسری صورت میں 12 پن جرمائی لागو ہو گا۔

اس کام میں مخصوص اشیاء کو کچھا کر برتن بنانا، مانکا لگانا، دھاتوں کے مرکبات بنانا اور ملبوس سازی شامل ہے۔ سارے چکر دیتے ہوئے یا تو تول میں دانت طور پر غلطی کرتے ہیں، کچھ مقدار کم کر دیتے ہیں یا کرا دیتے ہیں اور پھر اسے بدلتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہاتھ کی مثالمی بھی اکثر اوقات دکھا جاتے ہیں۔ ڈینڈی مار کر تول میں غلطی کی جاتی ہے۔ ترازو کی چوئی بھی رکھ لیتے ہیں یا چھوٹے سرکا ترازو برنتے ہیں۔ اس کے علاوہ کھوکھلی گردان والا، ناقص ڈوریوں والا، غیر معیاری کٹوریوں یا پلزروں والا، ڈوٹا ہوا اور مقناطیس لگا ترازو بھی دھوکا دینے کے لیے اس پیشہ کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔

”کرنیک“ کے عمل میں دو حصے چاندی اور ایک حصہ سونے کو اتنے ہی وزن کے سونے کے برادے سے بدلتا جاتا ہے۔ والا کا کے بدے سونا اڑا لیا جائے تو اے والا بدلتے ہیں۔ جب خالص سونے کے برادے کو تاباٹے ہوئے سونے سے بدلتے ہیں تو اس عمل کو اصطلاحاً ”سوٹا بدلتے ہیں۔“

سونے کی چوری کے عمل میں سارے جو اشیاء استعمال کرتے ہیں ان میں کھنائی کی تہ میں کھنیا دھات، دھات کا پہل، سنی، چمنی، دھاتوں کے پتے اور شورہ شامل ہیں۔

یہ لوگ بعض اوقات ایسی ترکیب پر بھی عمل کر گزرتے ہیں کہ کھنائی میں دراز پڑ جائے اور اس میں موجود سونے کے کچھ حصے یا زرات پیچے جاگریں۔ پھر ان میں سے چند زرے دوسری کھنیا دھاتوں کے زرور کے ساتھ ملا کر چن لیتے ہیں۔ اور انہیں ایک ساتھ ملا کر کچھا لیتے ہیں اس حرکت کو وسراون یا بکھیرنے کا عمل کہا جاتا ہے۔ کسی زیور کے اجزاء

کی تحقیق کرتے ہوئے سونے کی جگہ پر چاندی یا کوتی الی ہی دوسری کم قیمت اور گھٹیا دھات رکھ دینا بھی وسراوں نے۔

دو دھاتوں کو باہم ملاتے یا ٹائکا لگانے میں بھی دو اعلیٰ دھات کے حصوں کے ساتھ ایک گھٹیا دھات کا ٹکڑا لگا دیتے ہیں۔ یہ کے ٹکڑے پر سونے کا پڑا لاکھ سے منڈھ دینا گاڑھ پنیک کھلاتا ہے اس کا مطلب کمی منڈھائی ہوتا ہے۔ اگر ڈھیلا رکھا جائے تو ڈھیلی منڈھائی کہا جاتا ہے۔

بیش قیمت دھات کی ایک تہ کے نیچے یا دو تہوں کے درمیان کم قیمت دھات کی ایک تہ لگا دی جاتی ہے اور یہ عمل دو دھاتوں کو پچھلا کر آپس میں آمیز کرتے وقت واقع ہوتا ہے۔ سونے کے دو پتروں کے درمیان چاندی یا تابنے کا ایک پڑا بھی رکھ دیا جاتا ہے۔ تابنے کے ٹکڑے پر سونے کا پڑا چڑھا کر کنارے ہموار کر دیئے جاتے ہیں اور اسی طریقے سے تابنے یا چاندی کے نیچے بھی کمتر اور کم قیمت دھات چھپا کر کنارے پر الی تراس خراش کی جاتی ہے کہ کسی کو معلوم نہیں پڑتا۔ البتہ دونوں طرح کی منڈھائی کو سوئی پر جانچ کر، آواز سن کر یا گرم کر کے بہتر انداز میں پر کھا اور معلوم کیا جاسکتا ہے۔

ڈھیلی منڈھائی کو بدر آلم (FLOCOURTIA CATAPHRACTA) یا پھر جو جو بے پھل کے تیزابی رس یا نمکین پانی میں ڈبو کر معلوم کر سکتے ہیں۔ ٹھوس شے میں ستری گاؤ یا شکر کے ذرے اس طرح گرم کیے جاتے ہیں کہ سطح کے ساتھ ٹکجاتا ہو جائیں۔ ٹھوس چیزیں بھی گاندھارا کی ستری گاؤ ستری زرات کے ساتھ ملا کر اس طرح گرم کی جاتی ہے کہ سطح کے ساتھ ٹکجاتا ہو جائے۔ ان دونوں طرح کی ملاوٹوں کو پتا کر ہتھوڑی سے ہلکی ہلکی ضریب لگائی جائیں تو ملاوٹ کا بھید کھل سکتا ہے۔

سکے یا زیور میں نمک کی آمیزش والی ریت اس طرح گرم کی جاتی ہے کہ سطح سے پیوست ہو جائے۔ ایسا نہ سے یہ ریت اور نمک الگ ہو جاتا ہے۔

کچھ اشیاء پر لاکھ سے ابرک کی تہ منڈھ کر اس پر سونے یا چاندی کا دو ہرا پڑا چڑھا دیا جاتا ہے۔ اس نوعیت کی شے کو جس کے اندر شیشہ یا ابرک ہو پانی میں مطلق کریں تو اس کا ایک پہلو دوسرے کی نسبت زیادہ ڈھاتا ہے۔ اگر اس کو چمیدنے کی کوشش کریں تو سوئی آسانی سے ابرک کے اندر چلی جاتی ہے۔

نعلیٰ تکینے اور کھوٹا سونا چاندی ٹھوس یا بجوف چیزوں میں اصل کی جگہ لگائے جاسکتے ہیں۔ ان کو تپالیں یا ماں سک کر سخ ہو جائیں۔ اس کے بعد ہتھوڑی سے ضرب لگائیں تو کھوٹ کا پتہ چل جاتا ہے۔

چنانچہ ریاستی صراف کے لیے ضروری ہے کہ ہواہردارید، موگلوں اور سکوں کی خصوصیات، ترکیب، وزن اور اقسام کی بابت مکمل علم رکھتا ہو۔ منڈھائی کو جانپتے کے بہانے بعض اوقات کھوکھلی چیزوں، ڈوریوں یا پیالوں وغیرہ کو جو سونے یا چاندی کے ہوں ہتھوڑی سے ٹھوٹکا جاتا ہے۔ اس عمل کو ”ضرب“ کہتے ہیں۔ سونے یا چاندی سے منڈھا ہوا ہیسے کا ٹکڑا اصل کی جگہ رکھ دیا جائے اور اس کے اندر سے وحاتِ نکالی جائے تو اسے اوچمیدن کہا جاتا ہے۔

نکشنا سے ٹھوس ٹکڑوں کو کریڈا جائے تو اس عمل کو الیکھن کا نام دیا جاتا ہے۔ پر یورون سے مراد کپڑے کے کسی ٹکڑے پر ہڑتال، سخ عکھیا، شکرفا یا سیاہ نمک پھیر کر بعد ازاں کسی زیور کو اس پر رکڑتا ہے۔ اس نوعیت کی تراکیب سے سونے اور چاندی کی اشیاء کا وزن کم ہو جاتا ہے یا وہ گھس جاتی ہیں لیکن بظاہر ان میں کوئی کمی نظر نہیں آتی۔ اس خارے کا علم کسی دوسری شے کے ساتھ قابل کرنے سے ہوتا ہے۔ جہاں سے کوئی حصہ کاٹا گیا ہو اس کی قیمت کا اندازہ وکی ہی کسی دوسری چیز میں سے ویسا ہی ایک ٹکڑا قطع کر کے کیا جاسکتا ہے۔

شاید صراف جب کارگیر کو دیکھے کہ وہ فالتو اشیاء کو چیختنے میں بہت احتیاط سے کام لے رہا ہے یا ”اُل، اہرن، اپنی نشت، لباس کے جھوول، سر، زانو، کھیلوں اور باث وغیرہ پر بہت توجہ کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں اپنے بدن کو غور سے دیکھتا ہے، پانی کی کندالی یا کھٹالی کی طرف سے کچھ زیادہ ہی چوکتا ہے تو ان علامات کی روشنی میں اسے جان لیتا چاہئے کہ دال میں کالا ہے۔

چاندی میں ملاوٹ کی وجہ سے پیدا شدہ سختی، بدرگنگی یا جلطے ہوئے گوشت کی بو کا ہوتا اس میں کی گئی کھوٹ کا پتہ دیتا ہے۔

اس لے سونے سے تیار کی گئی اشیاء خواہ نئی ہوں یا پرانی، بدرگنگ ہوں، یا خوش رنگ انہیں اچھی طرح محققانہ انداز سے جانچا جائے، جمال ضروری ہو ملازمیں کو اس حوالہ سے غلطت برتنے پر جرمائے کی سزا دی جائی چاہئے جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے۔

مال خانے کی نگرانی

زرعی پیداوار کے حسابات پر نظر رکھنا مال خانے کے نگران کے فرائض میں شامل ہو گا۔ بادلہ اجتناس، ائاج کے مانگے ہوئے عطیات، قرض کے طور پر وصول شدہ ائاج، دھان تیل اور محاصل، تجارت وغیرہ کی صنعت، ہنگامی محاصل اخراجات کی فرد حساب اور سابقہ داجبات کی وصولی پر بھی سرکاری اراضی کی زرعی پیداوار جو زراعت کے حاکم کے ذریعے وصول ہوتی ہے۔ "سیتا" کہلاتی ہے۔

وہ نیکس جو پیداوار کے چھٹے حصے کی محل میں لاگو ہوتا ہے، رعایا کی جانب سے فوج کے لیے غلہ وغیرہ، مذہبی ضروریات کے لیے لگائے جانے والے نیکس، ماتحت رہیسوں کا خراج، راج کمار کی ولادت پر لاگو ہونیوالا نیکس، گنجائش دیکھتے ہوئے عائد کیے جانے والے غیر معمولی نیکس، مویشیوں سے پہنچنے والے نقصان کا تاوان بصورت جنس، نذریں، جھیلوں کے قریب واقع اراضی پر لاگو نیکس، راجہ کے تعمیر کردہ تالابوں کی قریبی زمینوں پر عائد نیکس یہ سب مملکت کے تحت آتے ہیں۔

غلے کی فروخت سے حاصل شدہ آمدن، غلے کی خریداری اور قرضے پر دیئے جانے والے غلے پر سود بصورت جنس، یہ امور تجارت کے ضمن میں آتے ہیں۔

غلے کے بد لے غلے نفع پر حاصل کرنا مباواز اجتناس کہلاتا ہے۔ مانگا ہوا غلہ اپر میٹک جکہ قرض لیا ہوا قابل واپسی غلہ پر میٹک کہلاتا ہے۔ دھان کوٹنا، مشروبات کی تیاری، دالیں، ہاتا مکنی اور پھیلوں کو بھوننا، آٹا چیننا، گذریوں اور کوکھوں کی مدد سے تیل کشید کرنا، گنے سے شکر پیدا کرنا یہ تمام کام ہمانکا کھلاتے ہیں اور جو کچھ بھول میں پڑ گیا ہو وہ ہنگامی محاصل کی تعریف میں آتا ہے۔

کسی کام کے متوقع اخراجات میں سے بچی ہوئی رقم، سرمایہ کاری، کسی ناکام ہو چکے

منصوبے کا بچا کچا روپیہ اخراجات کو بچانے کے ذریعے ہیں، رقم یا جس کی خصوص مقدار جو پیائش کے پیاناوں وغیرہ کے فرق یا غلطی کی طور پر حاصل کی جائے ویاج کھلاتی ہے۔

اپ استھان سابقہ واجبات کی وصولی کے عمل کو کہتے ہیں۔ نمک، شکر، تیل، غلہ اور اس سے متعلقہ تمام امور کا ذکر "مگر ان زراعت" سے متعلق بیان میں آئے گا۔ درختوں سے رنسنے والی گوند، تیل، کھنچن وغیرہ ان سب کو تیل میں ہی شمار کیا جائے گا۔ چینی اور قند، کھنڈ سار اور عرق ہنانا ان سب کو مجموعی طور پر "کشار" کہا جائے گا۔

وہ جو سمندر سے نکالا جاتا ہے یا سندھ سے آتا ہے، یہاں "یوک شار" شورہ۔ سورچل جو سورچل سے آتا ہے اور "اویجین" جو بخہر زمین سے برآمد ہوتا ہے تمام مل کر نمکیات کی ذیل میں آتے ہیں۔ انگور کے رس کی مصنوعات اور شد "مدھو" کھلاتے ہیں۔

مختلف اجزاء سے تیار ہونے والی اشیاء مثال کے طور پر شد، گز، انگور کا رس، جامن کا سست، کھل، مشرکا کا سست اور لمبی مرچ جس کے ساتھ خواہ چڑھتا کاست ملا ہو یا نہ ملا ہو اس کے علاوہ کھیرا، گنا، آم، ہڑ کا مرکب جو کچھ عرصے تک استعمال کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے یہ سب "شکنہ وسک" کھلاتے ہیں۔

بعض چل کئے پھلوں کی قسم سے ہیں۔ جیسے کرک (Carissa Carandas) ہلیہ (Myrobalam) (ترنج، کولا "چھوٹا" (JuJulea) انگور سے مشابہ رکھنے والا بدرا (Grewia Asiatica) سوری اور فالس (Flaourtia Cataphracta)

دہی، چھاچھہ، ترشہ، جو اتاج سے بنا جائے سیال ترشیاں ہیں۔ مرچ، سیاہ مرچ، زیرہ، چڑاپ، رمنک، چوک، دھنیا، سفید رائی، اورک، دمنا کا فورا صفر (Artimesia Indica) ماروک رجوز، میں چل (Vangueria Spinosa Hyperanthia)، شیگرو (Moringa) یہ سب جھلی یا تیز اشیاء کی فہرست میں شمار ہوتی ہیں۔

قطع کی صورت میں عوام کی یوقت ضرورت امداد کے لیے تو شہ خانے میں موجود کل سامان کا نصف حصہ محفوظ رکھا جائے اور باقی آدھا استعمال کیا جائے۔ پرانی اشیاء نئی اشیاء سے بدلی جاتی رہیں۔ اتاج میں پینے، بھوننے، کوئئے، دلنے، یا بھگو کے سکھانے کے عمل میں کیا کمی میشی ہوئی اس پر متعاقہ افسر کو نظر رکھنی چاہئے۔

کوڑوں اور دھان میں آدمی بھوسی نکل جاتی ہے۔ شالی (اعلیٰ چاول) آدمی سے آٹھواں حصہ کم، لوپیا آدمی سے تیرا حصہ کم، باجرہ آدھا، جو بھی آدھا، سور آدمی سے تیرے حصے تک کم رہ جاتا ہے۔ کچا آٹا اور ابیلے چاول ڈیوڑھے ہو جائیں گے۔ جو کا دلیہ دو گنا ہو جائے گا۔ کوڑوں، لوپیا، اور ک (Pani Cum) اور باجرہ پکنے کے بعد تین گنا ہو جاتے ہیں۔ باستی چاول، چتا، گنا اور شالی بھی چار گنا ہو جاتا ہے۔ غلہ بھکونے کے بعد دو گنا اور اتنا عرصہ بھیگنے پر کہ پھوٹ نکلے ڈھانی گنا تک ہو جاتا ہے۔ غلے کو تلا جائے تو پانچواں حصہ بڑھ جائے گا۔ دانے دار چھلیوں کے دانے تلے جانے پر دو گنے ہو جاتے ہیں اور اسی طرح چاول بھی۔

اسی سے اصل وزن کا پانچواں حصہ تل برآمد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نمبا (Indica) کشامرا اور کپتا سے بھی پانچواں جگہ تل، مدھوک (Azadirachta Barria Satifolia) اور انگنی (Terminalia Catappa) سے چوتھا حصہ تل نکلتا ہے۔

پانچ پل کپاس اور سن سے ایک پل دھاگے نکلتے ہیں۔ اگر چاول اس طرح پکایا جائے کہ پانچ درون شالی سے دس آڑھک خلکے بنے تو یہ باتی کے بچوں کے لیے موزوں ہو گا۔ دس آڑھک ہو تو شریر ہاتھیوں کے لیے اسی مقدار میں سے دس آڑھک سواری کے ہاتھیوں کے واسطے، ۹ آڑھک جنگلی ہاتھیوں کے لیے، آٹھ آڑھک پیادہ فوجیوں کے لیے، ۱۱ آڑھک فوجی افران کے واسطے، چھ آڑھک ملکہ اور شہزادیوں کے لیے اور پانچ آڑھک راجہ کے لیے مناسب ہو گا۔

چاول کا ایک پر ستر خالص اور ٹابت دانوں کا چوتھا پر ستر لوپ اور لوپ کا چوتھا حصہ بھی یا تل ایک آریہ کھانے کے لیے مناسب ہے۔ چھتنا حصہ پر ستر لوپ ایک فرد کے لیے۔ اس سے نصف مقدار میں تل نیج آدمیوں کے لیے۔ اسی راشن کا تین چوتھائی عورت کے لیے اور آدھا بچوں کے لیے موزوں ہو گا۔

ایک پل شکر، ایک پل نمک، آدھا کٹب تل، دو دھن مسالہ اور آدھا پر ستر دھنی میں پل چھلی پکانے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ اگر مقدار اس سے زیادہ ہو تو اسی نسبت سے باقی اشیاء بھی بڑھائیں۔

البتہ ترکاری یا سوکھی چھلی تیار کرنے کے لیے متذکرہ بالا مقدار سے دو گنا زیادہ مقدار

استعمال کریں۔

ہاتھی اور گھوڑوں کی خوراک موزوں جگہ پر بیان کی جائے گی۔ بیلوں کے لیے ایک درون ماش یا ایک درون جو انہی چینوں کے ساتھ ملا کر جو گھوڑے کے لیے مقرر کی گئیں ہیں، مطلوبہ خوراک ہے۔ علاوہ ازیں ایک تل کھلی یا دس آڑھک بھوسی، سے دو گنا زیادہ مقدار اوتھوں اور بھینسوں کے لیے چاہئے۔ لال چیتل و حماری دار ہرن اور گدھے کے لیے آدھہ درون، بڑے ہرن اور چیتل کے لیے ایک آڑھک، بکری، مینڈھے اور سور کے لیے آدھا آڑھک یا ایک آڑھک دانہ بھوسی کے ساتھ کافی ہو گا۔ آدھا پر ستمہ ابلا چاول بخ کے لیے اتنا ہی بگلے اور مور کے لیے اور ایک پر ستمہ ابلا چاول کتے کے لیے۔ شریر ہاتھیوں، پرندوں، مویشیوں اور دیگر جانوروں کی خوراک کا اندازہ اسی تناسب کو پیش نظر رکھ کر لگایا جاسکتا ہے۔

چونے کی بھٹی اور لوہے کو پکھلانے کے لیے لکڑی اور کونٹے کا ایندھن اور چوکر دیا جانا چاہئے۔ باور چیزوں، محنت کرنے والوں اور خدمت گزاروں کو بھی آٹا اور چوکر دیا جائے۔ جو اس میں سے باتی بخ رہے وہ چاول کی نکیاں اور بگھارے چاول بنانے والوں کو دیں۔

چھاؤ، بکس، نوکری، چھلنی، چھاج، دان دلنے کے اوزار، لکڑی کی بنی وھان کوئئے کی اوکھلی، بادوں دست، چکلی اور ترازو بات (پکانے کے عمل میں معاون) ضروری چیزوں ہیں۔ اجتس فراہم کرنے والے، نانپے والے، تولنے والے، محافظ، خاکروپ اور توں میں ارادی یا غیر ارادی غلطی کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے مقرر کردہ لوگ یہ سب وشنی کہلاتے ہیں۔

فضلوں سے حاصل بخ یا دانے زمین پر رکھے جاتے ہیں۔ گزر کو مونج کی رسیوں سے باندھا جاتا ہے۔ تخل کو لکڑی کے برتوں یا مٹی کے مرجناؤں میں محفوظ رکھا جاتا ہے اور نمک نام طور پر زمین پر ڈھیر کر دیا جانا ہی معمولات میں شامل ہے۔

کاروبار کی دلیلیں بھال

کاروبار کی مگرانی کا مجاز عدید اور دریا یا زمین کی پیداوار میں شامل ہر قسم کے مال و اسے تجارت کی طلب اور قیتوں کے اتار چڑھاؤ پر گھری نظر رکھے گا۔ یہ افسوس تجارتی مال کی مگرانی بھی کرے گا جو ذیکری یا تری کے راستے سے آئے گا۔ وہ یہ بھی طے کرے گا کہ ان کی خرید، فروخت اور تقسیم کے لیے کون سا وقت مناسب ہے۔ زیادہ وسیع پیانے پر تقسیم ہونے والا مال مرکزی طور پر تقسیم ہو گا اور جو باہر آتا ہے وہ مختلف منڈیوں کو فروخت کی غرض سے روانہ کیا جائے گا۔ دونوں طرح کا مال لوگوں کو سہولت کے ساتھ دیا جائے گا۔ مگرانی کرنے والے اتنا فائدہ نہیں اٹھائے گا جو لوگوں کے لیے گھاٹی یا تکلیف کی وجہ بن جائے۔

مستقل طلب کی حامل اشیاء کی تقسیم کے لیے وقت کی کوئی قید نہیں ہو گی اور نہ ہی ان کو ذخیرہ کیا جائے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ریاستی اسالاب چھوٹے تاجریوں کے ذریعے کمی منڈیوں میں مقرر کی گئی قیمت پر بیچا جائے اور وہ حاکم کے ایسے نقصان کا ازالہ کر دیں جو ناپ تول کے پیمانوں کے غیر معیاری ہونے کی وجہ سے اسے ہو۔ گنتی سے فروخت ہونے والی چیزوں کا ویاج گیارہواں حصہ، تول کرنے پر جانے والی اشیاء کا ویاج بیسیواں حصہ اور مقدار کے لحاظ سے بکنے والی چیزوں کا ویاج چھٹا حصہ ہوتا ہے۔

غمگانی کرنے والے افسر باہر سے مال اندر وون ملک درآمد کرنے والوں کے ساتھ خصوصی رعایت بھی کریں گے۔ تاجر وں یا کشتی چلانے والوں کو ٹیکس میں بھی چھوٹ دی جائے گی تاکہ وہ کچھ نفع کا سکیں۔ غیر ملکی لوگ جو مال درآمد کریں ان پر قرضے کا مقدمہ نہیں کیا جائے گا، مگر ایسا اسی صورت میں ممکن ہو گا اگر وہ مقامی لوگوں کی ساتھے داری سے کاروبار نہ کرتے ہوں گے۔

جو ریاستی مال بچیں وہ اس مال کی فروخت سے حاصل ہونو والی رقم کو لکھی کے بنے ایک سوراخ دار ڈبے میں جمع کرتے جائیں، یہ ڈبے ایک ہی جگہ رکھا رہے گا۔ دن کے آٹھویں پرہ میں وہ مختلفہ گران عمدیدار کو اپنی رپورٹ دیں گے کہ کتنا بکا اور کتنا باقی ہے۔ اس گران عمدیدار کو وہ بیٹے اور پیکانے بھی سونپ دیں گے۔ یہ مقامی فروخت کے اصول و ضوابط ہیں۔ ہیروئی ممالک میں ریاستی مال کی فروخت کے سلسلے میں گران افسروں کی طرح یہ تفیض کرے گا کہ مقامی مال کی مالیت تباولے میں لیے جانے والے ہیروئی مال کی قیمت کے مقابلے میں کیا ہے اور ہیروئی ادائیگی کے بعد کتنا نفع پختا ہے۔ ادائیگی کتنی حوالے سے ہوتی ہے مثلاً ہیروئی یادشاہ کو دیا جانے والا حصہ، فروخت کنندگان اور ان کے ملازمین کا محاوضہ، دریا پار کرنے کے لیے استعمال کی گئی کشتی کا کرایہ، فوجی چھاؤنسوں پر ادا کیا جانے والا نیکس، رہبداری کا بار برداری نیکس اور چنگلی کی ادائیگی۔ اگر کوئی منافع نہ پختا ہو تو وہ یہ جانچ کرے ہیروئی مال کی خریداری کے عوض کوئی مقامی اشیاء تباولے میں بھیجا جاسکتی ہیں۔ تب وہ اپنے مال کا چوتھا حصہ ٹھکلی کے محفوظ راستوں سے مختلف منڈیوں کو بھیجے۔ اگر اسے اچھے نفع کی امید ہو تو وہ ہیروئی ممالک کے شری افروں، سرحد کے محافظوں اور جنگلات کے ھنگات کرنے والوں سے دوستی کرے۔ اسے یہ طہانیت ہوئی چاہئے کہ اسکی متابع اور اس کی زندگی بالکل محفوظ ہیں۔ مطلوبہ منڈیوں تک نہ پہنچ سکنے کی صورت میں وہ کسی بھی ایسی منڈی میں مال فروخت کر دے جہاں ادائیگیاں نہ کرنی پڑیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے ملکوں میں بھری راستے سے مال لے جائے۔ اس صورت میں اسے یہ معلوم ہوتا چاہئے کہ بار برداری کا خرچ کیا ہو گا۔ راستے میں خواراک کا خرچ، تباولے میں لیے جانے والے ہیروئی مال کی قیمت، رستے میں پیش آنے والے متوقع دیگر اسفار، خطرات سے پہنچنے کی تدابیر اور جن تجارتی شروعوں میں وہ جائے گا ان کی تاریخ۔۔۔ یہ سب معلومات حاصل کرنے کے بعد وہ دریاؤں کے کناروں پر آپا زیادہ مالی فائدہ دینے والی منڈیوں میں لے جائے اور جہاں سے منافع ملتے کی توقع نہ ہو ایسی منڈیوں میں اسے گزیر کرنا چاہئے۔

باب: 17

جنگلات کا نگران

جنگلات اور ان کی پیداوار کا نگران عمدیہ اور عمارت سازی کے لیے لکڑی کے حصول اور دیگر مقاصد کے لیے اس افرادی قوت اور نفری سے کام لے گا جو کہ جنگلات کی حفاظت پر مقرر کی گئی ہو گی۔ وہ نہ صرف جنگلات میں سود مند کام شروع کروائے گا بلکہ تاؤان اور جرمائے کی رقمیں بھی مقرر کرنے کا مجاز ہو گا۔ یہ تاؤان اور جرمائے ان لوگوں سے وصول کیے جائیں گے جو ہنگامی حالات اور اچانک نازل ہونے والی قدرتی آفات کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ضرورت کے بغیر عام حالات میں جنگلات کو نقصان پہنچائیں گے۔

جنگلات کی پیداوار کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(1) ساکا (ساؤوان) تنش DALBERGIA OUGEINESIS

(2) دھنون ارجن TERMINALIA ARJUNA

(3) تلک BARLERIA CRISTATA

(4) مدھوک BASSIA LATIFOLIA

(5) تال PALMYRA

(6) ششپا DALBERGIA SISSU

(7) راجاون MIMSOPOS KANKI

(8) ارمید FETID MEMOSA

(9) کھدری MEMOSA CATECHU

(10) شرش MEMOSA SIRISHA

(11) مل VATICA ROBESTA

(12) تال سرج SHOREA ROBESTA

(13) اشو کرن VATICA ROBESTA

(14) سوم ولک

(15) کشامرا

(16) پتیک و حتو MIMOSA HEXANDRA

یہ سب عمارتی لکڑی کی اقسام ہیں۔

انچ، چمی، چاؤ، ونزو، مشا، ساتین، لک، اور بھالک وغیرہ باس کی مختلف قسمیں ہیں۔

وتمرا (بیت)، شوک ولی، واشی، شیام تا، اور ناگ تایجی چھالیہ بلیں ہیں۔

اسی یا انسی، گوئے دھک، شن، ارک، مرور چھلی اور چنپلی (مالٹی) یہ سب ریشه دار پودے ہیں۔

نیجایا، نیج اور بلن (ELEUSINE INDICA) وغیرہ دو پودے ہیں جو کہ رسیاں تیار کرنے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

تلی، بھورج اور تال مختلف طریقوں سے مفید اور قابل استعمال پتوں کے حامل پودے ہیں۔

کم تک (BUTEA FONDOSA) اور کمبه یا کسنہزا پھولوں کے درخت ہیں۔

کاک، ونسابیہ، اشترک، سارک، کول، داروک، کال، سکنک، نیم و ت، مارکٹ، گورادر، بالک، ولی تک، کشم، حماوش، ستا، میش رنگا اور ہالیں جیسے پودے زہریلے شمار کیے جاتے ہیں۔

سانپ بھی زہر کے زمرے میں آتے ہیں انہیں پتاریوں اور ہانڈیوں میں رکھا جاتا ہے۔

نیل گائے، ہرن، گائے، گیندا، گواہ یا گیال، گورگ، چر گائے، بھینسا، شیر، ہاتھی، ببر، شیر، گوہ یا سو سار، تیندو، سفید گوہ اور مگر مجھے جیسے جانوروں کی کھالیں کام میں آتی ہیں۔

مندرجہ بالا تمام اور دوسرے جانوروں جیسے سانپ، موشی اور پرندے، ان کی ہڈیاں، پت، پٹے، سینگ، دانت، کھرا اور دیں بھی کام میں لائی جاتی ہیں۔

ہیتل، پارہ، نین، سیسر، جست، کافنی، ورت، لوبہ اور تانبا دھاتوں کے نام ہیں۔

مٹی چھال اور بیت سے برتن سازی ہوتی ہے۔ راکھ، کونک اور بھوسا بھی کام میں لائی جاسکتے والی اشیاء ہیں۔

جنگلات ہی سے لکڑی حاصل کر کے جگلی جانوروں، مویشیوں اور پرندوں کے لے باڑے یا خبرے وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں۔ جلانے کی لکڑی جو ہم بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں اور مندرجہ بالا جانوروں کا چارہ بھی جنگلات سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ جن اشیاء کی روز مرہ زندگی میں یا قلعوں کی حفاظت کے حوالے سے ضرورت ہوتی ہے، جنگلات کا گران افسر شر کے اندر یا شر سے باہر ان کے کارخانے قائم کرے۔

باب: 18

سامان حرب کی ذخیرہ گاہ کا عمدیدار

لڑائی، قلعوں کی تعمیر یا دشمن کے قلعوں کی تخریب و تجذیب کے لیے کام آنے والے ہتھیار، زرہ بکتر، پہیے اور دوسرے جنگی لوازات اسلحہ خانے کا نگران طے کی گئی اجرت اور مقررہ وقت کے اندر قابل بھروسہ سائز مندوں سے تیار کرائے گا۔

مقررہ جگہوں پر رکھنے کے علاوہ اس تمام جنگی سامان کو نہ صرف ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھا بلکہ دھوپ دینے کے لیے اسلحہ خانے سے نکلا بھی جائے گا۔

ایسے ہتھیاروں کی خاص طور پر حفاظت کی جائے جن کے نبی، گرمی یا دیک سے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

ہتھیاروں کی اقسام، وضع، خصوصیات اور سائز کی پڑتال کی جانی چاہئے۔ اس بات کی بھی جائیج ہوئی چاہئے کہ ان کی قیمت کیا ہے، تعداد کتنی ہے اور یہ کس طرح حاصل کیے گئے۔

اردھ پاہو، پرچائیک، یا نک، سنجھائی، بموکھ، دشواں گھاتی، جام و گھن اور سرو بھدر گڑی ہوئی بھاری مشینیں ہیں جو آسانی سے منتقل نہیں کی جاسکتیں۔

چکر، ترشول، شانگھنی، اودھ گھاتم، آسچاتم، کدال، پرک حلا، گڈا، گدر، نال درنت، موسل، ہستی وارک، پانچالک، دیو ڈندا، اور سکار کا ایک سے دوسری جگہ منتقل ہو جانے کے قابل ہیں۔

تراسک، کرپن، ہانیہ، وراہکرن، تو مڑ، کنندہ، بانک، ٹھنٹی، پراس، بندووال اور شول وغیرہ ہتھیاروں کی ساخت جوتے کی ہل سے بہت حد تک مشابہت رکھتی ہے۔

تاڑ، چاپ (بانس کی ایک قسم) اور دارو (گڑی کی ایک خاص قسم) اور شرینگ یعنی سینگ کی بنی ہوئی کمانیں بالترتیب کندڑ، ڈرون اور حنش کملاتی ہیں۔ کمان کی ڈوری مورو

ارک، آک، سن، گویدھو، دیو یعنی پانس کا کھپرا اور تانٹ سے تیار کی جاتی ہے۔
تیواروں کی مختلف اقسام میں ناراچہ، شیکا، دینو، ڈائدا سن اور سار شامل ہیں۔ تیواروں کو
بڑی، لوہے اور لکڑی سے اس طرح تیار کیا جائے کہ وہ چیرنے، پھاڑنے اور کامنے کی الیت
کے حامل بن جائیں۔

مختلف اقسام کی تیواروں میں منڈلاکر، ترمش، آس، مشتی، اور نس شامل ہیں۔ پانس کی
جز، گینڈے یا بینیے کے سینگلوں اور لکڑی یا ہاتھی دانت سے تیواروں کے قبضے بنتے ہیں۔
چکر، کلماؤ، کند چھیدنا، پرشو، نیس، کدال اور کھنتراءستے کی طرح تیز دھار
ہتھیاروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

روپچی یعنی پچکی کا پاٹ، پاشان، مشتی پاشن، نیتر، گوشن اور پھر بھی ہتھیار ہی کھلاں میں

گے۔

کوچہ، لوہ جالک، شوترک اور پسہ کھر کے علاوہ گوہ، ہاتھی، گائے، جنگلی بینیے، یا گینڈے کے
سینگلوں سے جڑے اور لوہے یا کھال سے تیار کیے گئے زرہ بکتر ہیں۔ اسی طرح ہاتھوں کی
حافظت کے لیے ناگورک، چھاتی کے تحفظ کے لیے کڑپاس، گردن کے پچاؤ کے لیے کٹھو
تران، سر کو حملہ سے محفوظ رکھنے کے لیے خود اور گھٹنوں، ایڑیوں اور جسم کے باقی حصوں
کے تحفظ کے لیے کچنا، ناگورک، پسہ اور واراون بھی جنگلی سازو سامان میں شمار کیے جاتے
ہیں۔

جسمانی پچاؤ کے لیے اپریتی پت، چرم، ولدہ، دیتی، کنکا، ہستی، کواٹا، کسترن، دھمنی کا اور
تال ملا جیسے آلات حرب اور جنگلی لوازمات استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

رتھوں، ہاتھیوں اور گھوڑوں کے سازو سامان کے علاوہ ان کو ہائکنے کے لیے برے
جانے والے آنکھ وغیرہ بھی جنگلی حوالے سے ہتھیاروں ہی کی فہرست میں جگہ پاتے ہیں۔
بنگلی سازو سامان کے حوالے سے ماہر کارگروں کی کوئی نئی انجاد یا دوسری الیک اشیاء جو
دشمن کو دھوکہ دینے اور جہاہ کرنے کی الیت رکھتی ہوں اسلحہ خانے میں رکھی جانی چاہئیں۔
اسلحہ خانے کی نگرانی کرنے والا حکومتی عہدیدار ہتھیاروں کے ضیاع، استعمال اور ثبوت
پھوٹ کا حساب رکھے اور ان کی طلب اور رسد کی صحیح خطوط پر جانچ پر تال کرے۔

پیمائش اور ناپ تول کے آلات کا نگران

ناپ تول اور پیمائش کرنے کے لئے مدد و معاون آلات اس شعبہ کا نگران ریاستی
عمردیدار خود تیار کروائے گا۔

دس ماٹے یعنی ماش کے دانے = ایک سورن ماشہ

16 سورن ماشہ = ایک کرش یا سورن

4 کرش = ایک پل

88 سرسوں کے دانے = ایک نقری ماشہ

16 نقری ماشہ = 20 مولی کے بچ

20 دانے چاول = ایک دھرنہ ہیرا

آدھہ ماشہ، ایک ماشہ، دو ماشہ، چار ماٹے، آٹھ ماٹے، ایک سورن، دو سورن چار سورن،
آٹھ سورن، دس سورن، بیس سورن، تیس سورن، چالیس سورن، اور سو (100) سورن وزن
کے مختلف آلات پیمائش و ناپ تول بننے ہیں۔ اسی طرح دھرنوں کے بھی باٹ تیار کیے
جاتے ہیں باٹ پتھر یا لوہہ سے تیار کیے جائیں یا پھر ایسی اشیاء کے جو موکی اثرات کی وجہ
سے نہ تو سکریں اور نہ ہی پھیل جائیں۔

ایک پل وزن اور چھ انگل لمبائی کے ہیرم یا ڈنڈی سے لیکر دس مختلف طرح کے کاتے
ہنائے جائیں جس کے ہیرم کا وزن ایک ایک پل اور لمبائی آٹھ انگل کے حساب سے
برحالتی جاتی رہے۔ ہر ایک کے ایک یا دونوں کونوں پر ایک ایک پلڑا باندھ دیں۔ ایک اور
بڑی ترازو سم ورت 53 پل وزن اور آٹھ انگل لمبائی کی تیار کی جائے۔ اس کے سرے پر 5
پل کا پلڑا ہو گا۔ ڈنڈی کی افقی پوزیشن کا ایک کرش تولنے کی صورت میں ان نقطے پر جماں
وہ نحیک نحیک افقی پوزیشن میں ہو نشان لگا دیا جائے گا۔ اس نشان کے بامیں طرف بھی

ایک 12۔15 اور 20 پل کے نشان ہوں گے اس کے بعد دس سے لیکر سے تک دس دس پل کے نشانات ہوں گے۔ رکش کے نقطے پر ”نامندی“ کا نشان ثبت کر دیا جائے۔ اسی طرح ایک اور ترازو ”پرمانی“ بنائی جائے گی جس کا وزن ہم ورقی سے دو گنا اور لمبائی 96 انگل ہونی چاہئے۔ اس کی ذمہ داری پر بھی اس کے اصل وزن کے علاوہ سو، پچاس اور بیس کے علاوہ سو سے آگے کے نشان کھود دیئے جانے چاہئیں۔

20 ملا = بیمار

10 دھرن = اپل

100 پل = آیمانی (حکومتی آہمنی کا پیکان)

عام تول، حرم کی تول (حکومتی تول) سے اور مانزمین کی تول بدرجہ کم ہوتی جاتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں ایک پل راج تول سے آدھا دھرن کم ہوتا جاتا ہے اور اس طرح لمبائی میں 6 انگل کے برابر۔

جوار، نمک، دھاتوں اور گوشت کے علاوہ دوسری تمام اشیاء کے تول میں سے حاکم کو پہلی دو توں کے مقابلہ میں پانچ پل زیادہ حصہ دیا جائے گا۔ تول کے نشانات اور یاںوں کے ساتھ لکڑی کی آٹھ باتھج بیسی ترازو ایک چوتھے پر سور کی طرح کھڑی کی جائے گی۔ ایک پر ستم چاول پکانے کے لیے 25 پل لکڑی بطور ایندھن درکار ہو گی۔ اسی حساب سے دوسری مقداروں کا اندازہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ یہ اوزان اور ان اوزان کے متعلق بیانوں کا ذکر تھا۔ اس تفصیل سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔

200 پل، ماش = ایک درون (آیمان، حکومتی تول)

1/2 187 پل ماش = ایک عام درون

175 پل ماش = ایک شاگرد پیشہ کا درون

سازھے سولہ پل ماش = حکومتی محل کا درون

کذسب اور آدھک پر ستم میں سے ہر ایک مذکورہ درون سے چوتھے حصے کے برابر کم ہوتا ہے۔

16 درون = اوواری

20 درون = امکبہ

۱۰ درون = اودہ

سوکھی ہوئی اور مضبوط لکڑی سے مکعب پیائش کے پیانے اس طرح بنائے جائیں کہ بھر جانے پر اتاج کی اوپر والی مخوذگی تہ سو سانچے کے منڈ پر ہو وہ کل مقدار کے چوتھے حصے کے برابر ہو۔ یا سانچے ایسا ہو کہ وہ چوتھا حصہ بھی اس میں بھرا جاسکے۔ مائع اشیاء تو پیانے یا سانچے کے منڈ کے ساتھ ہموار ہی رہیں گی۔

چونے کی قلعی، پھول، کولنہ، پھل، بھوسی، اور شراب تولتے وقت اوپر کی مقدار چوتھے حصے سے دو گنی زیادہ دی جائے۔

ڈیڑھ پن = اگر ایک درون کی قیمت ہے تو

تیرا حصہ پن = آوھک نصف کی قیمت

6 ماٹھے = ایک پر تحریکی قیمت

ایک ماٹھہ = ایک گذہ مب کی قیمت

مائش مائع مقداروں کی قیمت اوپر دی ہوئی قیتوں سے دو گنی ہو گی۔ باٹوں کے ایک سیٹ کی قیمت بیس پن ہو گی جبکہ ترازوں کی قیمت ۲/۳ پن ہو گی۔

باٹوں پر نپے لگانے کی فیس متعلقہ گران افسر 4 ماٹھے لے گا۔ بغیر مریما نہیں کے غیر منظور شدہ باث استعمال کرنے والے کو ۲۷ پن جرمائے ہو گا۔

نپے لگانے کی فیس ہر دو کانڈار ایک کانٹی فی یوم کے حساب سے متعلقہ افسر کو ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ کمی فروخت کرنے والے تاجر خریداروں کو بتیسو ان حصہ بطور "تپت ویاج" زیادہ دیا کریں گے۔ یہ زائد مقدار کمی کے سیال ہونے کی وجہ سے اصل مقدار میں ہونے والی مکمل کی کا ازالہ تصور ہو گی۔ اسی طرح تمل فروخت کرنے والے 64 وار، حصہ زیادہ دیں گے۔ مائع چیزوں کے بیوپاری پیچاؤں حصہ برتن کے منڈ پر سے بھے جانے یا تہ میں جنم جانے والی مقدار کے ازالے کے طور پر زائد دیں گے۔ کمبھے کے آٹھویں، آوھے اور چوتھے حصے کے برابر وزن کے بیاث بھی ساخت کیے جائیں گے۔

84 گذہ مب کمی ایک وارک کے برابر مانا جاتا ہے اور 64 گذہ مب تمل بھی ایک وارک ہی کے برابر تصور کیا جاتا ہے۔ وارک کا چوتھا حصہ خواہ وہ تمل کا ہو یا کمی کا گھانکا کھلاتا ہے۔

باب: 20

وقت، فاصلے اور رقبے کی پیمائش

8 پرمانو (27) = مساوی ہیں رتحہ کے پہیے سے اڑنے والے ایک ذرے کے

8 ذرے = ایک لکشا

8 لکشا = ایک یو کا (جوں کی کسر)

8 یو کا = ایک جو

8 جو = ایک انگل یا انج کا تین چوتھائی

4 انگل = ایک دھر گرہ

8 انگل = ایک مٹھی

12 انگل = ایک و تاسی یا چھالیا پورش

14 انگل = ایک شمس، شال یا پیر

2 و تاسی = ایک ارتقی یا ایک پر جا پتیہ باتھ

2 و تاسی + 1 دھر گرہ = ایک باتھ جو ترازوں، پیانوں اور چاگاہوں کی پیمائش میں شمار

کیا جاتا ہے۔

2 و تاسی + ایک دھر مٹھی = ایک سکھلویا ایک کمس

ایک دھر مٹھی + 42 انگل = ایک سکھلو کے برابر لیکن آرائشوں اور لوباروں کی

اصطلاح میں نیز فوجی قلعوں، محلات یا چھاؤنوں کی تعمیر کے سلسلے میں

54 انگل = ایک باتھ۔ عمارتی لکڑی کے جنگلات کی پیمائش کے لیے

84 انگل = ایک دیام، رسول یا کھدائی کی گمراہی کو انسانی قد کے حساب سے نانپنے کے

لئے۔

4 ارتقی = ایک ڈنڈا یا ایک لکان (دھنس)

108 انگل = ایک "گارہ پتیہ دھنٹش" (کمان) جو کہ ترکھانوں کا پیانا ہے یہ بیان
قلعوں اور سڑکوں کے علاوہ دیواروں کی پیمائش کے لیے مقرر ہے۔

108 انگل = ایک پورش

192 انگل = ایک ڈنڈا۔ یہ ہم لوگوں کی نذر کی جانے والی زمین کی پیمائش کے لیے۔

10 ڈنڈے = ایک ربو

2 ربو = ایک پرمیش (مرلح پیمائش کی ناپ)

3 ربو = ایک نورتن (مرلح پیمائش)

3 ربو + 2 ڈنڈے = ایک بازو

1000 ڈنڈے = ایک گوروت (گائے کی آواز کی پہنچ کی حد)

4 گورتے = ایک یوجنا

یہ سب تو تھے عمودی اور مرلح پیمائش کے پیانا اور اب وقت کی پیمائش کے پیاناوں
اور طریقہ کار کی طرف آئیں:
وقت کی تقسیم اس طرح ہے:

ترٹ، لو، نمیش، کاشنا، کلا، ناکا، ممورت، چاشت، پھر، دن رات، کچش، میند، رت
اور گیگ (28)

2 ترٹ = ایک لو

2 لو = ایک نمیش

5 نمیش = ایک کاشنہا

30 کاشنہا = ایک ناکا

40 کلا = ایک ناکا

12 ناٹکا = ایک ممورت

15 ممورت = ایک دن اور ایک رات

ایسے دن رات چیت اور کوار مینے میں پڑتے ہیں پھر چھ مینے بعد یہ تین ممورت کے
برابر گھستتا ہے۔

جب سائے کی لمبائی آنھ پرش یا 96 انگل ہو تو اسے دن کا آنھواں حصہ شمار کریں

گے۔ 6 پر ش یا 72 انگل ہو تو دن کا چودھواں حصہ کیس گے۔ چار پر ش ہو تو دن کا چوتھا حصہ سمجھا جائے گا۔ اگر سائے کی لمبائی 18 انگل ہو تو $\frac{3}{10}$ ایک ہو تو $\frac{4}{8}$ ایک ہو تو 3/8 اگر سایہ بالکل غائب ہو تو آدھا دن سمجھا جائے گا۔ جب دن ڈھلانا شروع ہو جائے تو یہی مقداریں اور طریقہ کار مندرجہ بالا ترتیب کے بر عکس شمار ہوں گے۔

صرف اسائزہ کے مینے میں ہی کوئی بھی سایہ نصف النہار پر دکھائی نہیں دیتا۔ اس کے بعد ساون سے لیکر اگلے چھ مینے تک سایہ بتدریج دو انگل تک بڑھتا ہے اور اگلے چھ ماہ تک دو انگل کے برابر ہی سایہ گھنتا ہے۔

ایک پکش پندرہ دن رات کا ہوتا ہے۔ روشن چاند کی راتوں کے پکش کو شکل کتنے ہیں اور چاند کے پندرہواڑے کو بہل کما جاتا ہے۔ دو پکشوں کا ایک مینے ہوتا ہے اور تیس دن رات مل کر ایک عملی مینے بناتے ہیں۔ انہی تیس دن راتوں کے ساتھ ایک دن اور شام کر دیا جائے تو ششی مینے بن جائے گا اور اگر انہی تیس دن راتوں میں سے آدھا دن کم کر دیا جائے تو ایک قمری مینے تشکیل پاتا ہے۔ 27 دن اور رات مل کر ایک ساوی مینے بن جاتا ہے۔ 30 ماہ میں ایک بار ادھری مینے آتا ہے۔ اس مینے کو قمری سال میں برحک کراس کو ششی سال کے ساتھ ملایا جاسکتا ہے۔ 35 برس کے دوران ایک مرتبہ گھوڑوں کی دیکھے بھال کرنے والوں کا مینے یا "مل ماس" آتا ہے۔ 40 ماہ میں ایک بار ہاتھی یا نوں کا "مل ماس" بھی وقوع پذیر ہوتا ہے۔ دو مینتوں پر مشتمل ایک رت ساون اور بھادوں برسات کے مینے ہیں۔ اسوج اور کاتک خزان کے مینے شمار ہوتے ہیں۔ اگھن پوس سردویوں کی رت کے مینے ہیں جبکہ ماگھ اور پھاگن خوٹکوار خنکی کے ماہ کھلاتے ہیں۔ چیت اور بیساکھ بہار کی رت کے مینے ہیں اور اسی طرح جینھے اور اسائزہ گرمی کے پرشدت موسم کے دو مینے کھلاتے ہیں۔ ماگھ اور پھاگن کے بعد گرمی کا موسم آتا ہے۔ اس کے بعد برسات کی رت آتی ہے اور برسات کا سوم گزرتے ہی سردویوں کا اعتدال استوائی سے گرینز شروع ہو جاتا ہے۔ دو اعتدالوں سے مل کر ایک سال بنتا ہے جبکہ پانچ سال ہوں تو ایک جگ تشکیل پاتا ہے۔

سورج ہر روز دن کا سانحواں حصہ کم کر دیتا ہے۔ اس نسبت کو شمار کیا جائے تو ہر مینے بعد پورا ایک دن کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح چاند بھی ہر نئے دن کے ساتھ سانحواں حصہ دن کے برابر پہنچے رہ جاتا ہے۔ اسی لیے ہر تیسرے سال چاند اور سورج ایک ایک محکم دلائل و براہین سے مزین متتنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں زائد پیدا کر دیتے ہیں۔ پلاگری میں آتا ہے اور دوسرا پانچ سال یا ایک جگ کے اختتام پر بڑھ جاتا ہے۔

محصول چونگی اور اس کا منتظم

چنگی کے جملہ کام کاچ کا انتظام کرنے والا حکومتی عمدیدار شرکے پڑے دروازے کے پاس ایک چنگی قائم کر کے اس کا جمعنڈا لرائے گا جس کا رخ شمال یا مشرق کی جانب ہوتا چاہئے۔ چار سے پانچ الہکار یہ تحریر کرنے پر مقرر کیے گئے ہوں گے کہ تاجر کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں اور کیا مال لائے ہیں؟ وہ یہ بھی جانچ پر تال کریں گے کہ مال پر پسلے کس جگہ مر گئی ہے۔ جن تاجروں کے مال پر پسلے مردہ ہو گئی وہ معمول کا نیکس ادا کرنے کی بجائے دو گنا محصول دینے کے پابند ہوں گے۔ اگر کسی مال پر گئی مر جعلی ثابت ہو گئی تو مال کا مالک تاجر اصل نیکس کی شرح سے آٹھ گنا زائد جرمانہ ادا کرے گا۔ اگر نشان مٹاویا گیا ہو گا تو اس صورت میں یوپاری کو "گھانکا ستحمان" میں کھڑا رکھا جائے گا۔ ایک مال کی تصدیقی مر دوسرے مال پر اور دوسرے کی پسلے مال پر ثابت ہو تو اس صورت میں تاجر ہر گھانک، یا نک پر ۱۱/۴ پن جرمانہ ادا کرے گا۔

کاروباری حضرات اپنا مال چنگی کے جمعنڈے کے پاس رکھ کر اس کی مقدار اور قیمت بتائیں گے اور تین بار آواز لگائیں گے کہ "اس مال کو اس قیمت پر کون خریدتا ہے؟" یہ آواز سن کر جو شخص مال کی بولی دے اس کے باٹھ پر مال فروخت کرنے کے تاجر پابند ہوں گے۔ اگر کسی وجہ سے خریدار اصل قیمت سے زیادہ بولی لگائیں سے تو زائد قیمت اور چنگی کے واجبات سرکاری خزانے میں داخل کر لیے جائیں گے۔ محصولات یا ریاستی نیکس کے ذر سے اگر مال کی قیمت یا مقدار کم کر دی جائے تو اس صورت میں بھی بوج فرق ہو گا اس کے برابر رقم محصولات سمیت سرکار کے خزانے میں جمع کری جائے گی۔ اس کا مقابل بھی ہے اور وہ یہ کہ یوپاری سے چنگی کے واجبات کی عام شرح سے آٹھ گنا زائد رقم وصول کی جائے۔ اصل مال کو گھنٹیا اور نکلنے والے کے نیچے چھا کر چنگی کے واجبات سے بچنے کی کوشش

کرنے کے مرعک تاجروں کو بھی یہی سزا دی جائے گی۔

اگر مال کی قیمت اس غرض سے بڑھا کر جاتی جائے کہ یوں کے خواہشند یوں یوں سے باز رہیں تو زائد قیمت اور دو گناہیں سرکاری خزانے میں جمع کر لیا جائے گا۔ مال کو خواہ مگر ان افرادی چھپائے اسے بھی اتنی ہی سراطلے گی۔

کوئی بھی مال نحیک نہیک نہیں تاپا، تولا یا شمار کیا جانے کے بعد ہی فروخت کے لائق سمجھا جائے گا۔

جن اشیاء پر چنگلی کے واجبات کی چھوٹ ہے یا پھر جو اشیاء انتہائی کم قیمت ہیں ان پر مصروف وصول کرنے کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا جائے گا مگر جو تاجر ان چنگلی کے جھنڈے سے مخصوصات ادا کیے بغیر گزر جائیں گے ان پر مال کی نوعیت کے حساب سے مقررہ اور رائج شرح سے آئندہ گناہ زائد رقم وصول کر کے محاصل کی مدد میں سرکاری خزانے کا حصہ بنائی جائے گی۔ شرمن آنے جانے والوں کو اچھی طرح یہ اطمینان کر لینا چاہئے کہ جو مال سڑک پر جا رہا ہے اس پر واجب مخصوصات چنگلی پر ادا کر دیئے گئے ہیں یا ابھی ادا نہیں کیے گئے ہیں۔

گنواداں، جنیو، (29) پہنانے کی رسم، موئذن، پوجا، زپچکی، تھنے، جیز، شادی اور مدد ہی رسموم کی ادائیگی میں برقراری جانے والی چیزوں پر چنگلی نہیں لی جائے گی مگر جو اس معاملے میں دروغ گوئی سے کام لے اسے وہی سزا دی جائے جو چور کو چوری کرنے کی پاداش میں بھگتنا پڑتی ہے۔

اگر کچھ تاجر دھوکے سے مال بغیر چنگلی دیئے گزاد کر لے جانا چاہیں یا مال کا کچھ حصہ چھپا کر تیکیں دیئے بغیر نکالنے کی کوشش کریں تو ان لوگوں کو چھپا کریا دھوکے سے نکالے جانے والے مال کی مالیت کے برابر جرمانہ کیا جائے اور متعلقہ مال بھی ضبط کر لیا جائے۔ جو شخص گائے کی گوبر کی قسم اخناکر مال چوری چھپے نکال کر لے جائے اور مصروف نہ دے تو اسے انتہائی سخت سزا دی جائے۔ جب ہتھیار، زرہ بکتر، رتحیں، دھاتیں، جواہر، غلمہ یا مویشی وغیرہ درآمد کرنے کی کوشش ہو تو اس کوشش میں ملوث ملزم کو ممنوع سامان درآمد کرنے کی پاداش میں وہ سزا دی جائے جو ایک اور جگہ تجویز کی گئی ہے۔ ایسے شخص کا مال فوراً ہی ضبط کر لینا چاہئے۔ ان میں سے اگر کوئی چیز بچنے کی نیت سے لائی گئی ہے تو اس چیز کو قلعے

اور فیصل سے بہت دور لے جا کر بغیر چنگلی کے فروخت کر دیا جائے۔ جو افسر سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہو گا وہ سوا پن سڑک کا نیک سڑک پر سے لے جائے جانے والے مال پر وصول کرنے کا مجاز ہو گا۔ وہ مال کی ہر کھیپ پر ایک ماشہ وصول کرنے کا بھی پابند ہو گا۔ یہی افسر نعل لگے جانور پر ایک پن، مویشیوں پر آدھ پن اور چھوٹے چوبائیوں پر ایک پن کا چوتھا حصہ فی راس وصول کرے گا۔ سرحدوں کا حفاظ افسران نقیضان کا خود ذمہ دار بھی ہو گا جو اس کی حدود کے اندر تاجریوں کو اخانتا پڑے گا۔

یہ افسر ادنیٰ اور اعلیٰ اشیاء کا تعین کرنے کے لیے مال کو اچھی طرح جانچ پر کھ کر اس پر اپنی مر لگا دے گا اور اس کو چنگلی کے متعلقہ سرکاری عمدیدار کے پاس روانہ کر دے گا۔ اسی طرح وہ بادشاہ کی طرف اپنے ایک جاسوس کو مال کی قیمت اور مقدار سے آگاہ کرنے کی خاطر بیسیجے گا۔ یہ اطلاع پانے کے بعد حاکم چنگلی کے متعلقہ افسر کو تمام تر تفصیلات سے باخبر کرے گا تاکہ اسے معلوم ہو کہ بادشاہ کس قدر باخبر ہے۔ چنگلی کے محصولات وصول کرنے اور باقی معاملات کی تنظیم کرنے کا مجاز افسر تاجریوں کو بتائے کہ فلاں فلاں مال آیا ہے اور چھپ نہیں سکتا کیونکہ بادشاہ ہر معاملے کے بارے میں چھوٹی سے چھوٹی یات کا بھی علم رکھتا ہے۔

ناقص اور کم قیمت مال کو چھپانے پر 8 گنا جرمانہ عائد کیا جائے اور اعلیٰ مال تمام کا تمام بحق سرکار فوراً "خطب" کر لیا جانا چاہئے۔ ایسا مال جس کا ملک کے اندر آتا ہے کاریا خلہ رہا ہو کسی بھی صورت اندر نہ آنے دیا جائے اور جو اعلیٰ قسم کا بہت منگا مال ہو وہ ضرور آنے دیتا چاہئے۔ اس کے علاوہ ایسے بیچ جو آسانی سے دستیاب نہ ہوں جب ملک کے اندر لائے کی کوئی تاجر کوشش کرے تو اس پر کوئی محصول نہ لگایا جائے۔

محصولات کی شرح کا تعین

مک کے ایک حصے میں بھیجے جانے یا مٹکوائے جانے اور ہیروں ملک برآمد کئے جانے یا ہیروں ملک سے درآمد کیے گئے مال پر محصولات کی تخصوص شرح لاؤ گو ہو گی۔ مٹکوائی جانے والی اشیاء پر ان کی کل قیمت کا ایک تمامی حصہ بطور محصول کاٹا جائے گا۔ ان کے علاوہ خلک گوشت، سوکھی مچھلی، بیجوں، سلکی، زیر زمین اگنے والی سبزیوں، چھولوں، پھولوں اور عام سبزیوں پر چتلی کا گمراہ چھٹا حصہ وصول کرنے کا مجاز ہو گا۔ قسمی پتھروں کے بارے میں معلومات رکھنے والے ماہرین سیپ، مالاؤں، موٹکوں، ہیروں، موٹیوں اور جواہرات کی شناخت کرنے کے بعد ان کی تراش خراش، نفاست اور قیمت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان پر محصول کی صوابدیدی شرح لاؤ کر کے رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائیں گے۔

مالے، صندل، رنگ سازی کے لوازمات، بھورا صندل، دھاتوں کے اجزاء، سیندور، سرخ سکھیا، ریشوں یا سوت سے بننے والی ملبوسات، ریشمی کپڑے، زرد بکتر، سکھیا کا سلفیرٹ، بھیڑ کبریوں سے حاصل ہونے والی اشیاء، کرمون سے مٹنے والی پیداوار، خمیر، لباس، شراب، پردے، قالین، ریشوں سے بننے والے یا سوت سے تیار شدہ کپڑے، کھالوں اور ہاتھی دانت وغیرہ ان سب اشیاء پر دسوال یا پندرہواں حصہ محصول وصول کیا جائے گا۔

ملبوسات کے علاوہ بھنے ہوئے چاولوں، مختلف قسم کے عروق، نمک، شکر، غلے، یبل، طروف، دھاؤں، عطریات، چوپائیوں اور دوپائیوں پر چتلی کا محصول وصول کرنے کی شرح بیسوال یا پھیسوال حصہ ہو گی۔

صدر دروازے سے شر میں آنے کا داخلہ نیکس چتلی کا ایک تمامی ہو گا تاہم یہ کچھ صورتوں میں قابل معافی بھی ہے۔ جہاں اجتساس تیار یا پیدا ہوں گی، وہاں فروخت نہیں کی جائیں گی۔ کانوں پر براہ راست خریدی گئی اشیاء جرم کے دائرے میں آئیں گی۔ 600 مکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پن جمانہ عائد کیا جائے گا۔ سبزیاں یا ترکاریاں اگر گیما سے خریدی ثابت ہوں تو 51 3/4 پن جمانہ وصول ہو گا۔

اگر غله یا کسی نوع کی نباتات کھیت سے خریدی گئیں تو اس جرم پر 53 پن جمانہ وصول کیا جائے گا۔ اسی طرح زرعی پیداوار پر ایک یا ڈیڑھ پن بطور جمانہ لیا جائے گا۔ فرقہ، طبقے اور ملک کی روایت اور رواج کو ملحوظ خاطر رکھ کر تازہ یا پرانی اشیاء پر مخصوص شرح سے محصول لیا جائے گا اور جمانہ عائد کرتے ہوئے جرم کی نوعیت پیش نظر رکھی جائے گی۔

پارچہ بانی کا بیان

ریاست جسے پارچہ بانی کی صنعت کا تنظیم مقرر کرے وہ ہستمند اور کام میں ماہر افراد کو سوت، لبادوں، رسی اور کپڑوں کی تیاری پر لگائے گا۔ اون کاتئے، کپاس، سوت کے لپھے، سن اور ریشوں کی صفائی پر بیوائیں، معدنور عورتیں، سزا یافتہ خواتین، شیائیں، لڑکیاں، متقی عورتیں، جرمائے کے بدالے کام پر مامور سزا یافتہ خواتین، طوانوں کی نایکائیں، محل کی عمر رسیدہ نوکرائیاں اور مندرجاتا چھوڑ چکی دیوادیساں مامور کی جائیں۔ کام کی مقدار، صفائی اور ممارت کو مد نظر رکھ کر معاوضہ ادا کیا جائے۔ جو زیادہ کام کریں انہیں اہٹن، آنولہ اور تسل دیا جائے۔ وہ تعطیل کے روز بھی کام پر آئیں اور اس کے لیے انہیں خاص معاوضہ دیا جائے جو ان کی معمول کی تنخواہ سے الگ ہو۔ اگر فراہم کردہ خام مال کے نائب سے کاتا ہوا سوت کم نکلے تو معاوضہ میں سے اتنی اجرت کاث لی جائے جتنی مالیت کا سوت کم ہو۔

تعین شدہ اجرت، مقررہ مقدار اور مقرر کردہ وقت میں مال تیار کرنے کے اہل لوگ ہی بنائی کام کریں۔ اس صنعت کا انتظام و انحرام کرنے والا ریاستی افسران کے ساتھ شریک رہے گا۔ ہمت افزائی اور داد کے لیے خوبیوں کی پھولوں کی مالائیں اور دوسری اشیاء انعام کے طور پر ایسے لوگوں کو دی جائیں جو ریش، ریشم یا اون سے کپڑے اور پوشائیں تیار کریں یا باریک سوتی کپڑا بنائے کے اہل ہوں۔

متنوع قسم کے پرڈے، کمبل اور ملبوسات تیار کروائے جائیں اور جو لوگ اس فن میں طاق ہوں ان سے زرہ بکتر سازی میں بھی ان کی بھرپور صلاحیتوں کے مطابق کام لیا جائے۔ اپاچ عورتوں، معدنور لڑکیوں، پرڈیں گئے افراد کی بیویوں اور پرڈہ دار خواتین کو کارخانے کی ملازم عورتوں کے ذریعے کام بھیجا جائے۔ جو عورتیں خود کارخانے میں آکتی ہوں انہیں صحیح سوریرے ان کے کام کی مقدار، نفاست اور خوبی کے بدالے مناسب رقم دی

جائے۔ کام کی جگہ روشنی اس قدر ہی ہو جتنی کہ دھاگوں کو جانپتے کے لیے ضروری ہو۔ اگر انتظامی افسر عورتوں کے چہروں کو دیکھئے، تانک جھانک کرے یا غیر ضروری منتقلوں کی کوشش کرے تو اسے ابتدائی درجے کی تعزیز کا سزاوار حصر لایا جائے۔ اجرت کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر پر منتظم کو درمیانے درجے کی سزا دی جائے اور اگر وہ کام مکمل ہوئے بغیر معاوضہ دے تو اس صورت میں بھی اسے درمیانے درجے کی سزا دھانا لازم ہو گا۔

جو عورت کام مکمل نہ کرے حالانکہ اس نے معاوضہ وصول کیا ہو تو اس کا انگوختھا قطع کر دیا جائے۔ مال کو غائب یا چوری کرنے والی عورتیں بھی اسی سزا کی حقدار ہوں گی۔ اگر کپڑا بننے والا کسی جرم کا مرکب ہوتا ہے تو جرم کی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر اسے جرمان کی سزا سنائی جائے اور جرمانہ اس کی اجرت میں سے منہا کر لیا جانا چاہئے۔ اس شعبے کا ریاستی منتظم تھے اور ڈوریاں تیار کروانے کے علاوہ ان لوگوں کے ساتھ خاص طور پر شریک رہے جو زرد بکتر اور رسمی تیار کرنے پر مامور یکے گئے ہوں۔

زرعی شبے کا منتظم

زرعی شبے کا بگران یا تو خود زرعی مہارت کا حامل ہو اور درخت، جھاڑیاں اور کھیتیاں اگانے سے آشنا ہو یا اس کام کے ماہر علیٰ کی مدد سے بروقت ہر طرح کے بچ حاصل کرے مانکہ پھون، غلہ، پھل، پالک، ترکاریاں، ریشے دار پودے، کپاس اور سبزیاں کاشت کی جاسکیں۔ وہ ایسی نہیں پر جس پر کئی بار مل چلا یا گیا ہو، نوکروں، اسیروں اور محنت کشوں کو بواہی پر مامور کرنے کا مجاز ہو گا۔

بیلوں، ہلوں اور دیگر متعاقب اشیاء کے نہ ہونے سے ان لوگوں کے کام میں کوئی خلل نہیں پڑتا چاہئے۔ لوہار، بوجھنی، نالی کھودنے والے، رسہ بانے والے اور سانپ پکڑنے والے سپیروں کو بھی بغیر کسی تاخیر کے موجود ہوتا چاہئے۔ جو کوئی ان لوگوں میں سے کسی قسم کا نقصان کرے گا وہ اس نقصان کا ازالہ اپنی اجرت سے کٹوٹی کی صورت میں ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ ریتلے اور صحرائی خطوں میں بارش کی مقدار 16 درون اور غیر صحرائی علاقوں میں اس سے ڈیوڑھی ہوتی ہے۔ جمال نہروں کے ذریعے آپاشی کر کے کاشت کی جاتی ہے، ان علاقوں میں پانی کی کوئی کمی نہیں ہے۔ کاشت کاری کے لیے دیگر موزوں علاقوں مثلاً اونتی میں 23 درون، اشکس ویس میں سازھے تیرہ درون اور مشرق دیوں کے علاوہ ہمالیہ کی تراہی میں بھرپور بارش ہے۔

آپاشی کی ضروریات کے پیش نظر بارش کی مطلوبہ مقدار کا ایک تماں برسات کے شروع اور آخر میں پڑے اور دو تماں اس موسم کے درمیانی عرصہ میں برسے تو اسے متوازن مقدار کہیں گے۔ بارش کے متعلق پیشمن گوئی مشتری سیارے کے مقام، رفتار اور حمل کا جائزہ لیکر، زہرہ کے طلوع و غروب اور سوہنگ کو دیکھ کر، مشتری کے مقام سے دنوں کے تحفیل پانے کا مشاہدہ کر کے اور زہرہ کی حرکت کا جائزہ لیکر کی جائیتی ہے۔

ہفتہ بھر برستے والی بارش کے حامل بادل تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اسی ان بادلوں کو کہتے ہیں جو پہاڑ پر ساتے رہتے ہیں۔ سانحہ، ایسے بادلوں کو کہتے ہیں جو دھوپ کے ساتھ ساتھ برستے ہیں۔ جن علاقوں میں بارش ہوا کے جھکڑوں اور دھوپ کے بغیر ہو اور تین بار ہل چلانا ممکن ہو وہاں عمدہ فصل ہوتی ہے۔

زرعی شعبے کا نگران فصلیں بارش کی مطلوبہ اور متوقع مقدار کو پیش نظر رکھ کر کاشت کروائے گا۔ اس کے علاوہ وہ نیجوں کی مختلف اقسام کے حوالے سے پانی کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار کا بھی خیال رکھے گا جو فصل کو درکار ہو۔

برسات کے شروع میں لوہیا، تل، کودوں، شالی چاول اور وردی چاول بوجے جاتے ہیں۔ موئنگ، ماش اور سیبیسا موسم برسات کے وسط میں کاشت کیے جاتے ہیں اور کشم، سور، الی مارائی اور لکھنی سب سے آخر میں۔ جیسا موسم ہو دیے ہی تیج کاشت کرنے چاہیں۔ آدمیوں کی کمی کے سبب بوجے نہ جائٹے والے کھیت آدھے حصے پر دوسروں کو دے دیئے جائیں جو انہیں خوشی سے کاشت کرنے پر تیار ہوں۔ یہ کھیت محنت کشوں کو چوتھے یا پچھٹے حصے کی ترح سے بٹائی پر بھی سونپے جاسکتے ہیں۔ اگر یہ لوگ بٹائی کی شرح پوری نہ کر سکیں تو ان کے ساتھ کسی قسم کی بے جا زیادتی نہ کی جائے اور وہ جتنا بھی سرکار کو دے سکیں اتنا ہی لے لیا جائے۔ باتھ سے آپاشی کرنے والوں سے پانچواں حصہ پانی کا لگان وصول کیا جائے۔ کامنہ سے پر آپاشی کی غرض سے پانی لے جانے والوں سے ایک چوتھائی حصہ بطور واژہ نیکس لیا جائے۔ اگر آپاشی کا پانی رہت سے کھینچتا جاتا ہے تو اس صورت میں پانی کا لگان ایک تھائی وصول کیا جائے گا۔ اگر کسان آپاشی کی غرض سے دریا، جیل، تالاب یا کنوئیں سے پانی کھینچتا ہو تو اس سے پیداوار کا ایک تھائی یا ایک چوتھائی حصہ پانی کے لگان کے طور پر وصول کیا جائے۔

زرعی شعبے کا نگران سرمائی اور گرمائی فصلوں کی کاشت کرنے سے پہلے افرادی قوت اور پانی کی فراہمی کو مد نظر رکھے گا۔ چاول وغیرہ زیادہ منافع دینے والی فصلوں میں شمار ہوتے ہیں۔ کاشت کا طریقہ کار اور دیکھ بھال طویل ہونے کے باعث گناہک فصل سمجھا جاتا ہے۔ اس میں طرح طرح کی خرابیاں اور بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور کٹائی کے لیے بھی زیادہ آدمی اور اجرت درکار ہوتی ہے۔

ایسی زمینیں جو دریاؤں کے کناروں پر واقع ہوں اور ان سے پانی کی لمبیں آکر نکلتی ہیں وہ کدو کی قسم کی سبزیوں کے لئے مناسب ہوتی ہیں۔ اکثر زیر آب رہنے والی زمینوں میں مرچ، انگور اور گنا کاشت کیا جاسکتا ہے۔ کنوئیں کے پاس کی زمین سبزی ترکاری کے لئے بہتر ہے جبکہ نیبی زمینیں ہری فصلوں کے لئے ساز گار ہوتی ہیں۔ دو کھیتوں کے درمیان کی پٹی جڑی بونیوں، اوستی تارا، ہیرا، برکا، خوشبودار پھولوں اور لاکھ کے اشجار کی کاشت کے لئے مناسب سمجھی جاتی ہے۔ ادویات سازی میں معاون جڑی بونیاں گلبوں میں سمجھی بولی جاسکتیں ہیں۔

غلے کے بیجوں کو سات راتوں تک کر کر کی نمی اور گرمی پہنچنی چاہئے۔ اسی طریقہ کار کے تحت ماش کے بیچ تین دن تک رکھ جائیں۔ گنے کے بیچ کے کٹے ہوئے سرے پر سور کی چربی، گائے کا گوبر، شد اور گھمی لیپ دیا جائے۔ زمین کے نیچے نشوونما پانے والی ترکاریوں کے بیچ شد اور گھمی سے جبکہ کپاس کے بیچ گائے کے گوبر سے لیپ دیئے جائیں۔ اشجار کے تنے کے پاس زمین پر جملی ہوئی ہڈیوں اور گوبر کی کھاد مناسب وقت پر بکھیر دی جانی چاہئے۔ جب بیچ پھوٹیں تو انہیں چھوٹی چھوٹی چھیلیوں کی کھاد ڈالنی بے حد مفید ہے۔ اس موقع پر انہیں سنوہی کے دودھ سے سینچا جاتا چاہیے۔ نیولے اور سانپ کی کیچھلی کی دھونی جس جگہ دی جائے وہاں سانپ بالکل نہیں نہرتے۔ بوائی کے مقررہ وقت پر سب سے پہلے ایک ملھی بیچ سونے کے پتے کے ساتھ پانی میں صاف کر کے بوئیں اور مندرجہ ذیل منظر پڑھیں!

(منظر) پر جا پتے کا شیئے پائیے دیوائیے نہ سدا

ستیاے روستام دیوی بیچ یکش بیچ دھن یکش بیچ

(ترجمہ) پر جا پتی اور دھرتی ماں پر ہم رہیں نہ قریان

بیچ اپجا میں کھیت ہرے اور بھرے رہیں کھلیان

محنت کشوں، تو کروں، مالیوں، گایوں اور بھیت کے محافظوں کے لئے جس فراہم کی جائے گی۔

ویدوں کا علم رکھنے والے لوگ کثائبی کے وقت کی پوجا "آگرنا" کے لئے کھیتوں سے جو اور چاول لے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ لوگ پھل اور پھول دیوتاؤں کی عبادت کے

لئے لیکر جائیں تو ان سے تحریر نہ کیا جائے۔ کچھ لوگ جو کھیتوں سے گرے پڑے دانے اکٹھے کر کے زندگی کی گاڑی چلاتے آئے ہیں، وہ فصل اٹھنے کے بعد کھیت سے دانے چن کر لے جاسکتے ہیں۔

دیگر فصلیں اور غله کپتے ہی اٹھالیا جائے گا اور کوئی صاحب فہم و فراست آدمی کھیت میں کچھ بھی باقی نہیں چھوڑے گا حتیٰ کہ چوکر تک بھی نہیں رہنے دے گا۔ کٹائی کے بعد فصل کھلیانوں یا اوپھے انباروں کی شکل میں رکھی جائے گی۔ خرمن برابر برابر نہ ہوں اور ان کی چوٹی پیچی نہ رہے۔ مختلف فصلوں کو گاہنے کے مقامات ایک دوسرے کے پاس پاس ہی واقع ہوں گے۔ اس موقع پر کھیت میں کام کرنے والوں کے پاس آگ ہرگز نہ ہو۔ مگر پانی و افر مقدار میں ذخیرہ کر لیتا چاہئے۔

باب: 25

آبکاری کا منظم

شراب تیار کرنے والوں کی صارت سے کام لیکر آبکاری کا حکومتی منتظم قلعوں اور چھاؤنوں کے علاوہ مضافات میں بھی شراب کی رسید کا بندوبست کرے۔ طلب کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ چاہے تو کسی ایک ہی مقام پر شراب بنائے یا کئی جگہ چھوٹے چھوٹے کالاں خانوں کے ذریعے شراب کشید کروائے۔ فروخت کرنے والوں کے علاوہ جو دیگر لوگ ضابطے کی خلاف ورزی کریں ان پر جرمانہ عائد کیا جائے۔

شراب کی دو کائیں ایک ساتھ ہی پاس پاس نہیں ہوں گی اور شراب گاؤں سے باہر نہیں لے جائی جاسکے گی، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ سرکاری الہکار نشے میں بدست ہو کر فرانس میں کوتاہی کریں۔ آریہ لوگ تبدیل کروائیں یا تغیر مزاج افراد غیر شایستہ حرکات پر اتر آئیں۔ اس لیے شراب صرف اپنی افراد کو فراہم کی جائے جو اچھی ثرت کے مالک ہوں اور انہیں بھی کم مقدار میں دی جائے۔ مثلاً آدھا کڈ مب، ایک کڈ مب، آدھا پرسنہ یا ایک پرسنہ جان پچان والے خوش اطوار اور شریف لوگ اس رعایت کے مستحق ہوں گے کہ شراب دکان سے باہر لے جائیں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قطعی طور پر بھی لوگ شراب خانے میں ہی شراب پیجیں اور ان کے باہر جانے پر پابندی ہو تاکہ مرشدہ یا غیر مرشدہ اشیاء جو انہوں نے رہن رکھی ہوں یا مرمت کی غرض سے آئی چیزیں تیز اور تحقیق ہو سکے۔ شراب خانے کے منتظم کے لیے لازم ہے کہ چوری کی چیزیں رکھنے والوں یا اپنی حیثیت سے بڑھ کر خرچ کرتے دکھائی دینے والے افراد کو کسی نہ کسی طرح شراب خانے سے باہر حرast میں لے کر قانونی ادارے کے الہکاروں کے حوالے کرے۔

مقررہ نرخوں سے کم قیمت پر تازہ شراب نہ پیچی جائے البتہ بری شراب کسی اور جگہ

لے جا کر بیچی، سوروں، جانوروں کو پالائی اور خدمت گاروں یا مزدوروں کو ان کی اجرت کے بدل میں دی جاسکتی ہے۔

شراب خانے کے کروں میں الگ الگ بچھائے ہوئے بستہ ہوں گے۔ شراب نوشی کے لئے مخصوص کمرے میں پالی، پھولوں کے ہار، خوشبویات اور موسم کی مناسبت سے ویگر راحت انگریز اشیاء موجود ہوئی چاہئیں۔

شراب خانوں کی نگرانی کرنے والے خفیدہ اہلکار، حد سے بڑھ کر خرچ کرنے والوں، اجنبیوں اور پینے والوں کے لباس، زیورات اور نقدی کی مالیت کی جانش بھی کریں گے۔ نئے میں اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو شراب خانے کا مالک گمشدہ چیز کے مالک کے نقصان کا ازالہ کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت کو جرمانہ دینے کا بھی پابند ہو گا۔

کون سا غیر آدمی آریہ کے بہرپ میں اپنی صین رکھیل کے ساتھ نئے میں لپٹا ہوا ہے یہ دیکھنے کے لئے شراب خانے کا مالک ادھ کھلے دروازوں میں سے جھانک کر دیکھتا رہے، شراب کی مختلف اقسام میں سے ایک میدک کھلاتی ہے یہ ایک درون پالی، ادھ آڑھک چاول اور تین پرسنے کنوں سے تیار ہوتی ہے۔

پرسنے ناہی شراب 12 آڑھک آٹا، پانچ پرسنے کنوں، کچھ مسالے اور پتک کی چھال اور پھل ملا کر تیار ہوتی ہے۔

ایک سو (100) پل کپتھا (FLRONIA ELEPHANTUM) 500 پل راب اور ایک پرسنے شمد ملا کر آسو بنا نے ہیں۔ ان اجزا میں ایک چوتھائی مواد کا اضافہ کر کے اعلیٰ تم کی آسو تیار کی جاسکتی ہے جبکہ اسی مقدار کو کم کر دی تو گھنیا تم کی آسو تیار ہو گی۔ مختلف تیاریوں کے لئے ارشت بنا نے کا طریقہ ویدوں سے "علوم کیا جائے۔ میں سمجھی کی جھال کے کشیدے میں گڑ، لمبی مرچ، اور کالمی مرچ یا ترپھلا ملا کر نیز (یعنی شراب) بناتے ہیں۔ گڑ سے تیار شدہ شرابوں میں ترپھلا پیس کر ملانا ضروری ہے۔

انگور کے عرق کو "ردھو" کہا جاتا ہے۔ اس کے اپنے دلیں میں اس کے دو نام یا تعریفیں کاپ سائیں اور ہار ہو کر ہیں۔ خمیر تیار کرنے کے لیے ایک درون ابلے یا بے ابلے ماش، ان سے تین گنا زیادہ چاول اور ایک کرش مراتا وغیرہ ہی عام طور پر استعمال میں لا یا جاتا ہے۔

سمبھارا تیار کرنے کے لیے پانچا، لودھر، انگور کا عرق، شد، الائچی، سچ پیپل، دارو، ہلدی، کالی مرچ اور لال مرچ استعمال کی جاتی ہے۔ ملنہی کے کاڑھے میں دانے دار شکر ملا کر پرنس میں ڈال دیں تو اس کی رنگت نکھر کر نمایاں ہو جاتی ہے۔

دارچینی، چیتا، ہاؤ بونگ اور سچ پیپل کا ایک ایک کرش اور چھالیہ، ملنٹی، موتھا اور موے کا سفوف دو دو کرش ملانے سے آسو تیار ہوتی ہے۔ یعنی یہ آسو کے مالے ہیں۔ ان کا دسوائی حصہ بڑھایا جائے تو سچ بندھا کئے ہیں۔ پرنس کے لئے مقرر لوازمات ہی سفید شراب کے لیے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

آم سے تیار ہونے والی شراب میں آم کا سستا یا مالے زیادہ سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔ ان میں سمبھار ملا دیئے جائیں تو اسے مہاشز کہیں گے۔ سمبھار وہ مالے ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

ایک مٹھی (اتقی کہ باتھ کی انگلیوں کے ناخن و کھالی نہ دیں) بھر شکر مرات میں گھول کر ڈھاک، دھوڑا، کرنج، میش برنگ کے سیال آمیزے کے ساتھ لودھر، سچ پات، ولنگ، پانچا، متتا، کلایا، دارو ہرور، نیلا کنول سات پھول، چرچٹ، ست ہرن اور نمبا ایک کبھ شراب میں اضافہ کر دیا جائے (جس کی مالیت باوشہ او اکرے گا) تو شراب بہت ہی مزیدار ہو جاتی ہے۔ اگر اس میں پانچ پیل شکر بھی ملا دی جائے تو ڈالنچہ اور بڑھ جاتا ہے۔ بطور دوا لوگوں کو سفید شراب گھر میں کشید کرنے کی اجازت چند خاص صورتوں میں دی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ میلوں، تواروں اور یا تراویں کے موقع پر بھی چار یوم کے لیے شراب تیار کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

خواتین اور بچے "سورا" اور غیرے جا سکتے ہیں۔ جو لوگ سرکاری طور پر تیار کی جانیوالی شراب کے علاوہ شراب فروخت کریں وہ پانچ قیصہ ڈیوٹی او اکرنے کے پابند ہوں گے۔

آمد شدھو (گنے کے رس سے بنی شراب) پھلوں سے تیار ہونے والی ترش شرابوں سورا، میدک، ارشت، انگوری شراب اور چھالا ملا کے حوالے سے مندرجہ ذیل پہلو ذہن نشین رہیں کہ:

ان تمام مندرجہ بالا اقسام کی شرابوں کی دن بھر کی فروخت کا حساب کر کے، سرکاری

اور بخی پیانوں کا فرق نکال کر اور اس فرق کی نسبت سے جو زائد مقدار بنتی ہے وہ طے کر کے شراب کے شعبے یعنی آبکاری کا مگر ان ریاستی عمدیدار، بادشاہ کا حصہ مقرر کرے گا۔ مذکورہ طریقے سے طے کیا گیا حصہ بیرونی یا مقامی تاجریوں سے بادشاہ کے نقصان کے ازالے کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

باب: 26

جنگلی حیات اور دیگر جانوروں کا نگران

حکومت کی امانت میں رہنے والے ہرن، ارنا، پرندے، مچھلیاں اور بھینسا وغیرہ پکڑنے والے مارنے والے شخص کو انتہائی سخت تعزیر کا حقدار محضرا یا جائے۔ جنگلات میں بغیر کسی وجہ کے مداخلت کرنے والے شہری کو درمیانے درجے کی سزا دی جائے گی۔ مچھلیوں یا ایسے پرندوں کا شکار کرنے والے شخص پر جو کہ دوسرے پرندوں کا شکار نہیں کرتے، پونے 27 پن جرمانہ عائد ہو گا۔ اگر کوئی ہرن یا دوسرے چوپائیوں کے ساتھ یہی انداز اختیار کرے تو اس جرم پر جرم کو ساڑھے 53 پن جرمانہ ادا کرنے کا حکم سنایا جائے۔

پکڑے گئے درندوں میں سے نگران چھٹا حصہ وصول کرنے کا مجاز ہو گا۔ اگر شکار کرنے والے پرندے یا مچھلیاں ہوں تو دسوال حصہ وصول کیا جائے گا یا اس سے کچھ زیادہ نیکس کے طور پر لیا جائے گا۔ اسی طرح ہرن اور دوسرے جانوروں کے معاملے میں بھی دسوال حصہ یا کچھ زیادہ بطور لگان سرکاری الکار وصول کر کے سرکاری خزانہ میں جمع کروائے گا۔

جنگل کے کل جانوروں کی تعداد کا چھٹا حصہ سرکاری تحفظ میں آزادی سے رہنے والے جائے گا۔

انسان سے مشابہت رکھنے والے جانور، ہاتھی، گھوڑے، بجار یا گدھا، مچھلیوں، سارس کی قسم کے پرندوں، داتیوبا (کوئل کی ایک قسم) بیٹھیں، مرغایاں، تیتر، برنگ راج، چکور، بینا، طوطا، سور اور کوئل جیسے ہے ضرر جانوروں کو نقصان پہنچانا بختنی سے منع ہو گا اور اس معاملے میں احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے کو پلے درجے کی سزا دی جائے گی۔

گوشت بینچنے والے قصاب ذبح کئے ہوئے جانور کا بے ہڈی کا گوشت فروخت کریں گے، اگر ہڈی سمیت فروخت کریں تو ہڈی کے وزن کی نسبت سے دام کم کریں گے۔ اگر بے

ایمانی سے بانوں کے وزن میں گڑ بڑ ہونے سے توں متاثر ہو جائے تو اس واقع ہونے والی کمی سے آئندہ گنا زیادہ تباوان سرکاری طور پر فوراً "وصول کر لیا جائے گا۔ پھر سے، نیل یا دودھ دینے والی گائے کو ذبح کرنے کی ممانعت ہو گی اگر کوئی ایسا کرے تو اس پر 50 پن جرمائی کیا جائے گا۔

"اتفاقاً" مرنے والے جانوروں، کمبلی سے باہر ذبح کیے گئے جانوروں، بے سر جانوروں، بے ہڈی کی پھٹلی اور سڑی ہوئی پھٹلی کا گوشت نہیں بیچا جائے گا۔ جو اس حکم کے بر عکس عمل کرے اسے 12 پن جرمائی ادا کرنا پڑے گا۔

ریاست کی زیر خناقت جنگلوں کے جانور، ہاتھی، مویشی اور پھٹلیاں اگر وحشی ہو کر بدی پر اتر آئیں تو انہیں قابو کر کے محفوظ جنگل سے باہر لے جا کر موت کے گھاث اتارا جائے گا۔

باب: 27

”اس بازار“ کا گران

کوئی ٹھوں کا گران راجہ کے محل کے لئے 1000 پن سالانہ تنخواہ پر طوانف کو ملازم رکھے گا۔ ملازم رکھی گئی طوانف بے شک طوانفوں کے خاندان سے تعلق نہ رکھتی ہو مگر جوان، ہنسہ مند اور خوبصورت ضرور ہو۔ اس کے مقابلے میں اس سے آدمی تنخواہ پر ایک اور طوانف بھی ملازم رکھی جائے گی۔ جب کبھی یہ طوانف پر دلیں چلی جائے یا مر جائے تو اس کی بیٹی یا بیسن اس کی جگہ سنبھال کر اس کی تمام ملکیتی اشیاء اور جائیداد کی وارث اور مالک قرار پائے۔ بصورت دیگر اس کی ماں کوئی دوسری طوانف فراہم کرے۔ اگر یہ دونوں صورتیں ممکن نہ ہوں تو اس کی تمام دولت و جائیداد کو یادشاہ کے حق میں ضبط کر لیا جانا چاہئے۔

سونے کی صراحی، مور چپل اور یادشاہ کی تصویر اٹھانے اور شانہی سواری پر خواصی میں رہنے والی طوانفوں کی آن بان بڑھانے کے لئے ان کے تین درجے کے جائیں گے۔ پلا، اوستہ اور اعلیٰ۔ یہ درجے یا طبقی طوانفوں کے حسن اور ان کے بیش قیمت زیورات سے شناخت ہوں گے۔ انہی درجوں کے مطابق اور ان کے مرتبے کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی تنخواہوں کا تعین کیا جائے گا۔

ایہ وہ طوانف بنائی جائے جس کا حسن ڈھل جائے۔ محل سے آزاد ہونے سے لئے طوانف 24 ہزار پن فدی ادا کرنا ہو گا اور طوانف کے بیٹی کو 12 ہزار پن۔ یادشاہ کے روپر و طوانفیں آنھ سال کی مر سے ہی مجرما پیش کرنا شروع کر دیں گی۔

مرست اندوزی یا ہم بستی کے قابل نہ رہنے والی طوانفوں، محل کی نوکرائیوں اور بوزھی خدمتگار خواتین کو تو شہ خانے یا باورچی خانے میں کام پر لگایا جائے گا۔

جو طوانف یادشاہ کی خدمت پھوڑ کر کسی اور مرد کی مشبوط بانہوں کی پناہ میں جاتا

چاہے وہ سرکار کو سوا چار پن ہر ماہ باقاعدگی سے ادا کرے۔

کوٹھیوں کا حکومتی نظم ہر طوائف کو فضول خرچی سے روکے گا، آمدنی خرچ، متوقع آمدنی، وراثتی املاک اور ہر طوائف کی انفرادی کمالی کا حساب کتاب رکھے گا۔

اگر کوئی طوائف اپنا زیور اپنی ماں کے علاوہ کسی اور کے سپرد کرے تو اسے سائز ہے چار پن جرمائی کیا جائے۔ اگر اپنی جانبی ادیبیجے یا گروی رکھے تو سوا پچاس پن جرمائی وصول کیا جانا چاہئے۔ اگر کوئی طوائف کسی کو بد نام کرنے تو اس سے 24 پن جرمائی وصول کیا جائے، اگر کسی کو نقصان پہنچائے تو 48 پن بطور جرمائی اس سے وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کروائے جائیں۔ کوئی طوائف اگر کسی کا کان کاٹ لے تو اسے سوا پچاس پن جرمائی کے علاوہ ذریعہ پن مزید ادا کرنا ہو گا۔

کنواری لڑکی یا کسی طوائف سے زبردستی ان کی مرضی کے خلاف ملنے والے شخص کو انتہائی سخت سزا دی جانی چاہئے۔ اگر لڑکی مرضی سے ایسا کرے تو آدھا جرمائی عائد کیا جائے۔ طوائف کو بلاوجہ انغو کرنے، جس بجا میں رکھنے اور اس کی شکل بگاؤنے کے جرم پر ایک ہزار پن سے بھی زیادہ جرمائی کیا جاسکتا ہے۔ یہ رقم اس کی رہائی کی مقررہ شدہ تحویلہ سے دو گنا تک بڑھائی جا سکتی ہے۔ مزید سزا جرم کی کیفیت اور طوائف کے مقام و مرتبے کو پیش نظر رکھتے ہوئے مقرر کی جائے گی۔ اگر کوئی شخص طوائف کی ماں، چھوٹی بیٹی یا مشاط (آرائش کرنے والے ملازم) کو ضرر پہنچائے تو اسے سخت سزا دی جانی چاہئے۔ پسلے جرم پر پسلے درجے کی سزا، دوسرے پر دوسرے درجے کی، تیسرے جرم پر تیسرے درجے کی اور چوتھے جرم پر مجرم کو بادشاہ جو بھی چاہے سزا دے۔

اگر کوئی طوائف بادشاہ کے حکم کے باوجود بھی اپنا جسم کسی اور کے حوالے نہ کرے تو اسے پانچ ہزار پن جرمائی اور ایک ہزار کوڑے بطور سزا برداشت کرنے پڑیں گے۔ طوائف اجرت لیکر ساتھ نہ سوئے تو طے شدہ اجرت سے دُغی رقم بطور جرمائی دینے کی پابند ہو گی۔ اگر کسی طوائف کا طلب گار (جسے کوئی جسمانی عیوب یا بیماری لاحق نہ ہو) اس کے گھر پر اس کے ساتھ اجرت طے کرے اور طوائف معاملے طے پانے کے بعد مباشرت سے انکار کرے تو وہ طے شدہ معادض سے آئھ گنا زیادہ جرمائی دینے کی سزا کی حق دار ہو گی۔ اپنے عاشق کو قتل کرنے والی طوائف کو پانی میں غرق کر دیا جائے یا زندہ جلا دیا جائے۔

طاائف کا زیور چوری کرنے والے عاشق یا اس کی اجرت ادا نہ کرنے والے طلب گار کو اسی ترتیب سے چوری کیے گئے مال اور مقررہ اجرت سے آئندھنگا زیادہ جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

ہر طوائف اپنی روزانہ کی اجرت کے بارے میں رعی خانوں کے منتظم کو آگاہ رکھے گی۔ وہ یہ بتانے کی بھی پابند ہو گی کہ آئندہ کے لیے کیا سودے طے ہوئے ہیں اور اس کے عاشق کون کون ہیں۔ یہی قانون رقصاؤں اور تماشہ کرنے والوں پر بھی لاگو ہو گا۔ دوسرے دلیں سے آکر اپنے فن کی نمائش کرنے والے 5 پن لاکھیں فیں بھی ادا کریں گے۔ ہر طوائف اپنی روزانہ آہمنی سے دُگنی رقم حکومت کو ہر ماہ بطور نیکس جمع کروائے گی۔

تماشہ گر عورتوں، داسیوں، اور طوائفوں کو گانے، ناچنے، بسروپ بھرنے، نقلی کرنے، لکھنے، تصویر بھانے، ساز بجانے، قیافہ شناسی، عطر سازی، ہار گوندھتا، سرکی ماش اور دوسروں کا دل موہ لینے کے جملہ فنون سکھانے والے استادوں کو حکومت کی طرف سے گزارا (الاؤنس) ملے گا۔ یہ اساتذہ طوائفوں کے لیکوں کو بھی سانگ بھرنے اور نقلی کی تربیت دیں گے۔

تماشہ گروں اور دیگر فنکار لوگوں کی عورتوں میں سے جو متعدد زبانیں اور پیغام رسائل کے خفیہ اشارے جانتی ہوں گی انہیں اور ان کے دوسرے ماہر عزیز و اقارب کو بھی دوسرے ملکوں کے جاسوسوں کو قتل کرنے، انہیں دھوکا دینے اور سلطنت یا پادشاہ کے دشمنوں کا سراغ لگانے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

باب: 28

بھری آمد و رفت کا منتظم

جہاز رانی کا ٹگران وار الحکومت اور دیگر قلعہ بند شروں کے قریب واقع قدرتی اور مصنوعی جھیلوں، دریاؤں اور سمندری و دریائی و حancoں پر بار برداری اور آمد و رفت کے حسابت کا جائزہ لے گا۔

دریا یا جھیل کے کنارے آباد گاؤں ایک طے شدہ رقم نیکس کے طور پر ریاست کو ادا کریں گے۔ جمییرے اپنی کل کملائی کا چھٹا حصہ لا یمنش فیں کے طور پر دین گے۔ کاروباری لوگ عام قاعدے کے مطابق ہی محصولات کی ادائیگی کریں گے جو کہ ساحلی شروں میں وصول کی جاتی ہے۔ سرکاری جہاز میں سفر کرنے والے مسافر مقرر شدہ کرایہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ سیپیاں اور موئی وغیرہ تلاش کرنے والے اگر سرکاری کشتیاں استعمال کریں تو ان کا کرایہ ادا کریں گے۔ موئی اور سیپیاں تلاش کرنے والوں کی بابت قواعد و ضوابط اور قوانین کا انوں کے ٹگران کے فرائض حوالے سے رقم کیے گئے باب میں موجود ہیں۔

تجارتی شروں میں راجح تمام قوانین کی پابندی جہاز رانی کے منتظم پر لازم ہو گی۔ اس کے علاوہ وہ شری انتظامیہ کا حکم بھی بلاچون و چرا تسلیم کرے گا۔ شکست و ختہ حال جہاز کو وقت پر روشن ہونے کی اجازت دی جائے۔ اس کے ساتھ بھرپور ہمدردی کا سلوک ہو یا اس کا نیکس کم کر دیا جانا چاہئے۔

ایسے جہازوں سے بھی نیکس کی ادائیگی کی درخواست کی جائے جو کسی دوسرے ملک جاتے ہوئے بندرگاہ پر رکیں۔ بھی کشتیاں اور جہاز اگر بندرگاہ کے راجح قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کریں یا دشمن ملک کی طرف جائیں تو انہیں تباہ کیا جائے گا۔

سردیوں میں بھی پایا ب ن ہونے والے بڑے دریاؤں میں بڑی کشتیاں چلانی جائیں گی۔ ان کشتیوں پر رسول اور بادبانوں وغیرہ پر کام کرنے والوں کے علاوہ ایک سکان گیر اور

ایک کپتان ہو گا، پانی لوٹنے والے ملازمین ان سے الگ ہوں گے۔ برسات میں کناروں پر چڑھ آنے والے دریاؤں میں چھوٹی کشتیاں چلائی جائیں گی۔ یांغیوں کے چکے سے فرار ہو جانے کو ناممکن بنانے کے لیے بلا اجازت دریا پار کرنا منوع قرار پائے گا۔ مقرر کی گئی جگہ کے علاوہ کسی اور مقام سے دریا پار کرنے والے کو پلے درجے کی سزا دی جائے۔ ولدی علاقوں کی بستیوں کو رسد اور فوج وغیرہ پہنچانے والوں، اپنی بار برداری کی کشتیوں میں چلنے والوں، فوج کے لئے رسد لیکر جانے والوں، آگے جانے والے ہر کاروں کے چیخپے روانہ ہونے والے ہر کاروں، مجرموں کے تعاقب میں روانہ ہونے والے جاسوسوں، ماہی گیروں، ایندھن کے لیے لکڑیاں لے جانے والوں، گھاس، پھول اور پھل لیکر جانے والوں، گذریوں، سبزیاں بیخنے والوں اور باغات کے مالیوں کو عام اجازت ہو گی کہ جب چاہیں اور جہاں سے چاہیں دریا عبور کر سکتے ہیں۔

بھری نظم حاملہ عورتوں، شادی چوبداروں، اپاہجیوں، یوڑھوں، بچوں، بہمنوں اور تپیا کرنے والوں کو مفت دریا عبور کرنے کی سوت فراہم کرنے کا ذمہ دار ہو گا۔ اکثر آمد و رفت کی وجہ سے مقامی کاروباری لوگوں کے جانے پہنچانے بیرونی تاجریوں کو بندرگاہ پر اترنے کی اجازت ہو گی۔

جس نے اسی وقت لباس یا حلیہ تبدیل کیا ہو، جس نے اچانک ہی شیاسی کا روپ دھار لیا ہو، جو علیل نظر آنے کی کوشش کرے، جو بہت چوکنا دھمکی دے، جو چوری کا قیمتی سامان لیکر جا رہا ہو، جو کسی خاص صعم پر نکلا ہو یا ہتھیار اور بھڑک اٹھنے والا مادہ لیکر جا رہا ہو، جو زہر اپنے پاس رکھے، جو بہت دور سے بغیر اجازت ناٹے کے چلا آرہا ہو، جو کسی کی یوں یا بھی کو بھاگا کر لے جا رہا ہو، جو کسی کی حق تلفی کر کے جا رہا ہو، جو مخلوق نظر آئے، جو سر ایمڈ نظر آئے، جس کے پاس کوئی سامان نہ ہو یا جو قیمتی سامان اس کے پاس ہو اسے چھپانے کی کوشش کرے ایسے تمام اشخاص کو حرast میں لے لیا جائے۔

اپنے ساتھ سامان لیکر جانے والے شخص اور چھوٹے چھپائے پر ایک ماش، سر پر اٹھائے ہوئے یو جھ، کاندوں پر لٹکائے ہوئے یو جھ، گائے اور گھوڑے پر دو ماش جلد اونٹ یا بھیس پر چار ماش تکس لیا جائے گا۔

چھوٹی گاڑی پر پانچ ماش، درمیانی گاڑی پر جسے تمل کھینچے چھ ماش اور بڑی گاڑی پر

سات ماش نیکس گے گا۔

سر کے بوجھ پر ماش کا ایک چوتحائی اور اسی شرح سے دوسرے سامان پر کرایہ گئے گا۔
جو کشتی بڑے دریاؤں کو پار کرے اس کا کرایہ گناہوتا ہے۔ کشتی راں کو ولدی علاقوں میں
رہنے والے دیباتی طے شدہ معاوضہ اور لکھانے پینے کی اشیاء فراہم کریں گے۔
سرحدوں پر کشتی راں راہداری کی اجازت کی دستاویز کے بغیر سفر کرنے والے کا سامان
ضبط کرنے کے علاوہ سرکاری محصول لینے کے بھی مجاز ہوں گے۔

اگر کوئی کشتی بھاری بوجھ کے سبب، کشتی راں نہ ہونے کی بنا پر، غلط جگہ یا وقت پر
چلنے کے باعث یا تکشیگی کے سبب غرق ہو جائے تو نقصان کی تلافی بحری آمد و رفت کا ریاستی
عدید ادار کرے گا۔ کشتیاں اسائز کے مینے کے پہلے سات دن چھوڑ کر اور کائیک میں دریا
کے اندر ڈالنی چاہئیں۔ کشتی راں سے گواہی لے لی جائے اور ہر روز کی آمدن حکومتی
خزانے میں داخل ہونی چاہئے۔

دیگر مویشیوں اور گائے کی دلکھ بھال کا بیان

حکومت اس شعبے میں بھی گران مقرر کرے گی وہ مندرجہ ذیل معاملات اور امور کا
منظلم ہو گا۔

- (1) اجرت کی غرض سے پالے جانے والے مویشی
- (2) پیداوار کے ایک حصہ کے عوض دے دیے جانے والے مویشی
- (3) لاوارث اور ناکارہ مویشی
- (4) مختلف قسموں کے مویشی
- (5) پیداوار میں شرکت کی بنیاد پر پالے جانے والے مویشی
- (6) فراری مویشی
- (7) ناقابل بازیافت یا گمشده مویشی
- (8) حاصل شدہ پیداوار (عموماً دودھ یا عکھن)

جب کوئی دودھ دو بنے والا، پھاچھ بلوئے والا، بھینس چرانے والا، گواں، حافظ یا شکاری
معاوضہ لیکر سینکڑوں بڑے بڑے جانوروں کے گلے کو چڑائے تو اس نظام کو اجرت پر پالا
جانے والا گد کرتے ہیں۔ اس نظام میں ساتھے داری کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی کیونکہ ساتھے
داری کی بنیاد گلے سے حاصل ہونے والی پیداوار پر ہوتی ہے لیکن اس سمیں میں اگر دودھ
اور سمجھی کے لیے ہی گائیں چ رائی جائیں تو پھرے بچھیاں بھوکی مر جائیں۔

جب ایک ہی آدمی سینکڑوں مویشیوں کی دلکھ بھال کا ذمہ دار ہو۔ ان مویشیوں میں
ہر انی گائیں، دودھ دینے والی گائیں، کامبھن گائیں، بچھیاں، اور پھرے ہوں اور مالک کو
آنٹھ وارک سمجھی سالانہ اور ساتھ (اس عرصہ میں مرنے والی گائیوں کی) کھالیں دی جائیں تو
اس محابدے کو ”مقررہ مقدار کی ساتھے داری پر چ رائی“ کے نظام کے تحت رکھیں گے۔

وہ لوگ جو بیمار، اپاچ اور ایسے مویشی پالیں جن کو صرف خاص آدمی ہی دوہ سکے یا جن کا دوہنا مشکل ہو۔ نیز اس گلے میں اگر اپنے پھیزوں کو خود ہی مارنے دینے والے مویش برادر کی تعداد میں موجود ہوں اور گلہ چرانے والا مالک کو پیداوار کی ایک مترسر شدہ مقدار دے تو اس کو ”ناکارہ گلہ“ کہتے ہیں۔

مویشیوں کی درجہ بندی کرتے ہوئے متعلقہ منتظم پھیزوں، خصی پھیزوں، سدھائے جانے کے قابل جانوروں، لدو بیلوں، سانڈوں، ذبح کیے جانے کے قابل جانوروں، بھیسوں، پھیزوں، بن بیانی گائیوں، گابھن گائیوں، دودھیل گائیوں، بانجھ گائیوں، ایک یا دو مینے کے پھیزوں، نوزائیدہ پھیزوں اور بھلک کر آئے ہوئے جانوروں کو قواعد کے مطابق دانے اور ان بھ واغون اور قدرتی نشانات و علامات کا رجسٹر میں اندرج کرے۔ اس عمل کو مویشیوں کی درجہ بندی کا نظام کہتے ہیں۔

چوری ہو جانے یا کسی اور گلے میں جا شامل ہونے والے جانور کو گمشدہ قرار دے دیا جائے گا بشرطیکہ اس کے بارے میں علم نہ ہو سکے۔

دلدل میں پھنسنے والے، بیمار پڑنے والے، بوڑھا ہو کر مرنے والے، ڈوب جانے والے، درخت سے گر کر ہلاک ہونے والے، دریا کے کنارے کے نیچے دب کر مرنے والے، تشدہ سے دم توڑنے والے، آسمانی بجلی گرنے کے نتیجہ میں مرنے والے، بجلی کی الگ میں پھنسنے والے، شیر کا شکار ہونے والے، کوبرا سانپ کے ڈنگ کا نشانہ بننے والے یا مگر مجھ کے جزوں میں پھنسنے والے جانوروں کو ضائع اور ناقابل بازیافت درج کیا جائے گا لیکن گواں کو چاہئے کہ وہ اپنے جانوروں کو ایسی آفات سے محفوظ رکھنے کی تدابیر ضرور اختیار کریں۔

جو کوئی کسی گائے کو چوری کرے، تشدہ کا نشانہ بنائے یا کسی ذریعے سے نقصان پہنچائے اسے قتل کر دنا چاہئے۔

دانے ہوئے سرکاری جانور کی بجائے کوئی دوسرا جانور گلے میں شامل کرنے والا پسلہ درجی کی سزا کا سختی ہے۔ اگر کوئی چرائے گئے جانور کو چوری کے پیشگوئی سے نکال لائے تو اسے موعودہ انعام دیا جائے۔ اگر کوئی کسی دوسرے گلے کا جانور بازیاب کرے تو اسے مقررہ انعام سے آওتا دیا جائے۔ گلے کے محافظہ کم عمر، بوڑھے اور بیمار جانوروں کا علاج بھی کروائیں گے۔ گلے کے محافظہ اور رکھوالے انہی چرائگاہوں میں مویشی چرائیں گے جو ہر

موسم اور ہر گلے کے لئے مقرر کر دی جائیں گی اور جہاں سے چوروں، شیروں اور دوسرے خطرناک اور خونخوار جانوروں کو شکاری کتوں کی مدد سے نکال دیا گیا ہو گا۔

مختلف اقسام کے ساتپوں کو خوفزدہ کر کے بھاگنے اور ان کی نقل و حرکت کی خبر رکھنے کے لئے دلوں جانوروں کے گلے میں گھینٹاں نکالنی جائیں گی۔ محافظ جانوروں کو ایسے دریاؤں یا جھیلوں میں اترنے دیں جو پایا ب ہوں مگر دل دل نہ ہوں اور مگر مچھوں کا بھی ڈر نہ ہو۔ مگر ان حفاظتی نقطے نظر سے چوکس رہیں۔ کم عمری، بڑھاپے یا بیماری کے باعث جانور کی غیر معمولی کمزوری کے علاوہ مویشیوں پر مگر مجھے، چور، سانپ یا کسی اور ورنے کے حملہ کی صورت میں بھی محافظ فوراً "سرکاری منتظم" کو اس کی روپورث کرے ورنہ ہونے والے نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

اپنی طبعی عمر پوری کر کے مرنے والے جانور کی کھال شناختی داغ سیست جمع کروائی جائے۔ گائے، بھیڑ، بھینس، یا بکری کی کھال کا نوں سیست جمع کروائی جائے گی۔ مرنے والا جانور گدھا یا اونٹ ہو تو داغ کے نشان اور دم کے ساتھ اسکی کھال جمع ہو گی۔ کم عمر جانوروں کی صرف کھال جمع کی جائے گی۔ چبی، پت، سینگ، کھڑ، سچے اور بڈیاں بھی اس کے ساتھ ہوں گی۔ محافظ صرف گوشت یا خلک گوشت فروخت کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ وہ کتوں اور سوروں کو مکھن دار دودھ دیں گے اور تھوڑا سا اپنے لیے بھی جست کے برتوں میں رکھ لیں گے۔ وہ دہی اور پنیر بھی بنائے ہیں اور کھلی میں بھی ملا سکتے ہیں تاکہ زیادہ شوق سے کھائی جاسکے۔

گلے سے گائے فروخت کرنے کا خواہشمند حکومت کو ایک چوتھائی روپا گائے (30) کی قیمت کے طور پر ادا کرے گا۔

جاڑے کے شروع، پت جھڑ اور برسات میں مویشیوں کو دونوں وقت یعنی صبح و شام دوہا جائے لیکن جاڑے کے آخر سے بھار اور گرمی تک صرف ایک ہی بار یعنی صبح کے وقت دودھ نکالا جانا چاہئے جو گوالا ان موسموں میں دو دفعہ دودھ نکالے اس کا انگوٹھا قطع کر دیا جائے۔ اگر گوالا دو دفعہ دوہنے کا وقت گواہ دے تو اسے اس کا منافع یعنی دودھ نہیں ملے گا۔

یہی حکم مچھلوں کو سدھانے کے وقت میں دیر کرنے اور ناتھنے میں غفلت سے کام

لینے والوں کے لئے بھی متوڑ ہے۔

ایک درون گائے کے دودھ سے ایک پرستہ مکھن لکھا ہے۔ بھینس کے اتنے ہی دودھ میں سے ایک پرستہ کا ساتواں حصہ زیادہ، بکری اور بھیڑ کے دودھ میں سے آدھ پرستہ زیادہ مکھن لکھا ہے۔ ہر طرح کے دودھ سے مکھن کی صحیح مقدار بلکہ دریافت کی جاسکتی ہے کیونکہ اس کا تعلق دودھ کی مقدار کے علاوہ نہیں کی ساخت، پانی اور چارے سے بھی ہے۔ گلے کے نیل کی دوسرے نیل سے لایا کروانے والے کو پلے درجے کی سزا دی جانی چاہئے اور اگر اس لایا کے نتیجے میں نیل زخمی ہو جائے تو دونوں بیلوں کو لڑائے والا غصہ انتہائی سزا کا حقدار ہو گا۔

دودھ دو ہے وقت مویشیوں کو رنگ کے لحاظ سے دس دس کی نیلوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ محافظ یہ امر دنظر رکھتے ہوئے کہ وہ کتنے جانوروں کو سنبھال سکتے ہیں اور جانور کتنی دور جاسکتے ہیں انہیں دور یا نزدیک لے جائیں۔ بھیڑوں اور دوسرے جانوروں کی اون چھ ماہ میں ایک بار اتاری جائے گی اور یہی اصول سوروں، اٹوں، گدھوں اور گھوڑوں کے معاملے میں بھی لاگو ہو گا۔

ناٹھے جا چکے اور رفتار کے علاوہ بوجھ اٹھانے کی سکت کے معاملے میں گھوڑوں کی برابری کرنے والے بیلوں کے لئے ہری گھاس کا آدھا بوجھ، اس سے دو گنی مقدار میں معمولی گھاس، ایک ٹلا یعنی 100 پل کھلی، دس آڑھک بھوس، پانچ پل نمک، ایک کڈ مب تمل ناک پر ملٹے کے لئے، ایک آڑھک مٹھا، ایک درون جو یا ایلی ہوئی ماش، ایک درون دودھ (یا اس کے تبادل کے طور پر آدھ آڑھک شراب) ایک پرستہ تمل یا گھمی، دس پل گڑا یا شتر اور ایک پل ادرک مکمل خوراک کا درجہ رکھتے ہیں۔

چیزوں، گدھوں اور گائیوں کے لئے مندرجہ بالا خوراک سے ایک چوتھائی کم خوراک دی جائے۔ بھینسوں اور اونٹوں کو مندرجہ صدر شرح سے دو گنی مقدار میں خوراک دی جانور چاہئے۔ دودھ دینے والی گائیوں اور جو ہوتے جانے والے بیلوں کے لئے خوراک کا تعین، ان کے کام کرنے کی الیت اور دودھ کی مقدار کو مد نظر رکھ کر کیا جانا چاہئے۔

بھیڑوں اور بکریوں کا ریوڑ اگر 100 جانوروں پر مشتمل ہو تو اس ریوڑ میں دس نر جانور ہونے چاہئیں۔ گدھوں اور چیزوں کے ریوڑ میں شامل جانوروں کی اتنی ہی تعداد میں پانچ نر

جانور شامل ہونے چاہئیں۔ گائیوں اور بھینسوں کے دس دس جانوروں کے گلے میں دو دو نر
جانور ہونے ضروری ہیں۔

باب: 30

گھوڑوں کا ریاستی نگران

گھوڑوں کے شعبے پر مقرر کیا گیا سرکاری افسر گھوڑوں کا اصل وطن، درجہ یا خیل، شناختی نشان، عمر، رنگ اور نسل درج کرے گا اور مندرجہ ذیل طریقہ پر ان کی تقسیم یا درجہ بندی کرے گا۔

(1) جو نخاس میں فروخت کے لیے رکھے جائیں گے۔

(2) نئے خریدے ہوئے۔

(3) دوران جنگ پکڑنے جانے والے۔

(4) مقامی نسل سے تعلق رکھنے والے گھوڑے۔

(5) مدد کے لئے بھیجے جانے والے۔

(6) گروہی رکھوائے جانے والے گھوڑے۔

(7) عارضی طور پر اصلبل میں رکھے گئے گھوڑے۔

اسبللوں کا نگران مخصوص، اپاچ اور بیمار گھوڑوں کے بارے میں بادشاہ کو رپورٹ بھیجنے کا پابند ہو گا۔ ہر سوار کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ مال خانے اور شانی خزانے سے اس کو جو کچھ ملا ہے اسے کفایت سے کیسے خرچ کیا جانا چاہئے۔

سرکاری نگران گھوڑوں کی تعداد کے پیش نظر ایک وسیع و عریض اصلبل تعمیر کرائے جو گھوڑوں کی لمبائی سے دو گنا زیادہ چوڑا ہو اور اس کے چار دروازے چاروں طرف کھلیں۔ درمیانی جگہ گھوڑوں کے لوٹنے کے لئے موزوں ہو۔ آگے بڑھے ہوئے حصوں میں لکڑی کے بننے ہوئے تخت ہوں اور وہاں طوطے، مینا، چکور، نولے، چیل، بندرا اور مور بھی پالے جائیں۔ ہر گھوڑے کا تھان اس کی لمبائی سے چار گنا لمبا ہو گا۔ بیچ کا فرش لکڑی کے ہموار تختوں سے بنایا گیا ہو گا۔ گھاس کے لیے الگ الگ ناندیں بنی ہوئی ہوں گی۔ فضلہ اور

پیشتاب صاف کرنے کے لئے نالیاں اور راستہ بنا ہوا ہو گا اور اس کا دروازہ مشرق یا شمال کی سمت ہوتا چاہئے۔ پھرے علیحدہ رکھے جائیں گے اور تسل کشی کے گھوڑوں کے لیے الگ بندوبست ہو گا۔ سواری کے لئے استعمال کیے جانے والے گھوڑوں کو بھی علیحدہ ہی رکھا جائے۔ پچھے پیدا کرنے والی گھوڑی کو پہلے تین دن ایک پرستہ سمجھی روزانہ پلایا جانا چاہئے۔ اس کے بعد دس راتوں تک ایک پرستہ آتا اور دوائیں ملائیں اسے دنا چاہئے پھر بھتے ہوئے وانے، ہری گھاس اور موسم کے مطابق دوسری چیزیں اس کی خوراک میں شامل کرنی چاہئیں۔ نئے پیدا ہونے والے پھرے کو ایک کڈ مب آتا ایک پوچھائی کڈ مب سمجھی ملائکر دیں اور اس کے ہمراہ ایک پرستہ دودھ اس وقت تک دیں جب تک کہ پھررا چھ ماہ کا نہ ہو جائے۔ اس کے بعد ہر میٹنے پہلی مقدار کو ڈیلوڑھا کرتے چلے جائیں اور اس میں ایک پرستہ جو اور شامل کر دیئے جائیں۔ یہ خوراک تین برس تک چلے گی۔ اس کے بعد ایک درون ہو چار برس کی عمر تک خوراک کا حصہ رہے۔ چار سال کی عمر میں پھررا پورا ہاؤڑا بنایا ہے اور اس سے کام چلایا جاسکتا ہے۔

معیاری اور بہترن گھوڑے کا منہ 32 انگل، لمبائی منہ سے پانچ گنا زیادہ، پنڈلی 30 انگل اور قد پنڈلی سے چار گنا زیادہ ہو گا۔ درمیانے اور جگنے گھوڑے ان پیاتشوں سے بالترتیب دو اور تین انگل کم کے ہوں گے۔ درمیانے اور جگنے گھوڑے کے بدن کا گھیرا اعلیٰ گھوڑے کے بدن کے گھیرتینی 100 انگل سے پانچ حصے کم ہوتا ہے۔

بہترن اور اعلیٰ گھوڑے کے لئے 2 درون اثاثج لینی چاول، جو یا باجرہ بھگو کریا بھون کر، بھونے موگ کیا ماش کا ساندہ، ایک پرستہ تمل، پانچ پل نمک، دو آڑھک مٹھا یا ایک آڑھک لینی، 50 پل گوشت، پانچ پل شکر، دو پرستہ دودھ اور ذاتے کے لئے ایک پرستہ شراب لازمی طور پر خوراک کا حصہ ہونی چاہئے اتنی ہی مقدار ان گھوڑوں کو دی جائے جو دور سے وحادی مار کر آئے ہوں یا بست بھاری یوجہ انحاکر لائے ہوں اور جگنے ماندے ہوں۔

ایک پرستہ تمل حفظ دینے کے لئے، 1000 پل ہری دوب، ایک کڈ مب تمل ناک پر ملنے کے لیے، دوب سے دو گنی سو سمجھی گھاس اور پیچے بچانے کے لیے بھی چھ ارتی گھاس ہونی ضروری ہے۔

اس مقدار سے ایک چوتھائی کم درمیانے اور تین گھوڑوں کو دی جائے گی۔ بار برداری کے گھوڑے اور نسل کشی کی غرض سے رکھے گئے درمیانے گھوڑے کو وہی اعلیٰ درجے کی خواراک ملے گی۔ ان گھوڑوں میں سے جو تین ہوں گے ان کو درمیانی خواراک دی جائے گی۔ اسی طرح سواری کے گھوڑے اور پھر ایک چوتھائی حصہ کم خواراک پائیں گے اس سے پچاس فیصد پنجھوڑوں کو دیا جائے گا۔

گھوڑوں کی دیکھ بھال پر مامور اور راشن کی تیاری پر متنبیں لوگوں کو بھی راشن دیا جائے۔ بڑھاپے، بیمار یا جنگی خدمت کے سبب کمزور ہو چکے اصل گھوڑے جنگ میں استعمال کرنے کے قابل نہیں رہتے اور صرف راشن کھانے کے لئے ہی رہ جاتے ہیں ایسے گھوڑوں کو عوام کی بھلائی اور ملک کی بہتری کی غرض سے فیضی گھوڑوں کی نسل کشی کے لئے بھی مخصوص کیا جاتا ہے۔

ارتہ، سندھ، بمحوج، کام اور ونایو دیسوں کے گھوڑے ہمترن ہوتے ہیں۔ باہکہ، پاپیہ، سوریہ اور تبتلا کے گھوڑے درمیانی قسم اور معیار کے اور یا تی معمولی ہی شمار کیے جاتے ہیں۔ یہ تینوں اقسام کے گھوڑے جنگ یا سواری کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔ دیکھنے کے لائق امریہ ہے کہ ان میں کون سا گھوڑا تیز، پھر تباہ اور طرار ہے، کون سادھیما اور کون سا مخاہی ہے۔ یہ تخصیص اہم امر ہے۔

جنگ کے گھوڑے کو مخصوص تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکن، ولکی چنان، جست لگانا، اشاروں پر عمل کرنا اور سرپت دوڑنا جنگی گھوڑے کی تربیت کے خاص لوازم ہوتے ہیں۔

اوپوننکہ، وردہ مانگکہ، یمکہ، آٹی، وہبلتہ، ورتحات اور تروچال وغیرہ کئی طرح کی گردشیں ہیں۔ یہی چکر جب سرا اور کان کھڑے کر کے پورے کئے جائیں تو دھیمی گردش کملاتے ہیں۔ دھیمی گردش کے سولہ طریقوں میں سے کچھ خاص یہ ہیں۔

پر کیرنک، پر کیرنوت، نشت، پار سوا نورت، اری مارگر، شار بھکروت، تر تالا، پاہیا نورت، پانچ پانی، عہدات، پیشنا کرن، برم بھت، شلا گھت، سوا دھت اور کشت وغیرہ۔

سارس کی طرح اچھلاں، ربل کی طرح چھلانگ، مینڈک کی طرح چہدک کر جست لگانا، ایک نانگ پر جست، کھڑے کھڑے جست لگانا، بندر کی طرح کو دنا اور اس طرح کی جست

کہ پیٹ تقریباً زمین کے ساتھ لگا رہے۔ یہ سب جست لگانے کے ہی مختلف انداز ہیں۔ سور کی رفتار سے دوڑنا، سور سے آدمی رفتار سے دوڑنا، نولے کی طرح لپکنا، نولے سے آدمی رفتار سے چلنا، گدھ کی طرح چھپنا، بطن کی طرح جھپا کے بھرنا، سور کی طرح دوڑنا اور سور سے آدمی رفتار سے دوڑنا یہ سب چھلانگ لگانے کی مختلف صورتیں ہیں۔ اشارے پر کی جانے والی حرکت کو نزو شتر کتے ہیں۔

سواری کے گھوڑوں کو پانچ، آٹھ اور دس یو جن فاصلہ طے کرنے کی مشق کروائی جاتی ہے جبکہ گاڑی کے گھوڑوں کی تربیت میں یہی فاصلہ بیٹھ کر چھ، تو اور بارہ یو جن (31) ہو جاتا ہے۔

اپنی توہائی کے مطابق سانس، پھولے بغیر اور پیٹھ پر بار لادے ہوئے چلتا گھوڑوں کی دلکی چال کی تین قسمیں ہیں۔ طاقت کے پوری طرح صرف کرنے کے نتیجے میں گھوڑے کی مخصوص چال، گردش کے ساتھ عمومی دلکی اور اوسط درجے کی رفتار کے علاوہ معمول کی رفتار بھی دلکی چال کی ہی مختلف صورتیں ہیں۔

گھوڑوں کو پاندھنے کے لئے استعمال ہونے والی رسیبوں کی یادت تجربہ کار لوگ اپنے مشورے دیں گے۔ رتھ چلانے والے اپنے گھوڑوں کے لئے درکار ضروری سامان کی نسبت معلومات دیں گے۔ گھوڑوں کی پرورش اور نشوونما میں باقاعدگی نہ ہونے کا علاج سلوتری تجویز کریں گے۔ سلوتری ہی موسموں کے تغیر و تبدل کے حوالے سے گھوڑوں کی خوراک میں مناسب تبدیلیاں کرنے کا مشورہ بھی دیں گے۔

اصبل کے محافظ، دانہ کی تیاری کے ذمہ دار، گھاس فراہم کرنے والے، گھوڑوں کو چھل قدری کروانے والے اور انہیں تھان پر پاندھنے والے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کرنے کے پابند ہوں گے، کوتایی کی صورت میں ان کی تختواہ میں سے مخصوص شرح کے حوالے سے کٹوتی کی جائے گی۔

اگر کوئی حفاظت، بحالی یا علاج کے لئے اصلب میں رکھنے گئے گھوڑے کو سواری کے لئے جائے تو اسے 12 پن جرمانہ کیا جائے گا۔ اسی قانون کا اطلاق گایوں، بکریوں، بھیڑوں اور بھینسوں کے حوالے سے بھی ہو گا۔

اصبل کے گھوڑوں کو ایک دن میں دو بار نسلایا، صندل لگایا اور ہار پہنایا جائے گا۔

نوچندی پر بھوش دیوتا کو قربانی پیش کی جائے گی۔ چاند رات کو خیر و برکت کے اثرات کے حامل بیجن بھی گائے جائیں گے۔ اسوج کی نویں تاریخ کے علاوہ سفر پر روانہ ہونے اور لوث کر آنے کے موقع پر پیجاری گھوڑوں کی صحت و سلامتی کے لئے آرتی اٹارا کرے گا۔

باب: 31

ہاتھیوں کا گنگراں

ریاست کی طرف سے مقرر کردہ، ہاتھیوں کا منتظم جنگل میں ان کی حفاظت کے لئے ضروری انتظامات و اقدامات کرنے کا پابند ہو گا۔ جب ہاتھی تربیت کے بعد تحکم جائیں تو ریاستی گنگراں نہ اور مادہ ہاتھیوں کے علاوہ ان کے بچوں کے فیل خانے میں رہنے اور آرام کرنے کا معقول انتظام کرے گا۔ یہی الہکار ہاتھیوں کے راشن اور ان کی روزمرہ کی خوراک میں گھاس کے تناسب اور فراہمی کا خیال رکھے گا۔ ہاتھی گھر کا گنگراں زیر تربیت ہاتھیوں کی پرورش، متعلقہ سازو سامان و زیورات آرائش کی فراہمی، فیل خانے کے معالج اور ماہرین سے متعلق تمام معاملات اور امور کا ذمہ دار ہو گا۔ وہ ہاتھیوں کو جنگل تربیت دینے والے ہر مند افراد، فیل یا نوں، ہودہ کرنے والوں اور ہاتھی گھر میں دیگر متعلقہ کام سرانجام دینے والے خدمت گاروں کا عمومی گنگراں بھی تصور کیا جائے گا۔

ہاتھی باندھنے کے مقام کی لمبائی اور اوپھائی ہاتھی کے جنم سے دُستی ہونی ضروری ہے۔ ہتھیوں کے تھان الگ بنائے جائیں اور آگے ایک برآمدہ ہو جس میں سکم کڑے ہوں گے۔ ان سکم کڑوں کو کمری بھی کہتے ہیں۔ اس کا دروازہ شمال یا مشرق کی طرف کھلانا چاہئے۔ سکموں کے آگے جگہ چوکور ہو گی جس کے پسلوکی دیوار ہاتھی کی اوست لمبائی کے برایہ ہو گی۔ فرش لکڑی کے ہموار تختوں کا بنا ہوتا چاہئے۔ اس فرش میں ہاتھیوں کے جسم سے خارج ہونے والے فاسد مادوں کے لئے کٹاؤ بنانے ضروری ہیں۔

ہاتھی کے لینٹے کی جگہ اس کے جسم کے تناسب سے بنائے کے علاوہ اس جگہ ایک چپوتہ بھی تعمیر کیا جانا ضروری ہے۔ اس چپوتے کی اوپھائی ہاتھی کے قد سے نصف ہونی چاہئے تاکہ ہاتھی اس کے ساتھ آسانی سے نیک لگ سکے۔ تربیت کے مراحل سے گزر رہے اور شراری ہاتھیوں کو باہر جنگل اور سواری کے ہاتھیوں کو قلعے کے اندر رکھا جائے گا۔

دن کا پہلا یا ساتواں پر ہاتھیوں کے عقل کے لئے موزوں وقت ہے۔ ان اوقات کے بعد انہیں خوراک دی جائے گی۔ چاشت کے وقت ہاتھیوں کو ورزش کروائی جائے۔ تیرے پر انہیں پانی پالایا جائے۔ رات کے آٹھ پہلوں میں سے دو پر ہاتھیوں کے سونے کے لئے اور رات کا ایک حصہ جاگ کر آرام کرنے کے لئے موزوں ہے۔

عام طور پر ہاتھی موسم گرمائیں پکڑے جاتے ہیں۔ پکڑے جانے والے ہاتھی کی عمر 20 سال ہوئی چاہئے۔ کم عمر، کم عقل اور بیمار ہاتھیوں کے علاوہ بغیر دانتوں کے ہاتھی اور دودھ پلانے والی ہاتھیاں ہر گز نہیں پکڑی جائیں گی۔

چالیس سال کی عمر کا 7 ارتقی اونچا، 9 ارتقی لمبا اور 10 ارتقی جامت کا ہاتھی بہترین ہوتا ہے۔ 30 سال کی عمر کا ہاتھی اوسط درجے کا شمار ہوتا ہے اور 25 سال کا ہاتھی کثر سمجھا جاتا ہے۔

آخر میں ذکر کیے گئے درمیانے اور کمتر درجہ کے ہاتھیوں کی خوراک (اعلیٰ درجہ کے ہاتھیوں کے مقابلے میں) ایک چوتھائی کم رکھی جائے۔ اعلیٰ درجہ کے ہاتھی کی خوراک میں ایک درون چاول، آدھا آڑھک تیل، تین پرسنے گھنی، دس پل نمک، پچاس پل گوشت، ایک آڑھک شوربایا دو آڑھک مٹھا شامل ہو گا۔ ذاتِ پیدا کرنے کے لئے دس پل چینی، ایک آڑھک شراب یا اس سے دو گنی مقدار میں (یعنی دو آڑھک) دودھ بڑھایا جاسکتا ہے۔ ایسے ہاتھی کے جسم کی ماش کے لئے ایک پرسنے تیل ہوتا ضروری ہے۔ تیل کی اس مقدار کا آٹھواں حصہ ہاتھی کے سر پر ملنے کے لئے درکار ہوتا ہے اور اسی تیل سے ہاتھی گھر میں روشنی بھی کی جاتی ہے۔ ہری دوب کے اڑھائی بھار اور اتنی ہی مقدار میں خلک بھار کے علاوہ مختلف پودوں کے ڈھنپل چاہے جتنی بھی مقدار میں ڈال دیں ہاتھیوں کی نشوونما میں معافون ثابت ہوں گے۔ آٹھ ارتقی اوپنچھے اور مست ہاتھی کو اسی مقدار میں خوراک دی جائے گی۔ دیگر ہاتھی اپنے اپنے جسم کی پیائش کے حساب سے خوراک پائیں گے۔

تفریح کی غرض سے پکڑا گیا ہاتھی کا پچھہ صرف دودھ اور بزر چارے پر ہی نشوونما پائے گا۔

اعلیٰ ہاتھی کی خصوصیات یہ ہیں کہ خون کی طرح سرخ ہو، گوشت بھرا ہو، دونوں کانز ہیں ہموار ہوں اور بغیر ثم کے سیدھی پینچھے ہو۔ اپنی جسمانی ساخت، خصوصیات اور

صلاحیتوں کے حوالے سے شاندار، تیز، غبی اور جنگلی ہاتھیوں کو مناسب تربیت دیکر ان سے
مختلف کام لیے جائیں گے۔

باب: 32

مختلف ہاتھی اور ان کی تربیت کے تقاضے

اگر تربیت دینے کے حوالے سے دیکھیں تو تربیت حاصل کرنے کے لائق ہاتھیوں کی چار اقسام ہیں۔ 1: تربیت کی صلاحیت رکھنے والے ہاتھی۔ 2: جنگی مقاصد کے لئے تیار کئے جانے والے ہاتھی۔ 3: سواری کی غرض سے سدھائے گئے ہاتھی اور 4: ایسے ہاتھی جو شر ہوں۔

تربیت کی صلاحیت رکھنے والا ہاتھی چار طرح کا ہوتا ہے، پہلا جو آدمی کو اپنے شانوں پر سواری کرنے دے، دوسرا جو ستون سے باندھے جانے پر مزاحمت نہ کرے، تیسرا جو پانی کے لئے آسانی سے لے جایا جاسکے اور کھیدے میں بیٹھے کے اور چوتھا وہ جو اپنے گلے سے بڑی حد تک مانوس ہو۔ ان سب ہاتھیوں سے کم عمر ہاتھی کی طرح برداشت کرنا ضروری ہے۔

فوجی تربیت کے لئے پنچے گئے ہاتھیوں میں سات بیانی صلاحیتیں پیدا کی جاتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) قواعد

(2) چکر

(3) روشن دینے کی الہیت

(4) دوسرے (عد مقابل) ہاتھیوں سے شدید گلراو

(5) قلعوں پر حملہ

(6) شرoval پر چڑھائی

(7) عمومی ٹواہی

نہ کوہہ بالا تربیت کے ابتدائی اساق ہاتھی کا ساز پہننا، گلے میں رسی ڈلوانا اور تربیت یافتہ ہاتھیوں کے ساتھ مل کر کام کرنا ہیں۔

صرف سواری کرنے کے حوالے سے سدھائے گئے ہاتھی اپنی الیت، صلاحیت اور خصوصیات کی بنا پر آٹھ درجوں میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔
درجہ اول: وہ ہاتھی جو اگلے پچھلے اعضاً اوپر چھپتے کو نیچا رکھ کرو جسی ہاتھیوں کا تعاقب کر سکے۔

درجہ دوم: جو اپنے سوار کو لیکر ہاتھیوں کے ساتھ چل سکے اور دکنی چال چلتا ہوا جنگلی ہاتھیوں کے پیچھے اپنے سوار کے ساتھ بڑھنے کی الیت رکھتا ہو۔
درجہ سوم: جو مختلف حرکات میں طاقت ہو۔

درجہ چہارم: جو ڈنڈے کے اشارے پر طے شدہ حرکات کا مظاہرہ فوری طور پر پیش کرے۔

درجہ پنجم: جو انگل کی ضرب پر کام کرتا شروع کر دے۔

درجہ ششم: جو بغیر کوڑے کے ہی کام شروع کر دے۔

درجہ هفتم: جو شکار میں مدد دے سکے۔

درجہ هشتم: جو جنگلی ہاتھیوں کے عقیقی دستے کے لئے موزوں ہو۔

موٹے ہاتھی کو فاقہ دیتا، دبليے کو تواتا باتا اور بیمار کا علاج کرنے کے علاوہ کئھن کام کرنے کی تعلیم اور اشارے سمجھنے کی صلاحیت ہاتھیوں کی تربیت کے بنیادی امور ہیں۔
شری ہاتھی مسٹی کے زیر اثر غصیلا، من چلا، بد خصلت، ضدی اور کام چور ہوتا ہے۔

اس کا علاج بھی ہے کہ اسے قابو میں رکھا جائے اور سزا دیکر درست کیا جائے۔

اس قدر بد خصلت ہاتھی کہ جس کی تربیت بے سود ثابت ہو یا تو وہ پکا شریر ہو گا یا بد نظرت اور چالاک۔ ایسے ہاتھیوں کے بارے میں ہاتھی گھر کے معالج سے مشورہ کیا جائے کہ انہیں کس قسم کی زنجیریں پہنائی جائیں اور دیگر کیا مذا ابیر اختیار کی جائیں۔ گلے کا طوق، چیٹ کا جکڑ بند، پیروں کی زنجیر اور اگلے پیروں کے بندھن یہ سب ہاتھیوں کو باندھنے کے سامان میں شامل ہیں۔ جنتز، انگل اور یاں کا بنا ہوا ڈنڈا ہاتھیوں کو قابو میں رکھنے کے اوزار شمار کیے جاتے ہیں۔ گردن میں ڈالی والی مالائیں، ہار، عماری اور گدے ہاتھیوں کی آرائش کے سامان کا حصہ ہیں۔ لوہے کا بنا ہوا جھوول (زرہ) ڈنڈے، ترکش، اور دیگر آلات جنگلی ہاتھی سے متعلقہ سازو سامان ہے جس کو استعمال کرنے کی لوازمیں ضرورت ہوتی

—

ہاتھی کی پروردش، تربیت اور دیکھ بھال کے ذمہ داروں میں معانج، سواری کے ماہر، سدھانے والے، نسلانے والے، سجائے والے، کھانا تیار کرنے والے، گھیارے، باندھنے والے، تھان کی صفائی کرنے والے خاکروپ اور وہ چوکیدار شامل ہیں جو رات کو ہاتھی گھر کی حفاظت کرتے ہیں۔

معانج، چوکیدار، خاکروپ اور باورچی وغیرہ کو تو شہ خانے سے ایک پرستہ چاول، چھوڑا سا تیل، دو پل شکر اور نمک دیا جائے گا۔ ڈاکٹروں کے علاوہ دیگر افراد کو دس پل فی کس کے حساب سے گوشت بھی دیا جائے گا۔

معانج لبے سفر کے ہاتھی کو دوران چوت لگنے یا انتہائی تھکاوٹ ہونے کی صورت میں ضروری ادویات دیں گے۔ ہاتھی گھر میں گندگی کا جمع ہونا، تھان پر گھاس کا نہ پہنچنا، ہاتھی کو سخت زین پر لٹانا، اس کے نازک مقامات پر ضرب لگانا، غیر آدمی کو اس پر سوار ہونے دینا، بے وقت سواری کرنا، دشوار گزار راستوں سے پانی پلانے لے جانا اور گھنی جھاڑیوں میں گھسا دینا ایسی حرکات ہیں جو جرم کے تحت شمار ہوتی ہیں۔ اس نوعیت کی حرکات کرنے والے افراد پر جرمائی عائد ہو گا اور یہ جرمائی ان کے راشن یا تنخواہ میں کٹوئی کی صورت میں وصول کیا جائے گا۔

چاترماں (جو لائی تا اگست۔ ستمبر تا اکتوبر) کے دنوں میں اور ان ایام میں جب دو موسم آپس میں مل رہے ہوں، تین بار ہاتھیوں کی آرتی اتاری جائے گی۔ نوچندی اور چاند رات کے موقع پر بھی کماندار ہاتھیوں کی صحت اور سلامتی کے لئے قربانیاں دیں گے۔ ہاتھی کے دانت کا نئے وقت دانت کی گولائی سے دو گنی بھی جو چھوڑ کر دانت قطع کیے جائیں گے۔ دریائی علاقوں کے ہاتھیوں کے دابت اڑھائی سال بعد تراشے جائیں گے جبکہ پہاڑی علاقہ سے تعلق رکھنے والے ہاتھیوں کے دانت اس سے دو گنی مدت کے بعد یعنی پانچ سال بعد تراشنے مناسب ہوں گے۔

رتحوں کی نگرانی، پیدل فوج کا نظم و نسق اور فوجی سربراہ کے فرائض

رتحوں کے ریاستی گران پر بھی وہی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو کہ گھوڑوں کے
نظام کے فرائض میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ وہ رتحہ تیار کروانے کا بھی پابند ہو گا۔
معیاری ساخت کی رتحہ کے علاوہ سات دوسری رتھیں اس سے چھوٹی ہوں گی اور سب سے
چھوٹی پہچ پرش چوڑی ہو گی معیاری رتحہ کی اوپرچالی 20 پرش اور چوڑائی 12 پرش ہوتی
ہے۔ رتحوں کا نظم سفر کی رتحہ، جنگ کی رتحہ اور دیوتاؤں کی رتحہ کے علاوہ تواروں کی
رتحہ بھی بنائے گا۔ یہ الپکار تربیت کے لئے برتنی جانے والی اور دشمن کے مورچوں پر
چڑھائی کے وقت استعمال ہونے والی رتھیں وقت پر تیار کروانے کا پابند ہو گا۔

یہی افسر تیر اندازی، یہیکتی، زرد بخی، رتحہ دوڑ کے سامان کے استعمال، رتحہ میں بینہ
کر جنگ کرنے اور رتحہ کے گھوڑوں کو قابو میں رکھنے کی تربیت اور مہارت کا بھی گران
سمجھا جائے گا۔

رتحوں کا ریاستی گران رتحوں پر کام کرنے والے عارضی اور مستقل ملازموں کے
راشن اور تنخواہوں وغیرہ کا حساب رکھے گا۔ وہ انعامات وغیرہ کے ذریعے ملازمین کو خوش
اور مطمئن رکھنے کی بھروسہ کو شش کرے گا۔ مسافتوں اور درمیانی فاصلوں کے بارے میں
بالکل درست معلومات رکھنا بھی اس کا اولین فرض ہے۔

اسی نوعیت کے قواعد و ضوابط اور اصول پیدل فوج کے سربراہ پر بھی لागو ہوں گے۔
اسے معلوم ہونا چاہئے کہ نسلی سپاہیوں اور کراچے کے عارضی سپاہیوں کے وصف کیا ہیں۔
وہ ان کے دستوں کی خوبیوں اور کمزوریوں سے پوری طرح واقف ہو گا۔ پیدل فوج کا سربراہ

ایسی ہی معلومات دوست اور دشمن ممالک اور مختلف قبیلوں کی افواج کی بابت حاصل کرنے کا بھی مجاز ہو گا۔

فوچی سربراہ کو نشیبی زمین اور کھلے میدان میں جنگ کرنے، مورچوں میں ڈٹ کر لڑنے، دھوکے سے حملہ کرنے، اونچائی سے لٹنے اور رات اور دن کی لڑائی کی ضروریات میں بنیادی فرق وغیرہ جیسے تمام گر معلوم ہوں گے۔ فوج کی قواعد سے فوچی سربراہ کو معلوم کرنا چاہئے کہ اس کی فوج ہنگامی حالات سے پہنچنے کے لئے کس قدر تیار اور باصلاحیت ہے۔

تمام فوج کی کیفیت پر نظر رکھنے والا، ہر قسم کے ہتھیار استعمال کرنے میں طاق، گھوڑوں اور رتحوں کو ہنگامی حالت میں فی الفور آگے یا پیچھے حرکت دینے کے لئے تیار رکھنے کی صلاحیت کا اہل اور قابل پہ سالار ہی افواج کو پیچھے پہنچنے یا پیش قدی کرنے کا حکم دینے کا مجاز ہو گا۔

فوچی سربراہ کو علم ہو گا کہ اس کی فوج کے لڑنے کے لئے کون سا میدان اور وقت زیادہ بہتر ہے۔ دشمن کی فوج کی عددی برتری یا کمتری کتنی ہے، کس طرح اس میں پھوٹ ڈالی جاسکتی ہے۔ اپنی فوج اگر منتشر ہو جائے تو اسے کیسے اکٹھا کرنا ہے، دشمن کی فوج کو کیسے منتشر اور حواس پاخذ کرنا چاہئے۔ عمومی حملہ کس وقت کرنا مناسب ہے اور قلعے پر دھاوا کیسے بولا جانا چاہئے۔ یہ سب چیزیں پہ سالار کے علم میں ہوئی ضروری ہیں۔

اعلیٰ فنی مهارت اور پیشہ ورانہ صلاحیت کا حامل فوچی پہ سالار اپنی زیرِ کمان لڑنے والے فوچی دستوں کے نظم و ضبط پر کڑی نظر رکھے گا۔ یہ نظم و ضبط نہ صرف مارچ اور پڑاؤ کرتے وقت ہی برقرار رکھنا چاہئے بلکہ لڑائی میں بھی قائم رہنا ضروری ہے۔ فوچی سربراہ اپنے فوچی دستوں کی شناخت کے لئے قرنا، تختوں اور جھنڈوں کو استعمال میں لائے گا۔

باب: 34

رائداری کے امور اور چراغاں ہوں کا منتظم

رائداری کے اجازت نامے ایک ماش نی پاسپورٹ کی شرح سے پاسپورٹ افسر جاری کرے گا۔ جس کے پاس یہ اجازت نامہ ہو وہ آسانی اور آزادی سے ریاست سے باہر بھی جاسکے گا اور ملک میں داخل بھی ہو گا۔ جو ملکی افراد بغیر رائداری کے اجازت نامہ کے ملک سے باہر جائیں یا واپس آئیں ان پر 12 پن جرمانہ کیا جانا چاہئے اگر کوئی غیر ملکی باشندہ بغیر اجازت کے تمہارے ملک میں آئے تو اس سے دگنا جرمانہ (24 پن) وصول کیا جائے۔

ریاست کی طرف سے جو افسر چراغاں ہوں کے انتظام پر مامور ہو گا، وہ رائداری کے اجازت ناموں کی چینگنگ بھی کرے گا۔ چراغاں پر خطر مقامات کے پتوں پنج کھول دی جائیں گی۔ وادیوں کو عوام دشمن عناصر اور درندوں یعنی چوروں، ہاتھیوں اور دوسرے درندوں سے پاک کر دیا جائے گا۔ غیر پیداواری یا بخربزی میتوں پر تالاب، کنوئیں اور سراں تعمیر ہوں گی۔ ایسے مقامات پر باغ لگائے جائیں گے اور چمن بندی ہو گی۔

جنگلوں کا جائزہ شکاری اپنے کتوں کے ساتھ لیں گے۔ اگر یہ کسی دشمن یا چوروں کو آتا دیکھیں تو جھاڑیوں میں روپوش ہو جائیں یا درختوں پر چڑھ کر ڈھول پیشیں اور ناقوس بجا کیں۔

قبائل یا دشمنوں کی نقل و حرکت کی اطلاع سرکاری کبوتروں کے ذریعے دیں جن کے گلے میں پرچیاں بندھی ہوئی ہوں یا پھر خاص مقامات پر آگ جلا کر اور دھواں اڑا کر بھی ایسی معلومات کے بارے میں علامتی انداز سے باخبر کیا جاسکتا ہے۔ چراغاں ہوں کے ریاستی گران کا فرض ہو گا کہ وہ قیمتی لکڑی اور جنگل کے ہاتھیوں کی حفاظت کرے، سڑکوں کی

حالت کو مناسب رکھے، چوروں کی سرکوبی کرے، تجارتی قاتلوں کو راستوں میں تحفظ فراہم کرے، گایوں کی حفاظت کے فرائض انجام دے اور لوگوں کو آمد و رفت کے علاوہ ذرائع نقل و حمل کی سرویس فراہم کرے۔

باب: 35

مالیہ وصول کرنے کا نظام اور اس کے خدو خال

ریاست کے مخفر عام گھریلو افراد، تاجروں اور فقیروں کے بھیں میں مملکت کو چار انتظامی حلقوں میں تقسیم کریں گے۔ دیمات کو بھی اعلیٰ اوسط اور اونٹی درجہوں میں بائنا جائے گا۔ یہ عمل مکمل ہونے کے بعد متعلقہ افسرانوں میں چار مندرجہ ذیل اقسام میں رکھے گا۔

(1) جو نیکس ادا کرنے سے میرا ہیں۔

(2) جو فوجی جوان مہیا کرتے ہیں۔

(3) جو اپنا مالیہ غلنے، مویشی، سونے یا پھر خام مال کی صورت میں ادا کرتے ہیں۔

(4) جو نیکس کے بدالے میں مفت دودھ اور مزدور وغیرہ پیش کرتے ہیں۔

کلکٹر کی پدایت کے مطابق دیباتی محاسب پانچ یا دس دیمات کا حساب رکھے گا۔ وہ دیبات کی حد بندی کر کے قطعات زمین کی نشان دی کرے گا یعنی مزدور عد، غیر مزدور عد، میدانی، سیراب، باغ، ترکاری کے کھیت، باڑھ، جنگل، قربان گاہ، دیول، آپاشی کا سرچشمہ، شہستان، لٹکر خانہ، پیاؤ یا ترا، چڑاگاہ، سرک اور اسی لحاظ سے مختلف بستیوں، کھیتوں، جنگلوں اور سڑکوں کی حد بندی کر کے رجسٹر میں ہبہ، فروخت، وقف اور معافی دی ہوئی زمینوں کا اندر اراج کرنے کا پابند ہو گا۔

متعلقہ افسر مکانوں پر نمبر لاکر نیکس ادا کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کے حوالے سے نہ صرف چاروں ڈاتوں کی کل آبادی کی تعداد لکھے گا بلکہ یہ بھی اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس آبادی میں کاشتکاری سے نسلک افراد کی تعداد کیا ہے۔ گواہ لکھنے ہیں، تاجر، مزدور اور خدمت گاروں کی لکھتی کیا ہے۔ دو ٹانگوں والے جانور لکھنے ہیں اور چوپائے کتنی تعداد میں ہیں۔ یہ الہکار طے کرے گا کہ ہر مکان سے کتنا جرمانہ، نیکس اور سوتا وغیرہ وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کیا جاسکتا ہے۔

متعلقہ گران ہر گھر کے جوان اور بڑھے لوگوں کی کتنی رکھنے کے علاوہ ان کے سابقہ حالات، پیشہ، آمدی اور خرچ پر بھی نظر رکھے گا۔

ضلع کا افریقیت کے ایک چوتھائی علاقے کے حساب کا زمین دار ہو گا۔

ضلعی افریقیت کے جاندار میں آنے والے مقامات پر ٹکلش جزل خصوصی کشز بھیجا کرے گا جو نہ صرف ریسی اور ضلعی افریقوں کے عملے اور ان کی کارکردگی کے طریق کار کا معائنہ کریں گے بلکہ خصوصی نہیں بلکہ بھی وصول کرنے کے مجاز ہوں گے۔

ٹکلش جزل خفیہ اہلکاروں کو عام لوگوں کے بروپ میں اس بات کی نوہ لگانے کے لئے مقرر کرے گا کہ جو حسابتیں تیار کیے گئے ہیں وہ کس حد تک درست ہیں۔ وہ آدمیوں اور جانوروں کی صحیح صحیح تعداد کی تحقیق کریں گے اور ہر کتبے کی آمدی اور خرچ کی پڑتاں بھی کر سکیں گے۔ یہ کشز معلوم کریں گے کہ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ کیوں آتے جاتے ہیں۔ وہ ان لوگوں پر کڑی نظر رکھ کر یہ معلوم کریں گے کہ ان میں کون سے مخلوق اور بدکروار عورتیں اور مرد ہیں۔ یہ افریقان مخلوقوں لوگوں میں غیر ملکی جاسوسوں کے موجود ہونے کے بارے میں بھی تحقیق کریں گے۔

تاجروں کے بھیس میں سرگرم مخبر سرکاری تجارتی مال کی قیمت اور مقدار کی بابت تحقیق کریں گے۔

جو غیر ملکی یا ملکی مصنوعات خلکی یا پانی کے راستے آئیں، چاہے قیمتی ہوں یا معمولی، ان کی بابت مندرجہ ذیل امور کی تحقیق لازم ہو گی۔

(1) کتنی چنگی دی گئی؟

(2) سڑک کا بلکس کتنا ادا کیا گیا؟

(3) بار برواری کا محصول کتنا دیا گیا؟

(4) فوجی بلکس کتنا دیا؟

(5) کشتی کا کرایہ کتنا آیا اور چھٹا حصہ (تاجروں کے ذمہ مقرہ بلکس کا) وصول ہوا یا نہیں؟

(6) خوراک پر کیا خرچ ہوا؟

(7) مال گوداموں میں رکھوانے پر کتنی لاگت آئی؟

کاشکاروں، گوالوں، تاجریوں اور مختلف حکاموں کے افسران کی جائز و ناجائز کارروائیوں کا سراغ لگانے کے لئے کلکٹر جنرل فقیریوں کے بھیس میں اپنے جاسوسوں کو مقصر کرے گا، جہاں قربان گاہیں بنی ہوئی ہیں یا جہاں سڑکیں آکر ملتی ہیں، پرانے کھنڈروں، تالابوں، دریاؤں، اشنان، (عسل) کے گھانوں، یا تراو، اور خانقاہوں کے قریب، ریتیے علاقوں، پہاڑی اور جنگلی علاقے میں بعض تجربہ کار جاسوس چوروں کے بہرپوں میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر حقیقی چوروں کی نقل و حرکت کا سراغ لگائیں گے۔ یہی لوگ دشمنوں اور ریاست کے سرکشوں کی بھی مگر انی کرنے کے پابند ہوں گے۔

کلکٹر جنرل کے ماتحت مخبری کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والے تمام الہکار پوری توجہ سے اپنے فرائض ادا کریں گے اور وہ خود تدبی اور بھرپور محنت کے ساتھ ریاست کے معاملات پر توجہ دے گا۔

شر کا حاکم اور اس کے فرائض

شر کے مفہوم پر بھی گلکش جزل کی طرح راجد حالی کے انظام کی ذمہ داری ہو گی۔ یہاں ایک محدود علاقے کے ٹگران کے ذمہ دس، میں یا چالیس گھنٹوں گے۔ وہ ہر گھنٹے مردوں زن کی ذات، گوت، نام پیشے اور آمدن و خروج سے پوری طرح واقفیت رکھتا ہو گا۔

شری یعنی افسر شر کے چار علاقوں کے جملہ مختلف معاملات کے ذمہ دار ہوں گے۔ دھرم شالہ کے مفہوم انہیں یہ اطلاع پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے کہ ان کے پاس فیر دھرم کا کون مسافر یا کوئی اور آدمی ٹھہرا ہے۔ وہ سنیا سیوں اور ویدوں کے پندتوں کو بھی ان کے بارے میں ہر طرح مطمئن ہونے کے بعد ہی ٹھہرا سکیں گے۔ ہنرمند افراد اپنی ذمہ داری پر بھی انہیں اپنے ہاں ٹھہرا سکیں گے۔ کاروباری لوگ ایسے افراد کی بابت روپورث کریں گے جو معمونہ علاقوں میں مال فروخت کریں یا ایسا مال فروخت کریں جو ان کی ملکیت نہ ہو۔ شراب کشید کرنے والے، پکا ہوا گوشت، چاول بیخنے والے اور طوانیں دوسرے لوگوں کو صرف اسی صورت میں اپنے ہاں ٹھہرا سکتے ہیں جبکہ وہ ان سے اچھی طرح واقف ہوں۔ یہ لوگ خطرناک کاموں میں کوئی والوں، فضول خرچی کرنے والوں اور احتقانہ دلیری کی صفت رکھنے والوں کی نسبت سرکاری اپکار کو اطلاع دینے کے پابند ہوں گے۔

کوئی علاج کرنے والا جو خیہ طور پر کسی ایسے مریض کا علاج کرے جو کسی پھوٹے میں جلتا ہو یا جسے بری غذا کھائیں یا زیادہ پی لیتے کی وجہ سے بد ہضمی ہو گئی ہو تو وہ اور جس مکان میں علاج ہوا اس کا مالک اسی صورت میں سزا سے بچ سکیں گے کہ مریض کے بارے میں سرکاری اطلاع دیں ورنہ وہ بھی مریض کے ساتھ ہی نتھی کے جائیں گے۔

گھر والے اجنبی اشخاص کی آمد و رفت کی اطلاع دیں گے ورنہ اس رات جو بھی چوری کی واردات ہو گی وہ اس کے حوالے سے جوابدی کے لئے طلب کیے جائیں گے اور واردات نہ ہونے کی صورت میں بھی اطلاع نہ کرنے کے جرم میں انہیں تین پن جرمائی کیا جائے۔

جائے گا۔

بڑی سڑکوں یا گذنڈیوں پر چلنے والے مسافر کسی ایسے آدمی کو دیکھیں جو کسی پھوٹے یا زخم میں جلا ہو، جس کے پاس ہلاکت خیز تھیار ہوں، بوجھ اخنانے سے تمکا ماندہ دکھائی دے، دیکنے یا چینے کی کوشش کرے، بت زیادہ نیند لے رہا ہو، بت دور سے تمکا ہارا چلا آرہا ہو یا پھر شر، مضافات اور دیگر مقامات پر اسے پہچانا نہ جاسکے (ابنی ہونے کی وجہ سے) تو اسے قابو کر لیں۔

سادھو لوگوں کی کثیاوس (بھونپرڈیوں) قمارخانوں، بھیار خانوں، پکا ہوا گوشت پیچتے والوں، شراب خانوں، کارخانوں، خالی مکانوں اور گھروں میں سرکاری مجرم بھی ملکوں افراد کی نوہ لگانے پر مامور ہوں گے۔

دن کے درمیانی دو پروں میں جو موسم گرم میں چار براہر حصوں میں تقسیم کیے جائیں گے آگ جلانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ ان اوقات میں آگ جلانے والے کو ایک پن کا آٹھواں حصہ جرمانے کے طور پر ادا کرنا پڑے گا۔ گھروں والے اپنے گھروں سے باہر کھانا پکا سکتے ہیں۔ اگر کسی گھروں والے کے پاس مندرجہ ذیل سامان نہ ہوا تو اس کو ایک پن کا چوتھا حصہ بطور جرمانہ دینا پڑے گا:

www.KitaboSunnat.com

(1) پانچ بائیاں

(2) ایک کبھی (پانی کا برتن)

(3) ایک درون (پانی کا ملکا)

(4) ایک سیڑھی

(5) کلمائی

(6) چجان

(7) کندے دار چھڑ (دروازوں کے پٹ اکھیز نے کا آلہ)

(8) ایک چٹا (گھاس پھوٹس ہٹانے کے لیے)

(9) چجزے کا تجید

شرکار کو والا چھپر اکٹھوا دے گا، جن لوگوں کا لازمی طور پر آگ سے واسطہ رہتا ہے وہ ایک جگہ مل کر رہیں گے۔ ہر گھر کا ماں ک رات کے وقت اپنے دروازے پر موجود رہے گا۔

ہزاروں کی تعداد میں پانی سے بھرے ملکے ایک سیدھی قطار میں سڑکوں، چوراہوں اور سرکاری عمارتوں کے آگے پڑے رہیں گے۔ (سرکاری عمارتوں سے مراد یہاں مال خانہ، ہاتھی گھر اور اصلبل وغیرہ ہے)۔

اگر کسی گھر میں آگ لگ جائے اور اس کا مالک اسے بچانے کے لئے نہ دوڑے، خواہ کچھ ہی جل رہا ہو، تو اس کو 12 پن جسمانہ دنا پڑے گا۔ اگر کراچی دار ہو تو مندرجہ بالا صورت میں اس پر 6 پن جسمانہ عائد ہو گا۔ اگر لاپرواہی سے کوئی کسی مکان کو آگ لگادے تو اسے 54 پن جسمانہ ادا کرنا ہو گا لیکن جان بوجھ کر کسی مکان کو نذر آتش کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اسے اسی آگ میں جھوک دیا جائے۔

سڑک پر کوڑا پھیلانے والے کو ایک پن کا آٹھواں حصہ، پانی یا کچھ پھیلانے والے کو ایک پن کا چوتھا حصہ اور شاہی سواری کی سڑک پر یہی حرکت کرنے والے کو آدھا پن جسمانہ ادا کرنا ہو گا۔

اگر کوئی مریض یا کسی دوا کے زیر اثر فرد کسی یا ترا، حوض، مندر یا سرکاری عمارت میں بول و برآز کرے تو اسے کوئی سزا نہیں دی جاسکے گی لیکن اگر کوئی صحت مند شخص دانتہ طور پر ایسی حرکات کا مرٹکب ہو تو اس کو ایک پن سے لیکر جرم کی نوعیت کے حساب سے زیادہ جسمانہ بھی کیا جائے۔

شہر کے اندر ملی، کئے، نیلوے، سانپ یا کسی اور مرے ہوئے جانور کا ڈھانچہ پھینکنے والے کو تمن پن جسمانہ دنا پڑے گا۔ اگر شر میں گدھے، اونٹ، چخریا کسی اور مویشی کی لاش پھینکنی جائے تو اس حرکت کا مرٹکب 6 پن جسمانہ دینے کا سزا وار ہو گا۔ اگر انسانی لاش پھینکنی جائے تو پھینکنے والے کو پکڑ کر اس سے 50 پن جسمانہ وصول کیا جائے۔

ارتحی کو شر سے باہر لے جانے کے لئے ایک مخصوص دروازہ اور راستہ ہو گا اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ارتحی کو کسی اور راستے یا دروازے سے شہر کے باہر لیکر جائے تو اسے پسلے درجے کی سزا دی جائے اور جس غیر مخصوص دروازے سے وہ ارتحی باہر لیکر جانے میں کامیاب ہوا ہو اس پر تعیینات الہکاروں سے 200 پن جسمانہ وصول کیا جائے گا۔

قبستان یا شمشان کے علاوہ کسی اور جگہ دفاتری یا پھونگی جانیوالی میت کے زمداروں

کو 12 پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

غروب آفتاب سے پونے تین گھنٹے کے بعد اور طلوع آفتاب سے پونے تین گھنٹے پہلے تک لوگوں کو چلنے پھرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ ان اوقات کا اعلان سکھ بجا کر کیا جائے گا۔

اس بگل بجتنے کے بعد کوئی سرکاری عمارتوں کے آس پاس چلتا پھرتا پایا گیا تو اس پر سوا پن جرمانہ ہو گا۔ اگر ایک بگل سے دوسرا بگل بجتنے کے درمیانی عرصے میں ایسی نقل و حرکت کا کوئی مرحلہ ہو تو اسے اڑھائی پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ صبح کے بگل بجتنے سے پہلے گھومنے والوں کو بھی سوا پن بطور جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ شاہی قلعے کے آس پاس منوع اوقات میں چلنے پھرنے والے کو پانچ پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

جرم کرتے ہوئے پڑے جانے یا مخلوک انداز میں گھومنت ہوئے گرفتار ہونے والوں سے تنقیش کی جائے۔ سرکاری عمارتوں کے گرد چکر لگانے والے اور فصیل پر چھٹے کی کوشش کرنے والوں کو درمیانے درجے کی سزا دی جانی چاہئے۔ ان سزاوں سے مندرجہ ذیل افراد فوجیں گے:

(1) جو زچہ خانے جانے کے لئے نکلے ہوں۔

(2) جو علاج کے لئے جا رہے ہوں۔

(3) جو میت کو قبرستان یا شہشان گھاث لیکر جا رہے ہوں۔

(4) جو لوگ روشنی ساتھ لیکر نکلیں۔

(5) جو شرکے حاکم سے ملاقات کے لیے جا رہے ہوں۔

(6) جو کسی بگل کی آواز کا سبب معلوم کرنے نکلے ہوں۔

(7) جو اچانک لگنے والی آگ بجھانے جا رہے ہوں۔

(8) جن کے پاس اجازت نامہ ہو۔

مندرجہ بالا افراد کے علاوہ جو کوئی بھی منوع اوقات میں بلا وجد گھومتا پایا گیا اسے گرفتار بھی کیا جاسکتا ہے اور پھر اسے جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔

کچھ خاص راتوں کو باہر گھومنے پھرنے کی آزادی ہو گی لیکن ان راتوں میں بھی مندرجہ ذیل افراد کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- (1) جو بھیں بدل کر جا رہے ہوں۔
 (2) جو ممنوع راستوں پر چل رہے ہوں۔
 (3) جو ڈنڈے یا ہتھیار لیکر چلیں۔

مندرجہ بالا افراد کو ان کے جرم کی نوعیت سے مطابقت رکھنے والی سزا دینی چاہئے۔
 چوکیدار صرف ایسے افراد کو روکیں جنہیں روکنا چاہئے وہ ایسے افراد کو مت روکیں جنہیں
 نہیں روکنا چاہئے اس کے الٹ عمل کرنے والوں سے مجرمانہ نقل و حرکت کے لئے مقرر
 کردہ جرمائے سے دو گنا زیادہ جرمائے وصول کیا جائے گا۔ اگر کوئی چوکیدار کسی خدمت گار
 عورت سے جنسی مlap کرے تو اسے ابتدائی سزا دی جائے گی۔ اگر یہی حرکت وہ کسی آزاد
 اور عام عورت سے کرے تو درمیانی سزا کا مستحق ثمرے گا، اگر وہ ممنوعہ نقل و حرکت کی
 وجہ سے روکی ہوئی خاتون کی آبرو ریزی کا مرٹکب ہو تو اسے انتہائی سزا دی جائے اور اگر وہ
 کسی اعلیٰ نسب کی حامل خاتون سے جنسی زیادتی کرے تو موت کی سزا کا حد تار ہو گا۔

فراپن کی ادائیگی میں غفلت کے مرٹکب اور رات کو ہوئی وارداتوں کی اطلاع پادشاہ
 تک نہ پہنچانے والے حاکم شر کو اس کے جرم کی سیکھی کے مطابق سزا دی جائے گی۔ شر کا
 حاکم ہر روز پانی کے ذخیروں، سڑکوں، سرگاؤں، قلعوں، قلعے کی فصیلوں اور دفاعی تسبیبات کا
 معائنہ کرے گا۔ جو اشیاء لوگ بھول گئے ہوں، اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہوں یا گم کر چکے ہوں
 انہیں شر کا حاکم اپنے پاس امانت کے طور پر محفوظ رکھے گا۔

معقول فدیہ ادا کر کے رہائی پانے کا معاهده کرنے والے، نیک مزاج، بیمار، محتاج،
 بوڑھے اور نو عمر قیدی چاند رات میں رہا کر دیئے جائیں گے۔
 معقول فدیہ سونے کی صورت میں ادا کرنے کا وعدہ کرنے والے، بہت زیادہ کوڑے پرواشت
 کرنے والے اور بہت محنت سے کام کرنے والے قیدیوں کو دن میں ایک بار یا ہر پانچ بیس
 رات بیتل سے باہر کر دیا جائے گا۔

تیرا حصہ
قوانين

www.KitaboSunnat.com

باب: 1

معاہدے، قانونی معاملات اور انصاف

اٹلاع کے سقتم پر واقع مقتالات اور شروں میں تین سرکاری وزیر، مذہبی امور پر دسترس رکھنے والے تین ارکان اور پہلے سے تین نام مختلف سرکاری الہکار قانونی لفظ و نق کے ذمہ دار ہوں گے۔

قانونی اور غیرقانونی کارروائیاں

یہ افران ایسے تمام عدالتاًموں کو ناقابل عمل قرار دیں گے جو تمثیلی میں کیے گئے ہوں، گھروں کے اندر طے پائے ہوں، رات کے اندر ہرے میں ہوئے ہوں، ویران جگل میں کیے ہوں، خفیہ طور پر ہوئے ہوں یا دھوکے سے کیے گئے ہوں۔

تجویز کرنے والے اور اس کے معاونین کو ابتدائی سزا دی جائے گی۔ گواہوں کو اس سے نصف جرمانہ ادا کرنا ہو گا اور ایسے غیر مستند معاہدوں کو قبول کرنے والا اپنے فقصان کا خود ذمہ دار ہو گا۔ ناقابل نہ ممت اور کھلے انداز میں ہونے والے تمام معاملات جائز تصور کیے جائیں گے۔ وراثت کی تقيیم، مرشدہ یا غیر مرشدہ امامتوں، بیاہ اور نکاح، گھر میں محصور پیار عورتوں اور فاتر الحُصُل لوگوں سے تعلق رکھنے والے عدالتے خواہ گھر کے اندر ہی کیے گئے ہوں، جائز تصور ہوں گے۔

بیاہ یا شاہی قرمان کی تعییل سے تعلق رکھنے والی کارروائیاں اور عموماً "رات کے پہلے حصے میں کام کرنے والے لوگوں کے کیے ہوئے عدالتے بھی جائز تصور ہوں گے اس کے باوجود کہ وہ رات کو ہی طے پائے ہوں۔

جنگلی طرز حیات کے حال لوگوں، تاجرلوں، چروہوں، سیاسیوں اور شکاریوں کے بھیس میں سرکار کے لیے جاسوسی کرنے والوں کے معاملات بھی جائز سمجھے جائیں گے، خواہ وہ

جنگل میں ہوئے ہوں۔

دھوکے سے کیے گئے معابدوں میں سے صرف وہ قابل عمل و قبول ہوں گے جو ریاستی جاسوسوں نے حکومتی مفادات کی غرض سے کیے ہوں گے۔
نجی طور پر کیے گئے معابدوں میں سے وہ قابل قبول ہو گا جو کسی جماعت کے ارکان نے آپس میں کیا ہو۔ ان کے علاوہ باقی تمام معابدے غیر قانونی قرار دیئے جائیں گے۔ مندرجہ ذیل افراد معابدے کرنے کے مجاز نہیں ہیں:

1- بیمار شخص۔

2- محفوظ شخص۔

3- سزا یافتہ آدمی۔

4- کارروائی کی الہیت نہ رکھنے والا۔

5- بہت زیادہ ضعیف۔

6- بہت کم عمر۔

7- کرائے کا مزدور۔

8- غلام۔

9- یہوی جس کا شوہر موجود ہو یا بیٹا۔

10- مشتریک خاندان کے ارکان۔

11- سب سے چھوٹا بھائی۔

12- برادری سے خارج کیا ہوا بڑا بھائی۔

13- کسی باپ کی ماں، بیٹا، باپ جس کا بیٹا موجود ہو۔

البتہ مجاز ہونے کی صورت میں کسی بھی فرد کا کیا ہوا عدالتاً میں قابل عمل ہو سکتا ہے، لیکن مندرجہ ذیل صورتوں میں بیگاز افراد کی طرف سے کیے گئے عدالتاً بھی قانونی اعتبار سے موثر اور قابل قبول نہیں ہوں گے۔

1- معابدہ کرنے کا مجاز شخص نہیں ہے۔

2- پریشان ہو۔

3- حواس پاختہ ہو۔

4۔ فاتر الحقل ہو۔

5۔ سزا یافتہ ہو۔

مندرجہ بالا صورتوں میں مجاز شخص کے معافون، تجویز کرنے والے اور گواہان پر مقررہ جرمائی عائد ہو گا۔

کسی شخص کی طرف سے اپنے فرقے اور اپنی جماعت کے لوگوں کے ساتھ ذاتی طور پر مناسب وقت اور موزوں مقام پر کیا گیا معاملہ جائز ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ معاملے کی نوعیت اور دیگر مختلف امور باوثق اور مستند ہوں۔

کسی ایک شخص کی طرف سے ایک ہی معاملے پر کیے گئے کئی عدالتاموں میں سے آخری کو ہی باوثق قرار دیا جائے گا۔

مقدمات

مدئی اور مدعا علیہ کی بابت ضروری اندر اچات کے بعد جبکہ دونوں دعویٰ اور جوابدہ کے اہل ہوں۔ فرقین کے بیان اسی ترتیب سے لکھے جائیں گے جو معاملے کی نوعیت کا نقاشا ہو۔ اس کے بعد ان بیانات کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔

مقدمے سے غیر متعلق حرکات کا جرم

فرقین میں سے اگر کوئی بھی زیر بحث معاملے کو چھوڑ کر کسی دوسرے معاملے کو درمیان میں تحریک لائے، اپنا بیان بدلتے، تیرے فرقہ کی رائے لینے پر اصرار کرے جبکہ اسکا مقدمے سے کوئی تعلق بھی نہ ہو، اصل معاملے پر بات شروع کر کے اسے کہیں کا کہیں لے جائے، بات جاری رکھنے کے لیے کہا جائے تو ایک دم چپ سادھے لے، اپنے صراحت کردہ جھگڑے کے علاوہ کوئی دوسرا جھگڑا لے بیٹھنے، اپنا بیان واپس لے گواہوں کے ساتھ الگ ہو کر بات چیت کرے اور اپنے گواہوں کے بیانات سے اختلاف کرے تو وہ "مقدمے سے غیر متعلق حرکات" (پروکتا) کا مجرم نہ ہو گا۔

پروکتا کی سزا کیا ہے؟

مقدمے سے تعلق نہ رکھنے والی حرکات و افعال کا مرکب نہ ہونے والے سے زر مطالب

سے پانچ گنا زیادہ جرمانہ وصول کیا جائے گا اور اگر اس نوعیت کے جرم کا مرتكب ہٹ دھرنی کا مظاہرہ کرے تو یہ جرمانہ دس گنا بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔

گواہوں کا عوضانہ

ایک پن کا آٹھواں حصہ گواہ کی فیس ہے۔ اس کے علاوہ مقدمے کی مالیت اور اشیاء کی قیمت کے ناسب سے بھی ایک مخصوص رقم گواہان کو ان کے اخراجات اور نقصانات کے ازالے کے طور پر دی جا سکتی ہے۔ یہ دونوں خرچے مقدمہ ہارنے والے فریق کو ادا کرنے ہوں گے۔

دعویٰ کا جواب

ڈیکیت، یکیکی مبارزہ (Duel)، تاجریوں کے باہمی معاملات اور تجارتی اداروں کے بھلکزوں کے علاوہ مدعاویہ مدی کے خلاف جوابی دعویٰ دائر کرنے کا اختیار نہیں رکھے گا۔

سماught

مقدمے کا مدی مدعاویہ کی جوابی کے فوراً "بعد جواب الجواب پیش کرنے کا پابند ہو گا۔ دوسری صورت میں وہ پروکتا کے جرم کا مرتكب ٹھہرے گا۔ (پروکتا کیا ہے؟ یہ چند طور پر پیش آپ پڑھ پکے ہیں) کیونکہ قضیے کے حقیقی عوامل کا علم مدی کو ہوتا ہے لیکن مدعاویہ فوری جواب دینے کا پابند نہیں، اسے جواب دعویٰ پیش کرنے کے بعد تین یا سات راتوں کی مدت دی جانی چاہیے۔ اگر وہ اس مدت کا فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے جواب دینے کے لیے تیار نہ ہو تو اس سے تین سے لیکر بارہ پن تک جرمانہ وصول کیا جا سکتا ہے۔ اگر وہ 45 دن تک بھی جواب نہ دے سکے تو "پروکتا" کے جرم کا مرتكب ہو گا اور اس جرم کے لیے مخصوص جرمانہ ادا کرے گا۔ اس صورت میں مدی کو مدعاویہ کی ملکیت میں سے دعویٰ کی مالیت وصول کرنے کی اجازت دی جائے گی، لیکن اگر مدی صرف احسان کا بدلو چاہے تو کوئی ڈگری نہیں دی جانی چاہیے۔ یہی سزا ہارنے والے مدعاویہ کے لیے مقرر ہے۔

فرار ہونے والا مدی بھی پروکتا کے جرم کا مرتكب شمار کیا جائے گا۔ اگر مدی کسی

وقات پا چکے یا بیمار فرقہ کے خلاف اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکے تو جرمانہ بھی دے گا اور مدعایلیہ کے حکم پر غلاموں کی طرح وہ کام بھی کرے گا جس کو کہ گواہ طے کریں گے۔ تاہم اگر وہ اپنا دعویٰ ثابت کر دکھائے تو ان املاک کا قبضہ لینے کا اہل گردانا جائے گا جو اس کے پاس گروی رکھی گئی تھیں۔ برہمن نہ ہونے اور دعویٰ ثابت نہ کرنے کی صورت میں مدعی کو وہ رسوم ادا کرنا ہوں گی جو بھوتوں کو بھگانے کے لیے ادا کرنے کا رواج ہو گا۔ بادشاہی انصاف کا سرچشمہ ہے کیونکہ وہ چاروں ڈاٹوں (برہمن، ولیش، کھتری، شودر) کے مقرر کیے ہوئے فرائض کا مگر ان کی الگ الگ مذہبی زندگی کا حامی اور مذاہب کا محافظ ہوتا ہے۔ انصاف کے چار بنیادی ستون مندرجہ ذیل ہیں۔

1- بادشاہوں کے فرمان۔

2- پسلے فیصلوں کی مثالیں۔

3- شادائیں۔

4- مقدس قانون (دھرم، مذہب)

ان میں سے بادشاہوں کے فرمان پسلے فیصلوں کی مثالوں پر فویت رکھتے ہیں۔

دھرم دنیا بھر میں بول بالا رکھنے والی ایک ابدی چالی ہے۔ شادوت گواہ دیتے ہیں اور

تاریخ عام روایات میں ملتی ہے۔

راجا کا فرض ہے کہ وہ رعایا کو انصاف کے ذریعے تحفظ فراہم کرے۔ یہ فرض ادا کرنے والا حکمران جنت میں جائے گا البتہ جو حاکم اپنی رعایا کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہتا ہے اور سماجی نظام کو منتشر کر دیتا ہے حکومتی عمدے پر اس کا بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ حکمران جس طاقت کو انصاف کے ساتھ اپنی اولاد اور اپنے دشمن پر جرم کے تابع سے کیساں استعمال کرتا ہے، وہ اس کی زندگی کو اعلیٰ بناتی اور عاقبت کو سنوارتی ہے۔

جو بادشاہ انصاف کو پسلے بادشاہوں کے فرمان، پسلے فیصلوں کی مثالوں، شادتوں اور دھرم (قانون) کے مطابق قائم کرتا ہے، وہ ہر طرف حکومت کرنے کی البتہ کا حامل ہوتا ہے۔ جب روایت اور قانون میں موافقت نہ ہو یا شادوت اور قانون آپس میں متصادم ہوں تو فیصلہ دھرم کی رو سے کیا جائے گا۔

جب کبھی مقدس قانون عقل سے متصادم ہو جائے تو برتری عقل کو ہی حاصل ہو گی

کیونکہ ایسی صورت میں وہاں اصل متن موجود نہ ہوگا جس پر مقدس قانون مشتمل ہوتا ہے۔ صرف اپنی بات پر اڑئے رہتا اچھی خصوصیت نہیں ہے۔ جھوٹا وہی ہوگا جس کو خلف، چھان بن، دیانت اور شادوت جھوٹا ثہرائے گی، ایسی صورت میں ڈگری اس کے خلاف ہوگی۔ اگر کوئی مجرم سرکاری محافظ کی حراست سے فرار ہو جائے تو جس مقدمے میں وہ گرفتار کیا گیا تھا، اس کا فیصلہ مقرر کے خلاف کیا جائے گا۔

باب: 2

عورت کی ملکیت، شادی اور ازدواجی ذمہ داریاں

سارے معاملات یا جھلکے شادی ہی سے شروع ہوتے ہیں۔ ہندو سماج میں شادی کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوتی ہیں:

- 1- لڑکی کو آرائش کر کے دھوم دھام سے بیاہنا "براہم" بیاہ کہا جاتا ہے۔
- 2- اگر میاں یہوی شادی کی رسومات مشترکہ طور پر ادا کریں تو اسے "پراجت" بیاہ کہتے ہیں۔
- 3- معاوضے کے طور پر دو گائیں وصول کر کے لڑکی کو بیاہ دیا جائے تو شادی کی یہ صورت "آرس" کہلاتے گی۔
- 4- کسی لڑکی کا اپنی من مرضی سے کسی مرد سے ملاپ کر لیتا "گاندھرو" بیاہ کہلاتا ہے۔
- 5- کسی کینا کو بہت سی دولت لیکر بیاہنا "آسور" بیاہ ہے۔
- 6- کسی لڑکی کو انخوا کر لیتا "راکھش" بیاہ کہا جائے گا۔
- 7- لڑکی کو سوتے میں یا کسی نشے کے زیر اثر بھگا کر لے جانا "پیشاج" کہلاتا ہے۔
- 8- لڑکی کو اگر اس طرح دیوتا کی بھیث چڑھایا جائے کہ کسی پچاری کو دیوتا کا قائم مقام بنالیں تو اس عمل کو "دیو بیاہ" کہیں گے۔

ان میں سے پہلی تین اور آخری ایک صورت موروثی تصور کی جاتی ہے۔ ان صورتوں کو اگر لڑکی کا باپ قبول کر لے تو جائز سمجھی جاتی ہیں جبکہ باقی تمام صورتیں اسی طرح جائز تصور ہوں گی کہ لڑکی کے والدین (یعنی ماں اور باپ دونوں) کے لیے قابل قبول ہوں کیونکہ وہ ہی شکل (لڑکی کے بد لے دولت) وصول کرتے ہیں جو شوہر کی طرف سے ادا کی جاتی ہے۔ ماں اور باپ دونوں موجود نہ ہوں تو سرال کی طرف سے دیا جانے والا دھن (مال) لڑکی کا وارث اور کفیل وصول کرے گا۔ اگر والدین مرچکے ہوں تو یہ دولت لڑکی خود وصول

کرنے کی حقدار ہوگی۔ ہر طرح کا بیاہ جائز ہے۔ لیکن شرط صرف یہ ہے کہ دونوں فریق یعنی لڑکی اور لڑکے والے اس پر خوش ہوں۔

استری دھن (عورت کی ملکیت)

لوگی کی ملکیت میں اس کے نان و نفقة کے لیے ضروری املاک اور زیورات وغیرہ شامل ہیں۔ نان و نفقة کی غرض سے دو ہزار مالیت کا املاک اس کے نام کر دیا جانا چاہیے لیکن زیورات کی کوئی حد مقرر نہیں کی جائے گی۔ اگر کوئی عورت اس املاک کو اپنے بیٹے، بسو یا اپنی ذات پر خرچ کرے تو یہ عمل قابل تحریر نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کا شوہر اس کے پاس نہ ہو یا پاس ہو تو وہ عورت کے گزارے کے لیے کوئی بندوبست کرنے سے قاصر ہو۔ اس ملکیت کو جو بنیادی طور پر عورت کے لیے مخصوص ہے، اس کا شوہر بھی استعمال میں لا سکتا ہے مگر اس کے لیے مندرجہ ذیل اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

1- کوئی مصیبت آجائے۔

2- بیماری کی صورت میں۔

3- قحط کے دنوں میں۔

4- خطرے کی صورت میں۔

اگر عورت کے ہاں جزوی اپنے (ایک لڑکی اور ایک لڑکا) پیدا ہو تو اس صورت میں بھی میاں یہوی مل کر اس املاک کی افادت سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس باب کے شروع میں بیاہ کی آئندہ اقسام کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کسی جوڑے نے پہلی تین یا آخریوں قسم کا بیاہ رچایا ہو تو وہ تین سال تک باہمی رضامندی سے مذکورہ املاک کو خرچ کر سکتے ہیں، مگر گاندھرو یا آسوس بیاہ کیا ہو تو یہ املاک خرچ کرنے کے بعد مدود بحال کرنا فریقین پر فرض ہو گا۔ اگر کسی جوڑے نے راکھش بیاہ کیا ہو تو اس املاک کا استعمال پوری کے برابر تصور کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ازوایجی ذمہ داریوں کے حوالے سے مندرجہ بالا بیان ختم ہوتا ہے۔

پاک دامنی کی زندگی گزارنے کا عمد کرنے والی یہو عورت اپنے شوہر کی وفات پر اپنا املاک اور زیور اور اس املاک کا کچھ حصہ خرچ ہو جانے کی صورت میں باقی ماندہ مال حاصل

کرنے کی حقدار ہو گی لیکن اگر وہ یہ اٹاٹش وصول کر کے کسی اور سے شادی رچائے تو یہ سب کچھ اس سے سود سمیت واپس لے لیا جائے گا۔ اگر وہ دوسری بار اپنا گھر بنانے کی خواہشند ہوں تو نویش کالے (دوسری شادی کو کہتے ہیں) پر وہ تمام اٹاٹش اس کے سابق سرالیوں کو مل جانا چاہیے، جو انہوں نے اسے دیا تھا۔ عورت کس جواز یا سب کے پیدا ہونے پر دوسرا بیاہ کرنے کی حقدار ہوتی ہے؟ اس سوال کا جواب شوہروں کے زیادہ دیر تک باہر رہنے کے بیان کے ضمن میں (قاری کو) مل جائے گا۔ اگر کوئی یہوہ اپنے سر کے منتظر کردہ مرد کی بجائے کسی اور سے بیاہ کرے تو اسے سابقہ سرال کی طرف سے دیئے گئے تمام اٹاٹش سے دستبرداری برداشت کرنا ہوگی۔ اس کے رشتہ دار وہ تمام مال و دولت اس کے سابق خاوند کے باب کو لوٹا دیں گے۔ اگر کوئی نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ کسی عورت کو اپنی حفاظت اور پناہ میں لینے کا فیصلہ کرے تو وہ اس عورت کے ساتھ ساتھ اس مال کا بھی حفاظت ہو گا جو وہ عورت اپنے پاس رکھتی ہے۔ کوئی عورت دوسری شادی کے بعد اپنے سابقہ شوہر کے اٹاٹش کی حقدار نہیں تھراہی جا سکے گی۔ لیکن اگر وہ پاکیزگی کی زندگی گزارے تو اس اٹاٹش سے تمام فائدے اخفا سکے گی۔

ایسی عورت دوسری شادی کے بعد اپنی املاک کی مالک اور مختار نہیں ہو گی جس کا کوئی بیٹا یا بیٹی موجود ہوں بلکہ اس کی ملکیت کے حقدار اس کے بیٹے ہی تصور کیے جائیں گے۔ اگر کوئی عورت دوسری شادی کرنے کے بعد اپنی ملکیت کو یہ جواز پیدا کر کے واپس لینے کا تقاضا کرے کہ وہ اپنے سابق شوہر کے بیٹوں کی کفیل ہے تو اسے وہ املاک ان بیٹوں کے نام قانونی طور پر منتقل کرنا ہوں گی۔ اگر کسی عورت کے کئی شوہر ہوں اور ان شوہروں سے اس کے بہت سے بچے ہوں تو وہ اپنی املاک کو اسی حالات میں رکھنے کی پابند ہو گی جس حالات میں وہ اس کو اپنے شوہروں کی طرف سے دی گئیں۔ عورت کو کامل طور پر بخشی ہوئی املاک جن پر اسے ہبہ اور فروخت کا اختیار بھی دیا گیا ہو، لیکن کوئی کے نام منتقل کر دی جائیں گی۔

بے اولاد عورت جو اپنے شوہر کے انتقال کے بعد بھی اس کے ساتھ وفادار رہتے ہوئے دوسری شادی نہ کرے، وہ تمام زندگی اپنی املاک اور اٹاٹشوں پر قابض رہ سکتی ہے کیونکہ یہ سب کچھ عورت کو دیا ہی اس لیے جاتا ہے کہ آڑے وقت میں کام آسکے۔ ایسی

عورت کی وفات پر اس کی الامک اس کے اقراء کے نام ختم کی جائیں گی۔ اگر یوں مر جائے اور شوہر زندہ ہو تو اس کے بیٹے اور بیٹیاں اپنی مرحوم ماں کے اہلاؤں کو آپس میں بانٹ لیں گے۔ اگر کوئی لاکانہ ہو تو تمام الامک کی حقدار بیٹیاں ہی تھیں گی۔ اگر بیٹیاں بھی نہ ہو تو زندہ شوہر اپنی مرحوم یوں کے وہ اہلے واپس لے گا جو اس نے شادی کے وقت اسے دیئے تھے اسی طرح باقی رشتہ دار بھی اپنا اپنا دیا ہوا تختہ اور جیز کے موقع پر جو اسلام و اپس لے لیں گے۔ عورت کی ملکیت کا بیان یہاں ختم ہوتا ہے۔

مرد کی دوسری شادی

اگر کوئی عورت جسمانی عیب کی وجہ سے اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو تو اس کا شوہر دوسری شادی کرنے سے پہلے آٹھ سال توقف کرے گا۔ اگر یوں کے بات مروہ پنچ پیدا ہوتے ہوں تو شوہر دوسرا بیوہ رچانے کے لیے دس سال انتظار کرے گا۔ صرف لڑکیاں پیدا کرنے والی عورت کا خاوند بھی اسی طرح بارہ سال تک انتظار کر کے ہی دوسری شادی کر سکے گا۔ اگر مذکورہ بالا تین اصولوں کی خلاف ورزی کی جائے تو اس صورت میں دوسری شادی کرنے والا شوہر اپنی پہلی یوں کو اس کے تمام اہلے اور زرخانی کے طور پر معقول رقم ادا کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی 24 پن جرمائی ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ شلنگ (سرالی رقم) اور اہلاش ان عورتوں کو بھی دیا جائے گا جن کو بیاہ کے وقت نہیں دیا جا سکتا ہو گا۔ اپنی یوں کو معقول رقم زرخانی کے طور پر ادا کر کے اور اہلے اس کے حوالے کرنے کے بعد مرد جتنی شادیاں چاہے کر سکتا ہے کیونکہ یوں بیان نہیں کیا کہ اولاد پیدا کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔ ان میں سے متعدد یا اگر سب ایک ہی وقت میں حاضر ہوں تو مرد اس عورت کے ساتھ سوئے گا جس سے لاکا پیدا ہو چکا ہو یا جس سے پہلے شادی کر چکا ہو۔ اگر مرد یوں کے حاضر ہونے کو خفیہ رکھ کے یا پاک ہو جانے کے بعد بھی ان کے ساتھ ہم بستی نہ کرے تو اس جرم پر اسے 96 پن جرمائی ادا کرنا پڑے گا۔ ایسی خواتین جن سے ان کی مرضی کے خلاف اختلاط نہیں کیا جا سکتا، مندرجہ ذیل ہیں۔

- 1- جو حیض کی عمر سے تجاوز کر چکی ہوں۔
- 2- جن کے بات نہیں اولاد ہو۔

3- جو عبادت میں زندگی گزارتا چاہیں۔

4- جو اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہوں۔

5- جنہوں نے مردہ پکھ پیدا کیا ہو۔

اگر کوئی عورت لڑکا پیدا کرنے کی شدید خواہش میں بجلا ہو تو وہ کسی پاگل یا کوڑھی مرد کے ساتھ بھی جنسی مlap کر سکتی ہے لیکن اگر کسی مرد کو خواہش نہ ہو تو وہ فاتر الحقل اور کوڑھ کے مرض میں بجلا کسی عورت کے ساتھ صحبت نہ کرے۔

عورت بھی مرد کو چھوڑ کر دوسرا شادی کر سکتی ہے لیکن اس کے لیے مندرجہ ذیل اسباب کا ہوتا لازمی شرائط میں شامل ہوتا ہے۔

1- خاوند بد چلن ہو۔

2- مدت سے ملک سے باہر گیا ہوا ہو۔

3- ملک کے پادشاہ کا یांغی ہو۔

4- اس سے عورت کی جان کو خطرہ ہے۔

5- برادری سے نکال دیا گیا ہو۔

6- جو خاوند اپنی مردانہ قوت کھو چکا ہو۔

مندرجہ بالا بواز اور اسباب کے بغیر عورت مرد کو چھوڑنے کی حقدار نہیں ہے۔

بیوی کے فرائض اور دیگر ازدواجی معاملات

مرد 16 سال کی عمر میں بالغ ہوتے ہیں اور عورتیں 12 سال کی عمر میں ہی سن بلوغت کو پہنچ جاتی ہیں۔ اگر بالغ ہونے کے بعد وہ قانون ملکنی کریں تو عورتوں پر 15 پن جرمانہ لاگو ہو گا اور مردوں کو 30 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

عورت کا نان نفقہ

غیر محینہ مدت تک نان نفقہ طلب کرنے کے حق کی حامل عورت کو اس قدر خراک اور کپڑے فراہم کر دینے جائیں جو اس کی ضرورت کے لیے کافی ہوں۔ اگر اس کا ولی استطاعت رکھتا ہو تو اس سے زیادہ بھی دینے جاسکتے ہیں۔

اگر دس فیصد اضافی امداد کے ساتھ روپی، کپڑا دینے کی مدت محدود مقرر کی گئی ہو تو ولی کی آمدن کے مطابق عورت کو ایک مخصوص رقم دی جائے گی۔ یہی اصول اس صورت میں بھی لاگو ہو گا کہ اسے "شلک" اور اہلاش زر تلافی سمیت وصول نہ ہوا ہو۔ (حالانکہ دوسری شادی کی اجازت ملنے پر شوہر یہ ادا کرنے کا پابند نہ ہوتا ہے۔) عورت اگر خود کو اپنے خاوند کے باپ کے اقریاء میں سے کسی کی حفاظت میں دے دے یا الگ رہنا شروع کر دے تو وہ اپنے شوہر پر نان نفقہ کا دعویٰ کرنے کی حقدار نہیں ہو گی۔

عورتوں سے زیادتی

خود سر، ضدی اور بد تیزی عورتوں کو تیز سکھانے کے لیے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال نہیں کیے جائیں گے۔
1- اری تکلی۔

2- اری مادر زاد تکلی (بے شرم مراد ہے)

3- اری دیدے پھولی۔

4- باپ کو روئی، ماں کو پینی وغیرہ۔

عورت کو بانس کی چھڑی، رہی یا ہاتھ سے کوہلوں پر تین چوت کی مار دینا بھی منع ہے۔ ان امور کی خلاف درزی پر بدنام کرنے یا جسمانی آزار پہنچانے کے لیے مخصوص سزا سے آدمی سزا دی جائے گی۔ حد یا جلن کی وجہ سے اپنے شوہر کے ساتھ ظلم اور زیادتی کرنے والی عورت کو بھی ایسی ہی سزا دی جانی چاہیے۔ انہی الفاظ کے ساتھ عورتوں پر ظلم کے حوالے سے ہمارا بیان ختم ہوتا ہے۔

خاوند اور بیوی کی عداوت کا بیان

اگر بیوی اپنے شوہر کے علاوہ کسی مرد کو پسند کرتی ہو، اپنے خاوند سے نفرت کرے اور یعنی کے سات چکر مکمل کر چکی ہو تو وہ فوراً "اپنے شوہر کو اس کی دی ہوئی رقم اور زیورات واپس لوٹا دے اور اپنے شوہر کو یہ اجازت بھی دے دے کہ وہ کسی دوسری عورت کے ساتھ سو سکے۔ اگر خاوند اپنی بیوی سے نفرت کرتا ہو تو وہ اسے کسی شیاسی عورت کی صحبت میں چھوڑ آئے۔ یا پھر اسے اسکے رشتہ داروں کی تحویل میں دے دے۔ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے کا انکار کرے حالانکہ چشم دید گواہ اور جاسوس اس کے خلاف بیان دیں تو وہ اس بحث کے جرم میں 12 پن جرمانہ ادا کرے گا۔ اپنے شوہر سے نفرت کرنے والی عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہو گا کہ وہ اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر بیاہ کو کاendum کر سکے۔ اسی طرح کوئی خاوند بھی صرف اس بنیاد پر، اپنی بیوی کی رضا کے بغیر شادی ختم نہیں کر سکتا کہ وہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ اگر ایک ہی وقت میں میاں اور بیوی دونوں ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں تو طلاق ہو سکتی ہے۔ اگر مرد کو اپنی بیوی کی طرف سے کوئی خطرہ ہو تو وہ سب کچھ جو اسے شادی کے وقت لڑکی والوں کی طرف سے ملا تھا واپس کر کے، طلاق حاصل کر سکتا ہے۔ عورت اگر محسوس کرے کہ اسے اپنے خاوند کی طرف سے کوئی خطرہ ہے تو وہ اس کی الماک سے دستبردار ہو جائے گی اور الگ رہنے کی خدا رہو گی۔ مندرجہ ذیل قسم کے بیاہ ختم نہیں ہو سکتے۔

1- برآہم بیاہ (لڑکی کو سجا کر شادی کرنا۔)

- 2- پر اجایت بیاہ (میاں اور بیوی کا مشترکہ طور پر شادی کی رسومات میں حصہ لینا)
- 3- آرس بیاہ (دو گائیں لکھر لڑکی کی شادی کرنا)
- 4- دیو بیاہ (کسی پچاری کو دیو تا کا قائم مقام بنا کر لڑکی کو اس کی نذر کرنا)

غیر اخلاقی حرکات

اگر کوئی عورت شراب چلتی اور شوخ حرکتیں کرتی ہو تو اسے منع کیا جائے اگر پھر بھی بازنہ آئے تو اس سے تمن پن جسمانہ وصول کیا جائے۔ ایک عورت اگر دن کے وقت تفریح کے لیے، کسی دوسری عورت سے ملنے کی غرض سے یا تماشہ دیکھنے باہر جائے تو اسے چھپن جسمانہ ادا کرنا ہو گا۔ اگر عورت کھیل کو دیا کسی مرد سے ملاقات کے لیے گھر سے باہر نکلے تو اسے 12 پن جسمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

سوتے یا نشے میں بے ہوش شوہر کو چھوڑ کر گھر سے باہر جانے والی اور شوہر پر گھر کا دروازہ بند کرنے والی عورت کو بھی 12 پن جسمانہ ادا کرنا ہو گا۔ رات کے وقت شوہر کو گھر سے باہر رکھنے والی عورت سے 24 پن جسمانہ وصول کیا جائے۔ ایک دوسرے کو جنسی ملاپ کی ترغیب کے حامل اشارے کرنے یا اسی نوعیت کی لکھر پھر کرنے والے جوڑے میں سے عورت کو 24 پن جسمانہ کی سزا دی جائے اور مرد کو اس سے دو گنا جسمانہ کیا جائے لیتیں اس سے 48 پن وصول کیے جائیں۔ اگر عورت اپنے بال بکھیرے، کمر بند، دانت یا ناخن دکھائے تو اس سے تشدد کے لیے مقرر ابتدائی درجے کا جسمانہ وصول کیا جائے اگر یہی حرکات مرد سے سرزد ہوں تو وہ اس سے دو گنا جسمانہ دے گا۔ اگر مرد اور عورت مخلوق ک مقام پر راز دیاز کرتے ہوئے رنگے با تھوں پکڑے جائیں تو جسمانے کی بجائے گاؤں کے چوراہے میں کسی خیذات کے آدمی سے انہیں کوڑے لگوائے جائیں۔ عورت کو جسم کے دونوں طرف پانچ پانچ کوڑے لگائے جائیں۔ اگر وہ اس سزا سے بچنے کی خواہش رکھتی ہو تو فی کوڑا ایک پن ادا کرے گی۔

اشیاء کی غیر قانونی خرید و فروخت

اگر پابندی کے باوجود مرد اور عورت آپس میں روزمرہ استعمال کی اشیاء کا تبادلہ کریں تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ مرد اور عورت کو اس جرم پر مندرجہ ذیل صورتوں

میں جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

- 1- عام اشیاء پر عورت کو 12 پن جرمانہ کیا جائے گا۔
- 2- عام اشیاء کی خرید و فروخت پر مرد کو 24 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔
- 3- قیمتی اشیاء کے لیئے دین میں ملوث عورت کو 24 پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔
- 4- قیمتی اشیاء کی تجارت غیر قانونی طریقے سے چلانے والے مرد کو 48 پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔
- 5- سونے کے سکوں کا ممنوعہ تبادلہ کرنے والی عورت 54 پن جرمانہ ادا کرنے کی پابند ہو گی۔
- 6- سونے کے سکوں کا پابندی کے باوجود تبادلہ کرنے والا مرد جرمانے کے طور پر 108 پن ادا کرے گا۔ تینوں صورتوں میں مرد کی سزا عورت کی سزا سے دُگنی ہے۔
اگر اسی نوعیت کی ممنوعہ خرید و فروخت مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ ملے بغیر کریں تو ان سے مندرجہ بالا جرمانوں سے آدھے جرمانے وصول کیے جائیں گے۔ اسی طرح اگر یہ کاروبار دو مرد کرتے ہوئے پکڑے جائیں۔ تو ان سے بھی اپر ذکر کیے گئے جرمانوں کا نصف وصول کیا جائے گا۔
آوارہ گردی، غیر اخلاقی حرکات اور بغاوت میں ملوث عورت کو دو ہزار پن اور زیور پر مشتمل املاٹ (استری و حن) شوہر کو دوسری شادی کی اجازت دینے پر ملے معاوضہ (آہت) اور اس رقم سے ہاتھ دھونا پڑیں گے جو اس کے ماں باپ نے اس کی شادی کے وقت اس کے شوہر سے وصول کی تھی۔ اس رقم کی رقم کو شلک کرنے ہیں۔

ازدواجی عہد نامے اور ان سے متعلقہ معاملات

بلا ضرورت اور بغیر اجازت اپنے خاوند کے گھر سے باہر جانے والی عورت کو 6 پن جسمانہ ادا کرنا ہو گا مگر خطرے کی صورت میں گھر سے باہر نکلنے والی عورت اس جسمانے کی ادائیگی سے بری ہے۔

کوئی عورت اگر اپنے خاوند کے بختنی سے منع کرنے کے باوجود بھی گھر سے باہر جائے تو اسے 12 پن جسمانے کی سزا دی جائے گی۔ عورت قریبی ہمسایے کے گھر جا سکتی ہے لیکن اگر اس سے آگے جائے تو اس پر چھپن پن جسمانہ عائد ہو گا۔ عورت اس بات کا خاص خیال رکھے گی کہ بھکاری کی بخراں اور تاجر کا مال گھر میں نہ آتے پائے، اگر یہ چیزیں گھر میں آئیں تو عورت پر 12 پن جسمانہ عائد ہو گا۔ اگر کسی عورت کو واضح الفاظ میں مندرجہ بالا سرگرمیوں سے روکا جائے مگر ممانعت کے باوجود بھی وہ یہ سب کچھ کرے تو اسے ابتدائی درجے کی تعزیر کا حقدار نہ مرایا جائے گا اور قریبی گھروں سے دور جانے کی صورت میں 24 پن جسمانہ عائد ہو گا۔ اگر کوئی عورت کسی دوسرے مرد کی یہوی کو بغیر خطرے کے اپنے گھر رکھے تو اسے 100 پن جسمانہ ادا کرنا ہو گا لیکن کوئی عورت اعلیٰ میں یا روکنے کے باوجود گھر میں داخل ہو جائے تو جسمانہ نہیں ہو گا۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل حالتوں میں عورت کو بختم نہیں سمجھا جائے کا۔

- 1- اگر وہ خطرے کی حالت میں پناہ کے لیے کسی ایسے مرد کے پاس چلی جائے جو:
- 2- اس کے خاوند کا رشتہ دار ہو۔
- 3- مالدار اور عزت دار آدمی ہو۔
- 4- گاؤں کا سربراہ ہو۔

5۔ عورت کے اپنے سر پر ستون سے ہو۔

6۔ کسی نیک عورت کا رشتہ دار ہو۔

لیکن کوئی (اس کتاب کا مصنف) پوچھتا ہے کہ کسی نیک اور اچھے کروار کی حامل عورت کو یہ علم کیسے ہو گا کہ اس کے بست سے مرد رشتہ داروں میں باکردار اور پاکباز کون ہے؟ مگر موت قریب دیکھ کر، شدید یماری کی حالت میں، زچل کے وقت اور مصیبت کی گھری میں کسی رشتہ دار کے باش جانے والی عورت بے گناہ تصور ہوگی۔ ایسی عورت کو جانے سے روکنے والا قصور وار سمجھا جائے گا اور اسے 12 پن جرمان ادا کرنا پڑے گا۔ اگر عورت مذکورہ بالا حالتوں کو خفیہ رکھے تو اسے نافع کے لیے مقرر دو ہزار پن اور کچھ زیور (امتری دھن یعنی عورت کے اٹاٹے) سے محروم ہوتا پڑے گا۔ اگر عورت مذکورہ بالا حالتوں میں پاکر اس کے رشتہ دار اس وجہ سے غفلت کریں کہ توجہ دینے کی صورت میں انہیں زہمت اخالی پڑے گی تو وہ شلک کی رقم سے کچھ بھی وصول کرنے کے حقدار نہیں رہیں گے۔ (لڑکی کے والدین اپنے داماد سے، جو مخصوص رقم وصول کرتے ہیں اسے "شلک" کہتے ہیں۔)

اغوا اور فرار کے معاملات

اپنے خاوند کا گھر چھوڑ کر کسی دوسرے گاؤں فرار ہونے والی عورت کا نہ صرف کل اٹاٹہ اور زیور ضبط کر لیے جائیں گے بلکہ اسے 12 پن جرمان بھی ادا کرنا پڑے گا۔ اگر کوئی عورت کسی محرم یا غیر محرم مرد کے ساتھ بہان سازی کر کے کہیں جائے تو نہ صرف اسے 24 پن جرمان یا جو بکھرے بلکہ اس کے ساتھ کھانا پینا بھی ترک گرد دیا جائے اور جس مرد کے ساتھ وہ گئی ہو اسے ابتدائی درجت کی سزا دی جائے لیکن یا ترا (المقدس سفر) اور اپنا گزارہ وصول کرنے کے لیے جانے والی عورتوں کے لیے اس ضمن میں کوئی سزا نہیں ہوگی۔ آوارہ مزاج مرد اور عورت کو درمیانے درجے کی سزا کا حقدار غھرایا جائے گا۔ اگر کوئی عورت ممانعت کے باوجود اپنے کے عزیز کے ساتھ جائے تو اسے آدھا جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ کوئی عورت اگر کسی خفیہ مقام، جگل یا راستے میں کسی مرد کے ہمراہ جائے یا جسی ٹینیں کے لیے کسی مخلوق آدمی کے ساتھ چل دے تو وہ فرار کی مجرمہ کبھی جائے گی۔ فنکاروں،

گوکاروں، رقصوں، پیچھیروں، گروہوں یا ایسے دوسرے گروہوں کے ساتھ عورتیں پھر رکھتی ہیں جو عموماً اپنی عورتوں کو بھی ساتھی ہی رکھتے ہیں۔ واضح طور پر منع کرنے کے باوجود بھی اگر کوئی مرد کسی عورت کو اپنے ہمراہ لے جائے یا واضح پابندی کے ہوتے ہوئے بھی کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ جانے کی مرتكب ثہرے تو پسلے ذکر کیے گئے جرمانوں کا نصف ان سے وصول کیا جائے۔ اغوا اور فرار کے معاملات کا بیان یہاں ختم ہوتا ہے۔

عورت کو دوسری شادی کا حق

شودر، ولیش، مکھتری اور برہمن ذاتوں سے تعلق رکھنے والی بے اولاد خواتین اسی ترتیب سے ایک، دو، تین اور چار سال تک ملک سے باہر گئے ہوئے خاوند کا انتظار کریں۔ بالاولاد عورتیں ایک سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے شوہر کا انتظار کریں۔ اگر گزارے کی کوئی صورت ہو تو وہ اس سے دگنی مدت تک انتظار کریں اور اگر ان کے پاس وسائل نہ ہوں تو ان کے خوشحال رشتہ دار چار یا آٹھ برس تک ان کی کفالت کریں اور اس کے بعد پہلی شادی پر جو کچھ دیا گیا تھا وہ واپس لیکر انسیں دوسری شادی کرنے کی اجازت دے دیں۔

تعالیم کے لیے ریاست سے باہر جانے والے برہمن کی بے اولاد یہوی دس سال تک اس کا انتظار کرے، اگر اولاد ہو تو یہ مدت دو سال مزید بڑھ جائے گی۔ جس عورت کا خاوند بادشاہ کا ملازم ہو وہ مرتبہ دم تک اس کی واپسی کا انتظار کرنے کی پابند ہوگی۔ اپنی نسل بڑھانے کی غرض سے اپنے شوہر ہی کی ذات کے کسی مرد سے جنسی ملاپ کرنے والی عورت بے گناہ تصور ہوگی۔ کوئی نادار عورت اس صورت میں، مشکلوں سے نجات دلانے کا وعدہ کرنے والے اور اپنا خرج انجام کئے کے قابل شخص سے شادی کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے جبکہ اس کے رشتہ دار اس کی کفالت نہ کر سکیں۔ دھرم کے چار مسلم طریقوں (32) میں سے کسی ایک طریقے سے بیانی ہوئی نوجوان لڑکی بغیر اطلاع کے پر دلیں گئے خاوند کا سات ماہ تک انتظار کرے اگر اس کا خاوند اطلاع دے کر باہر گیا تھا تو یہ مدت ایک سال ہوگی۔ جس عورت کے پتی کی کوئی اطلاع نہ آئے وہ پانچ ماہ تک انتظار کرے اور اگر خبر آجائے تو انتظار کی مدت دس ماہواریوں تک بڑھ جائے گی۔ ادھورا شکل وصول کرنے والی عورت کے پر دلیں گئے خاوند کی اگر کوئی اطلاع نہ ملے تو وہ تین ماہواریوں تک اس کا انتظار کرے

البتہ خبر ملنے کی صورت میں یہ انتظار دس ماہوarیوں تک بڑھ جائے گا۔ پورا شلک وصول کرنے والی عورت پانچ ماہ تک اپنے شہر کا انتقال کرے۔ اس کے بعد وہ مذہبی عالموں کی اجازت سے اپنی پسند کے کسی مرد سے شادی کرنے کا حق حفظ رکھتی ہے۔ کیونکہ ماہواری کے مخصوص ایام گزر جانے کے بعد اپنی یوں سے صحبت نہ کرنا کوئی (مصنف) کے نزدیک ایک اہم فرض سے آنکھیں چرانے کے برابر ہے۔

جن بے اولاد خواتین کے شوہر لمبے عرصے تک ریاست سے باہر رہیں، سنیاں بن جائیں یا انتقال کر جائیں وہ سات ماہ تک ان کا انتقال کریں گی۔ بالاولاد خواتین سال بھر ان کی آمد کی خطر رہیں گی لیکن اس کے بعد وہ مندرجہ ذیل حقوق رکھتی ہیں۔

1- سابق شوہر کے بھائی سے شادی کر سکتی ہیں۔

2- اگر کسی عورت کے سابق شوہر کے کوئی بھائی ہوں تو وہ ان میں سے اس کا انتخاب کرے جو نیک اور عمر میں سابقہ شوہر سے قریب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی کفالت بھی کر سکتا ہو۔

3- عورت سابقہ خاوند کے زیادہ بھائی ہونے کی صورت میں سب سے چھوٹے اور غیرشادی شدہ کو بھی ترجیح دے سکتی ہے۔

4- اگر کسی عورت کے سابقہ خاوند کا کوئی بھائی نہ ہو تو وہ اس کے ہم ذات مرد سے شادی کرے یا اس کے اور رشتہ دار سے اپنا تعلق استوار کرے، رشتہ دار زیادہ تعداد میں ہوں تو سب سے قریبی رشتہ دار کو ترجیح دی جائے۔

5- اگر کوئی عورت مندرجہ بالا قواعد و ضوابط اور قوانین کی خلاف ورزی کر کے شادی کرے تو نہ صرف وہ خود بلکہ اسکا شوہر، شادی کروانے والے اور مشورہ دینے والے سب کے سب فرار اور اغوا کے جرم کے مرکب نہیں گے اور اس جرم کے لیے مقرر کردہ سزا کے حقدار ہوں گے۔

باب: 5

ترک کی تقسیم کا بیان

ماں باپ یا دادا کے موجود ہونے کی صورت میں بیٹے خود مقام نہیں ہو سکتے۔ ان کے انتقال کر جانے کے بعد ان کی چھوڑی ہوئی جائیداد باپ کے ترکے میں سے وارثوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ کسی بیٹے کی اپنی محنت سے بنائی ہوئی جائیداد اس میں شامل نہیں ہوگی لیکن جو جائیداد باپ کی دولت سے بنی ہوگی وہ ہر حال میں قابل تقسیم تصور ہوگی۔ تقسیم نہ ہونے والی موروثی ملکیت سے ترقی پانے والی جائیداد میں پہلی سے چوتھی پشت تک بیٹے اور پوتے مقررہ حد تک حصہ دار ہوں گے کیونکہ عموماً ”چوتھی پشت تک وراثت کے معاملات میں کوئی ابgesch نہیں ہوتی۔ اس کے بعد کی نسل کا حصہ مساوی ہو گا۔ جو اکٹھے آباد ہوں گے، وہ اپنی موروثی ملکیت کو دوبارہ تقسیم کریں گے۔ بیٹوں میں سے جس نے موروثی ملکیتوں کو بنایا یا بڑھایا ہو گا وہ آمدن میں اپنے حصے کا حقیقی حقدار ہو گا۔

اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہ ہو تو اس کے بے شک بھائی یا قریبی عزیز اس کی جائیداد کو اپنی تحویل میں لے سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ بھی نہ ہو تو میراث پر قبضے کا حق پہلی چار قسم کی شادیوں کے علاوہ پیدا ہونے والی بیٹیوں کو حاصل ہو گا۔ اگر کسی کے بیٹے ہوں تو وہ وراثت کے حقدار ہوں گے اور اگر صرف بیٹیاں ہوں جو نہ ہب کی مسلمہ چار شادیوں میں سے کسی ایک شادی کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہوں تو وہ مالک تصور ہوں گی۔ بیٹیاں اور بیٹے نہ ہوں تو مرنے والے کا والد زندہ ہونے کی صورت میں اس کی جائیداد کا مالک ہو گا، اگر وہ بھی انتقال کر چکا ہو تو اس کی اولاد یعنی متوفی کے بھائی اور بھتیجے ترکے کے حقدار نہیں گے۔ اگر بھائی تعداد میں زیادہ ہوں تو وہ سب کچھ آپس میں تقسیم کر لیں اور ان بھائیوں کا ہر بیٹا اپنے باپ کے لیے ایک حصہ نکالنے کا پابند ہو گا۔ اگر بھائی کوئی باپوں کی اولاد ہوں تو وہ اپنے اپنے والد کی وراثت کو تقسیم کر سکتے ہیں۔ مرنے والے کے والد، برادران اور بھتیجیوں میں

سے جو وارث ٹھہریں گے وہ اپنے سے اور پر کی زندہ پشت کا حصہ نہیں گے اور سب سے چھوٹا سب سے بڑے سے آدھا حصہ وصول کرنے کا حقدار تصور ہو گا۔

اگر کوئی باپ اپنی زندگی میں ہی اپنی جائیداد تقیم کرے تو وہ اس تقیم میں کسی بیٹے کو مضبوط جواز کے بغیر نظر انداز نہ کرے اور نہ ہی کسی قسم کی جانبداری، تفریق اور نا انسانی سے کام لے۔ بڑے بھائیوں کا فرض ہے کہ باپ کے ترکہ نہ چھوڑ کر مرنے کی صورت میں چھوٹے بھائیوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آئیں اور ان کی کفالت کا خیال رکھیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ نیک چلن ہوں۔

ترکہ کب تقیم کرنا چاہیے؟

تمام وارثان کے بالغ ہونے کے بعد ہی ترکہ تقیم کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس سے پہلے تقیم کیا جائے تو نابالغوں کا حصہ مال کے رشتہ داروں یا بستی کے بڑے بڑھوں کی تحویل میں دے دیا جائے اور یہ جائیداد ان کے پاس اس وقت تک رہے جب تک اس کے حقیقی مالک بالغ نہیں ہو جاتے۔ ریاست سے باہر گئے ہوئے حقداروں کی نسبت بھی یہی اصول لاگو ہو گا۔ غیر شادی شدہ لڑکوں کو شادی کے لیے اتنی ہی رقم دی جائے جتنی کہ ان کے بڑے بھائیوں کی شادی پر خرچ کی گئی تھی۔ غیر شادی شدہ لڑکوں کو ان کی شادی کے موقع پر ضرورت کے مطابق جیز دیا جائے گا۔ ملکیت اور قرضے یکساں طور پر تقیم کیے جائیں گے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مفلس افراد مثی کے ظروف بھی آپس میں یاث لیں۔ کوئی نیا کہتا ہے کہ یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اصول کی رو سے ہر وہ چیز جو موجود ہو تقیم ہوگی اور جو موجود نہ ہو اس پر اس اصول کا اطلاق ہی نہیں ہوتا۔ اگر جائیداد مشترک ہو تو شاہدوں کی موجودگی میں وہ سب کی سب ظاہر کی جائے پھر تمام بھائیوں کے زائد حصے عمر کے لحاظ سے مقرر کرنے کے بعد ان کی تقیم عمل میں لائی جائے۔ اسحصال، دھوکہ وہی، نا انسانی اور خفیہ تقیم ناقابل قبول ہوگی اور نئے سرے سے وراثت تقیم کی جائے گی۔

جن جائیدادوں کا کوئی وارث نہیں ہو گا وہ یادشاہ کی ملکیت تصور کی جائیں گی۔ راجہ کسی شخص اور اسی عورت کی املاک نہیں لے گا جس کے خاوند کی آخری رسومات

ادا نہ کی گئی ہوں۔ بادشاہ وید کے عالم برہمن کی جائیداد لے سکتا ہے یا قی لاوارث جائیدادیں ان پنڈتوں کے حوالے کر دی جائیں گی جو میتوں ویدوں کے علم میں مہارت اور دسترس رکھتے ہوں گے۔

برادری سے نکالے جانے والے لوگ، ان کی اولاد اور زندگی کوئی حصہ موصول کرنے کے حقدار نہیں ہوں گے۔ اندھے، کوڑھی، مجتوں اور کم عقل لوگوں کو بھی ترکہ میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔ ایسے لوگوں کی یہویاں اگر جائیداد کی مالک ہوں تو ان کی ذہین اولاد مان کی وراثت کی حقدار ہوں گی۔ سوائے برادری سے باہر کیے ہوئے لوگوں کے، ان میں سے باقی لوگوں کو صرف کھانا اور کپڑا ملے گا۔ ذات سے نکالے جانے والے بد نصیبوں کو تو وہ بھی نصیب نہیں ہو گا۔

برادری سے نکالے جانے یا دوسری قباحتوں اور تھیں امراض میں بچلا ہونے سے قبل اگر یہ لوگ شادی شدہ ہوں اور ان کی نسل ختم ہو جانے کا خدشہ ہو تو ان کے عزیز واقارب ان کی یہویوں کے بطن سے ان کے لیے اولاد پیدا کریں اور پیدا ہونے والے بچوں کو ان کے مقررہ حصے کا حقدار تسلیم کیا جائے۔

ترکہ اور اس کے خاص حصے

برہمن ذات میں وراثت کی بکریاں ایک ہی ماں کی اولاد میں سب سے بڑے لڑکے کے حصے میں آئیں گی۔ کھتریوں میں گھوڑے، ویشوں میں گائیں اور شودروں میں بھیڑیں بڑے لڑکے کو ملیں گی۔ ان میں سے جو جانور اندر ہے ہوں گے وہ بیچ کے لڑکے کا حصہ تصور ہوں گے اور چنکبرے جانوروں پر ملکیت کا حق چھونے لڑکے کو حاصل ہو گا۔ مویشی موجود نہ ہوں تو جواہرات چھوڑ کر باقی جانیداد میں سے بڑے لڑکے کو دس فیصد زائد حصہ خاص طور پر دیا جائے گا کیونکہ اس پر اپنے آبا و اجداد کی روایات کی پاسداری اور خاندان کی سربراہی کے فرائض بھی عائد ہوں گے۔

محروم پاپ کی سواریوں اور زیورات پر بھی برا بیٹا ہی قبضہ کرے گا۔ بستر، چوکریاں اور کھانے کے برتن درمیانے بینے کو ملیں گے جبکہ کالے اتاج، لوہے کا ساز و سامان، گائیں اور چکڑا چھوٹے کو دیا جائے گا۔ اس سامان کے علاوہ جو کچھ بھی ہو گا وہ برا بر تفہیم کیا جائے گا۔ وراثت میں لڑکوں کا کوئی حصہ نہیں ہو گا وہ اپنی ماں کے انتقال کے بعد اس کے کافی کے برتن اور زیور ہی لینے کی حقدار ہوں گی۔ اگر سب سے برا لڑکا نامرد ہو تو اسے اس کے خصوصی حصے کا صرف ایک تھائی ہی ادا کیا جائے، باقی دو تھائی پر ملکیت کا حق اسے حاصل نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ اگر وہ کسی ذیل اور گھٹیا پیشے سے وابستہ ہو یا نہ بھی فرائض ادا کرنے کے معاملے میں حد سے زیادہ لاپرواٹی برتبے تو اسے اس کے خصوصی حصے کا صرف ایک چوتھائی دیا جائے۔ اس صورت میں وہ تین چوتھائی حصے سے محروم ہو گا لیکن بت زیادہ بے راہروی کا شکار ہو جائے تو اسے کچھ بھی نہ دیا جائے۔ بیٹھلے اور چھوٹے بیٹوں کے حوالے سے بھی یہی اصول اپنی تمام تر جزئیات سمیت موثر تصور کیا جائے گا۔ البتہ جو مردانہ خصائص کا حاصل ہو وہ بڑے لڑکے کے خصوصی حصے کا پچاس فیصد وصول کرنے کا

مستحق ہو گا۔

ایک سے زیادہ ماؤں کے بیٹوں میں ترکہ کی تقسیم

دو ماؤں سے پیدا ہونے والے یا جزاں بھائیوں میں سے بڑے کا فیصلہ پیدائش کی بنیاد پر ہو گا۔ پست اور چلی ذاتوں سے تعلق رکھنے والوں کا ترکہ ان کے لائق بیٹے کے نام منتقل ہو گا اور وہ اپنے دوسرے بھائیوں کی کفالت کا ذمہ دار نہ ہو گا لیکن اگر کوئی ایک لائق نہ ہو تو سب بھائی اس ترکے میں برابر کے حصہ دار ہوں گے۔

اگر کسی برہمن کی چار بیویاں چاروں ذاتوں سے ہوں تو اس کے ترکے میں سے برہمنی کا بیٹا چار حصے، کھتری اتنی کا تین حصے، ویشیا کا دو حصے اور شودر عورت کا بیٹا ایک حصے کا حقدار قرار پائے گا۔

کھتری ذات سے تعلق رکھنے والے صاحب جانیداد کی وراثت کے بارے میں بھی جو باقی ذاتوں میں شادی کرے، یہی اصول موثر ہو گا۔

اگر کسی برہمن کا بیٹا کھتری عورت سے ہو گر اعلیٰ مردانہ اوصاف کا حامل ہو تو وہ دوسرے لڑکوں کے برابر حصے لے گا جو اس سے کم لائق ہوں گے۔

اسی طرح کھتری یا ویش افراد کی خود سے چلی ذات کی بیویوں سے پیدا ہونے والا اعلیٰ خصوصیات کا حامل بیٹا دوسروں کے برابر یا ان سے آواح حصہ وصول کرنے کا حقدار تصور کیا جائے گا۔ اگر دو مختلف قسم کی ذاتوں سے کسی کی دو بیویاں ہوں مگر ان میں لڑکا کسی ایک کا ہو تو وہ ہی ہر چیز کا مالک سمجھا جائے گا اور اپنے دیگر عزیز زادقارب کی کفالت کی ذمہ داری بھی اس کے سر ہو گی۔ اگر کسی برہمن کا شودر عورت سے لڑکا پیدا ہو تو وہ ایک تہائی حصے کے مستحق قرار پائے گا۔ باقی دو حصے اس کے بھائیوں یا باپ کے رشت داروں کو ملیں گے اور وہ مرنے والے کی نجات کے لیے ادا کی جانے والی مخصوص مدہبی رسومات کو بجا لانے کے پابند ہوں گے۔ قریبی عزیز نہ ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل افراد بقیہ حصے کے مستحق ہوں گے۔

1- متوفی کا استاد

2- متوفی کا شاگرد

- 3- مرنے والے کا انتہائی قریبی رشتہ دار جو مشترک خاندانی نام کا حامل ہو۔
- 4- مرنے والے کی بیوی کے بھن سے اس کے کسی رشتہ دار کے نطفہ سے پیدا ہونے والا پچھے بھی اس حصے کا وارث بن سکتا ہے۔
یہاں ترکہ کی تفہیم کا تفصیلی بیان شتم ہوتا ہے۔

حقداران میں تفرق

میرے استاد کے بقول اگر کوئی کسی کے باغ میں جنم ریزی کرے تو شرپر جن اسی کا ہوگا جس کا باغ ہے، وہ ماں کو اہمیت نہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پچھے اسی کا ہوگا جس کا نطفہ اس کی پیدائش کا یاعث ہنا، لیکن کوئی نہ (زیر نظر کتاب کا مصنف) کہتا ہے کہ وہ دونوں زندہ ماں باپ کا فرزند نہ مرایا جائے گا۔

باقاعدہ طور پر بیانہ اورت کے بطن سے اس کے مرد کے اپنے نطفہ سے پیدا ہونے والا فرزند "اورس" کہلاتا ہے۔ نواسے کو بھی اس کے برابر خیال کیا جاتا ہے۔ اپنی ذات یا کسی غیر ذات کے مرد سے اپنی بیوی کو حاملہ کرو کر اولاد پیدا کرائی جائے تو اس کو "نئے تراج" کہتے ہیں۔ نئے تراج کے عمل سے پیدا ہونے والا لڑکا اپنے دونوں باپوں کی جائیداد کا وارث تصور کیا جائے گا اور دونوں ہی ذاتوں سے متعلقہ ہوگا چنانچہ وہ دونوں ذاتوں کے رسوم و رواج کا پابند اور وراثت کا حقدار ہوگا۔ خفیہ طور پر کسی عزیز کے گھر ولادت ہونے کی صورت میں لڑکا "مگوڑ چیخ" کہلاتے گا اور اسے "نئے تراج" کے مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ اگر خفیہ طور پر پیدا ہونے والے بچے کے والدین اسے کہیں پہنچنک دیں تو جو اسے مذہبی رسومات ادا کر کے اپنائے گا وہی اس کا باپ نہ ہو۔ "کائنین" اصطلاحاً کتواری لڑکی کی اولاد کو کہتے ہیں جبکہ حاملہ ہو کر شادی کرنے والی عورت کی اولاد "سوڑہ" کہلاتی ہے۔ دوسری جگہ بیاہ رچانے والی عورت کی اولاد کو "پندر بھو" کہا جاتا ہے۔ ناجائز تعلقات کے نتیجے میں یعنی شادی کے بغیر کسی عورت کے بطن سے پیدا ہونے والا بچہ اپنے والد اور اس کے خاندان سے رشتہ استوار کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے لیکن کسی دوسرے گھر میں پیدا ہونے والے بچہ کا باپ وہی ہوگا جو اسے گود لیکر اس کی کفالت کا بار اٹھائے گا۔ والدین اگر اپنی مرضی سے اپنے بچے کو کسی کے حوالے کر دیں تو اس کا بھی حقوق کے

حوالے سے یہی درج مقرر ہے، ایسے بچے کو "دیتہ" کہا جاتا ہے۔ رشتہ داروں کی خواہش یا اپنی رضامندی سے کسی کا بیٹا بننے والا "اپ گت"۔ منہ بولا بیٹا "کریتک"۔ اور خریدا ہوا "کریت" کملائے گا۔ بغیر شادی کے پیدا ہونے والے بچے کی ولادت پر اچھی ذات سے تعلق رکھنے والی بیوی کے بطن سے جنم لینے والے بچے آدمی حصے کے حقدار ہوں گے اور "اسورن" کی اولاد کو صرف کھانے اور کپڑوں پر ہی اکتفا کرتا پڑے گا۔ اگر برہمن یا کھتری اپنی ہی ذات میں بیاہ کرے تو ان کی بیویوں سے پیدا ہونے والی اولاد "سورن" کملائے گی جبکہ انہی ذاتوں کے افراد کی بیویوں کا تعلق پھلی اور لگھنیا ذاتوں سے ہو تو ان کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد "اسورن" کی جائے گی۔ حقوق کے حوالے سے "سورن" کو "اسورن" پر واضح برتری حاصل ہے۔ دو مختلف ذاتوں کے مرد اور عورت کے اختلاط سے پیدا شدہ اولاد کے لیے مندرجہ ذیل اصطلاحات ہیں۔

1- برہمن مرد کا پچھہ ولیش عورت کے بطن سے پیدا ہو تو ابشنہ کہا جائے گا۔

2- برہمن مرد کے نطفے سے شودر عورت کے ہاں جنم لینے والے بچے کو "پارشو" یا "ناد" کہیں گے۔

3- شودر عورت سے کھتری مرد کے بیٹے کو "اوگر" کہا جاتا ہے۔

4- ولیش کے نطفے سے شودر عورت کے ہاں پیدا ہونے والا پچھہ شودر ہی قصور کیا جائے گا۔

5- چاروں ذاتوں میں گناہ کی زندگی گزار چکے مردوں کی اپنی ہی ذات کی بیویوں سے پیدا ہونے والی اولاد "وراہتیہ" کہی جاتی ہے۔

6- "انوادم" ایسی اولاد کو کہتے ہیں جو اعلیٰ ذات کے مرد اور بچہ ذات کی عورت کے جنسی اختلاط کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہو۔

7- اعلیٰ ذات کی عورت اور شودر مرد کے یا ہمی تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد "آئیوگریہ" کملائے گی۔ اس کے لیے چڑال اور کھشتا کی اصطلاحیں بھی استعمال ہوتی ہیں۔

8- اونچی ذات کی عورت کے ہاں اگر ولیش سے جنسی ملاب کے نتیجہ میں اولاد پیدا ہو تو وہ "ماگدھ" یا "وے دے ہک" کہلاتی ہے۔

۹۔ اعلیٰ ذات سے تعلق رکھنے والی عورت اگر کھتری کے نطفہ سے پچھے پیدا کرے تو وہ "سوتا" کہلاتے گا۔

سوتا اور ماگدھ نای افراد کا ذکر پر انوں (ہندو مذہب کی مقدس کتب) میں بھی موجود ہے، وہ ان سے الگ اور کھتری و برہمن پر فائق تصور ہوں گے، متذکرہ صدر نوع کی اولاد کو "پرتی لوم" بھی کہا جاتا ہے جو گھٹیا ذات کی عورتوں کے بطن سے اعلیٰ ذات کے مردوں کے نطفہ سے پیدا ہوتی ہے، اس کا سبب حکمران کی مذہب سے بیزاری یا غفلت ہوتی ہے۔ نساد عورت کے بطن سے اوگر مرد سے جنسی ملاب کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد "گٹ کھلاتی ہے۔ اگر عورت اوگر اور مرد نسا ہو تو ایسے جوڑے کی اولاد کو "پل کس" کہا جائے گا۔ ابشنہ مرد سے "وے دے ہک" عورت کے بار ہونے والی اولاد "ویننر" کہی جائے گی اور عورت ابشنہ اور مرد "وے دے ہک" ہو تو اولاد کو "کٹلو" کہا جائے گا جبکہ کٹ عورت کے بطن سے اوگر مرد کے ساتھ ملاب کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد کو "شوپاک" کہتے ہیں۔ متذکرہ بالا اولادیں مخلوط تصور کی جاتی ہیں۔

وینیدہ ذات کے افراد رتھ چلانے یا بنانے کے کام کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں اس ذات کے لوگوں کو اپنی ہی برادری میں رشتہ استوار کرنے چاہئیں اور اپنے آباؤ اجداد کے پیشے سے عملی نسبت رکھنی چاہیے۔ یہ لوگ اگر بطور چندال پیدا نہ ہوں تو شودر کھلانے کے حقدار ہیں۔

اپنی رعایا سے مذکورہ بالا قواعد و ضوابط کی پابندی کروانے والا حکمران جنت کا اہل ہے اور جو حاکم عوام سے ان اصولوں کی پاسداری یا چیزوی نہ کروا سکے جنم کی آگ ہی اسکا مقدر بنے گی۔

جو حقدار ان مخلوط الذات ہوں ان کے درمیان ترکہ مساوی طور پر تقسیم کیا جائے گا۔ جبکہ وراثت کے حصے ملک، برادری یا گاؤں میں راجح روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تقسیم ہوں گے۔

تنازعات بہ نسبت عمارات

مکان، کھیت، باغات، عمارات، جبھل اور تالاب وغیرہ جیسی املاک کی تقسیم کی بابت تنازعہ ہمسائے کی گواہی کی بنیاد پر حل کیا جائے گا۔

پڑوی کی دیوار سے تین قدم ہٹ کر اپنے گھر یا مکان کی دیوار تعمیر کی جائے۔ تجھے شہریوں پر لوہے کے کیلوں سے بنائی چھت (سیت) کی مضبوطی کو مد نظر رکھ کر مکان تعمیر کیے جائیں۔ زچل کے وقت عورت کے لیے نظریہ ضرورت کے تحت بنانے جانے والے کہیں کے علاوہ ہر گھر میں پا خانہ، پانی کی نکاسی کے لیے نالی اور کنوں ضرور ہونا چاہیے۔ مختلف تواروں یا تقریبات کے موقع پر جو حوض یا نالیاں بنائی جاتی ہیں وہ بھی اسی ذیل میں شامل کی جائیں گی اور اس پابندی کی خلاف ورزی کرنے والے کو ابتدائی درجے کی تعزیر کا سزاوار قرار دیا جائے گا۔

ہمسائے کی زمین سے دو یا تین قدم پلے ہر گھر سے ایک ڈھلوان نالی تعمیر کی جائے جو سیدھی دور تک چلی جائے یا کسی حوض میں جا گرے۔ اس پابندی کی پرواہ نہ کرنے والے کو 54 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

مکانوں کی تو سچی حدود کے درمیان تین یا چار قدم کا فاصلہ ضرور رکھنا چاہیے۔ چھتیں ایک دوسرے کے اوپر یا چار انگل الگ ہوں۔ سامنے کا درپیچہ یا دروازہ ایک مخصوص راجح پیارش "کشکو" کے مطابق ہونا چاہیے اور اس کے پشت کھولنے میں کوئی رکاوٹ نہیں آنی چاہیے۔ بالائی منزل میں چھوٹی سی اوپنجی کھڑکی یا روشنی دان کا اہتمام ہونا چاہیے۔ بشرطیکہ ہمسایہ کے مکان میں رکاوٹ نہ آتی ہو۔ ضرر سام طریقوں سے دامن بچاتے ہوئے مکان کے مالکان اپنی عمارتیں جیسے چاہیں تعمیر کریں مگر یہ خیال ضرور رکھیں کہ ہمسایہ کو ہرگز تکلیف نہ ہو۔

پڑوی کی دیوار سے ایک قدم کا فاصلہ چھوڑ کر جانوروں کے لیے مخصوص جگہ تیار کی جائے۔ ہر گھر میں ایک اوکھی، ایک بچی، ایک پرناہ اور ایک چولما لازمی ہونا چاہیے اس کے خلاف ورزی کرنے والے سے 24 پن جسمانہ وصول کیا جائے گا۔

بالائی چھت پر بارش سے بچاؤ کی غرض سے ایک چوڑی چٹائی ڈال دی جائے جو تندر ہوا سے بھی مزاحمت کر سکے۔ آسانی سے جھکنے یا گرنے والی چھت بالکل نہ بنائی جائے جو اس حکم کی خلاف ورزی کا مرٹکب ہو اسے ابتدائی درجے کی سزا دی جائے اور یہی سزا اس آدمی کو بھی دی جائی چاہیے جو اپنے مکان کے دریچے اور دروازے اس طرح آئنے ساتھ لگوائے کہ ہمسایہ کو تکلیف یا بے پر دگی کا احساس ہو لیکن اگر درمیان میں شاہی سڑک موجود ہو تو اسی طرح کی کھڑکیاں اور دروازے لگانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر کسی مکان کے کسی بھی حصے سے یا پانی کھڑا ہونے کے باعث ہمسایہ کو تکلیف پہنچے تو مالک مکان سے 12 پن جسمانہ وصول کیا جائے اگر کسی کی پالتا گائے کے فضل سے ہمسایہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو گائے کا مالک 24 پن جسمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ اپنی عمارت کی نالی ساف ن کرنے والے، کرایہ ادا نہ کرنے والے کرایہ دار اور کرایہ لینے کے پابندود کرایہ دار کو اپنی عمارت سے نکال بآہر کرنے والے مالک مکان سے بھی 12 پن جسمانہ وصول کیا جائے گا۔ اپنی رضا سے مکان چھوڑ کر جانے والے کرایہ دار کو بھایا واجبات کی ادائیگی کرنے کے بعد جانا چاہیے۔ مالک مکان کرایہ دار کو صرف مندرجہ ذیل اسباب کی بنیاد پر اپنی عمارت سے نکال سکتا ہے۔

1- کرایہ دار غیر اخلاقی اور نائز بہ حرکات کرتا ہو۔

2- بد نام ہو۔

3- چوری چکاری کرتا ہو۔

4- واؤک زنی میں ملوث ہو۔

5- انغو اکر سکتا ہو۔

6- غلط نام سے بغیر کسی حق کے رہائش پذیر ہو۔

مشترکہ عمارت کے استھان سے روکنے اور ایسی عمارتوں کی تعمیر کے عمل میں دچپی نہ رکھنے والے پر بارہ پن جسمانہ لائگو ہو گا۔ عمارت کے کسی حصہ کو استھان کرنے کے عمل

میں تاجائز رکاوٹ ڈالنے والے پر چوبیس پن جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ صحن اور ذاتی کروں کے علاوہ پوجا کی غرض سے سلگائی جانے والی آگ کا مقام اور وہ جگہ جہاں اوکھلی کی تشیب ہوئی ہو سب کے مشترک استعمال کے لیے کھلی رہے گی۔

باب: 9

حدبندی کے تنازعات

ملکیتیوں کی فروخت اور متعلقہ معاملات

اگر کوئی شخص اپنا مکان فروخت کرنا چاہے تو رشتہ دار بھائے اور مقامی آبادی کے اہل شروت لوگ مکان خریدنے کے لیے جائیں گے۔ مالک مکان بھی اصولی طور پر سب سے پہلے انہی لوگوں سے استفسار کرنے کا پابند ہو گا۔ ہمدرد اور نیک نیت بھائے چالیس کی تعداد میں جمع ہوں گے ان کے علاوہ قریبی دیہات کے سربراہ اور دیگر معززین کے سامنے فروخت کی جانے والی عمارت کی حقیقی تفصیل اور قیمت بیان کی جائے گی۔ جو زیادہ بولی دے گا وہ ہی مکان یا عمارت خریدنے کا حق دار ختمراہیا جائے گا۔ مگر بعض اوقات ضد یا اٹا کے چکر میں پھنس کر کسی چیز کی اصل قیمت سے میں زیادہ قیمت کی بولی لگا دی جاتی ہے، اس صورت میں زائد قیمت محسول سمیت سرکاری خزانے میں جمع کی جائے گی۔ یہ محسول خریدار کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ اگر کسی عمارت ہے مالک کی رضا کے بغیر نیلام کیا جائے تو اس حرکت کے مرحلے سے چوپیں پن جرمانہ وصول کیا جانا چاہیے۔ مالک کا سات رات تک انتظار کرنے کے بعد اس کے رد آنے کی صورت میں بولی بولنے والا قبضہ لینے کا حقدار ہو گا۔ اگر سب سے معمول بولی دینے والے شخص کی بجائے کسی دوسرے شخص کو جائیداد فروخت کر دی جائے تو یہ سراسر نا انصافی ہو گی اور ایسا کرنے والے سے 200 پن جرمانہ وصول کیا جانا چاہیے، مکان وغیرہ کے سوا کسی دوسری ملکیت کے حوالے سے بھی ایسا ہی رویہ اختیار کرنے والے کو چوپیں پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

حدبندی کے تنازعات

رقے کی حدود کا تنازع اگر دو دیہات کے مابین ہو تو پانچ یا دس قریبی دیہات کے محکم دلائل و برائین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سربراہ معاملے کی تحقیقات کریں گے۔ ان تحقیقات کی بنیاد قدرتی نشانات یا سرحدی علامات پر ہوگی۔ سرحدی علامات کی تفصیل کسان، گواں، حد بندی سے غیر متعلقہ لوگ اور متازع علاقہ کے سابق مکین مقامی لوگوں سے دریافت کریں اور پھر بہروپ بھر کر لوگوں کو متازع جگہ پر لے جائیں؛ اگر بتائے ہوئے نشانات وہاں نہ پائے جائیں تو بہکانے والوں سے ایک ہزار پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ بیان کردہ جغرافیائی علامات متازع علاقہ میں موجود ہوں تو دوسروں کی زمین پر غاصبات قبضہ جانے والے فریق کو ایک ہزار پن جرمانہ ادا کرنے کی سزا دی جائی چاہیے۔

لاوارث یا حدسندی میں نہ آنے والی زمین کو حکمران اپنی مرضی اور فیاضی سے مستحق لوگوں کے نام منتقل کرنے کا اختیار حفظ رکھتا ہے۔

زرعی بھگڑے

مختلف دیسات کے سربراہ یا کسی ایک گاؤں کے معززین زرعی تنازعات کا فیصلہ کرنے کے مجاز ہوں گے لیکن اگر کسی وجہ سے یہ لوگ کسی مقدسے کا فیصلہ کرتے ہوئے اختلاف رائے کا شکار ہو جائیں تو فیصلہ علاقہ کے نیک اور منقی لوگوں پر چھوڑ دیا جائے اگر یہ صورت بھی ممکن نہ ہو تو متازع اراضی فریقین میں برابر تقسیم کر دی جائے۔ اس کے بعد بھی بھگڑا ختم نہ ہو تو متازع جگہ راجد کی ملکیت میں چلی جائے گی اور فریقین کو کچھ نہیں ملے گا جن زمینوں کا کوئی قانونی مالک نہ ہو وہ بھی بادشاہ کی ملکیت تصور ہوں گی، ایسی اراضی مشترکہ بہبود کے لیے استعمال ہوگی یا مستحق لوگوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ زبردستی کسی کی املاک پر قبضہ کرنے والے کو وہی سزا دی جائے گی۔ جو سرقة کے جرم کے حوالے سے لاگو ہوتی ہے۔ متازع وجوہات کے سبب کسی کی ملکیت پر قبضہ رکھنے والا مالک کو موزوں کرایہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ کرایہ مقرر کرتے ہوئے اس بات کا خصوصی خیال رکھا جائے گا کہ کاشتکار کی گزر اوقات آسمانی سے ہو سکے۔

سرحدی علاقوں پر غاصبات قبضہ بھانے والے اول درجے کی تعزز کے حقدار نمبریں گے جبکہ سرحدی نشانات ختم کرنے کے مرٹکب افراد کو 24 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ یا تراویں، قربان کا ہوں، مقدس مذہبی مقامات، بڑی گزر گا ہوں، شمشان گھانوں، چراگا ہوں اور

جگل میں تعمیر کی جانے والی کٹیاوں (جھونپڑیوں) سے تعلق رکھنے والے تباہات کا فیصلہ کرتے ہوئے بھی مندرجہ بالا قانون ہی لاگو کیا جائے گا۔

مزاحمتیں اور ان سے متعلقہ قانونی پہلو

فریقین کے ہمائے کی شادت ہر مقدمے کے فیصلے کی بنیاد قرار پائے گی۔ باغات، عمارت، کھیتوں اور امبلوں کے مقدمات میں مزاحمت کا تفصیل پسلے قابض ہونے والوں کے حق میں ہو گا۔ برہمن لوگوں کی غاروں، سوم کے پودوں، مندروں، دیوبیوں، قربان گاہوں اور یا تراویں سے متعلقہ مقدمات میں مندرجہ بالا قانون لاگو نہیں ہو گا۔

دوسرے کی حق تلفی کرتے ہوئے تالاب، دریا یا اراضی سے فائدہ اٹھانے والا دیگر کاشکاروں کے نقصانات کا ازالہ کرنے کا پابند ہو گا۔ کسی عمارت، باغ یا زرخیز اراضی کا ماں اک اگر کسی دوسرے کی عمارت، باغ یا زرخیز زمین کو نقصان پہنچائے تو اسے نقصان سے دگنا جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ نشیب میں تعمیر شدہ تالاب سے سیراب ہونے والی کھیتی کو بلندی پر واقع تالاب کے پانی سے متاثر نہ ہونے دیا جائے۔ اگر نشیب میں تعمیر کیا گیا تالاب مسلسل تین سال سے استعمال میں نہ ہو تو بلندی پر واقع تالاب سے آنے والے پانی کو نہ روکا جائے۔ اس ضابطے کی پرواف نہ کرنے والے کو اول درجے کی سزا دی جائے گی۔ پانی کا ذخیرہ ضائع کرنے والا بھی اسی سزا کا مستحق ہو گا۔ پانچ سال یا زیادہ عرصہ تک ویران پڑی رہنے والی عمارت پر حکومت کا بقدر ہو گا لیکن قدرتی آفات کی زد میں آکر چاہ و برپا ہونے والی املاک پر یہ قانون لاگو نہیں کیا جائے گا۔

محاصل کی رعایت

مفاد عامہ کی تعمیرات پر پانچ سال کے لیے تعمیراتی نیکیں معاف ہو گا۔ اسی نوعیت کی عمارت مثلاً "جمیل اور تالاب وغیرہ کی مرمت کروانے والے کو بھی چار سال کے لیے محاصل ادا نہ کرنے کی سرکاری رعایت ملے گی۔ ایسی عمارت کی صفائی کرنے والے سے تین سال تک حکومتی نیکیں وصول نہیں کیے جائیں گے۔ پانی ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والی تعمیرات کو خریدنے یا بھیک پر لینے کی صورت میں ان کے پانی سے سیراب ہونے والی نیشی اراضی کا لگان دو برس تک نہیں لیا جائے گا۔ خبر اور ویران اراضی خرید کر، بھیک

پر لیکر، رہن رکھ کر یا اپنے قبضے میں کر کے آپو کرنے والے افراد کو بھی دو سال تک لگان ادا نہ کرنے کی چھوٹ ہو گی۔ تالابوں، ہوائی چکیوں یا رہشوں سے سیراب ہونے والے کھیتوں، باغیچوں اور باغات کے ماکان سے مالیہ یا آبیانہ وصول کرتے ہوئے یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ کاشت کاروں پر برداشت سے زیادہ پارہ ڈالا جائے۔ تالابوں کو قابل استعمال رکھنے اور ان کی مرمت کے ذمہ دار مندرجہ ذیل لوگ ہیں:

- 1- جو تالابوں سے پانی لیکر نہیں سیراب کرتے ہیں۔
- 2- جو طے شدہ قیمت پر پانی استعمال کرتے ہیں۔
- 3- جو آبیانہ (پانی کا سالانہ کرایہ) ادا کرتے ہیں۔
- 4- جو کسی قسم کے حاصل دینے کی سخت نہیں رکھتے۔

یہ لوگ اگر پانی کے سرچشموں کی متناسب دیکھ بھال اور مرمت میں دلچسپی نہ لیں تو نقصان سے دگنا جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

زریعی پانی کے نکاس اور بہاؤ میں رکاوٹ ڈالتے والے اور مقررہ جگہ کے علاوہ کسی اور مقام سے چوری چھپے پانی استعمال کرنے کا ارتکاب کرنے والے چھپن جرمانہ ادا کریں گے

باب: 10

مفاد عامہ کی تغیرات کا نقصان اور عہد ناموں سے انحراف

جو زراعت و شمن افراد کھیتوں کی سیرابی کے عمل میں منفی انداز سے دخیل ہوں انہیں اول درجے کی سزا دی جانی چاہیے۔ کسی کی زمین پر نہ بکی آڑ لیکر مقدس تغیرات کرنے والے اور مفاد عامہ کی عمارت فروخت کرنے والے دوسرے درجے کی سزا کے حق دار ہوں گے جبکہ ایسے کمروں فعل کے گواہوں کو جھوٹ بولنے کی پاداش میں انتہائی درجے کی سزا دی جائے گی۔ طویل عرصے سے ختہ حال چلی آرہی عمارت کے معاملے میں مندرجہ بالا قانون کا اطلاق نہیں ہوگا۔ اس نوعیت کی تغیرات کو رفاه عامہ کے لیے کام کرنے والے ادارے یا مقامی لوگ مرمت کے بعد استعمال کے لائق بنانے کا حق رکھتے ہیں۔

شہراہوں کی رکاوٹیں

اس کتاب کے حصہ دوم کے پہلے باب میں آپ قلعہ جات کی تغیر کے سلسلے میں یہ پڑھ چکے ہیں کہ سڑکیں اور راستے کیسے ہوں گے۔ ان راہوں میں مختلف قسم کی رکاوٹیں کھڑی کرنے والوں کے لیے الگ الگ سزا میں مقرر ہیں اور ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

- 1- بڑے جانوروں کی گزراگاہ میں رکاوٹ کھڑی کرنے والا 24 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔
- 2- سڑکوں پر آدمیوں یا چھوٹے جانوروں کی آمد و رفت میں دخیل ہونے والا 12 پن جرمانے کی سزا کا حدودار ہوگا۔

- 3- کھیتوں کو جانے والے راستے بند کرنے کے مرکب افراد سے 54 پن بطور جرمانہ وصول کیے جائیں گے۔
- 4- ہاتھیوں کے لیے مخصوص راستوں میں رکاوٹ کھڑی کرنے پر بھی 54 پن جرمانہ لاگو ہوگا۔
- 5- ریاستی یا مفاد عامہ کی تغیرات اور جنگلوں کی سمت جانے والے راستوں میں رکاوٹ ڈالنے والے کو 600 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔
- 6- چراغاں ہوں، مصافتی بستیوں اور سرحدی علاقوں کو جانے والے راستوں میں رکاوٹ میں کھڑی کرنے والے اور بہت گہری نالیاں تغیر کرنے والوں کو 1000 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔
- 7- مندرجہ بالا مقامات کو جانے والوں راستوں پر زیادہ گہری نالیاں نہ بنانے والوں کو 250 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔
- 8- کھیت کی بوائی کے وقت اگر کوئی بلاوجہ مداخلت کرے تو اس سے بارہ پن جرمانے کے طور پر وصول کیے جائیں۔ اگر اس قسم کی مداخلت تین حادثے یا قدرتی آفت کی وجہ سے کرنی پڑے تو جائز تصور ہوگی۔
- 9- دیہات اور مرجومنی کی آخری رسومات ادا کرنے کے لیے مخصوص کیے گئے مقامات کو جانے والے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کے مرکب افراد 200 پن جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

دیہات کی اراضی کا انتظام و النصرام

زرعی نیکس دینے والے مالکان اپنی اراضی انہی افراد کو فروخت کریں گے جو ان کی طرح زرعی نیکس ادا کرتے ہوں اسی طرح برہمن صرف انہی لوگوں کو نذرانتی کی اراضی دیں گے جن کے قبضہ میں پسلے سے ایسی اراضی ہو۔ اس اصول پر عمل درآمد نہ کرنے والوں کو اول درجے کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ جن بستیوں میں مال گزار نہ ہوں، ان کے محاصل ادا کرنے والے مکینوں کو بھی مذکورہ بالا سزا دی جائے گی۔ سرکاری محاصل ادا کرنے والے کی جائیداد اگر کوئی دوسرا نیکس ادا کرنے والا خریدے تو اسے خریدی ہوئی جائیداد کے

مکمل حقوق حاصل ہوں گے۔ کسی کی بجائہ حال زمینوں کو آبادیا کاشت کرنے والا پانچ برس تک ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اس کے بعد وہ یہ اراضی اصل مالک کو لوٹانے اور اپنی مخت کے عوض معقول معاوضہ لیتے کا پابند تصور ہو گا۔ ریاست سے باہر مقام ایسے لوگ جو ریاستی محاصل ادا نہ کرتے ہوں انہیں اپنی ملکیتیوں کے جملہ حقوق حاصل ہوں گے۔

ویہات کے سربراہ

گاؤں کا سربراہ جب کہیں سفر پر جائے تو مقامی افراد باری باری اس کے ہمراہ جائے کے پابند ہوں گے البتہ جو لوگ کسی وجہ سے اپنی باری پر گاؤں کے سربراہ کے ساتھ سفر پر نہ جا سکیں وہ اس کی تلافی کے طور پر ذمہ دہ پن ادا کریں گے۔ گاؤں کا سربراہ زنا کے عادی افراد اور چوروں کو دسمہ بدر کرنے کا اختیار رکھتا ہے لیکن اگر وہ اپنے اختیار سے تجاوز کرے تو چوبیں پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ اگر گاؤں کے لوگ کسی بے گناہ کو بغیر تحقیق کیے بھتی سے نکالیں تو انہیں اول دربے کی سزا دی جائے گی۔ آئندھ سوانگل کی دوری پر ہر بھتی کے گرد لکڑی کے ستونوں سے ایک باز بنائی جائے گی۔

لاوارث جانور

مید انوں، جنگلوں اور چراغا ہوں میں چرانے کے بعد اگر مویشیوں کو آوارہ چھوڑ دیا جائے تو ایک پن کا چوتھا حصہ بطور جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ آوارہ جانور اگر گدھے، گھوڑے یا گائیں ہوں تو ایک پن کا آٹھواں حصہ بطور جرمانہ لاگو ہو گا۔ آوارہ بکریوں، بھیڑوں وغیرہ کے معاملے میں یہ جرمانہ ایک پن کا 16 واس حصہ مقرر ہے۔ مویشی اگر چراں کے بعد پھر راپس چراغا کی طرف لوئیں تو ایک پن کا آٹھواں حصہ جرمانہ رسول کیا جائے گا۔ سویشیوں کے مالک اگر اپنے جانوروں سمیت چراغا ہوں میں ہی ذیراً ڈالنے کی کوشش کریں تو انہیں ایک پن کا چوتھا حصہ بطور جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

وہ دن سے چھوٹے چھڑے کی گائے، دیوتاؤں کے نام پر چھوڑے جانور اور نسل کشی کے لیے مقرر کیے گئے تیل مندرجہ بالا ضوابط سے مستثنی ہوں گے۔ کسی کے مویشی اگر کسی کاشتکار کی فعل کا نقصان کریں تو وہ متاثرہ زمیندار کو نقصان سے دُننا جرمانہ ادا محکم دلائل و برائین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرے گا۔ کھیت کے مالک کی اجازت کے بغیر کھیت سے اپنے مویشی گزارنے والوں سے بارہ پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ اپنے جانوروں کو لاوارث چھوڑنے والا مالک چوبیں پن جرمانہ دینے کا پابند ہو گا۔ اگر گواں اپنے مویشوں کو آوارہ پھرنے دیں اور گرانی نہ کریں تو ان سے بارہ پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ باعیچہ میں گھنے والے جانوروں کے مالک سے بھی 12 پن جرمانہ لیا جانا چاہیے، البتہ کھیت کی باڑھ کو تباہ کرنے پر چوبیں پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ مویشی اگر اناج وغیرہ کا نقصان کریں تو ان کا مالک غلے کے وارث کو مناسب زرخانی ادا کرے گا۔ لاوارث اور آوارہ جانوروں کو مار پیٹ کر بھگا دیا جائے۔ چراگاہوں میں آنکھ آنے والے آوارہ مویشوں کی بابت جنگلات کی گرانی پر مامور ریاستی افسر کو اطلاع دی جائے۔ آوارہ جانوروں کو زخمی نہ کیا جائے، جو لوگ اس حکم کی خلاف ورزی کریں وہ جارحانہ رویہ اختیار کرنے کے مرحلے ہوں گے اور اسی جرم کی مناسبت سے انہیں سزا بھی ملے گی۔ جو دانتہ طور پر اپنے جانوروں کو کسی کے کھیت میں داخل کرے اسے کڑی سزا دی جائی چاہیے۔

عہد ناموں سے انحراف

اگر کوئی مخت شکاروں میں نہ ہی قربانی کے معاملات یا دیگر کام سراجام دینے کی غرض سے مزدوری وصول کر کے آئے اور کام نہ کرے تو مقامی لوگ نہ صرف اس کے کھانے پینے کا خرچہ بلکہ ادا کردہ مزدوری سے دُنیٰ رقم بطور جرمانہ اس سے وصول کریں۔ دسہ میں ہونے والے تفریجی اجتماعات کے انعقاد کے ملے میں کیے جانے والے انتظام میں دچپی نہ لینے والا تفریح سے لطف اندوز ہونے کا حق بھی نہیں رکھے گا، ایسا آدمی اگر چوری چھپے ایسی تقریبات دیکھنے کی کوشش کرے تو اس سے تفریجی تقریب کے لیے فی کس وصول کیے گئے چندے سے دُنیٰ رقم جنمے کے طور پر لی جائے۔ لوگوں کی فلاح و بہود کے لیے کوشش رہنے والوں سے مقامی لوگ تعاون کریں جو ایسا نہ کرے اسے بارہ پن جرمانہ دینا ہو گا اور اگر کوئی لوگوں کی بہتری کے لیے کام کرنے والے کو تشدد کا نشانہ بنائے تو وہ تشدد کے ضمن میں مقررہ جرمانے سے دُنکا جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ اگر کوئی برہمن بھی ایسی حرکت کرے تو اسے سب سے پلے سزا دی جائے۔ دسہ میں منعقدہ قربانی کی رسومات میں

شریک نہ ہونے والے برتاؤ سے زبردستی نہ کی جائے مگر اسکے حصہ کا چندہ دباؤ ڈال کر بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔

مختلف خاندانوں، مکاتب، فکر اور ممالک کے افراد کے مابین طے پانے والے عہد ناموں کی خلاف ورزی پر بھی مندرجہ بالا قوانین ہی لागو ہوں گے۔ حکمران ایسے افراد کے ساتھ محبت اور فیاضی کا روایہ اختیار کرے جو اپنے دیبات کی مگرائی اور دلکشی میں اضافہ کریں اور مفاد عامہ کی تعمیرات میں گہری دلچسپی کو عملی طور پر ثابت کر دیں۔

قرضہ جات

پانچ پن ماہانہ سود کی کاروباری شرح ہے جبکہ سوا پن ماہانہ مناسب شرح سود ہے۔
جنگلات کے مکینوں میں دس پن اور بھری تجارت کرنے والوں میں بیس پن کے حساب سے
بھی سود کی شرح مقرر ہے۔ سود کی مذکورہ شرح کی خلاف ورزی کرنے والوں یا اس میں
معاون افراد کو اول درجے کی تعزیر کا مستحق تھمرا ریا جائے۔ اس نوعیت کے غیرقانونی وحندے
میں ملوث گواہوں کو اس سے آدھا جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوتا پڑے گا۔

ایسے معاشری شعبوں کی محتاط گرانی کرنی چاہیے جن پر ریاست کی ترقی اور بہبود کا
دارودہار ہے۔ بہتر فصل پیدا ہونے کی صورت میں غلے پر بیان کل مالیت کے نصف سے
تجاور نہیں کرنا چاہیے۔ کاروبار سے متعلقہ سامان پر عائد ہونے والا سود یا قاعدگی سے سال
کے اختتام پر ادا کیا جائے اور اس کی شرح منافع سے نصف مالیت کے برابر ہو۔ ادا کرنے
والے کے ریاست سے باہر ہونے یا اس کی اپنی خواہش کے سبب اگر سود ادا کرنے کی
بجائے جمع ہونے دیا جائے تو سود سمیت کل رقم، اصل رقم سے بیٹھ بھی سکتی ہے۔ رقم
دینے والا اگر مقررہ مدت سے پہلے سود طلب کرے یا سود کی رقم کو اصل رقم میں شامل
کرے تو وہ متازعہ رقم سے دگنی رقم بطور جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ کوئی لین دار اپنی دی
ہوئی رقم سے چار گناہ زیادہ سود طلب کرے تو وہ ناجائز رقم سے چار گناہ زیادہ جرمانہ ادا
کرنے کا پابند ہو گا۔ اس جرمانے کا تین چوتھائی قرض دینے والا اور ایک چوتھائی قرضدار ادا
کرے گا۔ اگر قرضدار مندرجہ ذیل قسم کے ہوں تو ان کے لیے ہوئے قرضوں پر سود نہیں
پڑھے گا۔

- 1- بہت غریب ہوں۔
- 2- چھوٹی عمر کے ہوں۔

3۔ کسی عالم کے پاس تعلیم کی غرض سے خبرے ہوئے ہوں۔

4۔ کسی طویل قریانی کے لیے مشغول ہوں۔

قرضدار سے قرضے کی رقم وصول کرنے میں دانتہ تاخیر کرنے والا یا یکسر انکار کرنے کا مرتعک بارہ پن جمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ قرض لینے والا اگر کسی معقول وجہ سے قرضدار سے رقم وصول کرنے سے انکار کر دے تو اصل رقم کسی تیرے شخص کے پاس امانت کے طور پر رکھوا دینی چاہیے۔ ایسے قرضے والپس نہیں کیے جائیں کہ جو دس سال تک یا اس سے زائد مدت التوا کا شکار رہے ہوں، لیکن مندرجہ ذیل صورتوں میں یہ اصول لاگونہ ہو گا:

1۔ قرض خواہ نابالغ ہو۔

2۔ قرض لینے والا ضعیف ہو۔

3۔ قرض خواہ وفات پا چکا تھا۔

4۔ قرض لینے والا حادثات کا شکار رہا ہو۔

5۔ قرض لینے والا ریاست سے باہر ہو۔

6۔ قرض خواہ ریاست سے فرار ہو جائے۔

7۔ ملک میں امن و سکون نہ ہو۔

جو شخص قرض کا بوجھ سر پر لیے وفات پاجائے اس کے بیٹھے یہ قرض ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ اگر مرحوم کی اولاد نہ ہو تو اس صورت میں اسکے درٹے کے حقدار رشتہ دار قرض ادا کریں گے یا پھر قرضداری کے شرآکت کار لوگ یہ بار اخہائیں گے۔ قانون کی رو سے نابالغ کی صفات کو مستحب تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ مقتوض کے بیٹھے پوتے یا ورثا ایسا قرض ادا کریں گے جس کی میعاد اور مقام مقرر نہ کیا گیا ہو۔ اسی نوعیت کا ایسا قرض جس کے لیے مقتوض نے اپنی جان، بیوی یا اراضی کو گروی رکھا ہو، مقتوض کے مرنے کے بعد اس کے بیٹھوں اور پوتوں پر ادا کرنا واجب قرار پائے گا۔

ایک مقتوض متعدد قرض خواہ

کسی مقتوض آدمی کے خلاف کوئی ایک یا دو قرض خواہ ایک ہی وقت میں ایک سے

زیادہ قرضے کا دعویٰ دائر نہیں کر سکیں گے، مگر یہ جامد اصول اس وقت متحرک ہو کر قرض خواہوں کے لیے پچ پیدا کرے گا جب قرضدار ملک سے باہر مقیم ہو۔ ریاست سے باہر موجود ہونے اور قرض جات لینے کا اقرار کرنے کے باوجود بھی مقتوض سب سے پہلے ریاستی یا سرکاری قرضہ ادا کرے گا، پھر ایسا قرضہ لوٹائے گا جو اس نے کسی برہمن عالم سے وصول کیا ہوگا، اسکے بعد وہ عام قرضے اسی ترتیب سے ادا کرے گا جس طرح وصول کیے ہوں گے۔ مشترک معاملات زندگی میں مشترکہ طور پر حصہ لیے والے میاں یوی، باپ بیٹے یا بھائیوں کے درمیان قرضوں کے لین دین کے سلسلہ میں کسی بھی قسم کا دعویٰ نہیں کیا جائے گا۔ اگر کسی عورت کے مرحوم شوہرنے کوئی قرض لیا ہو اور اپنی یوی سے خفیہ رکھا ہو تو اس قرضے سے بے خوبیوہ عورت کو ادائیگی کے لیے مجبور نہیں کیا جاسکے گا۔ مویشی چہائے والوں اور گوالوں پر اس اصول کا طلاق نہیں ہوتا۔ شوہر کو یوی کے قرضے کا ذمہ دار گردانا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی یوی کا قرض جان بوجھ کر واپس نہ کرے اور ریاست چھوڑ دے تو وہ انتہائی تعزیر کا حقدار ہو گا۔ شوہر اگر یہ بات نہ مانے کہ اس کی یوی نے کوئی قرض لیا تھا تو اس صورتحال میں مستند گواہوں پر انحراف کر کے فیصلہ کیا جائے۔

گواہی کا معیار

تین شادیوں کی گواہی ضروری ہے۔ قرض کے معاملے میں صرف ایک گواہ کی شہادت کو ہی کافی نہیں سمجھا جائے گا۔ تین میں سے دو گواہ فریقین کے لیے غیر متنازعہ اور قابل قبول ہونے چاہیں۔ گواہ ایسے ہو جن کی عام ثناخت دیانتدار، معتر اور معزز اشخاص کے طور پر مضبوط ہو۔ سزا یافتہ لوگ، قیدی، رنجیں رکھنے والے، اپاچ، قرض دینے والے، قرض لینے والے، یوی کے بھائی، شرکت کار، حکمران، مذہبی علم کے ماحرز، دہمات کی خیرات پر گزر بر کرنے والے جسام زدہ اشخاص، برادری سے خارج کیے ہوئے افراد، چنڈال، گھٹیا پیشوں سے نسلک لوگ، اندھے، بہرے، قوت گویائی سے محروم افراد، ایسے بیمار جن کے جسم پر پھوڑے ہو، خودسر، ضدی، ہٹ دھرم، ریاستی ملازمین، عورتیں اور دروغ گو افراد شہادت دینے کے اہل نہیں ہیں لیکن اپنے ہی جیسے دوسرے لوگوں کے معاملات میں گواہ کے طور پر معاونت کر سکتے ہیں۔ اغوا، سرقہ یا مار پیٹ سے متعلق معاملات میں وہی لوگ گواہی دے

سکتے ہیں جو فریقین میں سے کسی کے ساتے، شراکت کار یا دشمن نہ ہوں۔ کسی خیریہ غیر قانونی کارروائی کے معاملے چھپ کر کچھ دیکھنے والا اکیلا مرد یا عورت گواہ ہو سکتے ہیں لیکن حکمران اور سیاسی لوگ ایسے معاملات میں بھی بطور گواہ شادت نہیں دے سکتے۔ استغاثہ کی طرف سے آقا توکر کے خلاف، پچاری یا استاد اپنے شاگردوں کے خلاف اور والدین بیٹوں کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں۔ مگر فوجداری مقدمات میں ان کے علاوہ دیگر افراد بھی شادت دینے کا حق رکھتے ہیں۔ والدین، اولاد، آقا، غلام اور گرو، چیلہ وغیرہ اگر ایک دوسرے کے خلاف مقدمات دائر کریں تو ان کو انتہائی تعزیر کا مستحق سمجھا جائے۔ مقدمے میں غلط بیانی کرنے والے، اپنے بیان سے انحراف کرنے والے اور غیر متعلق دلاکن دینے والے قرض خواہ کو دعوے کی رقم سے دس گنا زیادہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند تصور کیا جائے گا۔ اگر کسی کے لیے یہ شرح زیادہ محسوس ہو تو اس صورت میں اصل رقم سے پانچ گنا زیادہ رقم جرمانے کے طور پر وصول کی جا سکتی ہے۔

حلف قبل از شادت

پانی کے ملکے اور آگ کی موجودگی میں گواہی بہمنوں کے رو برو لی جائے گی۔ گواہ بہمن ہو تو اس سے کہا جائے گا: ”بچ بولو۔“ شادت دینے والا ویش یا کھتری ہو گا تو اسے یہ کہا جائے گا: اگر تو دروغ گوئی کرے تو تجھے تیرے نیک اعمال اور ایثار و قربانی کا اجر نہ ملے اور تو حریف پر غالب اگر بھی بھیک کا پیالہ لیکر پھرے۔ گواہ شودر ہو تو حلف لیتے ہوئے یہ فقرے ادا کیے جائیں:

”اگر تو جھوٹ کے تو تیرے آئندہ اور سابق تمام بہمنوں کے اچھے اعمال بادشاہ سے منسوب ہوں اور بادشاہ کے تمام گناہ تمہارے نام لگیں، تجھے ہرجانہ بھی ادا کرنا پڑے گا کیونکہ حقیقت کیا ہے؟ یہ ظاہر ہو کر رہتے گی۔“

ایک ہفتہ تک گواہ اگر جعلی شادت پر قائم رہیں تو ان سے بارہ پن فی کس کے حساب سے جرمانہ وصول کیا جائے۔ اگر چہ ہفتوں کے بعد بھی گواہوں کا رویہ نہ بدلتے تو ان سے متازعہ رقم کے برابر جرمانہ لیا جائے۔

اگر کسی متازعہ رقم کی نسبت گواہوں کے بیانات میں تضاد ہو تو تین طرح کا فیصلہ کیا

جاسکتا ہے۔

- 1- معزز گواہوں کی اکثریت کی بات فیصلہ کن تسلیم کر کے مقدمہ کا فیصلہ کیا جائے۔
- 2- گواہوں کی شہادت کے نتیجے سے متازع چیز فریقین میں تقسیم کر دی جائے۔
- 3- متازع چیز کوئی بھی فیصلہ نہ ہونے کی صورت میں راجہ کی ملکیت قرار دے دی جائے۔

استاد اشنا کے شاگرد کہتے ہیں کہ اگر گواہ خود کو کم عقل اور یو تو ف ثابت کریں اور اسی سبب سے مقدمے کے محل وقوع، وقت یا نوعیت سے متعلق تفہیش لاحاصل ہو تو پہلی، دوسری اور تیسری سزا میں بیک وقت بھی دی جاسکتی ہیں۔ استاد منو کے پیرو کہتے ہیں کہ اگر گواہ شہادت کے معاملے میں جھوٹ بولیں تو متازع رقم سے دس گنا زائد جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

استاد بربپتی کے ماننے والوں کا کہنا ہے کہ کسی معاملے کو اپنی کم عقلی سے الجھانے والے گواہوں کو انتہا تک موت کی سزا دی جائی چاہیے۔

لیکن کوئی ملید کہتا ہے کہ مقابلے کے وقت گواہوں کو اسی غرض سے طلب کیا جاتا ہے کہ وہ فریقین کی رائے سین اور سمجھیں، اگر وہ ایسا نہ کریں اور معاملہ چیزیہ اور مخلوق ہو جائے تو ان سے چوبیں پن فی کس کے حساب سے جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

کسی بھی معاملے میں فریقین ایسے افراد کو گواہ کے طور پر معاون بنائیں جو معاملات طے پانے کے لیے مقرر کی گئی جگہ اور وقت پر ہمچن سکیں، جو گواہ دور دراز علاقے کے مکین ہوں یا کسی متازع معاملے میں اپنا بیان دینے نہ آتا چاہتے ہوں، ان کو عدالت سے حکم جاری کروانے کے بعد گواہی کے لیے آنے کا پابند بنایا جائے گا۔

باب: 12

امانت کی پابت قوانین

امانت سے متعلق امور پر بھی انہی قواعد و ضوابط کا اطلاق ہو گا جو قرض کے بارے میں گزشتہ باب میں بیان کیے گئے ہیں لیکن مندرجہ ذیل صورتوں میں اگر امانتیں ضائع ہو جائیں تو ان کی حلانی کے لیے امانت اپنے پاس رکھنے والا تاو ان ادا کرنے سے بری قرار پائے گا:

- 1- مال سے بھرا جہاز غرق ہو جائے یا بھری قراقوں کے ہاتھ لگ جائے۔
- 2- گاؤں، کاروبار، مویشی اور دیگر الامال دشمن کے حملے سے تباہ ہو جائیں۔
- 3- کسی آفت سے ریاست شدید متاثر ہو۔
- 4- آتش زدگی یا سیلاب سے دیہات کے دیہات صفحہ ہتی سے مت جائیں۔
- 5- غیر منقولہ جائیداد کو کسی قدرتی آفت یا حادثے سے شدید نقصان پہنچے اور منقول جائیداد پہنچالی جائے یا وہ بھی برباد ہو جائے۔

گشده یا متاثرہ امانتوں کی حلانی کی جائے گی۔ امانت میں خیانت کرنے والا امانت کی اصلی رقم ادا کرنے کے ساتھ ساتھ 13 پن جرمانہ بھی ادا کرے گا اور امانت کے غلط استعمال سے ہونے والے نقصان کی حلانی کرنے کے ساتھ ساتھ 24 پن مزید جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ امانت رکھنے والا اگر کسی شدید آفت کا شکار ہو یا وفات پا جائے تو مالک امانت کی واپسی کی بابت قانونی چارہ جوئی نہیں کر سکے گا۔ اگر امانت رکھنے والا امانت کو گروی رکھے، فروخت کرے یا گم کر بیٹھے تو امانت کی اصل قیمت سے چار گنا زیادہ رقم مالک کو لوٹانے کے ساتھ ساتھ پانچ پن جرمانہ بھی ادا کرے گا۔ امانت میں روبدل کرنے کا مرکب یا غفلت سے امانتیں گم کر دینے والا امانت دار امانت رکھی چیز کی پوری قیمت مالک کو ادا کرنے کا پابند ہو گا۔

رہن کے متعلق جملہ امور کا بیان

مندرجہ بالا اصول اور قوانین رہن شدہ جائیداد پر بھی لاگو ہوں گے مگر مندرجہ ذیل صورتوں میں ہی ان کا عملی اطلاق ممکن ہو سکتا ہے:

1- رہن شدہ اٹاٹے ضائع ہو جائیں۔

2- رہن شدہ جائیداد استعمال کرنی جائے۔

3- فروخت کر دی جائے۔

4- گروی رکھنے والا آگے کسی اور کو گروی دے دے۔

5- رہن شدہ اٹاٹے غصب کر لیا جائے۔

جس رہن شدہ جائیداد سے فائدہ اٹھانے کا حق رہن لینے والے کو دیا گیا ہو گا اس کا اصل ماںک وہی تصور ہو گا جو حقوق ملکیت کا حائل ہے، ایسی جائیداد پر سود و صول نہیں کیا جائے گا مگر جائیداد کے منافع بخش نہ ہونے کی صورت میں اس کی ضبطی بھی جائز ہے اور اس پر سود بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی جائیداد کو گروی رکھوانے والا اٹاٹے واپس لینے کو تیار ہو لیکن گروی رکھنے والا اٹاٹے کی واپسی پر آزاد نہ ہو تو اسے بارہ پن جمعانہ ادا کرنا پڑے گا۔ اگر رہن رکھنے والا یا گواہ موجود نہ ہو تو رہن رکھوانے والا معتبر مقامی افراد کے پاس اٹاٹے کے بدلتے وصول کی ہوئی رقم رکھوا کر اپنی جائیداد واپس لے سکتا ہے۔ اسی سے ملتی جلتی ایک صورت یہ بھی ہے اٹاٹے کی قیمت مقرر کرنے کے بعد اسے جوں کا توں رہنے دیا جائے مگر اس پر سود نہ بڑھایا جائے۔ اگر جائیداد کی قیمت بڑھنے یا کمھنے کی امید ہو تو رہن رکھنے والا، عادل لوگوں کی اجازت اور رہن کے امور کے ریاستی افسر کی شادت پر جائیداد کو رہن رکھوانے والے کی موجودگی یا مختلفہ ماہرین کی مگر انی میں فروخت کر سکتا ہے۔

کوئی غیر منقولہ جائیداد جس پر رہن یا قبضہ کی صورت میں محنت سے یا بغیر محنت منافع حاصل ہو سکتا ہے، کسی صورت میں برباد نہیں ہونی چاہیے، جبکہ رہن رکھنے والا جائیداد کے استعمال پر خرچ ہونے والی رقم کا منافع اور قرضے کی رقم کا سود بھی حاصل کر رہا ہو۔ رہن رکھوانے والا اگر رہن رکھنے والے کی اجازت کے بغیر جائیداد سے فائدہ حاصل کرے تو وہ اسکا خالص منافع رہن رکھنے والے کو واپس کرنے کا پابند ہو گا اور اس کی قرضے کی رقم بھی ضبط ہو جائے گی۔

تحویلداری

تحویل اور تحویلدار سے متعلقہ امور پر بھی مندرجہ بالا ضوابط ہی لائے گے۔
اگر کوئی تاجر کسی کے ہاتھ کوئی چیز کسی تیرے آدمی تک پہنچانے کی غرض سے
بچھوائے اور اس چیز کو اپنی تحویل میں لینے والا راستے میں لوٹ لیا جائے یا کسی وجہ سے
منزل تک نہ پہنچ سکے تو نقصان کا ذمہ دار بھیجنے والا تاجر ہو گا۔ راستے میں مارے جانے
والے تحویلدار کے کسی رشتہ دار کو اس نقصان کا ذمہ دار نہیں نہ ہرایا جاسکے گا۔ اس کے
علاوہ تحویلدار کے امور پر بھی امانتوں ہی کے قوانین کا اطلاق ہو گا۔

عارضی استعمال یا کرائے پر لیے جانے والے اہانتے

وقتی طور پر استعمال کرنے کے لیے یا کرائے پر لی ہوئی اشیاء اصل حالت میں مالک کو
واپس لوٹانی ضروری ہیں، یہاں بھی امانت ہی سے متعلقہ اصولوں کا اطلاق ہو گا البتہ مندرجہ
ذیل صورتوں میں ضائع ہونے والی اشیاء کا ہرجاہ نہیں دیا جائے گا:

۱۔ وقت، مقام یا فاصلے کے فرق کے باعث ضائع ہونے والی اشیاء۔

۲۔ اپنی ہی کسی خرابی کے سبب تباہ ہونے والی چیزیں۔

۳۔ اچانک کسی حادثے یا آفت کی پیش میں آکر ضائع ہونے والی چیز۔

محدود پیمانے پر اشیاء کی فروخت

رانجِ الوقت داموں پر کسی کا مال فروخت کرنے والے تھوک کا کاروبار کرنے والے
تاجر کو فروخت ہونے والے سامان کی قیمت منافع سمیت ادا کریں گے۔ ان معاملات میں
بھی رہن کے متعلق پسلے بیان کیے گئے قوانین کا اطلاق ہو گا۔ وقت اور مقام بدلتے سے اگر
فروخت کی جانے والی چیز کی قیمت میں کمی ہو تو محدود پیمانے پر اشیاء کی خرید و فروخت کرنے
والا تھوک فروش کو قیمت اور منافع اسی شرح سے ادا کرے گا جو مال لیتے وقت طے کی گئی
ہو گی۔

ماکان کی طرف سے طے کیے گئے ترخوں پر مال بیچنے والے ملازمین منافع میں حصہ والے
نہیں ہوں گے بلکہ اشیاء کی فروخت سے حاصل ہونے والی تمام رقم مالک کے حوالے کریں

گے، البتہ قیمت گرنے کی صورت میں وہ نقصان کی تلافی کرنے کے پابند نہیں ہوں گے۔ کسی منظم ادارے سے وابستہ یا پاری جو حکمران کے معتوب نہ ہوں تمہوك فروشوں کو اندرولنی نقصان، خرابی یا اچانک حادثے سے بجا یا ضائع ہونے والے مال کی تلافی نہیں کریں گے، لیکن قیمت میں فرق آنے پر فرق کی نسبت سے ہی ادائیگی کرنے کے پابند تصور کیے جائیں گے۔

سربھر کی گئی امانتوں سے متعلق امور

سربھر امانتوں کے بارے میں بھی انہی قوانین اور قواعد و ضوابط کا اطلاق ہو گا جو دوسری امانتوں کے ضمن میں پسلے ذکر کیے گئے ہیں۔ سربھر امانت کو اصل ماں کے علاوہ کسی اور کے حوالے کرنے والا امین مجرم تصور کیا جائے گا۔ اگر کوئی امین اس بات سے انحراف کرے کہ اس کے پاس مرشدہ امانت تھی تو اس قسم کی صورتحال میں صرف بیان کردہ واقعات کا موازنه اور امانت رکھوانے والے کا کردار، سماجی رتبہ اور گزشتہ شرت ہی فیصلہ کرن کردار ادا کر سکتی ہے۔ کاریگر فطری طور پر اعتبار کے قابل نہیں ہوتے، کسی کے پاس امانت رکھنا ان لوگوں کی عادت اور روایت کے خلاف ہے، ایسا کرنے کا کوئی موثر اور قابل اعتبار سبب بھی ان کے پاس ہونا مشکل ہے۔

اگر امانت دار ایسی سربھر امانت کی وصولی سے انکاری ہو جو کہ کسی غیر معقول وجہ سے رکھوئی گئی تھی تو امانت رکھوانے والا انساف کرنے والوں کی اجازت سے ایسے گواہ پیش کر سکتا ہے جن کو اس نے امانت دیتے وقت خفیہ طور پر آس پاس چھپا دیا ہوتا کہ وہ یہ عمل دیکھتے رہیں۔ دوران بھری سفر یا جنگل میں جاتے ہوئے کوئی عیل یا ضعیف سواد اگر کسی امانت دار پر اعتقاد کر کے اپنی امانت خفیہ طور پر نشان زدہ کر کے اس کو سونپ کر آگے بڑھ سکتا ہے اور اس کی اطلاع اپنے بیٹے کو کر سکتا ہے، اطلاع ملنے پر بیٹا امین سے اپنے باپ کا بطور امانت رکھا ہوا مال طلب کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے، اگر امین ایسی کوئی امانت اپنے پاس ہونے کا انکار کرے تو نہ صرف اس کی ساکھ کو نقصان پہنچے گا بلکہ اسے وہی سزا ملے گی جو چوری کرنے والے کے لیے مقرر کی گئی ہے اور امانت بھی اس سے واپس لی جائے گی۔ کوئی معتبر آدمی جو تارک الدنیا ہو کر سنیاس لینے والا ہو، اپنی امانت پر خفیہ نشان لگا کر

ابے کسی شخص کے پاس رکھ سکتا ہے اور پھر کچھ برس گزر جانے کے بعد واپس آگر مانگ بھی سکتا ہے۔ اس کے طلب کرنے پر اگر امین خیانت کی وجہ سے امانت اپنے پاس موجود ہونے کا اقرار نہ کرے تو اسے وہی سزا دی جائے جو چور کے لیے مقرر ہے اور امانت بھی اس سے واپس لی جائے۔ اگر کوئی شریف آدمی خفیہ نشانات کی حامل سرہبر امانت لیکر رات کو باہر نکلے اور پھر اس خوف سے کہ کہیں سرکاری الکار اسے آوارہ گردی کے الزام میں نہ دھر لیں، امانت کسی اور شخص کے حوالے کر دے اور جیل میں بند کرو دیا جائے تو رہائی کے بعد امین سے امانت طلب کرنے کا حق رکھتا ہے، اس صورتحال میں بھی اگر امین امانت سے سکر جائے تو امانت وصول کرنے کے ساتھ ساتھ اسے بے ایمانی کرنے کی پاداش میں چوری کے لیے مقرر سزا دی جانی چاہیے۔

اگر کوئی سرہبر امانت لیے جارہا ہو اور امانت رکھوانے والے کا کوئی عزیز امانت پچان کریے امانت طلب کرے یا رکھوانے والے کا نام پوچھئے تو امین کو دونوں میں سے ایک مطالب پورا کرنا ہو گا اگر وہ دونوں مطالبات تسلیم نہیں کرتا تو مغلکوں قرار پائے گا اور اسے چوری کے جرم کی مطابقت سے طے شدہ سزا دی جائے گی۔

مندرجہ بالا پیچیدہ صورتوں میں تفہیش کے دوران مندرجہ ذیل امور کو ملاحظہ خاطر رکھنا اشد ضروری ہے۔

1- وہ چیز کسی کے پاس کہاں سے آئی؟

2- کن حالات میں آئی؟

3- کن مراحل سے گزر کر آئی؟

4- اس چیز کی بابت دعویٰ کرنے والے کا سماجی رتبہ اور کروار کیسا ہے؟
اوپر ذکر کیے گئے قوانین و فریقوں کے درمیان اٹھنے والے تمام تنازعات میں موثر تصور کیے جائیں گے۔

ہر قسم کا عدم نامہ گواہوں کی موجودگی میں ہوتا چاہیے خواہ اپنے لوگوں سے ہو یا غیروں سے۔ معابردوں اور عدم ناموں میں مندرجہ ذیل امور کو خصوصی توجہ سے پیش نظر رکھا جائے گا:

1- معابرہ کہاں ہوا؟

- 2- عمد نامہ کب ہوا؟
- 3- کس جگہ معایدہ طے پایا؟
- 4- کس وقت عمد نامہ ہوا؟

باب: 13

خادموں اور محنت کشوں کے حقوق و فرائض

آریہ نسل سے تعلق رکھنے والے بالغ شودر کو، جو پیدائشی غلام نہ ہو، بینے والے اس کے رشتہ دار پر 12 پن جرمان عائد ہوگا۔ انہی خصوصیات کے حامل ویش کے معاملے میں جرمانے کی شرح 24 پن مقرر ہے جبکہ کھتری اور برہمن کے معاملے میں باترتیب جرمانے 36 اور 48 پن وصول کیا جائے گا۔ اگر ان افراد کو بینے والے کا تعلق اس کے خاندان سے نہ ہو تو شودر کے معاملے میں ملزم پر پہلی، ویش کے معاملے میں دوسری اور کھتری سے سلسہ میں تیسرا سزا لائی ہوگی، جبکہ برہمن کو فروخت کرنے والا غیر آدمی موت کی سزا کا مستحق ہوگا۔ سزاوں کی یہی نوعیت انہی خصوصیات کے حامل افراد کو بلا تحقیق خریدنے والوں اور سودے میں معاونت کرنے والوں کے لیے مقرر ہے۔ کسی آریہ کو ہرگز غلام نہیں بنایا جائے گا لیکن ملچھ لوگ اگر اپنے بچوں کو فروخت کریں یا گروی رکھیں تو مجرم تصور نہیں ہوں گے۔ اپنے اوزاروں کو ضبطی سے نکالنے، عدالت کا طلبانہ ادا کرنے کے لیے رقم کے حصول کی خاطر یا گھریلو مشکلات کے باعث اگر کسی آریہ نسل کے فرد کو گروی رکھ دیا جائے تو اس کے عزیز و اقارب جلد از جلد اس کی رہائی کی سعی کرنے کے پابند ہوں گے، یہ اصول اس صورت میں مزید شدت کے ساتھ لائی ہوگا جب گروی رکھا گیا فرد کام کاج کے لائق، نوجوان اور بالغ ہو۔

ذاتی رضا سے غلام بننے والا اگر فرار کی راہ اپنائے گا تو تمام عمر کے لیے غلام تصور ہوگا، اسی طرح وہ شخص بھی تاحیات غلام بن جائے گا جسے اس کے عزیزوں نے گروی رکھا تھا اس نے راہ فرار اختیار کی۔ اوپر ذکر کیے گئے ہر دو طرح کے افراد اگر ریاست سے فرار ہونے کی کوشش کرتے ہوئے پکڑے گئے تو اس صورت میں بھی مستقل غلامی ان کا مقدر تھمرے گی۔

آریہ غلام کے لئے مراعات مخصوص ہیں، ان کی پابندی نہ کرنے والا اور غلاموں سے رقم ہتھیانے والا آریہ کو غلام بٹانے کے جرم پر مقرر جسمانے سے نصف جسمانہ اواکرنے کا پابند ہو گا۔

اگر کسی نے ایک غلام گروی رکھا ہو اور وہ فرار ہو جائے، وفات پا جائے، کسی مخدوری کی بنا پر کام کاج کے لائق نہ رہے یا کامل الیوجو ہونے کے سبب تاکارہ ہو تو اسے گروی رکھنے والا گروی رکھوانے والے سے وہ قیمت وصول کرنے کا حق رکھتا ہے جو اس نے اسے ادا کی تھی۔

خادموں کے حقوق (33) کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کو ہیئت ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

1- غلاموں کو پیشتاب یا پاخانہ اٹھانے پر مامور نہ کیا جائے۔

2- استعمال شدہ کھانا ان سے نہ اٹھوایا جائے۔

3- غلام عورت ہو تو مالک ہر ہندہ ہو کر نہاتے وقت اسے اپنے ساتھ نہ رکھے۔

4- غلام کو جسمانی تشدید کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

5- خادماوں کی حصمت دری کرنا جائز نہیں ہے۔

مندرجہ بالا ضوابط کی پابندی نہ کرنے والے مالک کی وہ رقم ضبط ہو جائے گی جو اس نے غلام خریدتے یا گروی رکھتے وقت ادا کی ہوگی۔ اگر کسی خاتون ملازم جیسے وایہ، باورجن اور شرکت کاری کے اصول کے تحت سمجھتی باڑی کرنے والے طبقے سے تعلق رکھنے والی خدمت گار کے ساتھ جنسی زیادتی کی جائے تو خادم اور مخدوم کے درمیان خدمت کا معاهده غیر موثر ہو کر رہ جائے گا اور ملازمین آزاد ہوں گے۔ اعلیٰ ذات سے تعلق رکھنے والے غلام کا مالک اگر اسے تشدید کا نشانہ بنائے تو وہ فرار ہونے کا حق رکھتا ہے۔ وایہ کی حصمت دری کرنے والے مالک کو پہلے درجے کی سزا دی جانی چاہیے۔ کسی کی خادم سے زیادتی کرنے والے کو درمیانے درجے کی سزا کا مستحق سمجھا جائے گا۔ اگر کوئی مالک رہن رکھی ہوئی خادمہ سے جنسی تعلقات قائم کرے تو اس کی وہ رقم فی الفور ضبط ہو جائے گی جو اس نے خادمہ کو گروی رکھتے وقت ادا کی تھی اور مخصوص رقم زر تلافی کے طور پر بھی وصول کی جائے گی جبکہ اس سے دگنا جسمانہ عائد ہو گا۔

آریہ غلام کی اولاد آریہ ہی کھلائے گی۔ غلام کو اپنی نعمت کا معاوضہ وصول کرنے کا مکمل حق حاصل ہے لیکن یہ نعمت وہ مالک کے عمومی کام اچھی طرح سرانجام دینے کے بعد کرے گا۔ اس کے علاوہ اپنی میراث کے حوالے سے بھی وہ تمام حقوق کا حاصل ہو گا۔ وہ اپنا فدیہ ادا کرنے کے بعد از سرتو آزاد آریہ تصور ہو گا۔ اسی قانون کا اطلاق پیدائشی اور گروئی رکھے گئے خدام پر بھی ہو گا۔

فديہ سے مراد وہ رقم ہو گی جس کے عوض غلام کو بیچا گیا یا رہن رکھا گیا۔ عدالتی احکامات یا جرماء کے طور پر غلام بتا ہوا آدمی بھی خدمت کے اوقات کے علاوہ نعمت مشقت کر کے اپنا فدیہ ادا کرنے کے بعد آزادی کی نعمت سے سرفراز ہونے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

دوران جنگ گرفتار ہو کر غلام بننے والے آریہ قرد کی رہائی کا فدیہ اس خطرے کی مناسبت سے طے ہو گا جو اس کی گرفتاری کے وقت اس کی طرف سے گرفتار کرنے والوں کو لاحق تھا، بعض معاملات میں یہ فدیہ اس سے نصف بھی طے کیا جا سکتا ہے۔

آنٹھ سال سے کم عمر غلام کو، جو پیدائشی غلام ہو، ورنہ میں ملا ہوا، خریدا گیا ہو یا کسی بھی طرح حاصل کیا گیا ہو، اس کی مرضی کے خلاف نہ ریاست سے باہر رہن رکھا جائے اور نہ بیچا جائے۔ ایسے کسی غلاموں کو گھٹایا کام کرنے پر مأمور کرنے کا بھی مالک کو کوئی حق نہیں ہے۔ بغیر زچکی کا انتظام کیے حاملہ خادمه کو رہن نہیں رکھا جائے گا، ان اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والے مالک اور اسکے معاونین کو پسلے درجے کی سزا کا مستحق قرار دیا جائے گا۔ زر فدیہ وصول پا کر بھی غلام کو آزاد نہ کرنے والا مالک 12 پن جرماء ادا کرنے کا پابند ہو گا اور خادم کو بغیر کسی محتکم وجہ کے اسی رکھنے والے کے لیے بھی یہی سزا مقرر کی گئی ہے۔

غلام کے ترکہ پر اس کے اقرباء کا حق ہو گا اور اقرباء کے نہ ہونے کی صورت میں سب کچھ مالک کی ملکیت تصور کیا جائے گا۔

لوڈنگی کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد اگر اس کے مالک کے نظر سے ہو تو مان اور پچھے آزاد تصور ہوں گے لیکن اگر مان کو گزر اوقات کی مجبوری کے باعث مزید غلامی اختیار کرنی پڑے تو اس کے غلام بھائی اور بیٹن کو آزاد کر دیا جائے گا۔

ایک مرتبہ آزاد ہو جانے والے مرد یا عورت خدمت گار کو ان کی رضا کے برخلاف دوبارہ فروخت کرنے یا رہن رکھنے کے مرکب افراد کو 12 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

آقاوں کے خدام کی بابت اختیارات

آقا اور خادم کے مابین طے پانے والے عہد نامے کی بابت ہمسایوں کو علم ہوتا چلے گی۔ خادم کو تنخواہ کے طور پر مقرر کردہ رقم ادا کی جائے گی۔ اگر تنخواہ طے نہ ہو تو کام کی نوعیت اور اسے سرانجام دینے میں صرف ہونے والے وقت کی مناسبت سے موجود شرح کو پیش نظر رکھ کر ایک معقول رقم کا تعین کرنا چاہیے۔ گواہ کو کسی کا دسوال حصہ اور تجارتی ملازم کو منافع کا دسوال حصہ ادا کیا جائے گا۔ معاوضہ پسلے سے مقرر نہ کیا جانے کی صورت میں بھی کھیت میں کام کرنے والے محنت کش کو فصل کا دسوال حصہ ملے گا۔

اپنی مرضی سے محنت کرنے والے ہرمند، گلوکار، حکیم اور باورچی وغیرہ اتنا ہی معاوضہ پائیں گے جتنا متعلقہ کام کے ماہرین مقرر کریں یا موجود ہو۔

معاوضہ کی بابت جگہوں کا فیصلہ دونوں فریقوں کے گواہوں کی شہادتوں کی بنیاد پر ہو گا، گواہ کی عدم موجودگی میں آقا سے بحث کی جائے گی۔ جو مالک خادم کا معاوضہ ادا نہ کرنے کا مرکب ہاتھ ہو اسے معاوضہ کی رقم سے دس گنا زائد جرمانہ ادا کرنا ہو گا یہ جرمانہ بعض حالات میں چھ پن بھی ہو سکتا ہے۔ معاوضہ میں خوردہ کرنے پر بارہ پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

ہنگامی حالات میں گھرے ہوئے شخص کی جان اگر اس وعدے پر بچائی جائے کہ وہ اپنے بیٹے یا بیوی اور خود کو بھی بچانے والے کی غلامی میں دے گا تو وہ فدیہ کے طور پر قانونی ماہرین کی طے شدہ رقم ادا کر کے آزاد ہو سکے گا۔ مصیبت زدہ کی غلامی سے مشروط امداد کے تمام معاملات پر مندرجہ بالا اصول کا ہی اطلاق ہو گا۔

جسم بیخنے والیاں کسی ناروا اور غیر منصفانہ معاملے پر اصرار نہیں کریں گی اور عہد نامہ کے مطابق خود کو دسرے کی دسترس میں دینے کی پابند ہوں گی۔

شراکت کاری اور محنت کشوں کے معاملات سے متعلقہ قوانین

مزدوری وصول کرچکا مزدور کام کے معاملے میں سستی، غفلت اور لاپرواٹی برتر تونہ صرف اسے کام تکمیل کرنے تک روک کر رکھا جائے بلکہ 12 پن جرمانہ بھی کیا جائے۔ کام کے لیے نامناسب آدمی اور گھٹھیا کام پر مامور افراد کے ساتھ رعایت بھی برقرار کی جائے۔ ایسے افراد آجر کو کسی اور آدمی سے کام تکمیل کروانے کی اجازت دے دیں۔ کام لینے والے کو تاخیر کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا ازالہ زائد کام کر کے کیا جائے گا۔

اگر مزدور اور آجر کے درمیان معاهدہ ہو کہ آجر دیگر مزدور طلب نہیں کرے گا اور مزدور کام تکمیل کرنے سے پہلے کہیں اور کام نہیں کرے گا تو آجر معاهدے کے تحت کام کرنے والے مزدور کی جگہ دوسرا مزدور نہیں لگا سکتا لیکن اس قسم کا معاهدہ نہ ہونے کی صورت میں وہ آزاد ہو گا۔ ملازم کام نہ کرے یا آجر ملازم کو کام نہ دے تو دونوں پر بارہ پن جرمانہ عائد ہو گا۔

میرے استاد کا فرمان ہے کہ اگر کوئی آجر محنت کش سے کام نہ لے جبکہ وہ کام کرنے پر بخوبی تیار ہو تو تصور کیا جائے کہ مزدور نے کام کر دیا ہے۔

مگر کوئی ملید کو اس اصول پر اعتراض ہے کیونکہ اجرت اسی کام کی ادا کی جاتی ہے جو کرنے کے لیے کما جائے، جونہ کما جائے اس کا معاوضہ کیوں ادا کیا جائے۔ اگر کوئی آجر اپنے ملازم کو ایک کام پر لگائے، مزدور آدھا کام کر چکے اور مالک روک دے تو اس صورت میں کام کو مزدور کی طرف سے تکمیل کیا گیا تصور کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آجر کام تسلی بخش نہ ہونے کے باعث بدمل ہو جائے یا مزدور کو روکا نہ جائے تو وہ ضرورت سے

زیادہ کام کر کے آجر کے نقصان کا باعث بنے۔ اسی اصول کا اطلاق مزدوروں کے گروہوں پر بھی ہوتا ہے۔

مخت کشوں کو طے شدہ مدت کے بعد بھی ایک بہت کی مہلت دی جائے تاکہ وہ کام سرانجام دے سکیں اس کے بعد ان پر فرض ہو گا کہ وہ مزید آدمی کام پر مامور کر کے اسے مکمل کریں۔ کام ادھورہ چھوڑ کر جانا منع ہے، ایسا کرنے والے مزدوروں کو بارہ پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ کام کی جگہ سے کوئی چیز اخانتا بھی اچھا نہیں اور اس حرکت کے مرکب کو چوپیں پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

کاروباری اداروں میں کام کرنے والے مخت کشوں کے گروہ یا باہمی کام کرنے والے افراد معاوضہ کو آپس میں برابر بانٹ لیں یا ایسے انداز میں تقسیم کریں جو طے کر لیا گیا ہو تاکہ جھٹکے کا اندرشہ نہ رہے۔ تجارتی مال یا زرعی فصل کی تیاری پر مامور مزدوروں کو ان کے کام کی متناسبت سے ان کا حق دوا جانا چاہیے۔ کام کے دوران اگر کوئی مخت کش اپنی جگہ کسی دوسرے مزدور کو بیچ ج دے تو اس کی اجرت میں کوئی کٹوتی یا کمی نہ کی جائے۔ روزمرہ ضروریات کی اشیاء تیار کرنے پر مامور مزدوروں کو تیار مال کی مطابقت سے اجرت ادا کی جائے گی کیونکہ اس سے کام کا حقیقی نتیجہ متاثر نہیں ہوتا۔

صحت مند مزدور بغیر کسی وجہ کے کام چھوڑ کر چلا جائے تو وہ 12 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ اپنے حصے کا کام سرانجام نہ دینے والے کو پہلی غفلت پر معاف کر کے آئندہ اتنا ہی کام دوا جائے جتنا وہ آسانی سے سرانجام دے سکے اور اجرت بھی کام کے حساب سے مقرر کی جائے۔ دوسری غلطی کرنے والے کو کام سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ جرم جتنا شدید ہو گا اتنا ہی زیادہ بھرم سزا کا حقدار ہو گا۔

قریانی کی رسوم اور متعلقہ امور

قریانی کی رسوم ادا کروانے والے پر وہت باہمی سمجھوتے کے مطابق اپنی آمدن تقسیم کریں گے، مگر کسی کا خصوصی حصہ سب میں نہیں باتا جائے گا۔ اگر کوئی پر وہت کسی تواریکی رسوم ادا کروانے کے بعد وقات پا جائے تو اس کے ورثاء مقررہ دان کے حقدار تھیں گے لیکن انہیں مقررہ دان کا صرف پانچواں حصہ ہی مل سکے گا۔ سوم کی خریداری کی

رسوم کے بعد مرنے والے پر وہت کے وارثوں کو مقررہ معاوضے کا چوتھا حصہ ملے گا۔ قریانی کی بعض رسوم میں مرحوم پر وہت کے وارث مخصوص معاوضہ کا ایک تہائی، نصف، تین چوتھائی یا تکمیل زر وصول کریں گے۔ ایک آدھ کو چھوڑ کر تمام رسوم ادا کرنے والے پر وہت کو دان دیتے ہیں۔ مرحوم پر وہت کی جگہ پر مامور دیکر پر وہت اور متوفی کے رشتہ دار دس دن رات تک مسلسل اس کی آخری رسومات میں مشغول رہیں گے۔ قریانی کروانے والا وفات پا جائے تو پر وہت رسوم پوری کروانے کے بعد اپنے نذرانے سمیٹ کر جائیں۔ قریانی کی رسوم تکمیل ہونے کے باوجود کسی وجہ سے اگر گھر کا مالک پر وہت کو الگ کر دے تو اسے اول درجے کی تعزیر کا حقدار سمجھا جائے گا۔ ایسے شخص کے لیے جس نے کبھی قربان گاہ کی آگ روشن کی نہ قریانی کروانی جسمانے کی شرح بالترتیب سو اور ہزار پن ہے۔ پہلے قربانیاں کروانے والے پر بھی اس ضمن میں ایک ہزار پن جسمانہ عائد ہو گا۔

جن لوگوں کی بڑی عادات مذہبی تقویات کے مخصوص تقاضی ماحول سے مطابقت نہ رکھتی ہوں انہیں قریانی کی رسوم سے نکال دینا ہی بہتر ہے، اسی نوعیت کے چند افراد مندرجہ ذیل ہیں۔

- 1- شرابی۔
- 2- شودر عورت کو گھر میں رکھنے والا۔
- 3- بڑھن کا قاتل۔
- 4- استاد کی رفیقہ حیات سے جنسی تعلقات قائم کرنے والا۔
- 5- ناجائز تختے وصول کرنے والا۔
- 6- رسوم کو بد سلیقگی سے ادا کروانے والا۔
- 7- چوری کرنے کا عادی۔

باب: 15

تجارت میں بد معاملگی اور متعلقہ قواعد و ضوابط

سامان فروخت کرنے کے باوجود اسے اپنے ہی بخشے میں رکھنے والا تاجر جمانے کے طور پر 12 پن ادا کرنے کا پابند ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ مال خراب، خطرناک یا ناپسندیدہ نہ

۔۔۔

بس چیز کی اصل میں خامی رہ گئی ہو اسے خراب مال قرار دیا جائے گا۔ خطرناک مال وہ ہوتا ہے جس کے بارے میں خدشات ہوں کہ اسے حکومت ضبط کر لے گی، چور لے اڑیں گے، آگ سے جل جائے گا یا سیلا ب سے تباہ ہو جائے گا۔ خامیوں سے بھرپور بیمار افراد کا تیار کیا ہوا مال ناپسندیدہ کہلاتا ہے کیونکہ اس میں خوبیاں موجود نہیں ہوتیں۔ فروخت کا لعدم کرنے کے لئے تاجر ہوں کو ایک رات، کسانوں کو تین رات، گوالوں کو پانچ رات اور متفرق یا قسمی اشیاء کے معاملے میں سات راتوں تک کی مہلت ہو گی۔

ایسا مال جس کے جلد خراب ہونے کا احتمال ہو اسے فوراً "فروخت کر دیا جائے تاکہ بچنے اور خریدنے والا دونوں نقصان سے بچ جائیں۔ اسی نوعیت کا مال اگر کسی دوسری جگہ سور ہو جماں اس کے جلد خراب ہونے کا اندازہ نہ ہو تو فروخت روکی بھی جا سکتی ہے۔ مندرجہ بالا قانون پر عمل نہ کرنے والا 24 پن جمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا اور اگر جمانہ ادا نہ کرنا چاہے تو اس کے مقابل کے طور پر مال کا دسوائی حصہ بطور تماون ادا کرے گا۔ بلاوجہ یا بغیر کسی عیب کے خریدی ہوئی چیز واپس کرنے والا 12 پن جمانہ ادا کرنے کا سزاوار ثحب رکایا جائے گا۔ مال کو فروخت کرنے والے تاجر پر جو قاعدے قوانین لائگو ہوتے ہیں انہی کا اطلاق خریدنے والے پر بھی ہوتا ہے۔

بیاہ کا عہد نامہ

برہمن، دیش اور کھتری ذاتوں میں پانی گرہن کے رواج اور ہاتھ تھانے سے قبل بیاہ کو منسوخ کیا جاسکتا ہے جبکہ شودروں میں ابتدائی طاپ کے بعد بھی میاں یوی ایک دوسرے سے الگ ہونے کا حق محفوظ رکھتے ہیں سیت ان جوڑوں کے جو پانی گرہن کی رسم پوری کر چکے ہوں۔

اگر یوی کے بارے میں اکشاف ہو کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رشتہ ازدواج میں مسلک ہونے سے پہلے ہی کسی اور مرد کے ساتھ ہم بستی کر چکی ہے تو اس سے علیحدگی اختیار کی جا سکتی ہے۔ باکروار، پاک باز اور شریف میاں یوی کو الگ نہیں کیا جائے گا۔ لڑکی کے شادی سے پہلے اگر کسی سے ناجائز جنسی تعلقات رہے ہوں اور اس کی شادی کرتے وقت گھر والے اس بات کو خیہہ رکھیں تو انہیں نہ صرف 96 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا بلکہ وہ اس رقم سے بھی محروم ہو جائیں گے جو شادی کے عوض انہوں نے دہن کے سرایوں سے وصول کی۔ اس کے ساتھ ساتھ لڑکی کی ہنگامی حالات میں گزر ببر کے لیے مخصوص کیے جانے والے اٹاٹا پر بھی ایسے افراد کو کوئی حق نہ ہوگا۔ اگر مندرجہ بالا تفصیلات لڑکے بارے میں خیہہ رکھی جائیں تو اس کے گھر والوں کو لڑکی کے وارثوں سے دکنا جرمانہ ادا کرنا پڑے گا، یعنی وہ بطور جرمانہ 192 پن ادا کریں گے اور ساتھ ہی دہن کی گزر اوقات کے لیے مخصوص رقم اور اس دولت سے بھی محروم ہو جائیں گے جو انہوں نے شادی کے وقت لڑکی کے درہاء کو ادا کی تھی۔ (آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ پہلی قسم کی رقم کو شک اور موخرالذکر کو استری دھن کہتے ہیں) شادی کے عہد ناموں کے بارے میں اجمالی بیان یہاں ختم ہوتا ہے۔

دوپائے جانوروں کی فروخت کے معاملات

چوپائے یا دوپائے جانوروں کی بیماریوں یا خامیوں کو تدرستی اور خوبیاں بتا کر دھوکے سے ان کو فروخت کرنے والا بارہ پن جرمانہ ادا کرے گا۔ جانوروں کی فروخت کے معاملے پندرہ یوم جبکہ بطور غلام یا خادم انسانوں کو بیخنے کے عہد نامے ایک سال کی مدت کے اندر کا عدم کیے جاسکتے ہیں کیونکہ اس دوران ان کی خوبیاں اور خامیاں اچھی طرح واضح ہو چکی

ہوتی ہیں۔

اس نوعیت کے معاملات کا فصلہ کرنے کے لیے معززین کی ایک کمیٹی انصاف اور مساوات کے اصول کے تحت اپنے فرائض ادا کرے گی۔

معاملات ملکیت اور متعلقہ امور

قرض کے سلسلہ میں لاگو ہونے والے قواعد کا اطلاق و ان کے حوالہ سے اٹھنے والے جھگڑوں پر بھی ہو گا۔ تنازعہ تھائف کسی تیرے شخص کے پاس امانت کے طور پر منتقل کر دیے جائیں گے۔ جو آدمی اپنی تمام جائیداد، بیٹھے، زوجہ یا خود کو کسی کی نذر کر دے اس عمد نامے کی منسوخی کا سبب بننے والے تمام معقول معاملات ثابت کے سامنے ظاہر کرنے ہوں گے۔

مندرجہ ذیل معاملات کی منسوخی کے سلسلہ میں فیصلہ کرنے والے یا امر پیش نظر رکھیں کہ فریقین میں سے کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔

- 1- بدی کے معاملات میں بطور امدادی جانے والی رقم۔
- 2- رغبت نہ رکھنے والے افراد کو جتنی اختلاط کی ترغیب۔
- 3- نہ الہ افراد کی مالی امداد۔

سادہ لوح افراد کو ہر اسال کر کے مقدمات میں ملوث کرنے، خوار کرنے اور ناجائز دباؤ ڈال کر جری طور پر امداد یا بھتہ وصول کرنے والے افراد کو وہی سزا ملے گی جو چوری پر مقرر ہے۔ یہی سزا ان لوگوں کو بھی ملے گی جو کسی شخص کے دباؤ، دھمکی یا دھونس میں آکر اسکا معمول بنیں گے۔

بادشاہ سے سرکشی اور کسی کو مصروف کرنے کے عمل میں شرکت ایسے جرام ہیں جن پر مجرم کو انتہائی سزا دی جائے گی۔ ترکے کے وارث پر متوفی کی طرف سے دی جانے والی کسی ضمانت کی پابندی، اس کی مرضی کے خلاف عائد نہیں کی جا سکتی۔ ترکہ کے وارث پر متوفی کی طرف سے شراب اور شہوت پر ستانہ سرگرمیوں کے دوران کیے وعدے پورے کرنا لازمی نہیں ہے۔

غیر مملوکہ اہلشہ اور اس کی خرید و فروخت کے امور

کسی کوچکی چیز کا مالک اگر گشہ چیز کی کے پاس دیکھے تو اسے عدالت کے ذریعے گرفتار کرو سکتا ہے۔ اگر خدشہ ہو کہ عدالت سے رجوع کرنے کے دوران وہ شخص باقاعدہ جاتا رہے گا تو گشہ چیز کا مالک اسے خود قابو کر کے عدالت میں پیش کرنے کا حق رکھتا ہے۔ عدالت کا حاکم اس معاملے میں تقتیش کرتے ہوئے ملزم سے یہ سوال کرے:

”تمہارے پاس یہ چیز کمال سے آئی ہے؟“

اگر ملزم یہ کے:

”میں نے خریدی ہے لیکن بیچنے والے کو پیش نہیں کر سکتا۔“ تو اسے رہا کر دیا جائے اور متازعہ چیز کو بحق سرکار ضبط کر لیا جائے۔ لیکن فروخت کرنے والا، اگر کسی دوسرے فرد کو جس سے اس نے متازعہ چیز خریدی تھی پیش نہ کر کے تو چیز اس سے چھیننے کے ساتھ ساتھ اسے چوری کے جرم کی مطابقت سے مقرر سزا بھی دی جانی چاہیے۔

چہ آئی ہوئی اشیاء لیکر فرار یا روپوش ہونے والا اشیاء کے شائع ہونے اور اپنے گرفتار ہونے کی صورت میں نہ صرف مال کی قیمت ادا کرنے کا پابند ہو گا بلکہ اسے وہ سزا بھی بھکتا پڑے گی جو چور کے لیے مخصوص ہے۔ کسی متازعہ چیز کا مالک اگر دلائل اور ثبوت کے ساتھ اپنی ملکیت ثابت کرے تو اس کا مال اسے لوٹا دیا جائے گا لیکن ملکیت کا دعویٰ کرنے کے باوجود بھی جو شخص کسی چیز پر اپنی ملکیت ثابت نہ کر کے اسے متازعہ چیز کی عمومی قیمت سے پانچ گنا زیادہ رقم جرمائے کے طور پر ادا کرنا پڑے گی۔ اس صورت میں مال سرکار ضبط کر لے گی۔

عدالت سے پہلی اجازت لیے بغیر کسی گشہ چیز پر قبضہ کرنے والا اول درجے کی تعزیز کا مستحق سمجھا جائے گا۔ مسروقه یا گشہ مال کو محسولات، وصول کرنے کی غرض سے قائم چوکی پر رکھا جائے اگر چہ ہفتون تک کوئی شخص اس کی ملکیت کا دعویٰ نہ کرے تو مال راجہ کی ملکیت سمجھا جائے گا۔

دو پائے جاندار پر اپنی ملکیت ثابت کرنے والا قبضہ لینے سے قبل پانچ پن ندیہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ اکبرے کھروالے جانداروں کا فدیہ فی کس چار پن مقرر ہو گا، گائے اور

بھیں وغیرہ کے لیے یہ شرح دو پر ہے اور دیگر چوپائیوں کے معاملے میں چوتھائی پن ندیہ کے طور پر وصول کیا جائے گا۔ انتہائی قیمتی اشیاء کی ملکیت ثابت کر کے انہیں واپس اپنے بقدر میں لینے سے پہلے مالک ان کی مجموعی قیمت کا پانچ فیصد ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ چوروں کے قبضہ سے واپس نہ آنے والی اشیاء کی تلافی کی رقم بادشاہ اپنی جیب سے ادا کرے گا اور ایسا مال ان کے مالکوں تک فوراً ”پہنچا دیا جائے گا جو بادشاہ دشمنوں یا جنگل سے لیکر آئے گا۔ اگر بادشاہ خود مسروقہ سامان واپس لینے کی غرض سے چوروں کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا تو کسی ایسے بہادر کو بھیجے جو اس مقصد کی میکھل کے لیے تیار ہو، یہ بھی نہ ہو سکے تو مسروقہ اشیاء کی قیمت بادشاہ خود مالکوں کو ادا کرے گا۔ دشمن ملک سے دولت لوٹ کر اپنے وطن لانے والا بہادر کل رقم میں سے صرف اتنی ہی وصول کرے گا جتنی کہ بادشاہ بخوشی اسے بخش دے گا لیکن اس میں کسی آریہ نسل کے فرد کی جان یا سنیاسیوں، برہمنوں اور دیوی دیوتاؤں کی املاک شامل نہ ہوں گی۔

ملکیت کا تصور

ملک کو چھوڑ کر جانے والے افراد اپنی ان املاک کے بدستور مالک تصور ہوں گے، جو وہ اپنے ملک میں رکھتے تھے۔ مالک اگر دس سال تک اپنی ملکیت کو واپس طلب نہ کرے تو وہ اسی کی ملکیت ہو گی جس کے قبضہ میں ہو گی لیکن اس اصول کا اطلاق ملک چھوڑ کر جانے والے افراد، مخدوروں، نایاب افراد اور عمر آؤی پر نہیں ہوتا۔

میں برس تک دوسروں کے قبضہ میں رہنے والی عمارتوں کو واپس نہیں لیا جا سکتا۔ اگر ملک کا بادشاہ موجود نہ ہو اور اس کی املاک پر اس کے رشتہ دار، پیاری یا غیرہی لوگ قبضہ کر لیں تو وہ قبضہ تصور نہ ہو گا بلکہ ملکیت حسب سابق بادشاہ ہی کے نام ہو گی۔ بادشاہ اور نہ ہی رہنماؤں کی ملکیت جو انہوں نے رہن، کھلی امانت یا سربرہ امانت کی صورت میں کسی کے حوالے کی ہو وہ بھی طویل عرصہ گزرنے کے باوجود اصل مالک کی ہی تصور ہو گی۔ بادشاہ کے معاملے میں دفینوں اور مملکت کی حدود کے سلسلہ میں بھی یہی اصول لاگو ہو گا۔

مقدس مقامات کی وسیع و عریض حدود میں مختلف دینی رحمات کے افراد امن و سکون سے آباد ہو سکتے ہیں، ان کا فرض ہو گا کہ نئے آنے والے فرد کی رہائش کے لیے جگہ نکالیں

ورسہ خود اسی جگہ سے نکل جائیں، خود نہ لکھیں تو ریاستی اہلکار انہیں انخاکر بآہر پہنچیں۔ جنگلوں کے بای، پیراگی افراد، سنیاسی لوگوں اور دیدوں کی تعلیم حاصل کرنے والے غیر شادی شدہ طلباء کے اٹھائے ان کے انتقال کر جانے کی صورت میں بالترتیب ان کے روحانی استاد، شاگرد، بھائی یا ہم مکتب کو ملیں گے۔ اگر کسی بہت بڑی روحانی ہستی کو بادشاہ کی طرف سے جرمانہ ادا کیا جائے تو وہ عظیم شخصیت راجا کے لیے اتنے دنوں تک اپاوس، اشنان، آگئی ہوتی (34) یا پوچھا کی رسوم ادا کرے جتنے پن جرمانہ تھا۔ اس عمل کو ”مہما کچھ وردھن“ کہتے ہیں۔ سوتا اور رقم نہ رکھنے والے منہوس بھی اسی طرح روزہ رکھ سکتے ہیں۔ چوری کرنے، کسی پر ناجائز الزام عائد کرنے، عورت کے اغوا میں ملوث افراد اور کسی کو زد و کوب کرنے والے مجرم پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہو گا کیونکہ انہیں ہر صورت میں وہ سزا بھیختا ہو گی جو ان کے جرم سے مطابقت رکھتی ہو گی۔

ریاست کا حکمران مقنی اور نیک انسانوں کی غیر اخلاقی اور غیر قانونی حرکات پر انہیں جرمائے کرے گا تاکہ نازیبا کارروائیوں کا انسداد ممکن ہو سکے کیونکہ حکمران کو تباہ و برباد کرنے والے عوامل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی ریاست میں بدی نیکی کو مغلوب کر لیتی ہے۔

جبرا" یادھوکہ وہی سے لوٹ مار

مال و متعہ یا اشخاص کو اچانک حملہ کر کے بقدر میں کرنا سائنس (35) کے زمرے میں آتا ہے اور چوری کسی کے سامان کو دھوکہ دے کر حاصل کرنا ہے۔

منو کے ماننے والوں کا کہنا ہے کہ لوٹے جانے والے کم قیمت یا قیمتی جواہرات اور دیگر سامان پر جرمانہ ان کی قیمت کے برابر ہوتا چاہیے جبکہ اشنا کے پیروؤں کے مطابق مجرم کو اس سامان کی قیمت سے دگنا جرمانہ ادا کرنا پڑے گا جو اس نے لوٹا تھا۔

لیکن کوئی کے نزدیک جرمانہ بھیش جرم کی شدت کے حساب سے ہی مقرر ہوتا چاہیے۔ بنیاں، بھول، پھول، پاس، برتن اور کھانے پینے کی اشیاء کو چوری کرنے والے سے وصول کیا جانے والا جرمانہ 12 سے 24 پن تک ہوتا چاہیے۔ قیمتی اشیاء کی چوری کی صورت میں یہ شرح 24 سے 48 پن مقرر کی جائے گی۔ قیمتی اشیاء سے یہاں مراد لوہا، لکڑی، ری بنتے کا سامان، مویشی اور کپڑا وغیرہ ہیں۔ باقاعدہ وات، منقص برتوں، کافی، شیش، بھتل، تابا وغیرہ چوری کرنے والے جرم سے 48 سے 96 پن بطور جرمانہ وصول کیے جاسکتے ہیں۔ یہ جرمانہ پسلے درجے کی تعریف میں شامل ہے۔

بڑے مویشیوں، انسانوں، کھیتوں، مکانات، سونے، چاندی، نقدی، اعلیٰ پارچہ جات اور اسی طرح کا دیگر سامان چوری کرنے والے کو 200 سے پانچ سو پن تک جرمانہ ادا کرنا ہو گا، یہ جرمانہ درمیانے درجے کی تعریفات میں ثمار کیا جاتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ انسانوں کو بلاوجہ قید کرنا یا جو کسی معقول سبب سے قید ہیں انہیں رہا کرنا اور ایسے کاموں میں معاونت کرنے کا مرحلہ ہوتا تھیں جرم ہے اور اس معاملے میں ملوٹ مجرم پر 500 سے 1000 پن تک جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ یہ انتہائی درجہ کی سزا کی ذیل میں آتا ہے۔

ایسا مجرم جو منصوبہ بندی خود کرے اور ڈاکہ مارنے کے لیے دوسرے افراد کو استعمال کرے اسے لوٹے جانے والے مال کی قیمت سے دُکھی رقم بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگی۔ ڈیکٹی میں معافون ایسا شخص جو کسی اور کو بھی اس کی جملہ ضروریات پورا کرنے کا لائچ دے کر اس کو رہہ فعل میں مددگار بنائے، اسے لوٹے جانے والے مال کی کل قیمت سے چار گنا زیادہ رقم جرمانے کے طور پر ادا کرنا ہوگی۔

بربستی کے پروگار یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ڈیکٹی میں مددگار شخص کسی سے یہ طے کرے کہ ڈیکٹی کے عمل میں شریک ہونے پر میں تجھے اتنا سوتا دوں گا اور پھر ڈیکٹی کسی اور سے کروائے تو اس سے طے شدہ سوتا بھی وصول کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اس جرم کی متناسب سے طے کیا گیا جرمانہ بھی لیا جانا چاہیے۔

مگر کوئی نہ کہتا ہے کہ اگر مددگار غصے، نشے اور بے ہوشی کی حالت میں ہونے کا عذر کر کے زمی کی درخواست کرے تو اسے اتنی ہی سزا دی جائے جو ڈیکٹی کے جرم کی سزا کے سلسلے میں مذکور ہے۔

سوپن سے کم جرمانہ پانے والے مجرمان سے ریاست کا حکمران آٹھ فیصد مزید رقم چاندی کی صورت میں وصول کرے گا اور 100 پن سے زیادہ جرمانہ ادا کرنے والوں کو پانچ فیصد مزید رقم بطور بیانج دینی ہوگی۔ یہ دونوں صورتیں عوام میں جرائم کے بڑھتے ہوئے رنجان کے پیش نظر بالکل جائز ہیں۔ دوسرے پہلو سے غور کریں تو قدرتی طور پر حکمران کو بکانے والے افراد بھی ریاست ہی میں موجود ہوتے ہیں اور اپنی شرائیز حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔

باب: 18

اہانت

نیت، عزت نفس محروم کرنا، دھونس دھمکی، بدنام کرنا (ازالہ حیثیت عرفی) کہلاتا

ہے۔

کسی کے عیوب بدنبال، عادات، قابلیت، پیشہ یا ذات کے متعلق جملہ کہنا عادات بد میں شمار ہوتا ہے اگر بات اتنی ہی کسی جائے جتنی کہ بچ ہو جیسے کسی لئے کہہ دیتا تو جسمانہ تین پن ہو گا۔ اگر جھوٹے نام سے پکارا جائے تو چھپن۔ اگر کسی اندھے پر پھیتی کسی جائے کہ واہ کیا حسین آنکھیں ہیں یا یہ کہنا کہ کیا خوب صورت دانت ہیں تو جسمانہ بارہ پن ہو گا۔

اسی طرح اگر کسی کو زحمی، کو دون، یا نامرد کو ان کے مرض وغیرہ کا طعنہ دیا جائے تو اسی قدر جسمانہ عائد کیا جائے۔ ہم پلہ لوگ باہم دشام طرازی کریں چاہے جھوٹے یا بچے ان پر بھی جسمانہ ہوتا چاہیے جو بارہ پن سے شروع ہو۔ اگر کوئی اپنے سے بڑے رتبہ والے کو گالی دے تو جسمانہ دو گنا ہوتا چاہیے، اپنے سے کم رتبہ کو گالی دینے کی صورت میں جسمانہ نصف ہو گا۔ کسی کی بیوی پر بہتان باندھنے پر بھی جسمانہ دو گنا ہوتا چاہیے۔ اگر ایسا لاپرواٹی یا نشے کی کیفیت میں ہو تو جسمانہ نصف ہو گا۔

اس بات کا فیصلہ کہ کوڑہ یا پاگل پن کا الزام درست ہے یا غلط، طبیب یا ہمسائے کریں گے۔ نامردی کی گواہی عورتیں دیں گی یا پیشاب کے معائنے سے یا اگر فضلہ پانی سے بھی ریقق پایا جائے۔

اگر پرہمن، کھتری، ولیش، شودر اور اوہر میوں میں سے کوئی اپنے سے برتر ذات کے فرد کی عادات و اطوار کا مذاق اڑائے تو جسمانہ تین پن سے شروع ہو گا اور پتہ رنج بروحتا چلا جائے گا۔ اگر برتر ذات والا کم تر ذات والے کو گالی دے تو جسمانہ دو پن کے حساب سے فی

درجہ گھنٹا جائے گا۔

تحقیر آمیز جملے مثلاً ”بدرہمن“ بھی جرمانے کی زد میں آتے ہیں۔ یہی قانون دوسری حرم کی تتمیل و توہین پر بھی لاگو ہوں گے۔ مثلاً کسی علم کے ماہر پر یا بہروجیوں کے پیشے پر، ہنرمندوں، میرا شیوں کے کام یا غیر قوم کی قومیت پر طنز کرنا چیزے پر اجکا یا گندھارا وغیرہ کہتا۔ اگر کوئی کسی کو دھمکی دے کہ میں یہ کر دوں گا اور وہ کروں گا تو اس پر اس سے نصف جرمانہ عائد ہو جو اس جرم کے ارتکاب پر عائد ہوتا اگر کوئی اپنی دھمکی کو حق کر دکھانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، غصے یا نشے کی حالت میں ہو تو اس پر بارہ پن جرمانہ، جو عمل کر دکھانے پر قادر ہو اور دشمنی کی وجہ سے کسی کو دھمکی دے اسے تا عمر اس شخص کی زندگی کے تحفظ کی ہمانت دنا پڑے گی جسے دھمکی دی گئی۔

اپنی ذات یا بستی کو بدنام کرنے پر پسلے درجے کی سزا واجب ہوگی۔ اپنے گروہ یا جماعت کو رسوا کرنے پر دوسرے درجے کی سزا، دیوتاؤں یا دیلویوں کو بدنام کرنے کی صورت میں انتہائی درجے کی سزا۔

جسمانی تکلیف پہنچانا

مس کرنا، ضرب لگانا اور تکلیف پہنچانا جارحانہ سلوک کی ذیل میں آتے ہیں۔ اگر کوئی ہاتھ، مٹی، راہک، گرد سے کسی کو ناف کے نیچے چھوئے تو اس پر تمن پن جرمانہ ہو گا۔ غالباً چیز سے چھوئے جیسے تھوک یا پاؤں تو جرمانہ چھپن۔ لحاب وہن، پیشتاب یا گوا کا چھیننا دے یا داغ لگائے تو بارہ پن۔ ناف سے اوپر ایسا ہی کرے تو جرمانہ دو گنا اور سرپہ پھیکے تو چار گنا ہو جائے گا۔ اگر یہی کچھ کسی بر ت ذات والے کے ساتھ کیا جائے تو جرمانہ دو گنا ہو گا اور کم تر ذات والے کے ساتھ مذکورہ بالا جرمانوں کا نصف۔ اگر یہی حرکت کسی کی یہوی کے ساتھ کی جائے تو جرمان دو گنا ہو گا۔

ایسا اگر نا صحیح سے، نئے یا بے ہوشی کی کیفیت میں ہو تو جرمانہ نصف کروایا جائے گا۔ کسی کے پاؤں دامن، ہاتھ یا بال پکڑنے پر جرمانہ چھپن سے شروع ہو گا۔ بھینچنا، دپانا، دھکا دھنا، گھینٹنا اور اوپر چڑھ کر پیٹھ چانا، ان سب حرکتوں پر پسلے درجے کے جرمانے عامد ہوں گے۔ کسی کو دھکا دے کر گرا دینے اور فرار ہو جانے کا مہذکرہ بالا جرمانوں سے نصف جرمانہ ہو گا۔

کوئی شودر جس ہاتھ یا پاؤں سے بہمن کو مارے وہ قطع کروایا جائے۔ مار پیٹ کے عوض زر تلافی دلایا جائے اور مہذکرہ بالا چھونے کے جرمانے کا نصف جرمانہ، یہ قانون چندالوں اور ادھرموں پر بھی عامد ہو گا۔ ہاتھ سے مارنے پر تمن سے بارہ پن تک جرمانہ پاؤں سے زد کوب کرنے کی صورت میں دو گنا۔ کسی چیز سے مارنے پر جس کے نتیجے میں سو جن ہو جائے پسلے درجہ کی سزا ملنی چاہیے۔ ایسی تھوک کر پر جس سے جان کو خطرہ لاحق ہو دوسرے درجے کی سزا دی جائے۔

لکڑی، کچھ، پتھر، لوہے کی سلاخ یا رسی سے ایسی ضرب لگائی جائے کہ خون نہ بیسے تو

چو میں پن جمانہ۔ خون نکلے تو دگناں کسی کو مار کر مرنے کے قریب پہنچا دیا، چاہے خون نہ نکلے اور کوئی عضو بھی نہ نوٹے، کان اکھاڑ دیتا، ناک کاٹ کاٹ ڈالنا اور گوشت میں گمراہ فرم کر پہلے درجے کی سزا کے مستحق جرام ہیں۔ ران یا گردن میں ضرب لگانا، آنکھ زخمی کرنا یا ایسی تکلیف پہنچانا جو کھانے پینے، بولنے یا چلنے پھرنے میں رکاوٹ کا باعث بنے ان جرام کا مجرم نہ صرف اوسط درج کی سزا کا مستحق ہو گا بلکہ اس سے زر علیٰ بھی لیا جائے گا، جو معاملہ کے لیے کافی ہو۔

اگر وقت اور مقام، مجرم کی فوری گرفتاری میں رکاوٹ کا باعث بنتیں تو بدمعاشوں کا سد باب کرنے کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ بہت سے لوگ مل کر کسی کو ماریں چیزوں تو ان پر جرمانہ دکنا نائد ہو گا۔ میرے استاد کے بقول بہت پرانے جنگلزے اور مار پیٹ کے قفسے کو نہیں چھیڑنا چاہیے لیکن کوئی کی رائے میں مجرم کو کبھی معاف نہیں کرنا چاہیے۔ میرے استاد کی رائے ہے کہ جو ب سے پہلے فریاد کرے وہی سچا ہو گا کیونکہ آدمی نقصان اٹھا کر ہی عدالت کے دروازے کھلکھلاتا ہے۔ مگر کوئی جیسا اس سے متفق نہیں ہے۔ فریاد خواہ کوئی پہلے کرے یا بعد میں، فیصلہ گواہوں کی رو سے ہو گا۔ شاہدوں کے نہ ہونے کی صورت میں ضرب کی نوعیت اور دوسرا کیفیتوں سے مسئلے پر روشنی پڑے گی۔ اگر طرم جس پر جملے کا الزام ہو اسی روز صفائی نہ پیش کر سکے تو فیصلہ اسی دن سنا دیا چاہیے۔ اگر کوئی دنگا فاد سے فائدہ اٹھا کر کسی کا مال لے اڑے تو اس پر دس پن جمانہ کیا جائے گا۔ کم قیمتی چیزوں کو نقصان پہنچانے کی صورت میں معاوہ ان اشیاء کی قیمت کے برابر ہو گا اور زر علیٰ علیحدہ ہو گا جو زخمی کو دیا جائے گا۔ قیمتی اشیاء کے نقصان پر علیٰ نقصان اور ان کی قیمت سے دو گنا زیادہ جرمانہ۔ کپڑے، سوتا، سونے کے سکے، برتن یا تجارتی مال کو نقصان پہنچانے کی صورت میں پہلے درجے کی سزا بعلاوه ازیں تباہیں لیا جائے گا۔

ہمسائے کی دیوار کو دھکا دے کر نقصان پہنچانے پر تین پن جمانہ۔ اس میں راستہ بناتے یا گرا دینے کی صورت میں چھ پن اور دیوار کی تعمیر و مرمت کا خرج۔ کسی کے گھر میں نقصان پہنچائیے والی اشیاء چیختنے پر بارہ پن جمانہ اور ایسی چیز چیختنے پر جو زندگی کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہو پہلے درجے کی سزا سنائی جائے۔

چھوٹے جانوروں کو ڈنڈے وغیرہ سے مارنے پر ایک یا دو پن جمانہ لگایا جائے۔ خون

ٹکانے کی صورت میں دو گنا جرمائے علاوہ ازیں مرہم پئی کا خرچ بھی وصول کیا جائے۔ شرکے قریب گئے کسی باغ کے پھلخانے دار درختوں کے ٹکنوں فیا پتے توڑنے کی صورت میں چھپنے جرمائے عائد ہو گا۔ انہیں درختوں کی چھوٹی شاخوں کو کاشنے کی صورت پارہ پن اور بڑی شاخوں کو کاشنے پر چوبیں پن، تتنے کو کاٹ ڈالنے کی صورت میں محولہ بالا جرمائوں سے دو چند جرمائے عائد ہو گا۔ یہی قانون ان درختوں کے لیے بھی ہے جو یا ترا کی جگہوں بیوگیوں کے ٹھکانوں، شمشانوں یا قبرستانوں میں لگے ہوئے ہوں۔ ایسے درخت جو سرحدوں کی نشاندہی کرتے ہوں یا جن کی عبادت کی جاتی ہو یا وہ جو شاہی جنگلوں میں اگائے گئے ہوں ان کے ساتھ متذکرہ بالا سلوک کرنے کی صورت میں اوپر بیان کیے گئے جرمائوں سے دو گنا زیادہ جرمائے وصول کیا جائے گا۔

باب: 20

جواء اور دوسرے جرائم

چوروں اور مخبروں وغیرہ پر نظر رکھنے کی عایت سے جوا خانوں کا داروغہ ایک مقام قماربازی کے لیے منتخب کر دے گا۔ اگر کوئی اس جگہ کے علاوہ کہیں اور جوا کھلے تو 12 پن جماعت کی سزا دی جائے گی۔ میرے استاد کا فرمان ہے کہ جیتنے والے کو پسلے درجہ کی سزا اور ہارنے والے کو درمیانے درجہ کی سزا دی جائے کیونکہ ناپلد ہونے کے باوجود ہارنے والے کو جیتنے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ وہ اپنی ہار کو برداشت نہیں کر سکتا۔

لیکن کوئی ناٹک کی رائے مختلف ہے کیونکہ ہارنے والے کی سزا دیگئی کروی گئی تو کوئی یاد شاہ کے پاس فریاد کرنے نہیں آئے گا۔ جبکہ قمارباز ہوتے ہی دھوکے باز ہیں۔ اس لیے قمار خانے کا منتظم انصاف سے کام لیتے ہوئے ایک کائنی فی جوڑ کے حساب سے پانے دے گا۔ اگر دیے ہوئے پانے کی جگہ کوئی دوسرا پانہ ڈالا گیا تو بارہ پن جماعت وصول کیا جائے گا۔ وحاندنی کرنے والا قمارباز چوری اور فربیب دہی کی سزا پانے گا اور اس کی جیتنی ہوئی رقم بھی ضبط ہوگی۔

منتظم قمارخانہ جیتنے والوں سے صرف جیتے ہوئے داؤ کا پانچ فیصد وصول کرے گا۔ اس کے علاوہ پانے اور دوسری سو لیس وہ میا کرے گا یعنی پانی، ٹھکانہ وغیرہ نیز لاتنسنی فیس۔ وہ چینوں کو گروی رکھنے یا خرید و فروخت کا بھی مجاز ہے۔ اگر وہ ہاتھ کی صفائی اور دوسری دھوکہ دہی کو ختنی سے نہ روکے تو خود اس پر بھی دگنا جماعتہ عائد ہو گا۔ یہی اصول شرط بدلنے اور بازی لگانے پر بھی لاگو ہوں گے۔ سوائے ان شرائط کے جو علم و فن میں بازی لے جانے کے لیے بدلے جائیں۔

متفق جرائم

اگر کوئی شخص مالگی ہوئی، کرائے پر لی ہوئی یا امانت رکھوائی ہوئی کوئی چیز مقرر، وقت یا

جگہ پر واپس نہ کرے، مقررہ قانون کے بر عکس سوا گھنٹے سے زیادہ سائے میں بیٹھئے، برہمن ہونے کا بھانہ ہا کر فوجی چھاؤنی سے گزدے یا دروازہ کرنے کا تیکس ادا نہ کرے۔ اور جیخ کراپنے ہسائے کو لڑنے کے لیے بلائے تو اس پر جرمائے 12 پن ہو گا۔ اگر کوئی شخص کسی کو پہنچانے کے لیے دی جانے والی چیز نہ پہنچائے اپنے بھائی کی یوںی کا باحتک پکڑ کے بیٹھئے کسی دوسرے کی داشت سے تعلقات رکھے، ناقص مال بیٹھے، کسی مکان کا قتل توڑے اور گروکے چالیس ہم سالیوں میں سے کسی کو تکلیف پہنچائے تو اس پر اٹالیس پن جرمائے ہو گا۔

جب کوئی شخص کسی جائیداد کا کرایہ لینے پر مقرر ہو اور اس میں خیانت کرے، آزاد، خود محترم یہود کی عزت لوئے، چندال ہو کر آریہ عورت کو باحتک لگائے، خطرے میں گھرے ہوئے کی مدد نہ کرے یا بلاوجہ دوڑ پڑے، اور کوئی دیوتاؤں یا پرکھوں کی خاطر کی جانے والی دعوت میں بودھ بھکشوؤں، شودوروں اور ملک بدر لوگوں کو مدعا کرے تو اس پر سو پن جرمائے کیا جانا چاہیے۔

اگر کوئی بغیر اختیار گواہوں سے حلف لے کر ان سے پوچھ چکھ کرے، حکومتی کام غیر سرکاری لوگوں سے کرائے چھوٹے جانوروں کو خصی کرے یا لوہنڈی کا دوا سے حمل گرانے تو اسے پسلے درجہ کی سزا دی جانا چاہیے۔ یا پ بیٹا، میاں یوی، بھائی بین، ماموں بھائیجے، استاد شاگرد میں سے کوئی ایک اگر دوسرے کو چھوڑ دے جبکہ ان میں سے کوئی بھی ادھری نہ ہو، یا کوئی فرد اپنے رفت کو جسے مدد کا وعدہ کر کے لایا ہو بستی میں چھوڑ کر چلا جائے تو پسلے درجہ کی سزا کا مستحق ہو گا۔ اگر کوئی آدمی اپنے ساتھی کو جنگل میں چھوڑ کر بھاگ لکھے تو درمیانے درجے کی سزا کا حق دار ہو گا۔ اگر اسے دھمکی دے کر فرار ہو تو انتہائی سزا۔ رفتائے سفر اگر ساتھ چھوڑیں تو سزا نصف ہو گی۔

اگر کوئی کسی کو جس بے جا میں رکھتا ہے یا اس میں شریک ہوتا ہے یا کسی زندانی کو حکومتی زندان سے چھڑاتا ہے یا کسی نابالغ کو قید میں رکھتا ہے تو اس پر ایک ہزار پن جرمائے عائد ہو گا۔

جرمانے مجرم کی حیثیت اور جرم کی نوعیت کے مطابق عائد یہی جائز ہے۔
یا تریوں، شیاسیوں، ٹسویوں، بھوکوں، پیاسوں، تھکے ہارے مسافروں، ملاقات سے آئے ہوئے دیماتیوں، خت سزا یافتہ مجرموں، مظلوموں اور ناداروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

فرض ہے

دیوتاؤں، بزمتوں، جوگیوں، عورتوں، بچوں، بڑھوں، متوفیوں اور لاچار مظلوموں سے
متعلق معاملات کا فیصلہ بالخاطر زبان و مکان مصنفوں کو خود ہی کرنا چاہیے۔ وہ لوگ جو علم
و فضل، ذات، ولیری، اعلیٰ خاندان یا بہترین کارناموں کی وجہ سے ممتاز ہوں ان سے عزت
واحراجم سے پیش آتا چاہیے۔

منصفین معاملات کا فیصلہ مختلف پسلوؤں کو پیش نظر رکھ کریں گے۔ ہر کسی حالات و
کیفیات میں اپنے ذہن کو صاف اور غیر جانبدار رکھتے ہوئے سب کی خوشنودی حاصل کرنے
کی کوشش کریں گے۔

www.KitaboSunnat.com

چوتھا حصہ
ناپسندیدہ اور مضر عناصر کی سرکوبی

www.KitaboSunnat.com

کاریگروں پر نظر رکھنا

امن و امان قائم رکھنے کا کام تین کشتوں یا تین وزیروں کے سپرد کیا جائے۔ جو افراد مشکل وقت میں کام آسکیں، کاریگروں کی رہنمائی کر سکیں، امانت داری کر سکیں، اپنے تحلیل کے مطابق فتنی امور کا انتظام کر سکیں اور جن پر کاریگروں کے گروہ اعتماد کریں وہ ان کی امانتیں وصول کرنے کے مجاز ہوں گے۔ ان گروہوں کے افراد کو ضرورت کے وقت ان کی امانتیں واپس مل جائیں گے۔

کاریگر اپنا کام مقررہ وقت اور مقام پر پورا کریں گے۔ جو اس بھانے کام کو تالیں کر وقت اور مقام کے سلسلے میں کوئی بات طے نہیں ہوئی تھی وہ بھروسے کے کر واقعی کوئی مشکل یا مصیبت رکاوٹ کا باعث رہی ہو، نہ صرف ایک چوتھائی اجرت سے محروم ہو جائیں گے بلکہ اپنی اجرت کا دو چند بطور جرمانہ ادا کریں گے۔ علاوه ازیں وہ کام پورا نہ ہونے کے باعث ہونے والے نقصان کو بھی پورا کریں گے۔ جو کاری گر برخلاف بدایت کام کریں ان کی اجرت ضبط ہو جائے گی اور اجرت کا دو چند جرمانہ بھی ادا کرنا ہو گا۔

پارچہ یاف اس سوت کو جو ان کو دوا جائے چاولوں کی تیچ میں بھجو کر ایک (ڈیڑھ) کی نسبت سے زیادہ کر لیں، پدلوں صورت وہ ضائع ہونے والے دھماکوں کی قیمت سے دو گنا تماوان دیں گے یا پورے سوت کی قیمت۔ علاوه ازیں اجرت بھی ضبط کر لی جائے گی۔

سمین یا ریشی پارچہ جات کی بنائی کے لیے وزن میں (ایک ڈیڑھ) کی نسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔ اون یا دیگر ریشوں یا سکبلوں کی بافت میں اضافہ دگنا ہو جائے گا۔ طول میں کی ہو جائے تو نقصان اجرت میں سے کاث کر پورا کیا جائے گا۔ وزن کم پڑ جائے تو نقصان کی مالیت سے چار گنا زیادہ جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ اصل کی جگہ کوئی اور دھاکہ استعمال کیا جائے تو اصل کی قیمت سے دو گنا جرمانہ وصول ہو گا۔

دھوپی چوبی تختوں پر یا ہموار سلوں پر کپڑے دھونے پر چھپن جرمانہ اور نقصان کی صورت میں اس کی مغلائی کرے گا۔ جو دھوپی اپنے کپڑوں کے علاوہ جن پر ڈنڈے کا نشان ہوتا ہے کسی اور کے کپڑے پنے ہوئے کپڑا جائے تو اس پر تمن پن جرمانہ ہو گا۔ کسی کے کپڑے بینچے، رہن رکھوانے یا کرائے پر دینے کی صورت میں بارہ پن جرمانہ ہو گا۔

کپڑے تبدیل کر دینے پر اصل کپڑوں کی قیمت سے دگنا جرمانہ ادا کرے گا اور اصل کپڑے بھی لوٹائے گا۔

اگر وہ ان کپڑوں کو جن کو چینی کے مانند سفید کر کے دتا ہے، عجین سل پر پنک کر اصلی رنگ پر لانا ہے یا میل نکال کر اجلا کرنا ہے۔ ایک 'دو' تمن یا چار دن سے زائد اپنے پاس رکھے تو اسی نسبت سے جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

وہ کپڑے جنہیں اکرا رنگ دتا ہے ان کو پانچ راتوں سے زائد رکھتے، جنہیں نیلا رنگ دتا ہو چہ دن سے زیادہ، جنہیں پھولوں کے مانند اجالنا ہو یا لاکھ یا زعفران کی طرح چک دار ہاتا ہو ان کو سات راتوں سے زیادہ یا جن میں مہارت کے ساتھ چمک پیدا کرنی ہو سات راتوں سے زیادہ مدت رکھتے پر اجرت ضبط کر لی جائے گی۔ باعتہاد لوگ رنگ کے متعلق جھلکے کا تفہیم کریں گے اور ماہر لوگ اجرت طے کریں گے۔

اچھی دھلائی کی اجرت ایک پن، متوسط درجہ کی دھلائی آٹھا پن اور معمولی دھلائی پر اجرت چوتھائی پن، پتھر کے تختے پر پنک کر دھونے کی صورت میں اجرت ایک پن کا آنھواں حصہ ہو گی۔

جو قوانین دھوپیوں کے متعلق بیان ہوئے ہیں وہی جولاہوں (یاد رزیوں) کے متعلق بھی درست ہیں۔

زگر اگر بغیر اطلاع دیے اچھوتہ تھوں سے چاندی یا سونے کی کوئی چیز خریدے اور اس کی شکل کو تبدیل نہ کر دے تو جرمانہ بارہ پن ہو گا، تبدیلی شکل کی صورت میں 24 پن۔ چور سے خریدے تو 48 پن، صحیح قیمت سے کم پر خریدے تو چوری کی سزا کا مستحق ہو گا۔ ڈھالے ہوئے مال میں فریب کاری کی سزا بھی بھی ہو گی۔ ایک سورن سونے میں سے ایک ماشہ چرانے کا جرمانہ 200 پن ہو گا۔ چاندی کا ایک ماشہ چرانے کی صورت میں بارہ پن، اسی

مطح بندر تج سزاوں میں اضافہ ہو گا۔ اگر کوئی زرگر ایک سورن سونے میں سے "اپارنا" یا کسی اور ترکیب سے سارا ہی سوتا اڑا لے تو اس سے پانچ سو پن جرمانہ لیا جائے۔ کسی قسم کی ملاوٹ یا رنگ بدلتے کو جرم سمجھا جائے گا۔ ایک دھرن چاندی کی ڈھلائی ایک ماشہ، ایک سورن کی آٹھواں حصہ اور اگر کام زیادہ باریک ہو تو اجرت دگنی ہو سکتی ہے۔

تابنے، پیٹل، ویکرنٹک اور آرکوت کی ڈھلائی پانچ فیصد ہو گی۔ تابنے کی چیزیں بوانے میں دسوائی حصہ بھیجن میں چلا جاتا ہے۔ اگر وزن ایک پل کم ہو جائے تو نقصان کی نسبت سے ڈگنا جرمانہ۔ سیسے اور رانگ کی چیزیں ڈھالنے میں 20 والی حصہ کم ہو جاتا ہے۔ ان کی ایک پل وزن کی ڈھلائی ایک کاٹنی ہو گی۔

لوہے کی ڈھلائی میں ایک تھائی حصہ جنم کم ہو جاتا ہے۔ اس کے ایک پل وزن کی ڈھلائی دو کاٹنی ہو گی۔ یہ ہے اجرتوں کا درجہ وار فرق۔

اگر صراف کھوئے کے کو خزانہ شاہی میں جمع کرے یا کھرے کے قبول نہ کرے تو اس پر 12 پن جرمانہ ہو گا۔ یہ تھے تدریجیاً جرمانے۔ اگر کوئی جعلی کے ڈھالے یا قبول کرے یا انہیں اصل سکوں سے تبدیل کرائے تو اس پر ایک ہزار پن جرمانہ ہو گا۔ جو شخص جعلی کے خزانے میں داخل کرے اس کو سزاۓ موت دی جائے۔

جماعت دینے والے صفائی کے دوران اگر کوئی قیمتی چیزیں پائیں تو اس میں سے ایک تھائی حصہ ان کا ہو گا اور دو تھائی سرکار کا۔ لیکن قیمتی موتی سب کے سب بادشاہ کے ہوں گے۔ ان کو اپنے پاس رکھنے پر انتہائی سزا دی جائے گی۔

کوئی شخص نئی کان دریافت کرے یا جواہر یا کسی خفیہ دفینی کی اطلاع دے تو اس کا چھٹا حصہ دیا جائے گا۔ لیکن اگر ملاش کرنے والا معاوضہ پر رکھا گیا ہو تو اسے بارہواں حصہ ملے گا۔ خزانہ اگر ایک لاکھ سے زیادہ مالیت کا ہو گا تو وہ سارے کا سارا بادشاہ کا ہو گا۔ اگر اس سے کم قیمت کا ہو تو پھر دریافت کرنے والے کو اس کا حصہ ادا کیا جائے گا۔ اگر کوئی دفینی کو اپنے باپ داؤ کی ملکیت ثابت کرتا ہے تو پھر سارے کا سارا اس کو ملے گا۔ ثبوت میا کیے بغیر رکھ لینے پر 500 پن جرمانہ اور چوری چھپے رکھ لینے پر ایک ہزار پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

کوئی طبیب کسی شخص کے ملک مرض کا علاج مرض کی اطلاع دیے بغیر کرے اور وہ

مریض مر جائے تو اس کو اپنہ اُنی درج کی سزا دی جائے۔ اگر موت بے اعتقادی سے واقع ہے تو درستی نے درجے کی سزا، معالجہ میں لاپرواںی کو انتہائی جارحانہ اقدام سمجھا جائے گا۔ گانے بجائے والے موسم برسات میں ایک خاص جگہ پر مقام رہیں گے۔ «کسی کو بہت زیادہ محظوظ کرنے یا کسی قسم کے نقصان کا پابند بنتے سے محتاط رہیں۔ اگر کوئی بت خوش ہو کر ضرورت اور معمول سے زیادہ انعام و اکرام سے نوازے تو وہ قبول نہ کریں۔ خلاف درزی پر بارہ پن جرمانہ عائد ہو گا۔ وہ اپنی مثاثے سے اپنے ملک، ذات، خاندان یا پیشے وغیرہ کے حلقہ کھیل تماشا دکھانے کتے ہیں۔ یہی اصول رنگوں، سوانح کرنے والوں اور دوسرے مانگ کر کھانے والوں کے لیے بھی درست ہے۔ مانگ کر گزارا کرنے والے اگر جرمانہ ادا کرنے کے قابل نہ ہوں تو ان کو ایک پن کے بدلتے ایک لوہے کا ڈنڈا مارا جائے گا۔

اسی قسم کے بیوپاری، کاریگر، مویسقار، بھکاری، سخنے اور دوسرے بے کار لوگ اگرچہ چور نہیں سمجھے جاتے لیکن دراصل چور ہیں۔ ان لوگوں کو قابو میں رکھا جائے گا۔ مگر یہ ملک کے لیے عذاب نہ بینیں۔

باب: 2

تاجروں کی نگرانی

تجارت کا انگریز اپنے میں بیچنے والے کا کہ فروخت کرنے والا پر اپنی حکومت کرے۔ وہ فریب دہی کو روکنے کی خاطر اوزان و آلات پیمائش وغیرہ کی بھی نگرانی کرے۔ اس طرح کے اوزان میں جیسے کہ ”ہریانا اور درون“ آدمی سے پل کا فرق جرم متصور نہیں ہو گا۔ لیکن پورے ایک پل کا فرق ہو تو 12 پن جرمانے کا مستحق ہو گا۔

فرق زیادہ نہ لئے تو اسی ترتیب سے جرمانہ پڑھتا جائے گا۔ ایک تلا میں ایک کرش کا فرق جرم نہیں گناہ جائے گا۔ لیکن دو کرش کا فرق ہو تو چند پن جرمانہ لگے گا۔ ایک آڑھ ک میں آدمی کی کمی جرم نہیں لیکن پورے ایک کرش کا فرق ہو تو جرمانہ تین پن لگایا جائے گا۔ دوسرے پیالوں کے فرق پر بھی اسی حساب سے جرمانے لگائے جائیں گے۔ اگر کوئی تاجر نعلی اوزان سے مال ٹکوا کر خریدے یا جعلی اوزان سے گاہک کو تھوڑی مقدار میں مال دے تو اس پر حوالہ بالا جرمانوں سے دگنا جرمانہ کیا جائے۔ فروخت کرنے والا ایک پن مالیت کی گنتی سے بیچنے والی شے میں آٹھویں حصے کا فرق ڈال دے تو اس پر 96 پن جرمانہ ہو گا۔

کار آئند لکڑی، لوبا، موچی، رسیاں، چڑا، ملروف، دھانگے، ریشمی لباس اور اونی کپڑے۔ نایابی ہن کر فروخت یا رہن رکھے جائیں جبکہ وہ کم قیمت اور گھٹیا ہو تو مال کی امن قیمت سے آٹھ گنا جرمانہ لگایا جائے گا۔

کوئی تاجر کسی اور جگہ کی بیت ہوئی معمولی چیز کمیں اور بہت اعلیٰ چیز ہن کر فروخت یا رہن کرے یا بیچنے والے مال کی جگہ پر دوسرا مال رکھ دے تو اس پر 54 پن جرمانہ ہو گا اور وہ اس نقصان کی تلائی بھی کرے گا۔

ایک پن کے نقصان پر دو پن اور 100 پن کے نقصان پر 200 پن جرمانہ ہو گا۔

وہ تاجر جو آپس میں گٹھ جوڑ کر کے ہتر مندوں کے کام کا معیار گرائیں ہاکہ رکاوٹ ڈال کر اپنی آئندی پر حاصل یا خرید و فروخت میں رکاوٹ کا پابند نہیں تو ان پر 1000 روپے جنمانہ لگے گا۔

وہ دلال جو دکاندار یا خریدار کو عیاری سے اوزان یا مال میں تبدیلی کر کے ایک پن کے آٹھواں حصہ کا نقصان پہنچائے اس پر 200 روپے جنمانہ ہو گا۔ اس سے زیادہ نقصان پر جنمانہ اسی نسب سے بڑھتا چلا جائے گا۔ غله، روغن، قلی، نمک، عطر اور ادویات میں گھٹیا مال کی ملاوٹ کرنے پر 12 روپے جنمانہ۔ تاجر کو چاہیے کہ اپنے کارندوں کی روز کی آئندی کا حساب لگا کر ان کی مناسب دہازی مقرر کر دے کیونکہ کمیشن آئندی سے مختلف ہے ہے صرف وہی لوگ غله یا دوسرا تجارتی مال اٹھائیں جن کو اجازت ہو۔ بلا اجازت کوئی مال اٹھائے گا تو ضبط کر لیا جائے گا۔

تجارت کا گمراہ ملکی مال پر پانچ فیصد منافع اور غیر ملکی مال پر دس فیصد منافع طے کر دے گا۔ جو لوگ اس سے آدھ پن نیا ہدایہ پر خرید و فروخت کریں وہ سوپن وصول کرنے پر پانچ پن جنمانہ ادا کریں گے۔ اس حساب سے 200 روپے جنمانہ عائد کیا جائے۔

اگر مقررہ قیمت پر مال نہ بک سکے تو قیتوں میں روبدل کر دوا جائے۔ مال کی رسد نیا ہدایہ کی صورت میں بینچتے کی خاص جگہ مقرر کر دی جائے اور کسی دوسری جگہ فروخت کرنے پر پابندی لگا دی جائے۔ تاویتکہ مقررہ جگہ پر مال ختم نہ ہو جائے۔ تاجر حضرات لوگوں کی بھلائی کے لیے مرکزی جگہ پر مال روزانہ اجرت پر فروخت کریں۔

تجارت کا گمراہ قیمت طے کرتے ہوئے ان پاؤں کا خیال رکھے کہ مال پر کتنی لاگت آئی ہے۔ کتنا مال تیار ہوا ہے۔ اس پر کتنا محصول دیا گیا ہے۔ لاگت پر کتنا سود لگا ہے۔ مزید کون سے اخراجات ہوئے ہیں۔ مال تازہ ہے یا پرانا، ملکی ہے یا غیر ملکی۔

باب: 3

قدرتی آفات

آنھ طرح کی آفات سے سابقہ پر سکتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔ آگ، سیالب، ببا،
قط، چوہوں، شیروں، سانپوں اور راکشیوں (36) کی لائی ہوئی مصیبت۔
بادشاہ کا فرض ہے کہ عوام کو ان سے محفوظ کرنے کی تدابیر کرے۔

آگ

موسم گرمائیں گاؤں والوں کو چاہیے کہ کھانا گھر کے باہر پکائیں یا آگ سے بچاؤ کے
لیے دشموی (دو اشیاء) مہیا کریں۔ آگ سے بچنے کی تدابیر گاؤں کے نگران کے ضمن میں
اور شانی حرم کے خدام کے سلسلے میں بیان ہوئی ہیں۔ عام دنوں کے علاوہ چاند کی پہلی
تاریخ اور چاند رات کو خصوصاً آگ کی عبادت کی جائے اور چڑھاوے چڑھائے جائیں۔

سیالب

بارش کے دنوں میں دریا کنارے بننے والے دور چلے جائیں۔ ان کے پاس بانس،
کلڈی کے تختے اور کشتیاں ہوئی چاہئیں۔ وہ بڑے کدوں، درختوں کے تنوں یا کشتیوں کے
ذریعے سیالب میں ڈوبتے لوگوں کو بچائیں۔ جو لوگ اس کام میں لاپرواٹی کا مظاہرہ کریں
سوائے ان کے جن کے پاس کشتیاں نہ ہوں، ان پر بارہ پن جرمان لگایا جائے۔ نوچندی (37)
اور چاند رات کو دریا کی عبادت کی جائے۔ منزرا جانے والوں، ویدوں کے عالم اور روحانیات
کے ماہرین سے بارش کو روکانے کے لیے منزرا پڑھوائے جائیں۔ خشک موسم میں (38) اندر،
گنگا، (39) پربتوں اور سمندر کی عبادت کی جائے۔

وہاں میں

دیاں سے بچاؤ کے وہ طریقے اختیار کیے جائیں جو چودھویں حصہ میں بیان کیے جائیں گے۔ طبیب، اپنی دواؤں کے ذریعے، سادھو اور تپسوی ہوا کی تحریکی (40) کے لیے کی جانے والی ریاضتوں کے ذریعے دیا کو نالٹنے کی کوشش کریں۔ ایسے ہی طریقے چھوٹ کی بیماریوں سے بچنے کے لیے اختیار کیے جائیں۔ اس کے علاوہ دیوتاؤں کو چڑھاؤ، مہاکھ وردھن (41) کی رسم، شمشاتوں اور قبرستانوں، گایوں کا دودھ دوہتا، لاش کے دھڑکو جلانا اور دیوتاؤں کی عبادت کے لیے رات جاننا بھی ضروری ہے۔

جانوروں میں بیماری پھوٹے تو گاؤں کے باڑے میں "نیرا جنم" کی آدمی رسم آرتی کے ساتھ ادا کی جائے اور گھر انوں کے دیوتاؤں (42) کی عبادت بھی کی جائے۔

قطع

قطع کے دوران پادشاہ اپنی رعایا سے اچھا سلوک کرے اُنہیں گندم اور خوراک فراہم کرے۔ وہ اُسی سب تدارکات اختیار کرے جو مصیبت کے وقت اختیار کی جاتی ہیں۔ اپنا خوراک کا ذخیرہ بانٹ دے۔ مال دار لوگوں کی جمع کی ہوئی اشیاء تقسیم کرائے۔ دوست ملکوں سے مدد کی درخواست کرے یا پادشاہ اپنی رعایا سمیت کسی دوسری ریاست میں چلا جائے۔ فصل اچھی ہو یا سب کو ساتھ لے کر سمندر یا کسی جھیل کے کنارے قیام کرے۔ رعیت سے غلہ، سبزیاں اور پھلوں کے پودے بوائے۔ بڑے پیمانے پر شکار اور ماہی گیری کے ذریعے جنگلی جانوروں، پرندوں، ہاتھیوں، شیروں کا گوشت لوگوں کو فراہم کرے۔

چھوٹے

چوہوں کو ختم کرنے کے لیے ان پر بلیاں اور نیولے چھوڑے جائیں۔ پکڑے ہوئے چوہوں کو مارنے پر 12 پن جرمانہ لیا جائے گا اور اتنا ہی جرمانہ ان پر ہوگا جو اپنے کتوں کو قابو میں نہ رکھیں۔

چوہوں کو مارنے کے لیے تھوہر میں دانے بھکو کر بکھیر دیے جائیں یا اُسی دوائیں ملا کر

جو چودھویں حصہ میں مندرج ہیں۔ سادھوؤں اور تپسویوں سے خیر کی رسوم ادا کرائی جائیں۔ نوچندی اور پورے چاند کی رات کو چوہا پوجا کی جائے۔ اس طرح کے طریقے، دنیوں، پرندوں اور کیثوں مکوڑوں سے بچنے کی غرض سے اختیار کیے جائیں۔

سانپ

جس وقت سانپوں سے خطرہ محسوس ہو، سانپوں کے علاج کے ماہرین جادو، نونہ اور دواؤں کا استعمال کریں یا بربے پیانے پر سانپوں کو ختم کیا جائے۔ اتحروید (43) کے گیانی خیر اور سلامتی کی رسوم ادا کریں۔ نوچندی اور چودھویں کو سانپ پوجا کی جائے۔ اسی طرح کے طریقے آبی جانوروں سے بچاؤ کے لئے اختیار کیے جائیں۔

شیر

شیروں کے خاتمے کے لیے مردہ جانوروں کے جسم، مدن بولی (44) ملا کر مختلف جگنوں پر پھینک دیے جائیں۔ یا شکاری کتے رکھنے والے شیروں کو گھیر کر جال میں چھاننے کی کوشش کریں یا اسلحہ سے لیس لوگ مقابلہ کر کے انہیں مار ڈالیں۔ کسی شخص کو شیر سے بچانے میں لاپرواٹی اختیار کرنے پر 12 پن جرمائی ہو گا اور اتنا ہی انعام اس کو دیا جائے جو شیر کو مارے۔

نوچندی اور پورن ماشی (45) کو پھاڑوں کی عبادت کی جائے۔ ایسے ہی طریقے، دیگر درندوں، خطرناک پرندوں اور مگر مچھوں سے محفوظ رہنے کے لیے اختیار کیے جائیں۔

راکھش

راکھش

راکھشوں سے بچنے کے لیے اتحروید کے گیانی جادو اور روحاںیات کے ماہرین اہم رسائیں ادا کریں۔ نوچندی اور چاند رات کو چیتیہ پوجا کی جائے۔ جس میں چھوڑتے پر چھتری، ایک پازو کی تصویر، ایک جمنڈی اور تھوڑا سا بکری کا گوشت رکھا جاتا ہے۔ راکھشوں سے خطرے کی صورت میں یہ جملہ مسلسل پڑھا جاتا ہے۔ ”ہم تمارے لیے چاول پکاتے ہیں۔“

بادشاہ اپنی رعایا کے مصیبت کے شکار لوگوں کی اپنی اولاد کے مانند خفاخت کرے گا۔

بدمعاشوں کا قلع قع

ریاست کی حفاظت کے لیے ضروری اقدامات کا بیان کلکٹر جزل کی ذمہ داریوں کے ضمن میں آچکا ہے۔ اب ہم ان اقدامات کا تفصیل سے ذکر کریں گے جو پر امن زندگی میں خلل بہا کرنے والے عناصر کی بیخ کنی کے لیے ضروری ہیں۔ کلکٹر جزل ایسے خبر رسان بھرتی کرے جو مختلف جعلی جیشتوں سے کام کریں گے۔ جیسے فقیر، عبادت گزار، بیڑاگی، خانہ بدوش، پردیکی، بمحاث، بھئی، سائیں لوک، نجوم کے عالم، قمت کا حال بتانے والے، پیش گوئیاں کرنے والے، حکیم، مجدوب، گونگے، بہرے، خبیثی، اندھے، رعماز، بڑھتی، رقص، گلوکار، کالاں، اور طباخ وغیرہ۔ ان لوگوں کو ریاست کے مختلف حصوں میں حکومت کے مقادرات کی گمراہی اور حفاظت کے لیے بھیج دیا جائے گا۔ یہ جاؤں مختلف آبادیوں اور ان کے حاکموں کے ہر عمل پر کڑی نظر رکھیں گے اور اس بارے میں اپنی رپورٹیں مرتب کر کے مسلسل حاکم اعلیٰ کو سمجھتے رہیں گے۔ اگر کوئی شخص کسی طرح کی بد اعمالی کا مرتكب ہو گا تو اس کی گمراہی کے لیے ویسا ہی آدمی مقرر کیا جائے گا۔

کسی بیج یا مخصوص علاقے کے منتظم سے تعلقات پیدا کر کے جاؤں اس سے درخواست کرے کہ اسکا ایک جانے والا کسی مشکل میں گرفتار ہے اور وہ کچھ رقم لے کر اس کی جان بینشی یا گلوکھاصی کروادے۔ اگر بیج مان جائے تو اسے راشی قرار دے کر ملک سے باہر نکال دیا جائے۔ ایسی ہی ترکیب سے کششوں کے اعمال کی بھی گمراہی کی جائے۔ ایک جاؤں گاؤں والوں کے اجتماع یا ان کے معتبر شخص سے کہے کہ ایک امیر آدمی کسی مشکل میں جبتا ہے اور اس سے رقم بٹورنے کا یہ بست اچھا موقع ہے۔ اگر اس کا مشورہ مان لیا جائے تو بلیک مینگ کے الزام کے تحت مشورہ مانے والے افراد کو ملک بدر کر دیا جائے۔ کوئی جاؤں کسی مقدمے میں پھنس جانے کا بہانہ کر کے لوگوں کو لاج دلائے کہ وہ

ایسے سادھو اور عابد جو جادو متر کے ماہر ہوں اور ماورائی قتوں کے مالک ہوں اور جو مصیبتوں کو ثال سکیں احترام و سکریم کے حق دار ہیں۔ بادشاہ کو چاہیے کہ انہیں اپنی مملکت میں آباد کرے۔

ایک پر کشش رقم کے عوض اسکے حق میں گواہی دیں۔ اگر کچھ لوگ اس کی بات پر عمل کریں تو ان کو جھوٹے شاہد قرار دے کر ملک سے نکال باہر کیا جائے۔ جعلی سکے تیار کرنے والوں سے بھی اس طرح نمٹا جائے۔

اگر کوئی روحانی طاقتوں، جادو ٹونے یا دواؤں کے زور پر عورتوں کو رام کرنے اور محبوب سے وصال کروانے کا دعویدار ہو تو جاسوس اس سے کہے کہ فلاں فلاں کی بیٹی یا بیوی کا دل میری طرف پھیر دو اور اس کے عوض معقول رقم بطور معاوضہ وصول کرو۔ اگر وہ یہ کرنے کی حা�می بھر لے تو اسے بد اعمال اور سیاہ کار قرار دے کر ملک پدر کرو جائے۔ ایسا ہی سلوک لوگوں کو نقصان پہنچانے والے جادو گروں اور مفسدین کے ساتھ روا رکھا جائے۔

اگر کوئی شخص غیر قانونی طور پر زہر بیچتا ہو، پارہ کی خرید و فروخت کرتا یا اسے دواؤں میں ملاتا ہو تو جاسوس اسے یہ من گھڑت کمائی نہیں کہ اس کا ایک جانی دشمن ہے اور اسے وہ مارنے کا خواہشند ہے۔ اس خواہش کی تکمیل میں وہ بڑی رقم بھی دینے کو تیار ہے۔ اگر وہ دوا فروش اس پر تیار ہو جائے تو اس کو زہر دینے والا قاتل قرار دے کر ملک سے نکال دیا جائے۔ جو لوگ مدنبوئی سے مختلف ادویات تیار کرتے ہوں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جانا چاہیے۔

اگر کسی پر تجھ ہو کہ وہ جعلی سکے تیار کرتا ہے۔ یا مختلف وحاظیں، قلعی، چار کول، دھوکنی، چینی، کٹھالیاں، انگیشمی، بھتوڑے وغیرہ خرید لیتا ہے، اس کے ہاتھ اور کپڑے دھوئیں اور راکھ میں اٹے رہتے ہیں، یا اس کے پاس ایسے آلات ہیں جو کسی غیر قانونی وحندے میں برتبے جاتے ہیں تو جاسوس اس سے درخواست کرے کہ میں تمہارا شاگرد بننا چاہتا ہوں۔ بعد میں جاسوس اس کا راز فاش کر دے۔ ایسے شخص کو علامیہ طور پر جلساز قرار دے کر ریاست کی حدود سے باہر نکال دیا جائے۔

جعلی سکوں کا وحندہ کرنے والوں کے علاوہ سونے میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف بھی ایسے ہی اقدامات کرنے چاہیں۔

ملک میں شر پھیلانے اور ناجائز کمائی کرنے والے ایسے ہی 13 قسم کے جرام پیش لوگ ہیں۔ انہیں ملک پدر کرنا چاہیے۔ یا پھر ان سے معقول حد تک تماوان وصول کرنا چاہیے۔ تماوان ان کے جرم کی نوعیت کے لحاظ سے مقرر کیا جانا چاہیے۔

سادھوؤں سنتوں کے ذریعے آوارہ گروں کی نگرانی

چند جاسوس پسلے جا کر راہ ہموار کریں۔ پھر خاص جاسوس یہ ظاہر کر کے کہ وہ غیر معمولی روحاںی طاقت کا حامل ہے اور اسے ایسے ایسے منتر اور جادو آتے ہیں کہ دوڑتے آدمی کو پر لگ جائیں اور ہاتھ نہ آئے یا نظر سے او جمل رہے یا مضبوطی سے بند کیے ہوئے دروازوں کو کھولنے کی امیت اس کو مل جائے۔ ایسا ظاہر کرنے کے بعد وہ لشیروں اور ڈاکوؤں کو ترغیب دے کہ وہ اپنی پسندیدہ جگہوں پر ڈاکے ڈالیں۔ یہی جاسوس، عورتوں کو رام کرنے کے منتر جاننے کا دعویٰ کر کے زناکاری کے عادی لوگوں کو اپنی چال میں پھانس لے۔ پھر ان سر پھرے لوگوں کو ایک اور سمتی تک لے کر جائے جماں عورتیں اور مرد پسلے سے تیار بیٹھے ہوں۔ جاسوس ان سے کہ کہ جس گاؤں میں جانے کا ارادہ تھا وہ تو یہاں سے بہت دور ہے۔ کیوں نہ ہم منتزوں کے موثر ہونے یا نہ ہونے کی پرکھ اسی سمتی میں کھلیں۔ دروازے کو گویا منتر کے زور سے (یعنی حقیقت میں کسی اور طریقے سے) کھلوا کر جوانوں کو آگے بڑھنے کا موقع دیا جائے۔ جاسوسوں کے پہریدار ساتھی بظاہر سو رہے ہو۔ گزرنے والے سمجھیں گے کہ وہ ان کی آنکھوں سے واقعی او جصل ہو گئے ہیں اور اس کے بیچے انہی روحاںی ہستیوں (یعنی جاسوسوں) کا ہاتھ ہے۔ اب نوجوانوں سے کہا جائے کہ وہ اطمینان سے ان عورتوں کی چارپائیاں اٹھا کر لے جائیں۔ کچھ افراد دوسروں کی یہویاں بن کر اور بظاہر جادو کے زیر اثر جوانوں کو خوش کریں۔

جب یہ جوان منتزوں کا اثر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ان کی اثر آفرینی کے قائل ہو جائیں تو ان کو منتر پڑھنے سکھا دیئے جائیں۔ اور اس کارروائی کے دوسرے گھنٹا دیئے جائیں۔ اس کے بعد کہا جائے کہ اب وہ اپنے طور پر ان منتزوں کی صداقت کو آزمائیں اور ایسے گروں کو جا کر لوٹیں جماں خصوصی طور پر نشان زدہ کی گئی اشیاء، یا رقموم پسلے سے یہ

رکھ دی گئی ہوں۔ اس موقع پر ان شرپنڈ اور آوارہ عناصر کو رکنے ہاتھوں پکڑ لیا جائے، یا چوری کا سامان بیخٹے، رہن رکھتے یا خریدتے وقت حرast میں لے لیا جائے یا پھر اس وقت انہیں گرفتار کیا جائے جب وہ نشہ آور اشیاء کے نشے میں دھت ہوں۔

اس کے بعد ان لوگوں سے اور ان کے ساتھیوں سے ان کی سابقہ زندگی اور ماضی میں کی وارداتوں کے متعلق تمام باتیں اگلوالی جائیں۔

کچھ جاسوس پرانے اور تجربہ کار ڈاکوؤں کا بھیں بدلت کر بھی ان کے ساتھ شامل ہونے کے بعد انہیں گرفتار کرو سکتے ہیں۔ ٹکلٹر جنzel ان لوگوں کو عوام کے سامنے پیش کر کے جائے گا کہ ان کو راجا کے حکم سے گرفتار کیا گیا ہے۔ جس نے ڈاکوؤں کے پکڑنے کا روحاںی طریقہ سیکھ لیا ہے وہ کہتا ہے: "میں اسی طریقے سے ڈاکوؤں کو آئندہ بھی پکڑتا رہوں گا۔ تم لوگ اپنے آدمیوں کو اس مکروہ دھنے سے بچائے رکھو۔"

جس آدمی کے پاس جاسوسوں کی وساطت سے چوری کے رسے، کوڑے یا زرمی آلات پائے جائیں اسے حرast میں لیکر اس سے کماجائے کہ اس کی یہ گرفتاری راجہ کے حکم اور اس کی کرتوقوں کے بارے میں راجہ کے علم کی بنا پر ہوئی ہے۔

پرانے ڈیکیتوں، گاؤں کی محافظوں، شکاریوں یا شکاری کتے پالنے والوں کے روپ میں بھی کچھ جاسوس جرام پیش قیاں کیوں سے سازباز کریں اور اس کے لیے ان تک جنگلوں میں رسائی کریں اور انہیں کہیں کہ آؤ فلاں فلاں گاؤ یا قافلہ یا سراۓ پر حملہ کرتے ہیں، جہاں پہلے سے ہی بہت سا نقلی سوتا اور دوسری اشیاء رکھ دی گئی ہوں گی۔ حملے کے وقت جاسوسوں کو چاہیے کہ افراقتی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہی قیاں کیوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیں۔ یا اگر ایسا موقع نہ ہے تو جب وہ بہت سا مال لوٹ لیں تو انہیں مدن یوٹی کا رس ملا کر نشہ آور کھانا کھلایا جائے اور حرast میں لے لیا جائے۔ اس کے علاوہ جب وہ جرام پیش قیائلی لوٹ مار کر کے واپس آنے کے بعد تحکم ہار کر سو جائیں یا جب وہ اپنے مقدس مذہبی تواروں وغیرہ کے موقع پر دوا ملے شہرت پی کر ہوش و حواس کو بیٹھیں تو ان کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔ ٹکلٹر جنzel انہیں اور دیگر جرام پیش لوگوں کو عوام کے سامنے لائے گا اور کے گا کہ یہ دیکھو راجہ کی قوت کا کرشمہ۔ یعنی تم کو لوٹنے والے مجرم اب ریاست کے قانون کی ہٹکڑی میں جکڑے ہوئے ہیں۔

باب: 6

جرائم پیشہ افراد کو موقع پر پاشک کی بنا پر گرفتار کرنا

صاحب کرامت بزرگوں کے بھیں میں جاسوسوں کی طرف سے کی جانے والی کارروائیوں کے علاوہ ملکوں نقل و حرکت اور مسروقہ سامان کی شناخت پر بھی کارروائی کی جائی چاہیے۔

جو ہیث مسلح افراد کو ساتھ لے کر چلتے ہوں، جو دھونس جاتے ہوں، جن کا چڑہ زرد، آواز بدھم اور لبجے میں لکست ہو، جو ناحق گھبرا کیں اور اختلاجی کیفیت میں نظر آئیں، جن کا اکیلے بیٹھے دم پھول جاتا ہو، جو گاؤں کے سرراہ ہونے کے باوجود وزیر اعلیٰ کو ملنے سے جھجکیں اور یا تو چھپ جائیں یا کہک جائیں، جن کی شرت خراب ہو، جو بناوٹی روپ رکھتے ہوں اور مختلف ذاتوں کی نشانیاں لیتے پھریں جو اپنے آبائی طور طریقوں کو حلے بنانے سے بدل ڈالیں، جن کی ذات اور پیش بست مکتر ہو، جن کی مجرمانہ حرکتوں کا علم ہو، جو نادر اور انمول اشیاء ملکوں طریقہ کار سے خریدیں، جو دیواروں کے پیچھے یا اندر ہرے میں کھڑے ہوئے پائے جائیں، جو قابلِ نہد علوم پر دسترس رکھتے والوں سے میل جوں رکھتے ہوں، جو عورتوں سے بست رغبت رکھتے ہوں، جو دوسروں کے مال و اساب اور عورتوں کی بابت ضرورت سے زیادہ دلچسپی دکھائیں، جو اکثر گھر سے غائب رہتے ہوں، جن کے کاروبار، باقی معاملات، سفر اور منزل کا کسی کو علم نہ ہو، جو ویران جنگلوں اور پہاڑوں میں اکیلے چلے جاتے ہوں، جو اپنے گھر سے قریب یا دور کسی سنان مقام پر صلاح و مشورہ کرتے ہوں، جو بیش گھر کے اندر ورنی حصوں میں چھپے رہیں، جو اپنے تازہ زخموں کے علاج کے سلسلہ میں فوراً حکیموں کے پاس جا پہنچیں، جو لوگ فلاش ہو گئے ہوں اور تنگی سے گزارہ کرتے ہو، جنہیں کوئی بھی آسانی نصیب نہ ہو، جو اکثر اپنی جائے سکونت، ذات یا نام بدل لینے کے عادی ہو، جو نہ صرف اپنا نام بلکہ اپنی ذات کا نام بھی مختلف مواقع پر مختلف بتاتے ہوں، جو

اپنے پیشے سے متعلق استفسار پر اسے چھپاتے ہوں، جو گوشت، اچار اور مربے کھانے کی عیاشی کرتے ہوں، جو شراب پیتے، خوشبویات استعمال کرتے، ہار، پھول، قیمتی لباس اور جواہرات پہننے ہوں، پسہ انداھا و حند لٹاتے ہوں، فضول خرچ ہوں، اکثر آوارہ عورتوں کے ساتھ دیکھے جاتے ہوں یا جو لوگ آوارہ، جواری یا کلال ہوں۔ ایسے اور اس طرح کے دوسرے لوگ یا تو قاتل ہوں گے یا ڈاکو یا مجرم۔ یہ لوگ ایسے ہوں گے جو حرام کی کمائی کھاتے ہوں گے یا جنہوں نے خفیہ خزانہ پایا ہو گا یا کسی قسم کی بدمعاشی کی ہو گی۔ یہی لوگ غبن کرنے کے بھی مرکب رہے ہوں گے۔

مال مسروقہ کا پکڑنا

گمشدہ مال کی بابت اطلاع مال نہ ملنے کی صورت میں ان لوگوں کو دی جانی چاہیے جو اسی ہی اشیاء کی خرید و فروخت کرتے ہوں۔ جو تاجر چوری کے مال کی اطلاع مل جانے پر بھی اسے چھپائے رکھیں وہ جرم میں برابر کے شریک تصور کیے جائیں گے۔ اگر ان کو اطلاع نہیں دی گئی تھی تو مال ان کے پاس سے پکڑا جانے کی صورت میں مال رکھ کر انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

مگر ان تجارت کو اطلاع دیئے بغیر کوئی شخص نہ تو قدم استعمال شدہ شے خریدے گا اور نہ ہی اپنے پاس گروہ رکھے گا۔

مگر ان اطلاع ملنے پر مالک سے پوچھتے گا کہ اس کے پاس وہ چیز کہاں سے آئی۔ وہ جواب میں یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مجھے یہ چیز تو درثے میں ملی تھی، کسی تیرے شخص نے دی تھی یا خود خریدی تھی۔ وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ یہ چیز میں نے خود تیار کروائی ہے۔ ایسا شخص یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مجھے یہ نہ جانے کی قسم ڈالی گئی ہے۔

لیکن ایسے شخص کو بالکل درست جانا ہو گا کہ وہ چیز کب اور کہاں سے آئی اگر اس نے خریدی ہے تو قیمت خرید اور اس پر دیئے ہوئے بنے کا ثبوت پیش کرے۔ اگر اس کی بتائی ہوئی تفصیلات درست ثابت ہوں تو اس کو بغیر سزا دیئے چھوڑ دیا جائے۔

اگر وہ کسی دوسرے شخص کی گمشدہ شے ہو، جس کا بیان اس کے پچھلے بیان سے اختلاف نہ رکھتا ہو تو وہ چیز اس شخص کی ملکیت قرار پائے گی جو عرصے تک اس کا مالک رہا

تحا اور نیک چلن تھا۔ چپائے اور دوپائے جاندار بھی اپنے رنگ، چال، شکل و صورت اور اسی نوعیت کی دیگر خصوصیات کی وجہ سے با آسانی شناخت ہو سکتے ہیں۔ پھر اسی اشیاء کو پہچاننے میں کیا رکاوٹ درپیش ہو سکتی ہے جیسے کہ خام مال، جواہر اور برتن جو کہ ایک ہی جگہ تیار کیے گئے ہوں یا کسی خاص مقصد سے بنائے گئے ہوں۔

جس کے پاس کوئی مسروقہ چینپائی جائے وہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے کیس سے مانگ کر یا کراۓ پر لی ہے۔ وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ یہ چیز اس کے پاس کسی نے امانت کے طور پر رکھوائی ہے یا بینچے کے لیے دی ہے۔ اس صورت میں اگر وہ مختلف شخص کو پیش کر سکے جس نے کہ وہ چیز اسے سونپی ہے اور وہ شخص اس کے بیان کی تصدیق کرے تو اسے چھوڑ دیا جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس کا جوال دیا گیا ہو وہ اس معاملے سے اپنی لائلقی ظاہر کر دے۔ جس چیز کے بارے میں یہ عذر کیا جائے کہ یہ چیز تھے یا انعام کے طور پر لی ہے اس کے بارے میں گواہی پیش کرنا لازمی ہو گا۔ یہ گواہی نہ صرف ان کی ہو گی جنہوں نے وہ چیز دی بلکہ ان کی بھی ہو گی جن کے ذریعے دی گئی، جو لے کر آئے یا جو پہ کے شاہد تھے۔

اگر کوئی اپنے زیر قبضہ چیز کے بارے میں کہے کہ اسے پڑی ہوئی ملی تھی یا کوئی شخص چھوڑ گیا تھا تو وہ اپنے بے گناہ ہونے کو ثابت کرنے کے لیے گواہ پیش کرنے کا پابند ہو گا کہ وہ چیز اسے کب، کماں اور کن حالات میں ملی تھی۔ اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو اس شخص سے نہ صرف وہ چیز واپس لے لی جائے گی بلکہ اس کے علاوہ اسی چیز کی مجموعی مالیت سے دگنا جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔ جرمانہ نہ دے سکے تو اسے چوری کی مقررہ سزا بھکتنا پڑے گی۔

قرآنی شہادت

چوری اور نقب نلی کی اکثر وارداتوں میں بعض قرآن سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس میں کسی اندر کے آدمی کا باتحہ تھا یا باہر کے آدمی کی کارروائی ہے یا دو توں کی ملی بھگت سے ایسا ہوا ہے۔ مثلاً ”دروازے کے علاوہ کسی اور ذریعے سے اندر گھٹا“، بعض خاص ترکیبوں سے کواڑ توز و نیا، جالی وار یا بے جالی وار کھڑکی کو توڑتا، چھٹ میں شگاف ڈالنا، سیڑھیاں چڑھنا اترنا، دیوار میں نقب لگانا، سرگن بنانا یا ایسی اور ترکیبیں جن سے چھپے ہوئے مال کو

چوری کرنا ممکن ہو گھر ہی کے کسی فرد یا جانے والے کی تیار کردہ ہوتی ہیں۔ اگر اندر وہی سازش کا بھک ہو تو دیکھا جائے کہ کون سا شخص پٹپٹایا ہوا نظر آتا ہے یا بد معاش لوگوں سے رہا و رسم رکھتا ہے۔ کس کے پاس ایسے اوزار ہیں جو چوری میں مدد دے سکتے ہیں، کوئی غریب گھر کی عورت یا ایسی جس کا دل کہیں اور ہو، بد چلن ملازموں میں سے وہ شخص جو بہت سوتا ہو یا جسے نیند نہ آتی ہو، جو بہت تھکا ہوا ہو یا جس کی رنگت پیلی اور جلد سوکھی ہوئی نظر آئے، جس کی آواز میں لکنت ہو، جو دوسروں کی نقل و حرکت کو بغور دیکھ رہا ہو، جو ضرورت سے زیادہ شور چاڑھا رہا ہو، جس کے جسم پر خراشیں ہوں یا کپڑے لپٹے ہوئے نظر آئیں، جس کے ہاتھوں یا پیروں پر رگڑا یا خراش کے نشان پائے جائیں، کوئی شخص جس کے ناخنوں یا بالوں میں بہت میل ہو یا ناخن تازہ نوٹے ہوں، جو ابھی نہما کے لکلا ہو، جس نے جسم پر صندل ملا ہو، جس نے جسم پر تل ملا ہو اور کچھ دیر پہلے ہاتھ پاؤں صاف کیے ہوں، جس کے قدموں کے نشان ان نشاںوں سے ملتے ہوں جو چوروں کے داخل ہونے اور باہر نکلنے کی جگہ پر پائے گئے۔ جس کے جوتے یا کپڑے کا کوئی حصہ دروازے کی جگہ کے قریب انکا پایا جائے، وہ جس کے پیسے یا شراب کی بو کو اس پارچے سے تازا جائے ہو مکان کے اندر یا باہر پڑا ہوا ہے۔ اس طرح کے اور دوسرے لوگوں کا بغور مشاہدہ کر کے اور جائزہ لے کر کارروائی آگے بڑھائی جائے۔ ناجائز جنسی تعلقات کی جانب میلان طبع رکھنے والے بھی اس حوالہ سے مغلکوں قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

مامور شدہ با اختیار افسر اپنے ماتحت ساتھیوں اور مقامی لوگوں کی مدد اور یا ہمی تعاون سے بیرونی علاقوں سے تعلق رکھنے والے چوروں کو تلاش کرے۔ اس کے علاوہ شر کا گران مندرجہ بالا آثار و شواہد کی مدد سے اندر وہی چور کی سرکوبی کی کوششیں کرے۔

اچانک موت کی تحقیقات

نگہانی موت کی صورت میں لاش کو تبل میں ڈبو کر اس کا معائنہ کیا جائے۔ اگر کسی کی لاش پر ناک کی رطوبت یا پیشتاب کے نشانات موجود ہوں، جسم بادی کی وجہ سے پھول گیا ہو، ہاتھ پاؤں سوچے ہوئے ہوں، آنکھیں پھٹی ہوئی ہوں، گلے پر ڈوری کا نشان ہو تو سمجھا جائے کہ اسے گلا گھونٹ کر مارا گیا ہے اور موت کی وجہ دم گھٹنا ہے۔ کسی کے بازو اور رانیں کھچاؤ کا شکار ہوں تو اسے چھانی دے کر ہلاک کیا گیا ہو گا۔ کسی کے ہاتھ پاؤں اور پیٹ پھول گیا ہو، آنکھیں اندر دھنس چکی ہوں، ناف ابھر آئی ہو تو اسے سولی پر چڑھایا گیا ہو گا۔ کسی کی مقدم اور آنکھیں اکڑی ہوئی ہوں، زبان دانتوں کے درمیان دبی ہوئی ہو، پیٹ پھولا ہوا ہو تو اسے ڈبو کر ہلاک کیا گیا ہو گا۔ جسم پر خون کے دھبے ہوں، اعضاء ضغوط و کھانی دیں تو اسے لاثیوں یا کوڑوں سے تشد کر کے مارا گیا ہو گا۔ ہڈیاں ٹوٹی، ہاتھ پاؤں قلتہ ہوں تو بلندی سے یخچے گرا کر موت کے گھاث اتارا گیا ہو گا۔

جس شخص کی لاش کے ہاتھ پاؤں، دانت، ناخن سیاہ ہوں، کھال ڈھیلی پر گئی ہو، بال گر رہے ہوں، گوشت کم ہو گیا ہو، چہرے پر تھوک اور جھاگ ہو تو یہ علامات زہر خورانی سے موت واقع ہونے کو ظاہر کرتی ہیں۔ اسی حالت میں پائے جانے والے کسی شخص کے جسم پر اگر کائے کا نشان موجود ہو تو اسے سانپ یا کسی اور زہر طیلے جانور نے ڈسا ہو گا۔ کوئی ہاتھ پاؤں پھیلائے پڑا ہوا اور لگاتار قے و دست آنے کے بعد لباس اتار کر پھینکا گیا ہو تو اسے مدن بولی کا رس پلا کر ہلاک کیا گیا ہو گا۔

ذکورہ بالا اقسام کی اموات کو بعض اوقات خود کشی ظاہر کیا جاتا ہے اور اس کے پیچے سزا طے کا خوف کار فرمایا ہوتا ہے۔ ایسی صورتحال میں گردون پر رہی کے نشان ڈال دیئے جاتے ہیں۔

زہر سے واقع ہونے والی موت پر متوفی کے معدے کی غیرہضم شدہ غذا کو دودھ میں ڈال کر اس کا بفور مشاہدہ کیا جائے یا اسے پیٹ میں سے نکال کر آگ پر ڈالا جائے۔ اگر اس میں سے چٹ چٹ کی آواز آئے اور دھنک کے رنگ کا دھواں نکل تو زہر خورانی ہی موت کی وجہ بنی ہوگی۔ اگر لاش تمام تر بھی ہو پچلی ہو مگر پیٹ نہ جلا ہو تو یہ معلوم کیا جائے کہ مرنے والے نے اپنے طازین کے ساتھ کوئی ظلم تو نہیں کیا تھا۔ مرنے والے کے ایسے رشتہ دار جو کسپرسی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہوں، کوئی عورت جس کا دل کیس اور انکا ہوا ہو، کوئی عزیز جو کسی ایسی عورت کی طرف سے پیروی کر رہا ہو نہیں مرنے والے نے اس کی میراث سے محروم کر دیا ہو، ان سب لوگوں سے بھی تقیش کی جائے۔

اسی نوعیت کی تحقیقات ان افراد کے بارے میں بھی ہوں گی جن کو مارنے کے بعد پھانسی پر لٹکایا گیا ہو۔ خود کشی کی صورت میں معلوم کیا جائے کہ مرنے والے نے کیا بد عملی کی تھی یا دوسروں کو کیا نقصان پہنچایا تھا۔

ہر قسم کی ناگمانی اموات حسب ذیل صورتوں میں سے کسی ایک پر مشتمل ہوتی ہیں:
عورتوں یا رشتہ داروں کو جو میراث میں سے اپنا حصہ طلب کرتے ہو، میراث سے محروم کر کے زک پہنچانا، م مقابل حریف کے خلاف نفترت کے جذبات، کاروباری یا گروہی جھکڑا اور قانونی مقدمہ جو غصہ دلاتا ہے اور غصہ ہی موت کا سبب بن جاتا ہے۔

اگر کوئی کسی غلط فہمی کے نتیجہ میں کسی اور کے دھوکے میں مارا یا مردا دیا گیا ہو یا چوروں نے مارا ہو یا کسی تیرے آدمی کے دشمن کو موت کے گھاث اتار دیں تو مرنے والے کے عزیز واقارب سے یہ پاتیں معلوم کی جائیں۔

مرنے والے کو کس نے طلب کیا تھا، اس کے ہمراہ کون کون تھا، سفر میں ہمراہی کون تھی اور اسے جائے واردات پر کون لے کر گیا تھا۔ پاس پڑوس کے لوگوں سے آگلے لے جا کر یہ سوالات پوچھ جائیں۔

مرنے والے کی ذاتی اشیاء کا مشاہدہ کر کے مثلاً "سلمان سڑ، لباس، زیورات وغیرہ جو قل کے وقت اس کے جسم پر ہوں، ان لوگوں سے، جنہوں نے وہ چیزیں متوفی کو بھی پہنچائیں ہوں یا جن سے ان اشیاء کا کوئی بھی تعلق ہو، جرح کی جائے کہ اس کے ساتھ کون کون تھے۔ کہاں کام کیے تھا، کس مقصد سے سفر پر روانہ ہوا تھا، کیا پیشہ تھا اور کہاں

کہاں گیا تھا۔ اگر کوئی ہردا یا عورت عشق کے چکر میں یا غصے یا کسی اور قابلِ نعمت جذبے کے تحت رہی کے پھندے، ہتھیار یا زہر سے خود کو ہلاک کر لے تو اس کی لاش کو رہی سے باندھ کر کسی چڑلیے (46) کے ہاتھوں چورا ہوں اور شارعِ عام پر گھینٹا جائے۔ ایسی موت پر نہ سوگ منایا جائے اور نہ دیگر رسوم ادا کی جائیں جیسی کہ ”عموا“ عنیزو اقارب کرتے ہیں۔ اگر کوئی رشتہ وار اس موقع پر سوگ کا اظہار کرے گا یا کوئی رسم ادا کرے گا تو اس کی موت پر بھی یہی پابندی لاگو کروی جائے گی یا پھر اس کی برادری اس کا ہر طرح سے پابیکاث کرے گی۔ جو کوئی ان رسوم میں شرکت کرے یا ایسے لوگوں سے تعلق رکھے جو یہ رسوم ادا کرتے ہیں تو اسے سال بھر کے لیے کوئی قربانی ادا کرنے یا اس میں شرکت کے حق سے محروم کر دیا جائے گا اور خود کشی کرنے والے کی رسم ادا کرنے والا، اس کی موت پر سوگ منانے والا، یا سوگ منانے والے یا رسم ادا کرنے والے سے تعلق رکھنے والا کسی قسم کا دان یا خیرات بھی نہیں لے دے سکے گا۔

باب: 8

اعتراف جرم کرنے کے لیے

تشدد اور قانونی کارروائی

ملزم فریادی کا عزیز ہو یا کوئی اجنبی، اس کی طرف سے صفائی کے گواہ فریادی کی موجودگی میں ان سوالوں کے جوابات دیں گے کہ ملزم کہاں کا رہنے والا تھا، اس کی ذات کیا ہے، کس خاندان سے تعلق رکھتا ہے، اس کا نام کیا ہے، کام کیا کرتا ہے، اس کی الملاک کی تفصیل کیا ہے اور جائے سکونت کہاں ہے؟ ان کے جوابات کو ملزم کے اپنے بتائے ہوئے جوابات سے ملا کر غور کیا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ واردات سے ایک روز قبل وہ کہاں تھا اور کیا کربا تھا۔ اس سے یہ بھی استفسار کیا جائے گا کہ حرast میں آنے سے پہلے کی رات اس نے کہاں برکی۔ اگر اس کے جوابات کی معتبر اور قابل اعتماد شادتوں سے تصدیق ہو جائے اور واردات سے اس کا کوئی تعلق ثابت نہ ہو تو اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ دوسری صورت میں اسے تکلیف دی جائے۔

جب تک الزام کے لیے مضبوط بنیاد نہ ہو جرح کا کوئی موقع نہیں اور واردات کے تین روز بعد کسی مخلوق آدمی کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

جو لوگ کسی بے گناہ شخص پر چوری کا من گھڑت الزام لگائیں یا کسی چور کی پشت پناہی کرتے ہوئے اسے بچانے کی کوشش کریں، ان کو وہی سزا دی جائے جو کہ قانون میں چور کے لیے مخصوص ہے۔

کوئی ملزم اگر اپنی صفائی میں یہ ثابت کر دے کہ الزام لگانے والے کو اس سے عدالت

یا نفرت ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے۔

کسی کو جس بے جا میں رکھنے والے کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ مخلوق آدمی کے خلاف الزام ثابت کرنے کے لیے کچھ شواہد ضروری ہیں مثلاً اس نے کون سے ہتھیار استعمال کیے، اس واردات میں اسکے ساتھ شریک لوگ کون تھے، کون سا مال چرایا گیا، اگر مسروقہ مال بیچا گیا ہو تو یہ دیکھا جائے کہ کیا سودا کسی ذریعے کے حوالے سے طے پایا۔ ان شاداً توں کی سچائی کو جائے واردات اور مسروقہ مال کی دیگر کیفیات اور آثار کے حوالے سے بھی پرکھا جانا چاہیے۔

ایسے شواہد نہ ملیں اور ملزم بہت زیادہ نالہ و فریاد کرے تو اسے بے گناہ تصور کیا جھائے گا کیونکہ بعض اوقات کسی کے جائے واردات کے آس پاس موجود نہ ہونے یا کسی شخص سے اتفاقی طور پر مشاہد ہونے یا ویسے ہی ہتھیار، بیاس اور اشیاء رکھنے کی بنا پر جو چوری کی گئیں یا مسروقہ اشیاء کے قریب موجود ہونے کی بنا پر اسے نا حق چوری کے الزام میں گرفتار کر لیا جاتا ہے جیسا کہ مانندویہ کے ساتھ ہوا جس نے جسمانی تشدد کیے جانے کے خوف سے چور ہونے کا اعتراف کر لیا تھا۔ اس لیے حقیقتی شادوت کی موجودگی پر اصرار کرنا اشد ضروری ہے۔ سزا اس صورت میں دی جائے جب الزام پوری طرح ملزم پر ثابت ہو ڈکا ہو۔ ایسے لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنا لیا جائے جو خود بخود اپنے جرم کا اعتراف کر لیں یا وہ نابالغ، کم عقل، بیمار، ضعیف، نشے میں مدھوش دیوانے، بھوکے یا سے، لمبے سفر کے تھکے بارے یا پیٹ بھر کے کھانا کھائے ہوئے ہوں۔

محبوبوں میں سے بھتیارے، داستان گو، سے اور مسافروں کو پانی پلانے والے یا کوئی ایسا شخص جو مخلوق آدمی کا ہی پیشہ رکھتا ہو، اس کی نقل و حرکت کی گھرانی کے لیے مقرر کیا جائے جیسا کہ مرشدہ امانتوں میں خیانت کرنے کا پتہ چلانے کے سلسلے میں بتایا گیا تھا۔

ایسے لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنا لیا جا سکتا ہے جو اعتراف جرم نہ کر رہے ہوں لیکن ان کی بابت سرکاری کارندوں کو نیچین ہو کہ جرم انہوں نے ہی کیا ہے۔ ایسی عورتوں کو جنہیں پچھے بننے ایک ممینے ہوا ہو یا جو ابھی حاملہ ہوں، ایذا نہ دی جائے۔ عورتوں کو اس سے آدمی ایذا دی جائے جتنی مردوں کے لیے مخصوص ہے یا پھر ان سے زبانی جرح کی جائے اور ذات ڈپٹ سے ہی حقوق اگلوائے جائیں۔

عبدات گزاروں، ویدوں کے علماء اور برہمنوں کے پیچھے صرف جاسوس لگائے جائیں۔ جو لوگ ان اصولوں کی خلاف ورزی کے مرتكب ہوں یا اس میں مددگار ہوں ان کو پہلے درجے کی سزا کا مستحق گردانا جائے۔ کسی کو تشدد سے ہلاک کرنے کی بھی یہی سزا مقرر ہوگی۔

تشدد کے لیے چار طریقہ استعمال کیے جاتے ہیں۔ چھ ضریب، سات کوڑے، دو طریقوں سے اتنا لٹکانا اور پانی کی نکلی کا استعمال جس کے ذریعے ملزم کے ناک میں نمک ملا پانی ڈالا جاتا ہے۔

جن لوگوں کا جرم تین نو عیت کا ہو ان پر تشدد کرنے کے لیے ہاتھ لے بیت کی بارہ ضریب، دو رانیں، دو پھنڈے، 20 ضریب، نکٹ مala کی چھپڑی سے لٹکانا، ایک ایک ہتھیلی پر 32 ضریب اور اتنی ہی پاؤں کے تکوؤں پر۔ دو طرح کی جکڑ بندی، دونوں ہاتھ اور پاؤں اس طرح باندھ دیئے جاتے ہیں کہ پیچھو کی طرح نظر آئے، دو طرح سے اتنا لٹکانا، ملزم کو چاول کی پیچھے پلا کر اس کی ایک انگلی کے ایک بوڑ کو جلاتا، تل پلا دینے کے بعد جسم کو دن بھر گرم رکھنا، اسی پلا کر پیشتاب نہ کرنے دنا، انگلیوں پر سویاں چھپو کر ازیت دنا، کھی پلا کر تمام دن دھوپ میں یا آگ کے پاس بھائے رکھنا، جاؤں میں کھرداری گھاس پر رات بھر لٹائے رکھنا اور بھیگی ہوئی گھاس پر سلانا تو غیرہ یہ ایذا رسائی کے انحراف طریقے ہیں۔

لزم کے اوزار، ان کی لمبائی، تھیمار، لباس اور شناخت کو کرامم رجڑ سے ذہن نشین کیا جا سکتا ہے۔ ہر روز لزم پر تشدد کا نیا طریقہ آزمایا جائے۔ ان مجرموں کو جو پہلے دھمکی دے کر لوٹیں، جو چڑائے مال کا ایک حصہ ہضم کر پکھے ہوں اور جنہوں نے شاہی خزانے کو لوٹا ہو یا مذموم جرام کیے ہوں، راجہ کے حکم سے ایک یا کئی بار یہ سب ایذا میں دینی چاہئیں۔

جسم کی نوعیت کچھ بھی ہو لیکن کسی برہمن کو اذیتیں نہیں دی جائیں گی۔ برہمن کے چہرے کو داغ دیا جائے گا جس سے معلوم ہو کہ یہ چور ہے۔ چوری کی صورت میں کتے کا نشان اور قتل کی صورت میں سر بریدہ لاش کا نشان، گرو کی استری (عورت) سے زنا کرنے کی صورت میں عورت کی شرمگاہ کا نشان اور شراب پینے کی شکل میں شراب فروش کے جھنڈے کا نشان برہمن کے چہرے پر داغ دیا جائے گا۔

برہمن کو داغدار کرنے اور اس کے جرم کا اعلان کرنے کے بعد ریاست کا حکمران یا تو اسے دلیں سے باہر نکال دے گا یا تمام عمر کے لیے کانوں کی طرف بھجوانے کا حکم صادر کرے گا۔

ریاستی اداروں کی نگرانی

فکلفر جزل جن کششوں کو مقرر کرے وہ پسلے فحظیں اور ان کے تحت کام کرنے والوں کی بابت تحقیقات کریں۔

کارخانوں اور کافنوں سے قبیتی پتھر چرانے والوں کے سر قلم کر دیئے جائیں۔ جو معمولی چینیں یا عام پتھر اور ضروریات کی اشیاء چ رائیں ان کو پسلے درجے کی سزا دی جائے۔ جو کارخانوں یا ریاستی ذخیرہ گاہ سے ایک پن کا سولہواں حصہ یا ایک پن کا آٹھواں حصہ مالیت کی اشیاء چ رائیں ان پر 12 پن جرمانہ عائد کیا جانا چاہیے۔ ایک چوتھائی سے آدھ پن قیمت کی اشیاء پر 24 پن جرمانہ عائد کیا جائے۔ آدھ پن سے تین چوتھائی پن مالیت کی اشیاء پر 36 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ تین چوتھائی پن سے ایک پن تک کی مالیت اشیاء چرانے پر 48 پن جرمانہ ملزم سے وصول کیا جائے جو ملزم ایک سے دو پن مالیت کی اشیاء چرانے کا مرٹکب پایا جائے اس کو پسلے درجے کی سزا کا مستحق گردانا جانا چاہیے۔ دو سے چار پن تک کی چیز پر درمیانے درجے کی سرامیں لاگو ہوں گی اور چار سے آٹھ پن مالیت کی چیز چرانے پر انتہائی سخت درجے کی سزا دی جانی چاہیے۔ جو شخص آٹھ سے دس پن قیمت کی اشیاء چ رائے اور اس پر جرم ثابت ہو جائے تو اسے موت کی سزا دی جائے۔

اگر کوئی شخص، گودام، دوکانوں یا اسلحہ خانوں سے خام مال یا تیار شدہ مال اوپر دی گئی قیتوں سے آدمی مالیت کا چوری کرے تو اس کو بھی وہی سزا دی جائے گی۔ ان قیتوں سے ایک چوتھائی قیمت کی اشیاء چرانے پر اوپر کی سزاوں سے دو گنا جرمانہ لاگو ہو گا۔

جو چوروں کو بھاگ جانے کا اشارہ دینے کے لیے دھمکائیں تو شاہی جرم کے سلسلے میں یہ پسلے ہی لکھا جا چکا ہے کہ ان کو موت کی سزا دی جائے۔

جب کوئی شخص، سرکاری اہلکار کے علاوہ، دن کے وقت کھیت یا غلہ گابنے کے مقام یا

دوکان یا مکان سے خام اشیاء یا تیار مال چوری کرے جن کی مالیت ایک پن کے سولہویں حصہ سے آٹھویں حصہ تک ہو تو اس پر تین پن جرمانہ عائد کیا جائے یا پھر اس کے جسم پر گوبر مل کر اور اس کی رانوں سے مٹی کا ایک برتن باندھ کر جس میں خوب روشنی ہو اسے بازار میں گھماایا جائے۔ اگر کوئی ایک چوتھائی سے آوہ پن مالیت کی اشیاء چڑائے تو اس پر 9 پن جرمانہ لاؤ ہو گا یا پھر اسے شر سے نکال دیا جائے۔ آوہ پن سے تین چوتھائی پن مالیت تک کی چیز چرانے والے پر 9 پن جرمانہ یا اس کے جسم پر گوبر اور راکھ مل کر بازاروں میں گھماایا جائے۔ اس کے علاوہ اس کی کمرے مٹی کا برتن بھی باندھا جا سکتا ہے جس میں کہ خوب روشنی ہو۔ اگر کوئی شخص ایک تباہی سے ایک پن مالیت کی شے چڑائے تو 12 پن جرمانہ عائد کیا جائے یا اس کا سرمونڈ دیا جائے۔ ایسے شخص کو شربرد بھی کیا جا سکتا ہے۔ جو شخص ایک سے دو پن قیمت کی چیز چڑائے تو اس پر 24 پن جرمانہ ہو گا یا اس کا سراہنٹ کی کبھی بلکر سے سرمونڈ دیا جائے۔ 2 سے چار پن مالیت کی اشیاء چڑاتے والے سے 36 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ چار سے پانچ پن قیمت کی اشیاء چڑاتے والے سے 48 پن جرمانہ لیا جائے۔ پانچ سے دس پن قیمت کی اشیاء کی چوری پر پہلی تحریز دی جائے۔ وس سے بیس پن مالیت کی اشیاء چڑانے والے پر 300 پن جرمانہ عائد ہو گا۔ 20 سے 30 پن مالیت کا مال چوری کرنے والے پر 500 پن جرمانہ لاؤ ہو گا۔ 30 سے 40 پن قیمت کی چیز کے چور پر ایک ہزار پن جرمانہ عائد کرنا چاہیے اور 40 سے 50 پن مالیت کی اشیاء چڑانے والے کو موت کی سزا دی جانی چاہیے۔

اگر کوئی شخص صحیح سویرے یا شام کو زبردستی مذکورہ بالا قیتوں سے آدمی قیمت کی چیز چڑائے تو اس پر متذکرہ بالا جرمانوں سے دو گنا جرمانہ لاؤ ہو گیا جائے گا۔

اگر کوئی شخص تھیمار لیکر زبردستی مذکورہ قیتوں سے ایک چوتھائی قیمت کی چیز تھیمائے، خواہ دن کو یا رات کو تو اس پر اتنا ہی جرمانہ عائد ہو گا جتنا کہ اوپر لکھا ہے۔

ذمہ دار افسر، سپرنٹنڈنٹ یا محل کا داروغہ بغیر اجازت کوئی مر لگائے یا حکم نامہ جاری کرے تو اس کو (باترتیب) انتہائی، درمیانی اور پہلی سزا دی جائے یا موت کی سزا ہو۔ اسکے علاوہ بھی کوئی سزا دی جا سکتی ہے جو کہ جرم کی سُکنی سے مطابقت رکھتی ہو۔

اگر کوئی بچ مقدمے کے دوران فریقین میں سے کسی کو دھمکائے، آنکھیں دکھائے، باہر

نکال دے یا زبردستی خاموش کر دے تو اس کو پہلے درجے کی سزا دی جانی چاہیے۔ اگر وہ دونوں فریقوں میں سے کسی کو بدنام کرے یا گالیاں دے تو سزا دی کر دی جانی چاہیے۔ اگر وہ پوچھنے کی بات نہ پوچھتے اور غیر مقصودی سوال کرے، سکھائے پڑھائے یا یاد دلائے اور جو خود پوچھتے اسے خارج کر دے تو اسے درمیانے درجے کی سزا دی جانی چاہیے۔ اگر منصف مقدمے کے ضروری کوائف نہ پوچھتے اور غیر اہم کوائف کی بابت استفارات کرے، اپنے فرض کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کرے، بدینتی سے کارروائی ملتوي کرے اور دیر کی وجہ سے فریقین کو تحکم کر کے اجلاس سے باہر جانے پر مجبور کرے علاوہ ازیں ایسے بیان لینے سے انکار یا عذر اور ثال مثول کرے جن پر مقدمے کے فیصلے کا انحصار ہے، گواہوں کو شہر دے، ان کی مدد کرے یا فیصلہ ہوئے کے بعد کسی مقدمے کو دوبارہ شروع کرے تو اسے انتہائی سزا دی جانی چاہیے۔

عدالت کا مشی اگر فریقین میں سے کسی کا بیان نہ لکھے، لکھے کو بدل دے، برے بیان کو نظر انداز کرے یا تشغیل بخش بیان کو ناحق بدل دے یا ناقابل فرم بنا دے تو اسے پہلی سزا یا پھر اس کے جرم سے مطابقت رکھنے والی سزا دی جانی چاہیے۔ کوئی کمثری یا بیج سونے کے سکے میں غیر منصفانہ جرمانہ عائد کرے تو اس پر جرمانے کی رقم سے دو گنی رقم کا جرمانہ لاگو کیا جائے یا وابحی جرمانے سے زیادہ جتنی رقم کا جرمانہ کیا گیا ہو اس کا آئندہ گناہ۔

اگر کوئی منصف یا کمثری ناروا طور پر جسمانی سزا دے تو اس کی پاداش میں اسے بھی وہی سزا دی جائے یا اس رقم سے دو گنی رقم کا جرمانہ جو اس طرح کی زیادتی پر بطور جرمان عائد ہوتی ہے اگر کوئی منصف صحیح رقم کو غلط اور غلط کو صحیح بنائے تو اس پر اس رقم سے آئندہ گناہ زائد جرمانہ لاگو ہونا چاہیے۔ کوئی افسر اگر مجرموں کو حرast میں سے نکل جائے دے یا اس میں معاون ہو یا قیدیوں کو ان کے جائز کاموں سے روکے جیسے کہ کھانا، پینا، سونا، بیٹھنا یا حوانج ضروری سے فارغ ہونا تو اس پر کم از کم تین پن اور اس سے زائد بھی جرمانہ لاگو ہو گا۔

اگر کوئی افسر کسی قرضاً کو حرast میں سے فرار ہونے دے تو نہ صرف اسے درمیانے درجے کی سزا کا مستحق گردانا جائے بلکہ وہ قرض خواہ کو اس کے قرضے کی رقم بھی

اگر کوئی قیدی کو جیل سے بھگائے یا اس کے فرار ہونے میں اس کی مدد کرے تو اسے اس جرم کی پاداش میں موت کی سزا دی جانی چاہیے۔ اس کے علاوہ اس کی تمام جائیداد بھی ضبط کی جانی چاہیے۔

اگر جیل کا داروغہ کسی کو سبب بتائے بغیر جیل میں بند کرے تو اس پر 24 پن جرمانہ لاگو ہوگا۔ کسی کو بلاوجہ جسمانی تشدد کا نشانہ بتائے تو 48 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ کسی قیدی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجیے یا کسی قیدی کو کھانے اور پانی سے محروم کرے تو اسے 96 پن جرمانہ ادا کرنے کی سزا دی جائے۔ اگر وہ کسی قیدی کو ناجائز طور پر بخک کرے یا رشوٹ لے تو درمیانے درجے کی سزا کا مستحق ہوگا۔ اگر وہ کسی قیدی کو جان سے مار ڈالے تو ایک ہزار پن جرمانہ ادا کرے گا۔ کوئی قیدی یا ملازم عورت کی عصمت پامال کرے تو اسے پسلے درجے کی سزا دی جائے۔ کسی چور کی بیوی یا ویاپی مرض سے مر جانے والے کی بیوی کے ساتھ زنا کے مرتكب کو دوسرے درجے کی سزا دی جائے۔ اگر جیل میں کوئی کسی آریہ عورت کی بے حرمتی کرے گا تو انتہائی سخت سزا کا مستحق گردانا جائے گا۔

اگر کوئی مجرم قیدی اسی قید خانے میں بند کسی آریہ عورت کے ساتھ زنا کرے گا تو اسے اسی جگہ موت کی سزا دی جائے گی۔ اگر کوئی افسر کسی ایسی عورت کی بے حرمتی کرے جو رات کو بے وقت گھومتی ہوئی پکڑی گئی ہو تو اس کو بھی وہیں موت کے گھاث اتار دیا جائے۔ اگر یہی جرم کسی غلام عورت کے ساتھ کیا جائے تو مجرم کو پسلے درجے کی سزا دی جائے۔

جیل توڑے بغیر کسی قیدی کو فرار کروانے والے افسر کو درمیانے درجے کی سزا ملے گی۔ کوئی افسر اگر کسی قیدی کو جیل توڑ کر فرار ہو جانے والے تو وہ موت کی سزا کا حقدار ہوگا۔ جو الیکار قیدی کو فرار کروائے گا اسے بھی موت کی سزا ملے گی اور اس کی تمام جائیداد ضبط کر لی جائے گی۔ اس طرح راجہ مناسب سزا میں مقرر کر کے اپنے ملازمین کے کردار و اعمال کی تحقیقات کرے گا اور پھر معابر اور قابل افسروں کے ذریعے شروع اور رسایت میں اپنی رعایا کے کردار کا بھی مشاہدہ کرے گا۔

جسمانی اعضاء کاٹنے کی سزا میں یا متبادل جرمانے

پہلی بار اگر سرکاری ملازم کوئی ایسا جرم کریں جیسے کہ مقدس یا تراویں کی بے حرمتی یا جیب تراشی وغیرہ تو ان کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کاٹ ڈالی جائے گی یا پھر وہ 54 پن جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ اگر دوسرا بار ایسا کریں گے تو ان کا عضو تناسل قطع کر دیا جائے گا یا پھر اس سزا سے بچنے کے لیے انہیں ایک سو پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ تیسرا بار یہی جرم کرنے کی پاداش میں ان کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ یا 400 پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ چوتھی بار اسی نوعیت کے جرم کا ارتکاب کرنے کی صورت میں مجرم کو موت کی سزا دی جائے گی۔

54 پن مالیت سے کم کا مرغ، نیولہ، بلی، کتا یا سور چرانے یا مار ڈالنے والے کی ناک کی نوک کاٹ دی جائے گی یا اسے 54 پن جرمانہ دینا ہوگا۔ اگر یہ جانور چند الوں یا جنگلی قبائل کے ہوں تو اس سے آوھا جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

کوئی شخص جنگلی جانور موشی، پرندہ، ہاتھی، شیر، مچھلی یا کوئی اور جانور جو جال، باڑے یا گڑھے میں بند رکھا گیا ہو، چرانے گا تو وہ اس جانور کی قیمت کے برابر جرمانہ ادا کرے گا اور جانور بھی واپس کرنے کا پابند ہوگا۔

جنگل میں سے جانور یا خام مال چوری کرنے پر سو پن جرمانہ دینا پڑے گا جبکہ شفاظخانے سے خوبصورت چیزوں، پرندوں یا خوبصورت جانوروں کو چرانے والا 200 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

کوئی بڑی چیز جیسے زرعی اوزار وغیرہ چرانے پر 200 پن جرمانہ مجرم کو ادا کرنا ہوگا البتہ کوئی چھوٹی چیز، جو کسی کار سیکر، مویقار یا سادھو کی ملکیت ہو چرانے والا 100 پن جرمانہ ادا کرے گا۔

قلعے میں بلا اجازت سرگ نکال کر یا نقب لگا کر داخل ہونے والے کو موت کی سزا یا دو سو پن جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

کوئی شخص اگر کشی، چھوٹا چوپا یا ٹھیند وغیرہ چ رائے تو اس کی ایک ناگ کاٹ دی جائے۔ اس سزا سے بچنے کے لیے اسے 300 پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

اگر کوئی جواری صحیح پانے کی جگہ جو ایک کامنی (47) کامن ہے جعلی پانے لگائے، جوئے میں استعمال ہونے والی کوئی اور چیز بدل دے یا ہاتھ کی صفائی سے بے ایمانی کرنے کا مرکب ہو تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے یا اس سے 400 پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

اگر کوئی شخص کسی چور یا زنا کار کی مدد کرے تو اس کے اور زنا پر بخوبی رضا مند ہونے والی عورت کے ناک اور کان کاٹ دیئے جائیں یا دونوں سے پانچ پانچ سو پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ البتہ وہ چور یا زنا کرنے والا اس سے دگنا جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

اگر کوئی مردے کامال بیچے، مرد غلام یا لوہنڈی کو بھگا کر لے جائے یا بڑے جانوروں کی چوری کرے تو اس کی دونوں ناگیں قطع کر دی جائیں یا اس پر 600 پن جرمانہ عائد کیا جائے۔

اپنی ذات سے بڑی ذات کے آدمی یا گرو کے ہاتھ پاؤں کی طرف حقارت سے حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھنے والے یا شاہی سواری کے گھوڑے، ہاتھی یا گاڑی پر چڑھنے والے کی ایک ناگ کاٹنے یا اس سے 700 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔

راجہ کے خلاف سازش کرنے والے، کسی کی دونوں آنکھیں پھوڑنے والے، دیول کی اشیاء کے چور اور شودر ہو کر خود کو برہمن کھلانے والے کی دونوں آنکھیں نکال لی جائیں یا اس سے 800 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔

اگر کوئی راجہ کا شاہی حکم نامہ لکھتے ہوئے کوئی بات چھوڑ جائے، کسی چور یا زانی کو چھڑوا دے، زیورات سے بھی ہوئی لڑکی یا لوہنڈی کو بھگا کر لے جائے اور دھوکے یا زی کا کام کرے یا پھر اگر کوئی سزا ہوا گوشت بیچے تو اس کی دونوں ناگیں کاٹ دی جائیں یا 900 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔

انسانی گوشت فروخت کرنے والے کو موت کی سزا دی جانی چاہیے۔

اگر کوئی آدمی دیوتاؤں یا جانوروں کی مورتی چرائے، لوگوں کو اغوا کرنے اور زمینوں، مکانوں، سونے، اشہروں، جواہرات یا فصلوں پر غاصبانہ قبضہ کرے تو اس کا سر قلم کر دیا جائے یا انتہائی جرمانہ وصول کیا جائے۔

جرم کی نوعیت، اس کے سبب اور سلیمانی، پیش رفتہ حالات، موجودہ صورتحال، لوگوں کی سماجی حیثیت اور جائے واردات وغیرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور مجرموں کے درمیان یہ امتیاز نظر انداز کرتے ہوئے کہ وہ خواص سے ہیں یا عوام سے کمتر کو چاہیے کہ غور و فکر کر کے فیصلہ دے اور پسلے یا دوسرے درجے کی یا انتہائی سزاویں جرم کی سلیمانی کو دیکھتے ہوئے تجویز کرے۔

شد و کے ساتھ یا اس کے بغیر موت کی سزا

بایہی لڑائی میں اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو جان سے مار ڈالے تو اسے انتہت ناک سزا دی جائے۔ اگر کسی لڑائی میں زخمی ہونے والا انہی زخمیوں سے لڑائی کے سات دن کے اندر مر جائے تو جس شخص نے زخم لگائے ہوں گے اسے فوراً "موت کی سزا" دی جائے گی۔ اگر مرنے والا 15 دن کے اندر مرے تو قاتل کو انتہائی سزا دی جائے گی۔ اگر مضروب ایک بیٹے کے اندر مرے تو ملزم 500 پن جرمانہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مقتول کے ورثاء کو معقول خون بہا بھی دینے کا پابند ہو گا۔

کوئی شخص اگر کسی دوسرے آدمی کو ہتھیار سے زخمی کرے گا تو انتہائی درجے کا جرمانہ ادا کرنے گا۔ اگر نشے میں ایسا کرے گا تو اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ اگر زخمی فوراً ہی مرجائے تو مارنے والے کو بھی موت کی سزا دی جائے گی۔

اگر کوئی ناقابل برواشت جبری مشقت، دوا یا مار پیٹ کے ذریعے کسی عورت کا حمل گرا دے تو اسے اسی ترتیب سے پہلے درجے کی، درمیانی اور انتہائی سزا میں دی جا سکیں گی۔

جو لوگ اکثر رہنیوں کے پاس جایا کرتے ہوں، جو لوگ شدید ضرب لگا کر کسی مرد یا عورت کو قتل کر دیں، جو جھوٹی پامیں پھیلا کر دیں، جو دوسروں کو ناواجہ سزا میں دیتے ہوں، دوسروں کو بدناام کرتے ہوں، مسافروں کا راستہ روکیں اور ان پر حملہ کریں، ڈاکہ ڈالیں یا نقہ لگائیں اور جو لوگ شاہی ہاتھی، گھوڑے یا سواری کو چڑائیں یا نقصان پہنچائیں انہیں موت کی سزا چھانی کی صورت میں دی جائے۔ اگر کوئی ان تمام (مندرجہ بالا) مجرموں کی لاش کو پھوکے یا اٹھا کر لے جائے تو اسے انتہائی درجے کی سزا کا حقدار سمجھا جائے گا۔

جو کوئی قاتلوں، چوروں، کوکھانا، کپڑا یا آگ فراہم کرے یا اطلاعات دے، یا ان کے

کسی منصوبے میں مددگار ہو تو اسے انتہائی درجے کی سزا دی جائے۔ اگر وہ ناواقفیت کی بنا پر یہ عمل کرے تو اسے وارنک دی جائے۔ قاتمou اور ڈاکوؤں کے بیٹے اور یویاں اگر ان کے جرم میں شریک ہوں تو انہیں بھی کپڑ لیا جائے ورنہ کچھ نہ کما جائے۔ اگر کوئی فوج دیسات یا قلعوں میں بے چینی پھیلائے، قبائلوں یا دشمنوں کو راجہ کے خلاف اکسائے، راجہ کے حرم میں زبردستی داخل ہو جائے یا راجہ کے خلاف بغاوت کا اعلان کرے تو اسکو سر سے پاؤں تک زندہ ہی جلا دیا جائے۔ اگر کوئی برہمن ایسا کرے تو اسے غرق کر دیا جائے۔ اگر کوئی اپنے ماں پاپ، بیٹے، بھائی، راہنمایا کسی ریاضت کرنے والے کو مارے تو اس کے سر اور کھال کو جلا دیا جائے۔ اگر کوئی انہی میں سے کسی کی توہین کا مرٹکب ہو تو اس کی زبان ہی قطع کر دی جائے۔ اگر کوئی ان میں سے کسی کے کسی عضو پر کاٹے تو کاشے والے کا بھی وہی عضو کاٹ دیا جائے۔ اگر کوئی ناحق کسی کا مویشیوں کا مگد (کم از کم دس رسول پر مشتمل) چالے جائے یا کسی کو ناحق وحشی پن کا مظاہرہ کرتا ہوا قتل کر ڈالے تو اس حرم کے مرٹکب کی گروں اڑا دی جائے۔

پانی کے ذخیرے کا بند توڑنے کے جرم میں ملوث مجرم کو اسی جگہ پانی میں ڈبو کر ہلاک کر دیا جائے۔ اگر حوض وغیرہ کو توڑنے تو اس پر انتہائی جرمانہ لائے کیا جائے۔ اگر توڑا جانے والا حوض زیر استعمال نہیں تھا تو توڑنے والے کو دوسرے درجے کا جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ کوئی مرد کسی عورت کو یا کوئی عورت کسی دوسرے کو زہر دے کر ہلاک کرے تو قاتل کو ڈبو کر مارا جائے۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند یا اولاد یا گرو کو مار ڈالے، کسی کی الملاک کو آگ لگادے، کسی آدمی کو زہر دے یا اس کے جسم کے کسی حصے کو کاٹ ڈالے تو اسے بیلوں کے پاؤں تلے کچلو کر ہلاک کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں یہ نہ دیکھا جائے کہ عورت خاملہ ہے یا نہیں ہے۔

جو شخص عمارتی لکڑی، ہاتھیوں کے جنگل، مکانوں، چراغاں ہوں، کھیتوں اور کھلیانوں کو آگ لگانے کا مرٹکب ہو گا اسے آگ میں جلا دیا جائے گا۔

اگر کوئی برہمن کے بادرچی خانہ کو ٹاپاک کرے، راجہ سے گستاخی کرے، راجہ کے راز فاش کرے اور اس کے خلاف سازش کرے تو اس کی زبان کاٹ دینی چاہیے۔

سپاہی کے علاوہ اگر کوئی شخص ہتھیار یا زرہ چوری کرے گا تو اسے تیوں سے چھلنی کر

دیا جائے گا۔ اگر کوئی سپاہی یہ حرکت کرے تو اسے انتہائی درجے کا جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ اگر ایک مرد دوسرے مرد کو نامرد بتائے گا تو ایسا کہنے والے کا عضو تسلیم کاٹ دیا جائے گا۔ جو شخص کسی کی زبان یا ہاتھ کاٹے گا تو اس کی انگلیاں کاٹ دی جائیں گی۔ مندرجہ بالا پر اذیت سزا میں عظیم آچاریوں (48) کے شاستروں میں لکھی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی تلقین ہے کہ جس شخص نے صرف جرم کیا ہے اور ظلم آج تک نہیں کیا اسے بلا اذیت سزا موت دی جانی چاہیے۔

باب: 12

لڑکیوں کے ساتھ جنسی اختلاط

ہم پلہ ذات کی کسی لڑکی کے ساتھ جنسی فعل کرنے والے کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں یا اس سے چار سو پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ اگر اس فعل کے نتیجہ میں نابالغ لڑکی مر جائے تو مجرم کو سزاۓ موت دی جائے۔ جو نوجوان لڑکی کے ساتھ اس نوعیت کے جرم کا ارتکاب کرے اس کی پیچ کی انگلی کاٹ دی جائے یا اس پر 200 پن جرمانہ عائد کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ لڑکی کے باپ کو معقول زر تلافی دینے کا بھی مجرم پابند ہو گا۔ کوئی آدی کسی عورت کے ساتھ اس کی مرضی کے خلاف جنسی فعل نہیں کرے گا۔ جو کسی کنواری لڑکی کے ساتھ اس کی مرضی سے ایسا کرے وہ 54 پن جرمانہ دینے کا پابند ہو گا۔ اور لڑکی اس سے آدھا جرمانہ ادا کرے گی۔ کوئی شخص اگر کسی اور مرد کی جگہ جو لڑکی کو استری دھن ادا کر چکا ہو، جعلہازی سے ملے تو اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے یا چار سو پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ اس صورت میں مجرم استری دھن دینے کا بھی پابند ہو گا۔

ایسا شخص جو کسی کنواری لڑکی سے رابطہ رکھے جسے سات بار ماہواری آچکی ہو اور پھر بھی اس کی شادی نہ ہوئی ہو اگرچہ وہ اس کے ساتھ منسوب ہو چکی ہو تو اس صورت میں وہ یا تو مجرم ہو گا یا لڑکی کے باپ کو تلافی کی رقم ادا کرے گا۔ کیونکہ لڑکی کا والد اس پر اپنے اختیار سے محروم ہو گیا اور سات بار کی ماہواری بے نتیجہ رہی۔

یہ بھی جرام میں شمار نہیں ہو گا کہ کوئی شخص اپنی ہی ذات کی کسی ایسی لڑکی کے ساتھ جسمانی تعلق رکھے جس کی پہلی ماہواری کو تین برس گزر چکے ہوں اور وہ ابھی تک شادی نہ کر سکی ہو۔ نہ یہ جرم ہے کہ کوئی شخص کسی دوسری ذات کی لڑکی سے جنسی تعلقات

استوار کرے جس کی پہلی ماہواری کو تین برس گزر چکے ہوں، اس کی شادی نہ ہوئی ہو اور نہ اس کے پاس کوئی زیور ہو کیونکہ ایسی صورت میں ماں باپ کا ماں لیتا چوری تصور کیا جائے گا۔

اگر کوئی شخص کسی لڑکی کو حاصل کرنے کے لیے کسی اور کا حوالہ دے اور بعد میں لڑکی کسی دوسرے شخص کے حوالے کر دے تو وہ 200 پن جرمانہ ادا کرے گا۔

کوئی مرد کسی عورت سے اس کی مرضی کے خلاف جنسی مlap نہیں کر سکے گا۔

اگر کوئی ایک لڑکی دکھا کر بعد کو شادی کسی دوسری لڑکی سے طے کر دے جو کہ اسی ذات کی ہو جس سے پہلی لڑکی کا تعلق تھا تو مجرم 100 پن جرمانہ ادا کرے گا اور اگر دوسری لڑکی پہلی لڑکی سے پنجی ذات کی ہو تو مجرم 200 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔

ایسی لڑکی پر جو بدلتے میں آتی ہوئی ہو 54 پن جرمانہ اور مجرم اس کے شوہر کو شادی کا خرچ ادا کرنے کے علاوہ چڑھاوا بھی واپس کرے گا، اگر کوئی ایک پار اقرار کرنے کے بعد بھی لڑکی کا بیباہ کرنے سے انکار کر دے تو اس پر مذکورہ رقم سے دو گنا جرمانہ عائد ہو گا۔ بیباہ کے وقت اگر کوئی دوسری لڑکی کو پیش کرے جس کا خون الگ ہو یا اس لڑکی میں وہ خوبیاں بتائے جو اس میں موجود نہ ہوں تو وہ بھی اخراجات ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دی ہوئی رقم لوٹانے کا پابند ہو گا۔

کوئی عورت اگر اپنی مرضی سے کسی مرد سے ملے تو وہ راجہ کی لوعذی بن جائے گی۔ کسی لڑکی سے گاؤں کے باہر زبردستی جنسی مlap کرتا اور ان یا توں کی یا بات غلط افواہوں کو پھیلانا عام جرمانوں سے دو گنا زیادہ جرمانے کا مستوجب ہو گا۔ زبردستی لڑکی اٹھانے والے کو 200 پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ اگر لڑکی کے پاس زیور بھی ہو تو مجرم کو انتہائی درجے کی سزا دی جائی چاہیے۔ اخواء میں اگر ایک سے زیادہ آدمی شریک ہوں تو سب پر اتنا ہی جرمان لاگو ہو گا۔

رعنی کی بیٹی سے ملنے والے شخص کو 54 پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا اور اس کے علاوہ اس کی ماں کو اس کی روزانہ آمدی سے 16 گنا زیادہ رقم جرمانے کے طور پر ادا کرنے کا بھی پابند ہو گا۔

کوئی شخص اگر اپنے غلام کی بیٹی یا لوعذی کی آبرو ریزی کا ارتکاب کرے تو اس پر 24

پن جرمانہ لاگو ہوگا اور اس کو زیور اور شلک کی رقم الگ ادا کرنا پڑے گی۔ قرضداری کے سلسلے میں بطور غلام آئی عورت سے جنسی فعل کرنے والے کو بارہ پن جرمانہ دینا ہوگا۔ اس کے علاوہ عورت کو کھانا اور کپڑے بھی مجرم کو ہی دینا پڑیں گے۔ اس حوالے سے مدد گاروں کو بھی اتنا ہی جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

باہر گئے شخص کا کوئی رشتہ دار یا غلام اس کی آوارہ یہوی کو اپنی حفاظت میں رکھ سکتا ہے۔ اس کی حفاظت میں رہ کرو شہر کی واپسی کی منتظر رہے۔ اگر خاوند واپس آکر معاف کر دے تو اس عورت اور اس کے محافظ دونوں کو کسی قسم کی سزا نہیں دی جائے گی۔ لیکن اگر شوہرنہ مانے تو عورت کے کان اور ناک کاٹ دیجئے جائیں گے اور مرد کو زانی قرار دے کر موت کے گھاث اتار دیا جائے گا۔

اگر کسی نے زانی پر جان بوجھ کر چوری کا الزام عائد کیا ہو تو الزام لگانے والے کو 500 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

سوٹا بطور رشوت لیکر اگر کوئی زنا کو چھپائے تو سونے کی قیمت سے آٹھ گنا زیادہ مالیت کا جرمانہ ہوگا۔ دست بدست لایا، انغو، جسم کے نشانات، قرائی پر ماہرین کی آراء اور واردات سے تعلق رکھنے والی عورتوں کے بیانات سے زنا کا پڑھنے پڑے گا۔

جنسی مlap کی خواہشند عورت اپنی ہی ذات کے کسی مرد سے طے تو اس پر بارہ پن جرمانہ ہوگا۔ اگر دوسری عورت اس کی مدد کرے تو اس کو چوبیں پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ اگر کوئی عورت کسی کنوواری لڑکی کو اس کی مرضی کے خلاف کسی مرد سے ملوائے تو مجرمہ کو 100 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا اور لڑکی کو سلالی کی معقول رقم بھی ادا کرنے کی پابند ہوگی۔

کوئی مرد کسی عورت کو دشمنوں کے چنگل سے چھڑا لائے یا جنگل، سیالاب، درندوں اور سیالاب کی ید حالی سے بچا کر پناہ دے تو پناہ دینے یا بچانے کے دوران دو طرفہ اقرار پر وہ اس سے باطنیان صحبت کر سکتا ہے۔ وہ عورت اگر اپنی ذات کی ہو، بچوں والی ہو یا جنسی مlap سے رغبت نہ رکھتی ہو تو اسے چھوڑ دے اور مناسب معاف وصول کرے۔

ڈاکوؤں سے چھڑا لی ہوئی، سیالاب، قحط اور آسمانی آفتوں سے بچائی ہوئی، گمشدہ یا جنگل میں مردہ سمجھ کر چھوڑ دی گئی عورتوں سے رضامندی سے مباشرت کی جا سکتی ہے۔ لیکن جو عورتیں شاہی حکم کے تحت نکالی گئی ہو، جنہیں ان کے رشتہ داروں نے نکالا ہو، تو اپنی

زات کی ہو یا جن کے بال بچے ہوں ان کو جنسی صحبت یا نقد اجرت کے بدالے میں بھی نہیں
بچایا جائے گا۔

باب: 13

نالنصافی کا جرمانہ

کوئی بہمن کو اگر منوعہ چیز کھانے پر مجبور کرے تو اسے انتہائی درجے کی سزا دی جائے، اگر کوئی کھتری کو ایسا کرنے پر مجبور کرے تو اسے درمیانے درجے کی سزا کا مستوجب کھما جائے۔ ویش کو مجبور کرنے والے مجرم کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ اور اگر کوئی شودر کو ایسی چیز کھانے پر مجبور کرے جس کی اسے ممانعت ہے تو مجرم سے 54 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔

جو شخص کوئی منوعہ شے اپنی رغبت اور مرضی سے کھائے وہ ذات سے باہر کر دیا جائے۔

دن کے وقت اگر کوئی کسی کے گھر میں زبردستی گھے تو پہلے درجے کی سزا کا حقدار ہوگا۔ اگر رات کو داخل ہو تو درمیانے درجے کی سزا دی جائے۔ کوئی ہتھیار لیکر رات کو یا دن کو کسی کے گھر میں گھے تو اس کو انتہائی سخت سزا دی جائے۔ اگر کوئی فقیر، پھیری والا، پاگل یا ہمسایہ پناہ لینے کی غرض سے گھر میں داخل ہو جائیں تو کوئی سزا نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ خاص طور پر داخلے کی ممانعت نہ کی گئی ہو۔

رات کے وقت اگر کوئی اپنے گھر کی چھت پر چڑھے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے اور اگر کسی دوسرے کی چھت پر چڑھے تو چڑھنے والا درمیانے درجے کی سزا کا حقدار ہوگا۔ جو گاؤں کی سرحدوں کو پامال کریں، کھیت یا باغ کی حفاظتی دیوار کو ڈھائیں ان کو متوسط درجہ کی سزا دی جائے۔ جو تاجر بستی میں آئیں اپنے مال کا نزخ بتا کر کسی جگہ نہ سحر جائیں۔ اگر ان کے مال کی رات کو چوری ہو جائے تو گاؤں کا سردار اس کے نقصان کو پورا کرے۔ اگر مال دو بستیوں کے درمیان گم ہو تو گذریوں کا مختظم اس نقصان کی تلافی کرے۔ اگر اس علاقے میں گھاس کے میدان نہ ہوں تو اس چوری شدہ مال کی تلافی چوروں کو

پکڑنے والا افسر کرے گا۔ اگر چوری کسی ایسی جگہ ہو جماں پر ایسے حفاظتی انتظامات موجود نہ ہوں تو پھر اردو گرد کے گاؤں والے تلافی کریں۔

ذلت مکان، ناقص سواری، غیر محفوظ ہتھیار یا ایسا کتوں جس کی حفاظتی منڈیر نہ ہو، کسی کی جان کے خیال کا باعث ہیں تو یہ جارحانہ اقدام مقصود ہو گا۔

درخت کو کاث دینا، کسی درندے کی رسی کھول دینا، بغیر سدھائے ہوئے جانور کو استعمال کرنا، گاڑیوں پر یا ہاتھیوں پر مشی، لٹکر، ڈنڈے یا تیر پھینکنا، یا رتھوں اور ہاتھیوں کے سامنے ہاتھ ہلانا بھی اس کے ذیل میں آتا ہے۔

اگر کوئی گاڑی چلانے والا کسی راہ چلتے کو کہہ کر جاؤ تو اس کو وہ کامارنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔

کسی کو کسی کے ہاتھی سے نقصان پہنچے، جسے اس نے خود ہی چھیڑا ہو تو ایک درون کم ایک "کبھی" شراب، غلہ، پھولوں کے بار، عطر اور علاوہ ازیں ہاتھی کے دانت کا صاف کرنے والا کپڑا بھی ہاتھی کو پیش کیا جائے، کیونکہ ہاتھی سے مرنے والے کو وہی نیکیاں ملتی ہیں جو گھوڑے کی قربانی دینے سے ملتی ہیں۔ اس نذر کو "پاؤں دھونا" کہتے ہیں۔ کوئی بے خر راہ چلنے والا ہاتھی کے نیچے کچلا جائے تو مہاوت کو انتہا درجے کی سزا ملے گی۔ اگر کوئی اپنے پالتو، سینک یا دانت والے جانور سے کسی شخص کو نہ بچائے تو اسے پلے درجے کی سزا ملے گی۔ اگر وہ چینخ چلانے اور مدد کے لیے پکارنے کے باوجود اس آدمی کو نہ بچائے تو سزا دو گنا ہو گی۔ اگر کوئی آدمی دو لڑتے ہوئے جانوروں کو نہ چھڑائے اور ان دونوں میں سے کوئی مارا جائے تو مرنے والے جانور کی قیمت اسے ادا کرنا پڑے گی۔ علاوہ ازیں جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔ کوئی کسی ایسے جانور پر، جس کو کسی دیوتا کی بھیت چڑھانے کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہو، سواری کرے یا نیل یا بچھیا پر سوار ہو تو اس پر پانچ سو پن برمانہ ہو گا۔ اگر کوئی ان کے دور پھوڑ آئے تو انتہائی سزا کا مستوجب ہو گا۔ کوئی ایسے جانوروں کو بھگا دے جس سے دودھ یا اون حاصل کیا جا سکتا ہو یا سواری یا بربواری کے کام آئکے ہوں تو وہ نہ صرف ان کو واپس لائے گا بلکہ ان کی قیمت کے مساوی جرمانہ بھی ادا کرے گا۔ یہی سزا کم قیمت والے جانوروں کو ہنگانے پر بھی ہو گی بجز اس کے کہ وہ جانور دیوی دیوتاؤں کی عبادت کے سلسلے میں نہ لے جائے گئے ہوں۔ وہ جانور جس کی تکمیل نکل گئی ہو یا اچھی طرح سدھانہ

ہو کسی شخص کو نقصان پہنچائے یا جب کوئی جانور بد ملت ہو کر آرہا ہو اور کوئی شخص اس کی زد میں آجائے یا اس گاڑی کو جس میں وہ جتا ہوا ہو پیچھے کی طرف دھکلیے جس سے کسی کو چوت آجائے یا افراطی میں انسانوں یا جانوروں کے بجوم میں داخل ہو جائے اور گھبراہٹ میں کوئی نقصان پہنچائے تو اس جانور کے مالک کو جرمانہ نہیں کیا جائے گا۔ لیکن مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ کوئی نقصان پہنچے تو محلہ صدر سزا میں واجب ہوں گی۔ اگر کوئی جانور ضائع ہو جائے تو اس کی قیمت بھی ادا کرنا ہوگی۔ اگر گاڑی یا ان نابالغ ہو تو گاڑی میں سوار اس نقصان کی تلافی کرے گا اگر مالک خود موجود نہ ہو تو گاڑی پر جو بیٹھا ہو وہ، وگرنہ گاڑی چلانے والا جو بالغ ہو۔ ایسی گاڑیاں جن کو پچھے چلاتے پھرتے ہوں، یا جن پر کوئی سوار نہ بیٹھا ہو وہ بادشاہ کے قبضہ میں چلی جائیں گی۔ اگر کوئی کسی کے خلاف جادو وغیرہ کرے تو جس بات کے لیے کیا گیا ہو گا وہی اس کے ساتھ کی جائے گی۔ خاوند اپنی بیوی کی ناراضی ختم کرنے کے لیے یا کوئی اپنی معشوقہ کا پیار حاصل کرنے کے لیے یا بیوی اپنے خاوند کی توجہ اور محبت حاصل کرنے کے لیے جادو نوٹہ کرے تو یہ جرم نہیں لیکن اگر کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے جادو کیا جائے تو پھر یہ جرم ہے اور اس کے مرتكب کو درمیانے درج کی سزا دی جائے گی۔ اگر کوئی اپنی چچی، ممانی، گرو کی بیوی، بسو، بیٹی یا بیٹن کے خلاف بری نیت سے جادو کرائے تو اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر مار دیا جائے اور وہ عورت جو اس قسم کے اقدام کو قبول کرے اس کو بھی وہی سزا دی جائے۔ کوئی حکمرانی کسی برہمن عورت کو تنہا پاکر اس کے ساتھ زنا کرے تو اس کو انتہائی درجہ کی سزا ملنی چاہیے۔ اگر کوئی ولیش ایسا کرتا ہے تو اس کی ساری جائیداد ضبط کر لی جائے اور کوئی شودر ایسا کرے تو اسے چٹائیوں میں پیٹ کر زندہ نذر آتش کر دیا جائے۔ اگر کوئی بادشاہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرے تو اس کو سکنے میں بند کر کے جلا دیا جائے۔ کوئی گھٹیا ذات عورت کے ساتھ زنا کرے تو اس کی پیشانی کو داغ کر ملک بدر کر دیا جائے یا اس ذات میں شامل کر دیا جائے جس ذات کی عورت کے ساتھ وہ بد فعلی کا مرتكب ہوا ہو۔ کوئی گھٹیا ذات کا آدمی کسی گھٹیا ذات عورت کے ساتھ بد فعلی کرے تو اسے مار دیا جائے اور عورت کے ناک اور کان کاٹ دیئے جائیں۔

کسی دیوالی کے ساتھ برائی کرنے والے پر چوٹیں پن جرمانہ اور جو راہیہ برضا و رغبت ایسا کرنے والے اس پر بھی اتنا ہی جرمانہ عائد ہو گا۔ اگر کوئی کسی رینڈی کے ساتھ

زبردستی کرے تو بارہ پن جرمانہ ہو گا۔ اگر بہت سے آدمی مل کر کسی عوبت کے ساتھ بد فعلی کریں تو ہر ایک پر چوبیس پن جرمانہ ہو گا۔

کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ غیر فطری فعل کرے تو پہلے درجہ کی سزا کا مستحق ہو گا۔ کوئی حیوانوں کے ساتھ بد فعلی کرے تو اس پر بارہ پن جرمانہ اور دیوی کی مورتی کے ساتھ ایسا کرے تو چوبیس پن جرمانہ۔ کوئی بادشاہ کسی بے گناہ پر ناجائز جرمانہ عائد کرے تو اس سے تمیں گنا زیادہ رقم پہلے ورون دیوتا کے نام پر پانی میں ڈبو کی جائی۔ پھر نکال کر برہمنوں میں تقسیم کر دی جائے۔ یوں بادشاہ کے سر سے جر کی مصیبت ٹھیں جائے گی۔ کیونکہ ورون خطاکار بادشاہوں کا گمراہ ہے۔

www.KitaboSunnat.com

پانچواں حصہ
آداب و قواعد دربار

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

خفیہ سزا میں دینا

سماج دشمن عناصر کو شروں اور رسائل سے صاف کرنے کے بارے میں پہلے ذکر ہو
چکا ہے اب بادشاہ اور مملکت کے خلاف سازشوں کا بیان ہو گا۔

وہ سردار جو بادشاہ کی ملازمت میں ہونے کے باوجود اس سے دشمنی رکھتے ہوں یا اس
کے دشمنوں کے حمایتی ہوں۔ ان کی جاسوسی وہ کرے گا جو بادشاہ کا خیرخواہ ہو۔ جیسے کہ پہلے
بیان ہو چکا ہے کہ وہ جاسوس جو نفاق پیدا کرنے کا ماہر ہو، کارروائی کرے گا جیسا کہ ”دشمن
گاؤں پر حملے“ میں بیان ہو چکا ہے۔

بادشاہ ان درباریوں کے خلاف خفیہ تعریزی کارروائی کرے جن کے ساتھ علامیہ نہیں
ناممکن ہو۔ کوئی جاسوس یا فوجی وزیر کو لائچ دے کر بادشاہ کے پاس لے جائے۔ بادشاہ اس کو
اس کے بھائی کے اعزازات اور جائیداد دینے کا عمدہ کرے۔ اور اس کے ذریعے اس کے
بھائی کو مردا دے۔ جب وہ اپنے بھائی کو ہتھیار کے ذریعے یا زہر دے کر مار دے تو اس کو
اسی جگہ قتل کے جرم میں مردا دیا جائے۔ اسی قسم کی کارروائی کسی یا فوجی پارسو (برہمن کا بیٹا
شودر عورت کے پیٹ سے) یا ملازمہ کے یا فوجی بیٹے کے خلاف بھی کی جا سکتی ہے۔

یا بد طینت وزیر کے بھائی کو اس کے خلاف کسی جاسوس کے ذریعے اکسیلا جائے کہ وہ
اس کی جائیداد میں سے اپنا حصہ مانگے جب مطالبہ کرنے والا بھائی اس وزیر کے دروازے
پر رات کو کہیں اور لیٹا ہو تو ایک تیز طرار جاسوس اسے مار ڈالے اور شور مچا دے کہ
ہائے ہائے وراشت میں حصہ مانگنے پر بھائی کو قتل کر دیا۔“ اس طرح مظلوم کا ساتھ دینے
کے بھانے بادشاہ دوسرے بھائی کو بھی مُحکمانے لگا دے۔

یا کوئی جاسوس یا فوجی وزیر کے سامنے اس کے بھائی کو جو حصہ مانگ رہا ہے، قتل کر دینے
کی دھمکی دے، پھر وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو اوپر بیان ہوا ہے۔ یعنی جب حصہ مانگنے

والا بھائی رات کے وقت دروازے پر لیٹا ہو۔ ایسی ہی کارروائی ان جھوٹے جھکڑوں کے پیچھے بھی ہوگی۔ جب کسی باغی وزیر کے گھر میں باپ پر بھوکے ساتھ یا بھائی پر بھاؤج کے ساتھ تجاوز تعلقات کا الزام ہو۔

کوئی جاسوس باغی وزیر کے مذب سے بیٹے سے چالپوی کے ساتھ کے کہ تم بادشاہ کے بیٹے ہو اور تم کو یہاں دشمنوں کے خوف سے رکھا گیا ہے۔ بادشاہ خفیہ طور پر اس لڑکے کی عزت افزائی بھی کرے اور کے کہ اگرچہ تم اب بوان ہو گئے ہو لیکن میں وزیر کے خوف سے تمہاری ولی عمدی کا اعلان نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد جاسوس اس کو اکسائے کہ وہ وزیر کو قتل کر دے۔ جب یہ کام ہو چکے تو لڑکے کو بھی باپ کے قلق کے جرم میں مردا جائے۔ کوئی درویش باغی وزیر کی بیگم کو قوت باد بڑھانے کی دوائیں دے اور پھر دوائی کی جگہ شوہر کو زہر دلوادے۔

یہ طریقے کامیاب نہ ہوں تو بادشاہ باغی وزیر کو ناکافی تعداد کے ساتھ کسی صم م پر روان کرے۔ مثلاً ”کسی وحشی قبیلے یا بستی کی بغاوت کو دبانے یا دیران علاقے میں سرحدوں کا گران مقرر کرے یا غیر ملک سے بادشاہ کے لیے خراج لے کر آنے والے قافلے کی حفاظت کے لیے بھیجے۔ پھر دن یا رات کے وقت چالاک جاسوس ڈاکوؤں کے بھیس میں وزیر کو مار ڈالیں اسی طرح یہ تاثر دیا جائے کہ وزیر لڑائی میں کام آئیا۔ کسی دشمن کے خلاف حملہ کے وقت یا شکار کے دوران، بادشاہ باغی وزیر کو طلب کرے۔ اسے بادشاہ کے پاس لے جاتے وقت اس کے ساتھ چالاک جاسوس اپنی تلاشی دیں اور ان سے ہتھیار برآمد ہوں، پوچھنے پر وہ محافظوں سے کہیں کہ وہ باغی وزیر کے ساتھ سازش میں شریک تھے۔ اس بات کو عوام میں مشور کر دیا جائے اور محافظ وزیر کو مار ڈالیں۔ اس کے بعد جاسوسوں کی جگہ دوسرے لوگوں کو بھائی دے دی جائے۔

بیرون شر تفریح کے موقع پر بادشاہ باغی وزیر کو اپنی قیام گاہ کے نزدیک رہنے کا شرف بخشنے۔ کوئی آوارہ ملک کے لباس میں اس وزیر کے پاس پکڑی جائے اور پھر اوپر بیان کردہ طریقے سے کارروائی کی جائے۔

کوئی اچار، چنی بنا نے والا یا طوائی باغی وزیر کے ہاں سے خوشنام کر کے کچھ اچار اور مٹھائی مانگے اور کے کہ ”حیثیتًا آپ ہی بادشاہی کے لاائق ہیں۔“ ان دونوں چیزوں کو ملا کر

اور نصف پیالی پانی میں زہر حل کر کے انہیں شر کے باہر بادشاہ کے کھانے میں شامل کر دیا جائے۔ اس بات کا عوام میں اعلان کر کے وزیر اور اس کے باورچی کو زہر کھلانے کے جرم میں مروا دیا جائے۔

اگر باغی وزیر کو جادو وغیرہ سے شفعت ہو تو جاسوس مہرجادو گر بن کر اس کو یقین دلائے کہ کسی خوبصورت شے کو ظاہر کر کے جیسے ایک برتن میں بند گھر مجھے، 'کچھوا یا کیکڑا'، وہ اپنا مقصود حاصل کر سکتا ہے۔ جب وہ اس سفلی عمل میں محو ہو تو جاسوس اس کو زہر دے کر یا لوہے کے ڈنڈے مار کر موت کے گھاث اتار دے اور ظاہریہ کرے کہ اس نے اسی خطرناک عمل سے اپنی موت کو خود بلا یا ہے۔

کوئی جاسوس طبیب کے روپ میں وزیر سے ملے اور اس کو ڈرائے کہ وہ کسی ملک بیماری میں جلتا ہو سکتا ہے اور پھر طریقے سے اسے دوائی میں زہر دے دے۔

منحائی، اچار، مریہ بنانے والے کے روپ میں بھی جاسوس اسے زہر دے کر مار سکتے ہیں۔ یا غیانہ روئے رکھنے والے لوگوں سے خفیہ طور پر چھکارا حاصل کرنے کے یہ طریقے ہیں۔ بادشاہ اور ملک دونوں کے خلاف سازش کرنے والوں کے لیے درج ذیل مذایر اختیار کی جائیں۔

جب کسی باغی شخص سے چھکارا حاصل کرنا ہو تو کوئی دوسرا باغی ناقافی نفری کے ساتھ تیز طراز جاسوس کی معیت میں کسی ممپ پر بھیجا جائے کہ جاؤ فلاں قلعہ میں داخل ہو جاؤ۔ وہاں فوج بھرتی کرو۔ لگان وصول کرو، یا کسی درباری سے اس کا سوتا چھین لو، کوئی قلعہ تعمیر کرو، باغ لگاؤ، شاہراہ بناو، نئی بستی بساو، کان کھودو، ہاتھیوں کے جنگل یا قیچی کار آمد لکڑی کے جنگل کی حفاظت کرو اور جو لوگ مزاحم ہوں یا معاونت نہ کریں ان کو گرفتار کرو، پھر دوسرے گروہ کو کما جائے گا کہ وہ پسلے کے کام میں رکاوٹ پیدا کرے۔ جب دونوں میں لڑائی ہو تو چالاک جاسوس ایک باغی کو قتل کر دیں جبکہ دوسروں کو اسی جرم میں سزا دے دی جائے۔

اگر کسی وقت زمینوں کی حد کے متعلق جھگڑا پیدا ہو یا کھیت کو نقصان پہنچے یا موئیش کے متعلق جھگڑا ہو یا جلوس یا کھیل تماشے کے دوران بھگڑو پہنچے تو چالاک جاسوس اسلحہ پیش کر پکاریں کہ جو کوئی فلاں کے ساتھ لڑے اس کا انعام یہی ہوتا ہے۔ اور اس جرم

پر دوسروں کو سزا دی جائے۔

جب دو باغی یا ہم جھگڑا کریں تو جاسوس پچکے سے ان کے کھیتوں اور مکانوں کو آگ لگا دیں۔ ان کے اعزہ و اقرباء اور جانوروں پر ہتھیاروں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوں اور کسیں کہ انہوں نے ایسا فرقہ ٹالنی کے کرنے پر کیا ہے۔ جبکہ اس جرم کی پاداش میں دوسروں کو گرفتار کر لیا جائے۔

جاسوس باغی فریقوں کو ایک دوسرے کی دعوت کرنے کی تجویز دیں۔ اس دعوت میں ایک فرقہ کو زہر دلوادیا جائے جبکہ دوسرے کو اس جرم کی سزا میں دھر لیا جائے۔ کوئی کتنی کسی امیر کو یہ کہے کہ فلاں امیر کی یہوی، بیٹی یا بھو تجھ پر فریفتہ ہے۔ اسے الہ بنا کر کچھ زیور اس کی جانب سے اس عورت کے لیے لے جائے اور اسے دوسرے امیر کو دکھا کر کے کہ پہلا اپنی جوانی کے زور پر اس کی یہوی، بیٹی یا بھو پر ذورے ڈال رہا ہے۔ پھر جب دونوں امیروں کے درمیان رات کے وقت جھکڑا ہو تو وہی کارروائی عمل میں لائی جائے جیسا کہ اوپر بیان کی گئی ہے۔ کسی ایسے باغی فرقہ سے جسے بادشاہ کی باغی فوج نے مغلوب کر لیا ہو، شہزادہ یا فوج کا جرمنل پسلے تو تلافت و مہربانی سے پیش آئے پھر اس سے لڑائی کر لے۔ پھر دوسرے لوگ جو اسی طرح مغلوب کیے گئے ہوں پسلے فرقہ کے خلاف ناکافی فوج کے ساتھ روانہ کیے جائیں۔ جاسوس اس کے ساتھ جائیں۔ اس طرح باغی لوگوں سے نہنے کے طریقے ایک جیسے ہی ہیں۔ جن باغیوں کو ختم کیا جائے ان کے بیٹوں میں اگر کوئی پرشانی نہ پائی جائے تو انہیں ان کے بادپوں کی جائیدادیں بخش دی جائیں۔ اسی طرح یہ ممکن ہے کہ تمام ملک، بادشاہ اور اس کے بیٹے پتوں کے ساتھ وفاداروں کے قشہ و فساد سے محفوظ رہے۔ برداشت اور برداری کے ساتھ اور پیش آمدہ خطرات سے محفوظ و مطمئن ہو کر بادشاہ اپنی رعیت اور غیروں میں سے جو دشمن کے حامی ہوں انہیں خفیہ طور پر کیفر کردار تک پہنچا سکتا ہے۔

باب: 2

خزانہ بھرنے کے مختلف طریقے

جس بادشاہ کو مالی مشکلات درپیش ہوں اور دولت کی ضرورت ہو۔ وہ ان علاقوں سے رقم جمع کر سکتا ہے؛ جہاں فصل کا داروددار بارش پر ہو اور پیداوار اچھی ہو۔ وہ غلہ کا ایک چوتھائی یا ایک تھائی ان کی حیثیت کے مطابق طلب کر سکتا ہے۔ مگر ایسے لوگوں سے نہیں جن کا گزر بسر ادنیٰ درجے کی زمین پر ہو، نہ ان لوگوں سے جو قلعہ جات کی تعمیر، باغ لگانے، شاہراہیں بنانے، غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے، کان کئی، لکڑی یا باختیوں کی خاطر محفوظ جگلکات لگانے کا کام کرتے ہوں۔ نہ ان لوگوں سے جو سرحدوں پر رہتے ہوں اور نہ ان سے جو مغلیں ہوں بلکہ ایسے لوگوں کی جو بخیر زمینوں کو آباد کریں، غلہ اور مویشیوں سے امداد کرنی چاہیے۔ فصل میں سے بیچ اور گزارے کے لیے غلہ نکال کر جو بیچے وہ اس کا ایک چوتھائی سونے سے خرید سکتا ہے۔ اگر یہ وسائل مکھنی نہ ہوں تو محصل اعلیٰ کے اہلکار کسانوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ موسم گرم کی فصلیں اگائیں۔ ان سے کہا جائے کہ جو کسان ایسا نہیں کریں گے ان پر دو گنا جرمانہ لگایا جائے گا۔ بادشاہ کے کارندے بیجاں کے وقت بیچ بوئیں۔ جب فصل تیار ہو جائے تو وہ سبزیوں اور دوسری پیداوار کا ایک حصہ طلب کر سکتے ہیں۔ وہ ان دافوں کو نہ چنیں جو کھیتوں میں پڑے رہ جائیں۔ تاکہ وہ غلہ دیوتاؤں کو نذر چڑھانے، گایوں کو کھلانے، فقراء اور گاؤں کی خدمت کرنے والوں کے کام آئے۔

جو کسان اپنا غلہ چھپائے وہ اس سے آخر گنا جرمانہ کا سزاوار ہو گا اور جو کسی دوسرے کے کھیت سے غلہ چوری کرے وہ بچاں گنا جرمانہ ادا کرے گا۔ چرانے والا اگر پاہر کا ہو تو اسے جان سے مار دیا جائے۔

وہ کسانوں سے غلہ کا چوتھا حصہ اور جنگلی پیداوار کا چھٹا حصہ مانگ سکتے ہیں۔ نیز اس قسم کی اشیاء جیسے کہ کپاس، صندل، پھل پھول، موم، ریشے، درختوں کی چھال، سن، ہیزم،

پانس، تازہ یا خشک گوشت (کا آٹھواں حصہ)۔ ہاتھی دانت اور جانوروں کی کھالوں کا نصف لے سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو سزا میں دبجائیں، جو بلا اجازت ان اشیاء کا کاروبار کریں۔ سونے، چاندی، ہیروں، ٹکوں، موٹیوں، اسپوں اور فیلوں کی تجارت کرنے والے پچاس کرا دیں گے۔ سوت، پارچہ جات، تابنا، پتیل، جست، صندل، دواوں اور شراب کے تاجر چالیس کرا، غل، عریقات بینچے والے اور چھٹے گاڑیاں فروخت کرنے والے 30 کرا، شیشہ اور کاخ فروش نیز اعلیٰ دستکار میں کرا ادا کریں گے۔ عام دستکار نیز داشتائیں رکھنے اور قبہ خانے چلانے والے دس کرا تک ادا کریں گے۔ ایندھن، پانس، پتھر، مٹی کے برتن، بخنے چاول اور سبزیاں بینچے والے پانچ کرا دیں گے۔ کلاکار اور طوانیں اپنی آمدن کا پچاس فیصد دیں گے۔

شاروں کی ساری جائیداد ضبط کرنی جائے اور ان کا کوئی جرم معاف نہ کیا جائے کیونکہ یہ لوگ فریب کار ہوتے ہیں اور ظاہراً بڑے ایمان دار بنتے ہیں۔ یہاں تک تھا یہ پاریوں سے وصولیوں کا ذکر۔

مرغ یاں اور سور پالنے والے پچاس فیصد آمدن حکومت کو دیں گے۔ بھیڑ بکریاں پالنے والے چھٹا حصہ، گائیں، گدھے، چھر اور اوتھ پالنے والے دسوائیں حصہ ادا کریں گے۔ یہاں تک گلہ یانوں سے وصولی کا ذکر تھا۔

یہ مطالبات صرف ایک بار کیے جائیں گے۔ دوسری بار نہیں۔ اگر ان مطالبات سے خزانے کی کمی پوری نہ ہو تو محصل اعلیٰ شریوں اور دیساٹیوں سے کسی ضروری کارروائی کے بھانے چندہ وصول کرے گا۔ اعتماد میں لیے گئے لوگ عوام کے سامنے بھاری چندہ دیں۔ چھر ان کی مثال دے کر دوسرے لوگوں سے مانگا جائے۔ جاسوس عام لوگوں کے بھیں میں ان لوگوں پر طمعہ نہیں ہو کافی مقدار میں چندہ نہ دیں۔ امیروں سے خاص طور پر لاما جائے کہ وہ اپنی دولت میں سے زیادہ سے زیادہ چندہ دیں۔ جو رضا مندی سے اور نیک کام جان کر پادشاہ کو اپنی دولت پیش کریں۔ دربار میں ان کا رتبہ برعحایا جائے اور ان کو دولت کے بدلتے، پگڑی اور رقوم پیش کی جائیں۔ ادھرمیوں کی پوچھی نیز مندوں کے خزانے جاسوس، ساحر بن کر اڑا لے جائیں۔ اسی طرح مرے ہوئے لوگوں کی دولت یا ان آدمیوں کی جن کا گھر جل گیا ہو۔ البتہ وہ بہمنیوں کے کام نہ آتی ہو۔

مندروں کا مختلف تمام مندروں کی آئندی ایک جگہ جمع کرائے۔ اور اسے بحفاظت بادشاہ کے خزانہ میں جمع کرادے۔ کسی علاقے میں کسی دیوتا کا بت کھرا کر کے، قربان گاہ بنو کے، کوئی آشرم کھول کر یا کسی بد شگونی کے ازالے کی خاطر میلہ منعقد کرنے کے بجائے، بادشاہ رقم اکٹھی کر سکتا ہے۔

بادشاہ کے باغ کے بجے کے متعلق، جس پر بے موسم پھل پھول لگے ہوں، یہ افواہ اڑائی جائے کہ یہ دیوتا کا مجرہ ہے۔ یا لوگوں میں اس طرح خوف و ہراس پیدا کیا جائے کہ فلاں درخت پر بھوت کا بسرا ہے۔ اس درخت پر ایک آدمی چھپ چھپ کر مختلف آوازیں نکالتا رہے۔ اور بادشاہ کے کارنڈے مہنت بن کر روپیہ بھورتے رہیں۔ یا کسی کنویں میں کئی سروں والے ناگ کو دکھا کر لوگوں سے پیسے لیے جائیں یا کسی مندر کے کسی کوئی میں سانپ کو بند کر کے اسے دواوں کی مدد سے قابو میں کرنے کے بعد لوگوں سے پیسے جمع کیے جائیں۔ جو لوگ تھی مزاج ہوں ان پر ایسا پانی چھڑکا جائے یا پینے کو دیا جائے جس میں بے ہوش کرنے والی دوا ملی ہو اور کہا جائے کہ یہ دیوتاؤں کا عذاب ہے یا کسی ادھری کو سانپ سے کنوا کر رہلا کے لیے چند جمع کیا جائے۔

بادشاہ کا ایجنسٹ کسی کاروباری کے ساتھ مل کر کاروبار کرے جب اچھی خاصی دولت جمع ہو جائے تو خود کو ڈالکوؤں سے لٹ جانے دے۔ یہی طریقے بادشاہ کے صراف اور جو ہری بھی اختیار کر سکتے ہیں۔

یوں میں، نیک عورتوں کے بھیں میں امیروں کو متوجہ کریں اور جب وہ ان کے گھر جائیں تو پکڑ لیے جائیں اور ان کی ساری جائیداد ضبط کری جائے۔ جب کوئی جھکڑا دو باغیوں کے درمیان شروع ہو تو ان میں سے ایک کو مردا دیا جائے اور دسرے کی املاک اسی جرم میں ضبط کری جائیں۔

جب کوئی ذات باہر کیا ہوا آدمی کسی رئیس زادے سے رشتہ داری کا دعویٰ کر کے جائیداد میں حصہ طلب کرے یا اپنی امانت یا قرضہ جو اسے دیا تھا واپس مانگئے، ذات باہر کا آدمی کسی عیش پسند آدمی کا غلام بن کر اس کی یہوی، بیٹھی یا بھوک لوئڑی ہونے کا طعنہ دے یا اپنی یہوی بتائے۔ پھر رات کو جب وہ اس امیر کے گھر کے باہر سو رہا ہو تو خفیہ کارنڈہ اس کو قتل کر دیں اس کا الزام امیر آدمی پر رکھ کر اس کی اور اسکے حامیوں کی ساری جائیداد ضبط

کریں جائے۔

یا کوئی خفیہ کارندے باغی امیروں میں سے کسی کو یقین دلائے کر وہ جادو کے زور پر دولت حاصل کر سکتا ہے یا عورت کو مطیع کر سکتا ہے یا دشمن کو تباہ کر سکتا ہے یا زندگی کا عرصہ بڑھا سکتا ہے یا زندگہ اولاد دلا سکتا ہے۔ اگر وہ باغی امیر راضی ہو جائے تو وہ جاسوس قبرستان کے پاس دیوتا کو گوشت، شراب اور خوبیوں کا خوب چڑھاوا چڑھائے۔ پرستش کے بعد قبرستان میں کسی بچے یا بوریہ کی قبر میں سے پلے سے چھپائی ہوئی رقم نکال لائے اور کسے کہ چڑھاوا کم تھا اس لیے رقم کم نہیں، اسے کے کہ وہ اس رقم سے منزد نذر کا سامان خرید کر کل پھر آئے۔ پھر اس آدمی کو سامان کی خریداری کرتے ہوئے گرفتار کر لیا جائے۔

ایک خفیہ ایجنت خود کو بچے کی ماں ظاہر کر کے فریاد کرے کہ اس کے بچے کو جادو کی خاطر قتل کر دیا گیا ہے۔ جب وہ مختلف آدمی رات کو جادو کے کام میں مشغول ہو یا جنگل میں قریانی کی رسم ادا کر رہا ہو یا باغ میں تفریح میں مشغول ہو تو تیز طرار کارندے اسے قتل کر دیں اور لاش کسی ادھری کی لے جائیں۔

یا کوئی خفیہ کارندہ کسی مخالف کا نوکر بن کر اپنی تنخواہ میں کھوٹے سکے ملا لے گا اور کہے کہ یہ مجھے تنخواہ میں ملے ہیں۔ اس طرح اس آدمی کو گرفتار کرنے کا ہواز بن جائے گا۔ یا کوئی جاسوس اس مخالف کے گھر نثار کے روپ میں جائے اور وہاں ایسے اوزار رکھ کر آئے جو سکے ڈھالنے کے کام آتے ہیں۔

یا کوئی جاسوس طبیب کے بھیں میں کسی بھلے چکنے مخالف کو ڈراٹے کہ وہ سخت پیار ہے (دوا دینے کے بھانے اسے زہر دے دے)

یا کوئی جاسوس جو مخالف امیر کے ہاں ملازم ہو، اس کے گھر میں تاج پوشی کا سامان اور دشمن یادشاہ کے خطوط پکڑے۔ یہ کارروائیاں صرف با غایبان اطوار رکھنے والے اور بد طینت افراد کے خلاف ہوں گی دوسروں کے خلاف ہرگز نہیں۔

اس طرح درخت سے پہل اپنے خاص وقت پر توڑے جاتے ہیں اسی طرح مالیہ بھی اپنے وقت پر وصول ہی جائے گا۔ نہ ہی پہل اور نہ ہی مالیہ بے وقت وصول کیا جا سکتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جزا ہی ختم ہو جائے اور الٹی خرابی پیدا ہو۔

ریاستی ملازمین کے عوضانے

سرکاری قلعہ جات اور ملکی ضروریات کے مطابق ملازمین کو بھرتی کیا جائے اور مالیہ کا حصہ ان کے ننان و نفقة کے لیے مقرر ہونا چاہیے۔ پادشاہ ائمہ دینیاوی سولیات فراہم کرے تاکہ وہ زیادہ جوش و جذبہ سے کام کریں۔ ایسا کوئی اقدام نہیں ہوتا چاہیے جس سے نہ بہ یا ملک کو کوئی نقصان پہنچے۔

قریبیاں کرنے والا پچاری، گرو، منتری پر وہت، پہ سالاز، ولی عمد، ہر ایک کو 48 ہزار پن سالانہ ملیں گے۔ یہ رقم ان کو خوش اور مطمئن رکھنے کے لیے کافی ہوگی۔ دریان، حرم کا داروغہ، کمائڈر، محصل اور تو شہ خانے کا داروغہ، ان کو چھٹیں ہزار پن کی کس سالانہ ملیں گے۔ اس رقم پر وہ مستعدی سے مصروف کار ہوں گے۔ شہزادے کی دایہ، پولیس کا سرراہ، شرکا حاکم، عدالتوں اور تجارت کے گران، کارخانوں کا گران، وزیروں کی کونسل کے ارکان، مخلوقوں کے حاکم، سرحدوں کے گران، پادراہ ہزار پن حاصل کریں گے۔ اس تختواہ پر وہ پادشاہ کے فرمانبردار اور پشت پناہ بنے رہیں گے۔

پیداہ فوج کا کمائڈر، سواروں، رتحوں اور ہاتھیوں کے افسر، قبیتی لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگلات کے گران، رتحہ بان، فوجی طبیب، گھوڑوں کو سدھانیوالے، تجارت اور جانوروں کی نسل کشی کرنے والا دو دو ہزار پن حاصل کریں گے۔

جو تیسی، (49) ٹکون بتانے والا، ستارہ شناس، پران خوان، قصہ گو، مح خوان، پچاری کے معماں اور مختلف شعبوں کے گران ایک ایک ہزار پن سالانہ۔ تربیت یافتہ فوجی سپاہی، محاسب، مشی 500 پن، مو سیمار 250 پن، ان میں سے نفیری بجانے والے کو دگنا دیا جائے گا، کارگیر اور بڑھی 120 پن سالانہ۔ چوبایہ اور دوپایہ

جانداروں کی پرورش کرنے والے، مختلف کاموں پر مقرر ملازمین شاہی خدمت گار، شاہی محافظ، اور بیگار پکڑنے والے سائھ پن تجوہ وصول کریں گے۔

بادشاہ کا معزز مصاحب، معاون، ساحر، کان کن اور ہر طرح کے شاگرد پیش لوگ، استاد اور عالم حسب لیاقت اعزازی حاصل کریں گے جو 500 سے 1000 پن تک ہو سکتا ہے۔

درمیانی رفتار سے جانے والے پیغام رسال کو فی یوجن (فاسطے کی مقدار) 10 پن میے جائیں گے۔ دس یوجن سے 100 یوجن تک سفر کرنے والے کو دو گنا۔

جو کوئی راجہ سویا (ایک قسم کی قربانی) اور دوسری قربانیوں پر بادشاہ کی نمائندگی کرے گا اس کو دوسرے برابر کی الہیت رکھنے والوں کی نسبت تین گنا دیا جائے گا بادشاہ کے رخچ بان کو ایک ہزار پن۔

جاسوس جیسا کہ دھوکے باز، خبر سان، عام گھپلے آدمی تاجر اور ٹسوی ایک ہزار پن۔ گاؤں کے عام ہشمند، فساوی، زہر دینے والے اور فقیری کو 500 پن، جاسوسوں کو کام پر لگانے والوں کو 250 پن یا ان کے کام کے مطابق سو یا ہزار افراد پر مشتمل گروہ کے نگران اپنے زیر نگرانی کام کرنے والوں کی معاش، محتاج، تقریر، چالہ وغیرہ کے ذمہ دار ہوں گے۔ شاہی عمارات، قلعہ جات اور اضلاع کے محافظوں کا تابارہ نہیں کیا جائے گا۔

فرض کی ادائیگی کے دوران مرنے والے ملازمین کے بیٹے، بیوی کو وظیفہ دیا جائے گا۔ اس کے چھوٹے بچوں اور بوڑھے ماں باپ پر بھی بادشاہ کو چاہیے کہ نگاہ کرم رکھے۔ موت، بیماری یا پیدائش پر بھی بادشاہ کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی مدد کرے۔ اگر خزانے میں رقم نہ ہو تو بادشاہ جنگلات کی پیدائش میں سے مویشی یا زمین بھی عطا کر سکتا ہے۔ اگر وہ غیر آباد زمین کو بسانا چاہے تو ملازموں کو صرف روپیہ فراہم کرے اور سب گاؤں کے معاملات کو سنوارنا چاہے تو کسی ملازم کو گاؤں نہ دے۔

اس طرح بادشاہ اپنے ملازمین کی پرورش کرے گا۔ ان کی قابلیت اور محنت کے مطابق ان کے محاوضوں میں اضافہ بھی کرتا رہے گا۔ سائھ پن تجوہ کے بدلتے ایک آڑھک (غلہ کی مقدار) بھی دیا جا سکتا ہے۔

پیدل سپا ہیوں، گھوڑوں اور ہاتھیوں کو ضروری تربیت روزانہ علی الصبح دی جائے گی۔

لیکن سند می دنوں (50) میں نہیں۔ اس دوران راجہ خود موجود رہے۔ ہتھیار اور زرہ وغیرہ اسی وقت شاہی اسلحہ خانے میں جمع کیے جائیں۔ جب ان پر شاہی مرگلگ پچل ہو۔ مسلح افراد اجازت نامہ کے بغیر ادھر پھرتے نظر نہیں آنے چاہئیں۔
اگر ہتھیار گم یا ضائع ہو جائے تو نگران دُگنی قیمت ادا کرے۔ ضائع ہونے والے ہتھیاروں کا ریکارڈ رکھا جائے۔

سرحدوں کے محافظ قافلہ والوں کے ہتھیار رکوالیں گے۔ بجز اس کے کہ ان کے پاس ہتھیاروں سیست سفر کرنے کا اجازت نامہ ہو۔

جب بادشاہ کسی فوجی مہم پر جائے تو فوج کو الٹ کر دیا جائے۔ ان موقع پر جاسوس تاجریوں کے روپ میں مختلف فوجی اہمیت کے مقامات پر ہر قسم کا تجارتی سامان دُگنی مقدار میں میا کریں گے۔ جس کی قیمت بعد میں وضع کی جاتی رہے گی۔ اس طرح سرکاری مال کی نکایت بھی ہو سکے گی اور ادا کی جانے والی تنخواہ کا بدل بھی مل جائے گا۔

اگر آمدن اور خرچ میں توازن ہو تو بادشاہ کو کبھی مالی مشکلات پیش نہیں آتیں۔ یہ بیان تھا، تنخواہوں اور حدود معاش کے مختلف طریقوں کا۔

جاسوس طوانقوں، کارگروں، ارباب عیش اور عمر رسیدہ فوجی افسروں اور فوجیوں کے کروار پر نظر رکھیں۔

باب: 4

درباریوں کے آداب و قواعد

تجربہ کار، گرم و سرد زمانہ چشیدہ شخص اپنے کسی دوست کی وساحت سے بادشاہ کی نوازشات و عنایات کا امیدوار ہو سکتا ہے۔ جو خوش اطوار ہو اور تمام شاہانہ خصوصیات کا حامل، وہ کسی بھی بادشاہ کی توجہ کا طالب ہو سکتا ہے؛ یا اس شرط کہ یوں سچے کہ اس کو کسی سربراہت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس بادشاہ کو جو نیک صلاح کو قبول کرنے والا ہے اور خوش مزاج ہے (ایک اچھے مصاحب کی ضرورت ہوتی ہے) وہ ایسے بادشاہ کی مصاحبت تو کر سکتا ہے جو شاہانہ خصوصیات کا حامل نہ ہو، لیکن کسی بدکدار بادشاہ کا مصاحب ہرگز نہ بنے، کیونکہ جو بادشاہ بھی مزاج کا اچھا اور نیک کردار نہ ہو وہ فنِ جہاں بانی سے تنفس ہونے اور فطرتًا "برے اطوار میں جلتا ہونے کے باعث اپنے اقتدار کو قائم نہیں رکھ سکتا چاہے اس کے پاس لوازم شاہی کی افراط ہی کیوں نہ ہو۔

پسندیدہ عادات کے حامل بادشاہ کا قرب حاصل کرنے کے بعد وہ اسے علم و دانائی میا کرے۔ اگر بادشاہ نے اس کی رائے رو نہ کی تو وہ مستحکم ہو گا۔ اگر کسی حالیہ یا آئندہ منصوبے کی بابت مشورہ طلب کیا جائے جس پر بست نیازہ سوچ بچار کی ضرورت ہو تو وہ وزراء وغیرہ کی مخالفت کی پروا کیے بغیر آزادانہ اپنی رائے کا اظہار کرے جو صداقت اور کفایت کے اصولوں پر مبنی ہو، اگر اس سے سوال کیے جائیں تو وہ نہ ہب اور کفایت کو مد نظر رکھ کر یوں گویا ہو:

"چونکہ برے لوگوں کے گروہ کو ختم کرنے میں در نہیں کملنے چاہیے، آپ کو برائی کے خلاف طاقت استعمال کرنا ہوگی۔ ان کو خواہ بڑی مضبوط پشت پناہی کیوں نہ حاصل ہو۔ میری رائے میرے کروار اور میرے رازوں کو رسوائہ کریں۔ جب آپ جان کریں بھرگا کے جانے پر کسی کو سزا دینے پر آمادہ ہوں تو میں آپ کو اشاروں کنایوں سے منع کروں گا۔"

ان شرائط کے ساتھ مصاحب پیش کیے جانے والے عمدہ کو قبول کر سکتا ہے۔ وہ بادشاہ کے پہلو میں اسکے نزدیک بیٹھے اور دوسرے مصاہبوں سے دور رہے۔ وہ مجلس کے کسی دوسرے فرد کی رائے پر تخفید نہ کرے، تاقابل یقین اور بے تبیاد بیان نہ دے، بلادجہ تقدیر نہ لگائے نہ زور سے بولے اور نہ تھوکے۔ کسی سے ہرگز سرگوشی نہ کرے۔ درباری لباس میں عوام کے روپوں نہ جائے، ہٹ دھرنی، مسخون پن سے یا منہ چھاڑ کر زر و جواہر یا ترقی کی درخواست نہ کرے۔ آنکھ نہ مارے، ہونٹ نہ چجائے، دھمکی یا جھمکی نہ دے، بادشاہ کی بات نہ کائے، طاقتور فریق سے مخالفت نہ مول لے۔ عورتوں، ان کے دلالوں، دشمن بادشاہ کے پیغام رسالوں، باغی گروہوں، فارغ کیے گئے عمدہ داروں اور شریر لوگوں سے تعلق واسطہ نہ رکھے اور نہ کسی گروہ میں شامل ہو۔ میر موقع کو گنوائے بغیر مطلب کی بات کرے، اپنے مطلب کی اس وقت بات کرے جب اس کے ہم درد لوگ موجود ہوں اور دوسروں کے مطلب کی بات مناسب وقت اور مقام پر اور وہ بھی دیانت اور مصلحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرے۔

دریافت کرنے پر بادشاہ کو وہی بات بتائے جو خونگوار ہو، ایسی نہیں جو خونگوار تو ہو مگر بھلی نہ ہو، اگر بادشاہ سننے کے لیے تیار ہو تو وہ بات بھی کرے جو اگرچہ خونگوار تو نہ ہو لیکن بھلی ہو۔

وہ چاہے خاموش رہے لیکن قابل نفریں یا توں کے بیان کرنے سے محترز رہے۔ جو بات بادشاہ کو ناپسند ہو اس سے احراز کرے۔ نامعقول لوگ بھی بڑے مراتب پر فائز ہو جاتے ہیں۔ بادشاہ کے تیور دیکھ کر اسے خوش کرنے کی خاطر غلط باتیں بھی کرتے جاتے

۔۔۔

ہنسی کی بات پر زور کا تقدیر نہ لگائے۔ دوسروں کی نہیں یا بدگوئی نہ کرے۔ اپنے ساتھ جو برائی ہو اسے بھول جائے اور ایسا متحمل اور بردار رہے جیسی کہ دھرتی۔ عقل مند آدمی اپنی حفاظت کا پسلے خواہاں ہوتا ہے۔ بادشاہ کی ملازمت اختیار کرنا آگ پلٹنے کے متراوف ہے۔ آتش جسم کے کسی حصہ یا سارے بدن کو جلا کر راکھ کر سکتی ہے۔ بادشاہ سارے خاندان اور یوں بچوں کو جہاں کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور ان کا نصیب بنا دینے کی بھی۔

باب: 5

سرکاری عہدہ داروں کا کردار

وزیر بنیتے کے بعد مصاحب کو چاہیے کہ ہر طرح کا خرچ فنی کرنے کے بعد خالص آمدن بادشاہ کو بتائے۔ تمام داخلی، خارجی، عیاں، نہاں، عام، اہم کاموں کا صحیح صحیح نقش بادشاہ کو پیش کرے۔ وہ بادشاہ کے تمام مشغلوں، ڈکار، جوا، شراب، نوشی اور جنسی تلذذ میں اس کے پیچے پیچے رہے۔ خوشامد، منت ساجت کے ذریعے اس کو بری عادات سے بچائے۔ اسی طرح دشمنوں کی سازشوں سے بھی محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔ وہ اس کی کیفیات اور دل کی بات کو تائزتا رہے۔ بادشاہ اپنے منتشر خیالات کو مجتمع کرنے، کسی نتیجے پر بخوبی کی کوشش کی سی میں اپنے چہرے اور تیوروں سے اپنی کیفیت، ایما، نشا، غصے، خوشی، غم، ارادے، خوف اور حیرانی کو ظاہر کرے گا۔ وہ دوسروں میں دانائی دیکھ کر خوشی کا اظہار کرے۔ دوسروں کی بات کو توجہ سے نہ۔ بیٹھنے کی اجازت دے، تھامی میں ملے، شک و شبہ سے گریز کرے، بات چیت میں دلچسپی لے، جتائے بغیر بعض باتوں کا خیال کرے۔ معقول بات برواشت کرے، حکم دے تو مسکرا دے، ہاتھ سے چھوئے، اچھی اور قابل تعریف باتوں کو ہنسی میں نہ اڑائے، پینہ پیچے تعریف کرے۔ مصاحب کو کھانے کے وقت یاد کرے۔ مصاحب کو کھیل میں شریک رکھے۔ مشکل وقت میں اس سے مشورہ کرے، مصاحب کے درجات بڑھائے اسے عزت کے ساتھ پیش آئے، راز کی بات بتائے، مصاحب کے درجات بڑھائے اسے انعام و اکرام سے نوازے، اس کی مشکلات کو حل کرے تو ان تمام باتوں سے اس کی خوشودی ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف ہو تو ناراضی کا اظہار ہو گا۔ ہم ان کی بھی تفاسیل بتاتے ہیں۔

مصاحب کی موجودگی میں ماتھے پر بل، اس کی بات کو توجہ سے نہ سننا، اسے بیٹھنے کو نہ کہنا، ملاقات سے گریز کرنا، اس سے بات کرتے وقت الجھ اور طرزِ گفتگو تبدیل کر لینا، اسے

نیم و آنکہ سے دیکھنا، ہونٹ چبانا، ماتھے پر پینا آجانا، سانس کا تیز ہونا، آپ ہی آپ بربادا،
بلاؤ جہ مسکراہا، کسی اور کے جسم کو چھوٹا، اچانک جھکانا یا اچکانا، کسی کو ناخن مار پیشنا، علم،
ذات یا دشمن کا خمارت سے ذکر کرنا، کسی ملتے جلتے عیب والے آدمی کی نہست کرنا، کسی
متضاور خامی رکھنے والے کی نہست کرنا، اس کے اچھے کاموں کو نظر انداز کرنا، اس کے برعے
کاموں کا تیز کر کھیڑنا، کمرے میں جو کوئی داخل ہو اس پر توجہ، بت زیادہ عطیات، غلط بیانی،
بادشاہ کے پاس آنے جانے والے لوگوں کا متغیر رویہ، حتیٰ کہ جانوروں کا رویہ بھی بدلا ہوا
محسوس ہو گا۔

کاتیاں کا کہتا ہے کہ یہ راجہ اپنے کرم کی پھوار دور دور تک پھینک رہا ہے۔

کانتک کا قول ہے "کونج دائیں سے بائیں کو اڑ گئی"

چاراں کہتا ہے کہ یہ راجہ ایک لبا سرکنڈا ہے۔ گھوٹ کھے کہتا ہے کہ یہ راجہ ٹھنڈا

کھڑا ہے۔

کنجک کہتا ہے کہ وہ پانی پھینکتے ہوئے ہاتھی کی طرح ہے۔ پشوٹا کا خیال ہے کہ اسے
رہنچ کا گھوڑا کہتا چاہیے۔ پشوٹا کا بیٹا کہتا ہے کہ انت اس وقت ہوتی ہے کہ جب اس کے
مخالف سے مصاہبت پڑھائی جائے۔

جب نوازشات اور بخششوں میں کمی آجائے تو اس وقت بادشاہ کو چھوڑ دنا چاہیے یا
بادشاہ کے مزاج اور اپنی خانیوں پر نظر کرتے ہوئے اصلاح کرنی چاہیے یا بادشاہ کے کسی
عزیز دوست کی حمایت حاصل کرنی چاہیے۔

بادشاہ کے دوست کے ساتھ رہ کر مصاہب اپنے دوستوں کے ذریعے اپنے آقا کی
خامیاں ختم کرنے کی کوشش کرے۔ اور پھر اپنے عمدہ پر واپس آجائے۔ چاہے بادشاہ زندہ
ہو یا مر چکا ہو۔

باب: 6

ریاست کا استحکام

پادشاہ کو مشکل درپیش ہو تو وزیر درج ذیل طریقوں سے اس کا حل پیش کرے۔ پادشاہ کی موت کا امکان ہو تو بست پسلے پادشاہ کے دوستوں اور وفاداروں سے مشاورت کر کے ملاقوں کو مینے دو مینے بعد ایک بار ملنے دے اور کما جائے کہ پادشاہ دیس کی مشکلات دور کرنے کے لیے یادشمن کی تباہی یا عمر کی درازی کے لیے یا بیٹھ کی پیدائش کی خاطر ریاضت میں مصروف ہے۔

مناسب موقع پر کسی کو پادشاہ کے روپ میں دور سے دکھا دیا جائے بلکہ دوست یا دشمن ملکوں سے آئے ہوئے سفیروں کو بھی دیکھ لینے دیا جائے۔ اس بناوی پادشاہ کی بجائے وزیر خود ہی اس کی جانب سے گفتگو کرے جو بالکل مناسب بات ہے اور وزیر یہ بھی ظاہر کرے کہ اسے محل کے حاجب اور داروغہ محلات کے ذریعے پادشاہ سے احکام وصول ہوتے رہتے ہیں۔ مجرموں پر عتاب اور لطف و مریانی کا ظہور بھی پالواسط ہو گا۔

خزانہ اور فوج دو مستبر او۔ ہم راز افراد کے پاس رہیں۔ ان دوتوں کو محل کے اندر سرحد پر ایک ہی مقام پر رکھ جائے۔ پادشاہ عزیزوں، شہزادوں اور شاہی خاندان کے دوسرے افراد کو مختلف النوع کاموں پر مأمور کروایا جائے۔ جیسے کہ باغی سروار کی گرفتاری ہے قلعے یا دیران علاقوں کا، ان مقرر کیا گیا تھا، باغی ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ حامیوں کا ایک مضبوط گروہ ہے۔ اسی اور مشکل میں پر یا پادشاہ کے دوستوں کے خاندان سے ملنے کے لیے بیچج دیا جائے۔

ہمسایہ پادشاہوں میں اگر کوئی حملہ کرنے پر آناء نظر آئے تو اسے کسی میلے یا کسی

شادی یا ہاتھیوں کے فکار یا گھوڑوں کی خریداری یا تجارتی سماں کی خریداری یا قطعہ زمین پر قبضہ کرنے کے لیے جو اس کو دیا گیا ہو مددو کیا جائے اور گرفتار کر لیا جائے۔ یا کوئی حیلہ بادشاہ اس کو روکے رکھ کہ جب تک کہ کوئی پاوزٹ محابدہ نہ ہو جائے یا وحشی قبائل یا اس کے مخالفوں کو بھڑکا دیا جائے، یا اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار حرast یا پناہ میں ہو تو اس کو اس ملک کے ایک حصہ کا لالجھ دے کر اس کے مقابلے پر کھڑا کر دیا جائے۔ یا وزیر دیگر سرداروں اور شزادوں کے اتفاق رائے سے ولی عہد کو تخت نشین کر دے اور اسے عوام کے سامنے لے آئے۔ یا پھر جیسا کہ تحریرات کے باب میں کہا گیا ہے ریاست کے کائنتوں کو صاف کر کے حکومت کا کاروبار چلاتا رہے۔ اگر کوئی اروگرد کا بادشاہ مائل ہے فساد نظر آئے تو وزیر اسکو دعوت دے کہ وہ آئے اور تخت پر قابض ہو جائے، اسکے آئے پر اس کو قتل کرادے یا پھر کسی اور تمدیر سے اس کو روکے رکھے۔

یا حکومت کا بوجھ آہستہ آہستہ ولی عہد کے دوش پر ڈال کر وزیر بادشاہ کی موت کا اعلان کر دے۔ اگر بادشاہ کی موت کسی دشمن ملک میں واقع ہوئی ہو تو وزیر کسی ایسے شخص کے ساتھ محابدہ طے کر کے جو خود کو مرے ہوئے بادشاہ کا مخالف ظاہر کرے، خود الگ ہو جائے یا بادشاہ کے قلعہ میں کسی ہمسایہ بادشاہ کو تخت نشین کر کے خود علیحدہ ہو جائے۔ یا ولی عہد کو تخت نشین کر کے دشمن پر حملہ آور ہو اور اگر دشمن حملہ کرے تو ایسے طریقے اختیار کرے جو خطرات کو دور کرنے کے لیے دوسرے ابواب میں جائے گئے ہیں۔ کوئی لید کتا ہے اس طرح وزیر اپنے آپ شاہی اختیارات حاصل کر لے گا۔

بھر دواج کتے ہیں کہ نہیں، جب راجہ بستر مرگ پر ہو تو وزیر شزادوں اور دوسرے سرداروں کو آپس میں لڑا دے۔ جو کوئی ریاست پر حملہ کرے اسے فساد پھیلانے اور رعایا کو ناراض کرنے کے جرم میں قتل کر دیا جائے۔ یا خفیہ طور پر شاہی خاندان کے خاص مخالفوں کو مغلوب کر کے وزیر، سلطنت پر قبضہ کر لے، کیونکہ حکومت ایسی شے ہے جس کی خاطر باپ بیٹے سے نفرت کرتا ہے اور بیٹا باپ سے۔ وزیر جو سلطنت کا اب سے اہم ستون ہے (کیوں محروم رہے) لہذا وہ اس نعمت کو جو اس کی آغوش میں اگرے کس لیے رد کرے۔ مثل مشور ہے کہ جو عورت خود محبت کا اظہار کرے اسے بھکرا دیا جائے تو محبت کے بدالے وہ انتقام پر اتر آتی ہے۔

”آس لگنے والے کو سری موقعہ ایک بار پیس ر آتا ہے۔“ مگر کوئی لیے کھتا ہے ایسا
اقدام قابل تحسین نہیں جس سے عوام بھڑک اٹھیں نہ ہی یہ کوئی مسلم قاعده کلیے ہے لہذا
وزیر کو چاہیے کہ وہ تخت پر بادشاہ کے کسی ایسے لوکے کو بخانے جو پسندیدہ خصوصیات کا
حامل ہو اگر کوئی باکروار شہزادے یا شہزادی نہ ملے تو کسی برے شہزادے یا شہزادی کو سامنے
لائے یا ملکہ اگر حاملہ ہو تو اسے اور دوسرے وزیروں سے کہ کہ ”فیصلہ اب تم کرو“ اس
کے باپ کو دیکھو اور اپنے تیور اور خاندانی حیثیت کو۔ یہ محض ایک نشانی ہے۔ دراصل
اختیار تمہارے پاس ہے۔ اب بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ جب وہ یہ کہے گا تو دوسرے جن کو
اعتماد میں لے لیا گیا ہو گا۔ جواباً ”کہیں گے تمہاری رہنمائی و قیادت کے سامنے اور کون
دعوی کر سکتا ہے کہ وہ رعایا کی چاروں جاتیوں کی حفاظت کر سکتا ہے۔ اس پر دوسرے وزیر
بھی یقیناً تائید کریں گے۔ چنانچہ وہ کسی شہزادے یا شہزادی یا حاملہ ملکہ کو تخت پر بخاک
انہیں عوام اور دوست و دشمن ممالک کے سامنے لے آئے گا۔ وہ وزیروں اور فوجی حکام
کی تنخواہوں میں اضافہ کرے گا اور یقین دلانے گا کہ یہ (لڑکا) بڑا ہو کر اس میں مزید اضافہ
کرے گا۔ وہ اسی طرح کی تسلیاں قلعہ داروں اور اخلاع کے حاکموں کو بھی دے گا اور
دوست یا دشمن ممالک کے افسروں کو بھی۔ پھر وہ شہزادے کی تعلیم اور تربیت کا انتظام
کرے گا۔

یا وہ شہزادی کے بیٹے کو جو اسی ذات کے کسی آدمی سے ہو تخت نشین کرے۔
بادشاہ کے نمائندے کے طور پر اسی خاندان کے کسی کمزور مگر خوبرو فرد کو رکھے گا کہ ماں کا
دل برانہ ہو اور اس کے دل میں وسو سے اور وہم نہ پیدا ہوں۔ وہ اس کی خاطر خواہ خاطر
مدارات کرے۔ اپنی خاطر عیاشی کے سامان حاصل نہ کرے۔ بادشاہ کے لیے البتہ نی رنگ،
گھوڑے، جواہرات، لباس، عورتیں اور محل میا کرے۔

جب وہ شہزادہ بڑا ہو جائے تو اس سے درخواست کرے اسے اس زندگی بوجھ سے
بکدوش کیا جائے (یہ دیکھنے کے لیے کہ) اگر راجہ اسے خوش نہیں تو اس کو چھوڑ دے اگر
خوش ہے تو اس کے ساتھ رہے۔ اگر وہ اس وزارت سے آکتا گیا ہو تو وہ کسی جنگل میں بھی
ریاضت کے لیے چلا جائے اور ملکہ کو پہاڑ جائے کہ شہزادے کے تحفظ پر کون لوگ مقرر
ہیں۔ اگر بادشاہ دوسرے سرداروں کے زیر اثر ہو تو وہ اس کے پسندیدہ اشخاص کے ذریعے

اس کو حکمرانی کے طریقے سمجھائے اور تاریخ اور پرانوں (51) کی مثالوں سے واضح کرے۔
ایک پختہ سیاسی کا بھیس بدلتے روزی پادشاہ کا اختہاد حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اسے
اپنے زیر اثر لائے اور مختلفوں کی سرکوبی کرے۔

www.KitaboSunnat.com

چھٹا حصہ

ریاست کے بنیادی لوازمات اور وسائل

www.KitaboSunnat.com

حکمرانی کے بنیادی عوامل

پادشاہ، وزیرِ مملکت، قلعہ، خزانہ، سپاہ، حلیف، حریف اور خود محترمی درج ذیل عوامل سے مشتمل ہوتے ہیں۔ ان میں پادشاہ کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔ اعلیٰ خاندان، خدا خونی، دلیری، بزرگوں کی رہنمائی حاصل کرنا، بھلائی، صداقت، استقلال، احسان مندی، جرات مندانہ عزائم، بیوش و جذبہ، قوت فیصلہ، تال مٹول سے احتراز، ہمسایہ ملکوں کو زیر اثر رکھنے کی صلاحیت، مضبوط قوت ارادی، قابل وزراء کا ساتھ، نظم و ضبط کی طرف رجحان، پادشاہ کی یہ خوبیاں دل کش کھلاتی ہیں۔ شخص و تجسس، تحمل و برداشت کے ساتھ ساعت، مشابہہ کی گمراہی، حاضر دماغی، غور و تفکر، صحیح توجیہ پر پہنچنا، اپنے فیصلے پر قائم رہنا، ذہنی خوبیاں کھلا میں گی۔ تصور پکارا، ذکاوتوں اور معاملے کی تہہ تک پہنچ جانا جوش اور جذبے کے چند پسلوں میں۔ عقل سليم، مضبوط یادداشت اور سریع ذہن کا حامل، محنتی، قوت مند، تمام فنون کا جانے والا، برائی سے پاک، سزا اور جزا میں، انصاف کے اصولوں پر بختنی سے عمل کرنے والا، خطروں سے بچاؤ کے لیے بروقت قدم اٹھانے والا، عاقبت اندیش، گرم لوہے پر مستعدی کے ساتھ ضرب لگانے والا، حریف سے جنگ کرنے اور معابدہ کو توڑنے کے وقت کو بچانپنے والا، مناسن و قوت کے انتظار میں معابدہ کرنے والا، فرائض اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے والا، دشمن کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کا اہل، یادوقار اور محاط انداز میں ہنسی مذاق میں حصہ لینے والا، جونہ ڈرائے نہ دھمکائے نہ غصہ بھری آنکھوں سے دیکھئے، ضد، لا الہ الا پن، علّت پسندی اور غیبت جیسی براہیوں سے پاک، بُنْ لَكُهُ، بزرگوں کی رہنمائی قبول کرنے والا، ان سب خصوصیات کو بروباری سے عبارت کرتے ہیں۔

وزیر کی خصوصیات کتاب کے آغاز، درمیان اور آخر پر بیان کی گئی ہیں۔ جس ملک کے وسطی اور کناروں کے علاقوں میں بڑے شہر ہوں، اچھی خواراک نہ صرف خود اپنے لیے

پیدا کرے بلکہ دوسروں کو بھی مصیبت کے وقت ملیا کرنے، دشمنوں کا مقابلہ کر کے، اور گزر کے بادشاہوں کو زیر اثر لائے کے، دلملی، پتھریلے، اونچے نیچے، صحرائی علاقوں والا نہ ہو، سازشیں کرنے والے لوگوں، خونخوار درندوں اور وسیع و عریض دیران علاقے جس میں نہ ہوں، اچھے مناظر والا، زرخیز مٹی، معدنوں، کار آمد لکڑی، ہاتھیوں کے جنگل اور چراگاہوں سے پر ہو، جس میں ہر مند ہوں، خفیہ راستے ہوں، موسیٰ بکھرت ہوں، پارشیں خوب ہوتی ہوں، میدانی اور آبی ذرائع آمدورفت ہوں، مختلف اقسام کی تجارتی اشیاء سے مالا مال ہو، بڑی فوج اور بھاری ٹیکسوں کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل ہو، کسان محنتی اور جفاش ہوں، مالک اور طازم سمجھدار ہوں، رعایا باوفا اور خوش اطوار ہو۔ یہ ہیں ایک اچھے ملک کی خصوصیات۔

قلعوں کی خوبیاں قابل ازیں بیان ہو چکی ہیں۔

بہترین خزانہ وہ ہے جو چاہے وراثت میں منتقل ہوا ہو، یا اپنے طور پر حاصل کیا گیا ہو، جس میں بکھرت سونا، چاندی اور مختلف رنگوں اور اقسام کے جواہر سونے کی مہریں موجود ہوں اور مصیبت کے دونوں میں طویل مدت تک ضروریات کو پورا کر سکے۔

اچھی فوج وہ ہے جس کی سپاہی پشت در پشت اسی پیشے سے مسلک چلے آرہے ہوں، ہر وقت مستعد، باوفا، جس کے جوان اپنے اہل و عیال کی یا آسانی پرورش کر سکیں۔ طویل مدت تک دور دراز کے علاقوں میں قیام کر سکیں، ہمیشہ ہر جگہ چاق و چوبید رہیں، وقت برداشت کے حامل ہوں، لڑائی کے مختلف فنون سے آرستہ ہوں اور مختلف اقسام کے ہتھیاروں کا استعمال جانتے ہوں، بادشاہ کا اچھے، بربے وقت میں ساتھ دیں، کبھی اس سے بے وقاری نہ کریں اور خالص کھتری قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔

بہترین حلیف یا دوست وہ ہے جس سے پشتیبانی دوستی ہو، مناسب بات سننے کے لیے تیار ہو، کبھی لڑائی جھکڑا نہ کرے اور وقت پر مستعدی سے بڑی سطح پر جنپی تیاریاں کر سکے۔ جو دشمن شاہی خاندان سے تعلق نہ رکھتا ہو، لاچی ہو، ناالل و وزیروں اور نافرمان رعایا میں کھرا ہوا ہو، بداطوار ہو، ہمیشہ خلاف مذہب کام کرتا ہو، گھٹیا تم کی تھیں پسندیوں میں بیٹھا ہو، جوش و جذبہ سے خالی ہو، تقدیر پر بھروسہ کرتا ہو، بغیر سوچے کچھے کام کرتا ہو، کمزور اور بے یار و مددگار ہو، مردانہ خوبیوں کا حامل نہ ہو، ہر وقت نقصان پہنچانے کے لیے تیار

رہے، اگرچہ بدترین دشمن ہے لیکن اسے با آسانی زیر کیا جا سکتا ہے۔ دشمن سے قطع نظر بیان کیے گئے چھ عوامل، اپنی اعلیٰ خصوصیات کے ساتھ بادشاہت کے اعضاء و جوارج ہیں۔ عقل مند بادشاہ کمزور عوامل کو بھی روپہ قوت کر سکتا ہے، مگر نااہل بادشاہ اچھے اور پھلنے پھولتے عوامل کو بھی برپا کر سکتا ہے۔

لہذا بداطوار و بدکروار بادشاہ چاہے وہ شاہ شاہان کیوں نہ ہو یا تو اپنی ہی رعایا کے ہاتھوں تباہ ہو جائے گا یا اپنے دشمن کے ہاتھوں۔

البتہ ایک عقل مند اور دانش مند حکمران جو سیاسی حکمت عملی سے بہرہ مند ہو خواہ وہ چھوٹی سی ریاست کا مالک ہو، اپنے لاکن ارکان ریاست کی مدد سے ساری دنیا پر قابض ہو سکتا ہے اور کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا۔

باب: 2

زمانہ امن اور محن جوئی

منصوبوں پر عمل پیرا ہونے کے لیے محنت اور کوشش شر آور عمل ہے، عمل سے حاصل شدہ پھل سے لطف اندوز ہونے کے لیے سفر اور فساد سے بچاؤ اور مراحت، یہ ہے امن و امانت کی تعریف۔

امن اور پیداواری عمل کا انحصار بادشاہ کی شش گانہ حکمت عملی پر ہے، زوال، وجود یا عروج و ترقی، کسی بھی زمانے میں صورت حال اپنی تین کیفیات سے عبارت ہوتی ہے۔ جو عوامل اس صورت حال کو ترتیب دیتے ہیں، جمال تک انسان کا تعلق ہے، دو ہیں یعنی حکمت عملی یا اسکا فقدان۔ خوش بختی یا بد قسمتی کا تعلق آسمان سے ہے دونوں طرح کے عوامل انسانی یا آسمانی دنیا کے حالات کی تخلیل کرتے ہیں۔

جن کی پیش گوئی ناممکن ہو وہ آسمانی عوامل ہیں۔ کسی ایسے مقصد کا حامل ہو جانا جو بظاہر ناممکن الحصول تھا خوش قسمتی تصور ہو گا۔ جس نتیجے کی توقع پسلے سے کی جائے کہ وہ انسانی عمل کے دائرة میں آتا ہے۔ اس کا حاصل کرنا حکمت عملی پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر نتیجہ خلاف توقع ہو تو اس کا باعث غلط حکمت عملی یا اس کا فقدان ہو گا۔ اس کا پسلے سے دیکھ لیزا ممکن ہے جب کہ آفات آسمانی کی پیش بینی ناممکن ہے۔

وہ بادشاہ جو خوش کردار ہو اور بادشاہت کے لیے ضروری خصوصیات کا حامل ہو وہ حکمت عملی کا سرچشمہ اور ظفر مند کھلاتا ہے۔

جو بادشاہ اس بادشاہ کی سرحدوں سے بحق ہو وہ حریف کملائے گا جو بادشاہ اسی طرح حریف بادشاہ سے بحق ہو اور حریف کی عمل داری درمیان میں پڑتی ہو اسے حلیف کیں محکم دلائل و برائین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۔

نزویکی طاقتوں پادشاہ کو دشمن کیسیں گے۔ جب وہ مصیبتوں میں گھرا ہو اور اپنی بداماںیوں میں بھلا تو وہ زیر کے جانے کے قابل ہو گا۔ اگر اس کا کوئی حلیف نہ ہو تو وہ مٹا دینے کے قابل ہو گا۔ بصورت دیگر وہ اس قابل ہو گا کہ اسے زخم کیا جاسکے یا اس کی طاقت کو کم کیا جاسکے۔ یہ وہ صورتیں ہیں جو دشمن سے متعلق پیش آئکتی ہیں۔

پادشاہ کے حریف کی طرف دشمن کے قرب و جوار میں اور پادشاہ بھی ہو سکتے ہیں جن میں سے کوئی پادشاہ کا طرف دار بھی ہو سکتا ہے (جسے فاتح کہا گیا ہے) اس کے بعد دشمن کے طرزدار کا طرزدار۔ اسی طرح عقب میں ایک اور عقبی دشمن ہو گا اور ایک عقبی دوست علاوہ ایسیں عقبی دوست کا دوست بھی ممکن ہے۔

جو حریف حسب نسب میں برابر درجہ کا ہو اور جس کی عملداری "فاتح راجہ" سے ملحت ہو، قدرتی دشمن ہے اور جو مخفی مخالف ہو اور "فاتح راجہ" کے خلاف دوسرے لوگوں کو اسکائے وہ غیر حقیقی دشمن ہے۔

جو پیشمند دوست ہو اور اس کی عملداری حریف پادشاہ سے ملتی ہو وہ قدرتی دوست ہے اور جس سے اپنی حفاظت کے مقصد سے معابدہ کر لیا جائے وہ بنایا ہوا دوست ہے۔ جس پادشاہ کی عمل داری دونوں پادشاہوں (فاتح اور دشمن) کے قریب مقابل کی طرف واقع ہو اور دونوں کی مدد کے لیے پہنچ سکتا ہو، خواہ اتحادی ہوں یا مخالف اور سب سے فردا" فردا" نہ سکے اسے "ثالث راجہ" کہا جائے گا۔

جو پادشاہ اپر بیان کیے گئے سب پادشاہوں سے دور واقع ہو، بہت طاقتوں ہو اور دشمن، فاتح اور ثالث تینوں کی مدد کے لیے آسکتا ہو یا تینوں کا فردا" فردا" مقابلہ کر سکتا ہو۔ اسکو غیر جانبدار کیسیں گے۔ یہ ہیں پادشاہوں کی بنیادی اقسام۔

"فاتح" اس کا دوست اور اسکے دوست کا دوست یہ تینوں ایک دائرہ بنتے ہیں۔ چونکہ ان تینوں پادشاہوں کے پاس پادشاہی کے بنیادی ارکان وزیر، عمل داری، قلعہ، خزانۃ اور فوج موجود ہیں۔ اس دائرے میں بنیادی ارکان کی مجموعی مقدار (پادشاہوں کو ملا کر) 18 ہوتی لہذا یہ سمجھانے کی ضرورت نہیں کہ ریاستوں کے یہ تین دائرے یا گروہ، فاتح پادشاہ کے دائرے سے الگ ہیں۔ لہذا چار بنیادی دائرے بنے جن میں پارہ پادشاہ ہوئے۔ پادشاہت

کے بنیادی ارکان کی تعداد سانچھے ہے اور ریاست کے بنیادی ارکان یا اجزاء کی تعداد 72۔ ان بارہ بادشاہوں میں سے ہر ایک کے پاس اپنے وسائلِ ملکیت ہوں گے نیز اپنی اپنی طاقت اور مقاصد۔ طاقت ذریعہ اور مقصد صرت ہے۔

طاقت تین قسم کی ہوتی ہے، غور و تفکر کی طاقت ذہنی قوت ہے، بھرا ہوا خزانہ اور بھاری فوج بادشاہی کی قوت ہے۔ بہادری جسمانی قوت ہے۔ مقصد تین کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو تفکر سے حاصل ہو، جو بادشاہانہ اختیارات سے حاصل ہو، اور وہ جو کوشش اور جد سے حاصل ہو سکے اس کے لیے شجاعت و بہادری کی ضرورت ہوتی ہے۔ قوت اور صرت کی بیشی ایک بادشاہ کو دوسرا پر برتری دلاتی ہے اور کمی مکتر ہونے کی دلیل ہے اور برادری ہم سری کی دلیل ہے۔ لہذا بادشاہ ہمیشہ طاقت میں اضافہ اور صرت میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ جو بادشاہ وسائلِ بادشاہی میں حریف کے برابر ہو گا وہ اپنی خوش اطواری کے باعث یا ان کی مدد سے جو دشمن کے دشمن ہوں یا اس کے خلاف سازش میں مصروف ہوں، دشمن کی قوت کو مغلوب کر سکتا ہے، یا اگر وہ یوں سوچتا ہو کہ:

میرا دشمن اگرچہ بڑا طاقت ور ہے لیکن عنقریب اپنی بادشاہی کو نقصان پہنچا کر رہے گا۔ شلا" بد نیاں کے ذریعے، سخت سزا میں دے کر یا دولت کو لٹا کر اور اس نے عارضی فتح بھی حاصل کی تو پھر سرور شکار، تماری بازی اور زنا میں بٹتا ہو جائے گا۔ چونکہ اس کی ریعت اس سے بدgel ہے اور وہ خود کمزور اور سر پھرا، میں اس کا تختہ الٹ سکتا ہوں۔ یا جب اس پر حملہ کیا گیا تو وہ اپنا سب کچھ لے کر کسی قلعے میں یا کسی اور جگہ پناہ گزیں ہو گا، یا اگرچہ اس کے پاس فوج کیش ہے پھر بھی میں اس سے نمٹ سکتا ہوں کیوں کہ اس کا نہ کوئی دوست ہے نہ اس کے پاس کوئی مضبوط قلعہ، یا ایک دور کا بادشاہ کسی اپنے دشمن کو نکلت دننا چاہتا ہے اور مجھے بھی مدد دینے پر تیار ہے کہ میں دشمن کو نیچا و کھا سکوں جو اس وقت زد میں ہے گر مرے پاس کافی وسائل نہیں ہیں یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مجھے ہالٹ بننے کی پیش کش کی جائے۔ ان اسباب کے باعث بادشاہ اپنے دشمن کو چھوٹ دے کر طاقت مجمع کرنے اور وقت کامیابی کے حصول کا موقع دے سکتا ہے۔ ریاستوں کے حلقوں کو دوست بادشاہ کی حدود سے آگے تک بڑھا کر وہ ان ریاستوں کو پہنچے کے ارے (بیرونی حصے) اور خود کو پہنچ کا مرکز (52) بنالے گا۔

مکلت کھانے کے قابل پادشاہ جب فاتح راجہ اور اس کے دوست کے درمیان واقع
ہو تو اس کی قوت بڑھتی ہوئی نظر آئے گی۔

www.KitaboSunnat.com

ساتواں حصہ
ریاست کی خارجہ پالیسی کے اصول

www.KitaboSunnat.com

زوال، جمود اور ترقی میں اصول شش گانہ کا استعمال

ریاستوں کا حلقہ اصول شش گانہ کا مرکز ہے۔ میرے استاد کتے ہیں کہ امن، جنگ، غیر جانبداری، سرگرمی، اتحاد اور ایک کے ساتھ صلح تو دوسرے کے ساتھ لڑائی۔ یہ ہیں ریاستی حکمت عملی کی چھ ملکہ صورتیں۔

لیکن واتیاد میں کے نقطہ نظر کے مطابق حکمت عملی کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔ امن اور جنگ اور کل چھ شکلیں انہی دو شکلوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

کو دیکھ کرنا ہے چونکہ صورت حال تغیر پذیر رہتی ہے اس لیے حکمت عملی کی چھ ہی اشکال بنتی ہیں۔

ان میں سے معاملہ جو ضمانتوں کے ساتھ امن کی صورت حال ہے۔ جارحانہ اقدام جنگ ہے۔ دخل اندازی نہ کرنا غیر جانبداری ہے۔ تیاری، سرگرمی و حرکت ہے۔ دوسرے کا سارا یا مدد حاصل کرنا اتحاد ہے۔ ایک کے ساتھ امن معاملہ اور دوسرے کے ساتھ جنگ دو رویہ حکمت عملی کہلاتی ہے۔ بس یہی چھ شکلیں ہیں۔

جو کسی سے کمزور ہوگا وہ صلح کا خواہش مند ہوگا اور جو طاقت ور ہوگا وہ جنگی کارروائی کرے گا۔ جس کا یہ خیال ہو کہ نہ کوئی مجھے نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ میں کسی کو تباہ کر سکتا ہوں، وہ غیر جانبدار رہے گا۔ جس کے پاس اپنے دشمن کے خلاف تیاری کے اسباب ہوں گے۔ وہ اس کے خلاف حرکت میں آئے گا۔ جو اپنا بچاؤ آپ کرنے کے قابل نہیں ہوگا وہ دوسروں کی مدد حاصل کرے گا۔ جو یہ سوچے گا کہ حصول مقصد کی خاطر مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔ وہ ایک کے ساتھ صلح اور دوسرے کے ساتھ لڑائی کرے گا۔ یہ راج نتی (53) کے چھ روپ ہیں۔

ان میں سے عقل مند یاد شاہ وہ طریقہ اختیار کرے گا جس سے اس کو موقع ملے کہ

قلعہ کی تعمیر کرالے۔ عمارتیں اور تجارتی شاہراہیں بنائے زراعت کو ترقی دے اور نئی بستیاں بنائے، معدنوں سے کام لے، کار آمد لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگلات سے فائدہ حاصل کرے اور اس کے ساتھ ہی دشمن کی ایسی ہی سرگرمیوں میں خلل انداز ہو۔

جو یہ خیال کرتا ہو کہ اس کی قوت، کیفیت اور کیست دونوں طرح سے دشمن کی نسبت سے زود افزوں ہے۔ وہ عارضی طور پر دشمن کی ترقی سے صرف نظر کر سکتا ہے اگر دو بادشاہ یہ دیکھیں کہ ان کی رفتار ترقی برابر ہے تو وہ باہم صلح کر لیں گے۔

کوئی بادشاہ ایسی حکمت عملی وضع نہیں کرے گا جس سے اس کو نقصان کا اندریشہ ہو اور دشمن کو زک نہ پہنچ کیونکہ یہ تنزل اور انحطاط کی راہ ہے۔ ہاں اگر یہ امکان ہو کہ اس نقصان کی حلائی ممکن ہے اور دشمن کی نسبت زیادہ فائدہ حاصل ہو گا تو وقٹی نقصان کو برداشت کر لیتا چاہیے۔

اگر بادشاہ ایک دوسرے کے دشمن ہوں اور دونوں زوال پذیر ہوں اور خیال کرتے ہوں کہ برا بر وقت میں برابر طاقت مجمع کر لیں گے تو وہ باہم صلح کر لیں گے۔ اس طرح کی صور تحال کہ نہ ترقی ممکن ہو اور نہ زوال، جمود کملائے گی۔ یہ سچے کہ اس کی جمود کی کیفیت کی مدت دشمن کی نسبت کم ہو گی اور فائدے مستقبل میں دشمن کے مقابلے میں زیادہ حاصل ہوں گے۔ تو اس کو چاہیے کہ وہ عارضی جمود کو برداشت کرے۔ میرے استاد کہتے ہیں کہ اگر دو بادشاہ ہو ایک دوسرے کے دشمن ہوں بیک وقت حالت جمود میں ہوں، یکساں وقت میں یکساں فوائد کی توقع رکھتے ہوں تو وہ آپس میں صلح کر لیں گے۔ کوئی کامنا ہے لاریب ان کے لیے کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ یا اگر کوئی بادشاہ یہ خیال کرے کہ معابدہ صلح کرنے کے بعد وہ اہم تحریر کام کر سکتا ہے اور ساتھ ہی دشمن کے منشویوں کو سیوتاش کر سکتا ہے یا اپنے کاموں سے فوائد حاصل کرنے کے علاوہ دشمن کے کیے ہوئے کاموں سے بھی امن معابدے کے تحت ممتنع ہو سکتا ہے یا اس کے کاموں کو جاؤسوں، خفیہ کار رائیوں کے ذریعے تباہ کر سکتا ہے۔ یا لائق دے کر مثلاً "انعام و اکرم، اچھا مکان، ٹیکوں میں چھوٹ کم محنت میں زیادہ فائدہ وغیرہ سے دشمن کے آدمیوں کو اپنی جانب مائل کر سکتا ہے یا کسی قوی بادشاہ سے اتحاد کر کے دشمن بادشاہ کے کیے ہوئے کاموں کو تباہ کر دے گا۔ یا حریف بادشاہ کی کسی دوسرے بادشاہ کے ساتھ عدالت کو طول دلو سکتا ہے جس کی دھمکیوں

کی بنا پر اس نے اس کی پناہ مانگی ہے۔ یا اس سے اتحاد کر کے اس کا حریف بادشاہ کسی دوسرے بادشاہ کو تنگ کر کے جو اس سے دشمن رکھتا ہو یا کسی دوسرے بادشاہ کے دباؤ سے تنگ آکر اس کے دشمن بادشاہ کی رعیت اس کی عمل داری میں پناہ لے گی اور وہ اپنے تعمیری کام زیادہ سوت سے سرانجام دے سکے گا یا اس کا حریف اپنے کاموں کے خراب ہونے کی وجہ سے اتنا طاقت ور نہیں رہے گا کہ وہ اس پر حملہ کر سکے۔ یا کوئی سے دو بادشاہوں کے اتحاد سے وہ اپنے اسباب و وسائل سے اپنی آمدن میں اضافہ کر سکے گا یا اگر اس کے حریف نے دوسرے بادشاہوں سے مل کر کوئی حلقة بنایا تو وہ ان میں پھوٹ ڈلو سکے گا اور دوسرے کے ساتھ اتحاد کر لے گا۔ یا وہ دھمکی یا حسن سلوک سے حریف کو راہ پر لاسکتا ہے اور جب وہ اسکے حلقة میں داخل ہونے کے خواہش مند ہوں تو دوسروں کو اس کے خلاف کر سکتا ہے اور ان کے عتاب کا نشانہ بنو سکتا ہے۔ اگر بادشاہ اس طرح سوچتا ہو تو امن کے معابرے کو طول دے سکتا ہے اور اس عرصے میں وسائل میں اضافہ کر سکتا ہے۔

اگر کوئی بادشاہ اسی طرح سوچے کہ ”میرے ملک میں جدی پشتی پاہی اور جنگجو گروہ موجود ہیں اور قدرتی دفاع پہاڑوں، جنگلات اور دریاؤں یا قلعوں کی شکل میں میرے ہے اور داخل ہونے کی صرف ایک ہی راہ ہے اور ہم یہوںی حملہ کو باآسانی تاکام بنائے ہیں یا اپنے تقابل تحریر قلعے میں سرحد کے نزدیک مورچہ بنا کر دشمن کے ٹھکانوں کو تباہ کر سکتے ہیں۔ یا اندر ولنی بے چینی کے باعث کمزور ہو جانے پر دشمن جلد اپنے مقید ٹھکانے گنو بیٹھے گا یا جب میرے دشمن پر کوئی بادشاہ حملہ آور ہو تو میں اس کے باشندوں کو اپنے پاس آنے کی دعوت دے سکتا ہو۔“ تو وہ غیر جانبداری اختیار کرے اور خاموشی سے اپنی طاقت میں اضافہ کرتا رہے یا اگر کوئی بادشاہ یہ خیال کرے کہ ”فوج کے ساتھ حملہ آور ہو کر دشمن کے ٹھکانوں کو تباہ کرنا ممکن ہے اور خود میں نے اپنے تعمیری ٹھکانوں کے تحفظ کا مناسب بندوبست کر لیا ہوا ہے۔“ تو وہ حملہ آور ہو کر اپنی قوت میں اضافہ کر سکتا ہے۔

یا اگر بادشاہ سوچے کہ : ”میں اس قدر قوت نہیں رکھتا کہ دشمن کے ٹھکانوں کو تباہ کر سکوں، یا اپنے ٹھکانوں کا دفاع کر سکوں۔“ تو وہ کسی زیادہ طاقتور بادشاہ سے پناہ مانگے گا اور زوال پذیری کے دور سے نکل کر جمود کے دور میں آنے کی کوشش کرے گا بعد ازاں

ترقی اور عووج کے دور میں داخل ہونے کی۔

یا اگر پادشاہ یوں خیال کرے کہ : "کسی ایک سے صلح کرنے کے بعد میں اپنے وسائل
بڑے کار لاسکوں اور دوسرے سے جنگ چھیڑ کر میں اسکے کاموں کو جہاہ کر سکوں گا تو وہ دو
رویہ پالیسی اختیار کرے اور اپنے وسائل کو ترقی دے۔"

چنانچہ پادشاہ ریاستوں کے حلقوں میں شش گانہ حکمت عملی اپنا کر زوال سے جمود اور
جمود سے عووج کی منزل کی جانب بڑھنے کی کوشش کرے۔

پناہ طلب کرنا

اگر جنگ اور صلح کے فائدے ایک جیسے ہوں تو صلح کو ترجیح دنا چاہیے کیونکہ جنگ نہ ہمیشہ طاقت اور دولت کے ضائع ہونے، گھر سے دور رہنے اور گناہ یا بدی میں بدلنا ہونے کی صورت میں نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے یعنی بات جنگ اور غیر جانبداری کے پارے میں صادق آتی ہے اتحاد اور دو رویہ پالیسی میں سے آخر الذکر کو ترجیح حاصل ہے کیونکہ جو کوئی یہ پالیسی اختیار کرے وہ اپنے آپ کو مالا مال کر لیتا ہے کیونکہ اس طرح وہ اپنے تغیری یا پیداواری کاموں پر توجہ مبذول کر سکتا ہے جبکہ اتحادی کو اپنے حلیف کی اپنے وسائل سے مدد کرنا پڑتی ہے۔ اتحاد سے کرنا چاہیے جو اپنے ہمسایہ دشمن سے زیادہ قوت والا ہو۔ اگر یوں نہ ہو تو پھر ہمسایہ دشمن سے تعلق برداھانا چاہیے۔ خواہ اس کو دولت اور فوج دے کر مائل کیا جائے یا ملک کا ایک حصہ دے دیا جائے اور خود کو الگ رکھنا چاہیے کیونکہ یاد شاہ کے لیے اس سے بربادی بات کوئی ہو نہیں سکتی کہ کسی طاقت ور یاد شاہ سے اتحاد کرے جب تک کہ اس پر یہ ورنی حملہ نہ ہو۔ کمزور یاد شاہ ایسا رویہ رکھے جیسا کہ مغلوب غالب کے ساتھ رکھتا ہے لیکن جب محسوس کرے کہ اس کے برتری حاصل کرنے کا موقع آیا ہے یعنی کسی دیبا کے پھیلنے، اندر ولی خلنشاڑ، دشمنوں کے بڑھنے یا دوست کے مصائب کی بنا پر اس کا حریف مشکلات کا شکار ہے تو وہ کسی بھانے مثلاً "اسی دشمن کے خطرات کو دور کرنے کے لیے کفارے کی پوجا" وہ اس کے دربار سے نکل آئے، یا اگر اپنی ہی عمل داری میں ہو تو ان مشکلات میں گرفتار یاد شاہ سے ملنے نہ جائے یا اگر موقع پائے تو اس کو مار ڈالے۔

جو یاد شاہ وو طاقت والے یاد شاہوں کے بھی ہو وہ اس کی پناہ مانگے گا جو دونوں میں سے زیادہ طاقت والا ہو گا یا جس پر وہ اعتماد کر سکے۔ یا پھر دونوں سے برابر شرائط پر صلح کرنے لے۔ پھر وہ ان میں سے ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکائے اور ایک سے کہے کہ دوسرا جابر ہے

اور اسے تباہ و برپاد کرنا چاہتا ہے اس طرح دونوں میں پھوٹ ڈلوا دے۔ جب وہ دونوں ایک دوسرے سے کٹ جائیں تو خفیہ طریقے سے دونوں کو کیفر کردار تک پہنچا دے۔ یا کسی ہمسایہ دشمن سے اپنے اپنے دفاع کے لیے دونوں طاقت ور بادشاہوں میں سے کسی کی پناہ میں آجائے جو کافی مضبوط ہو یا کسی مضبوط قلعے میں کسی سردار کے ساتھ اتحاد کر کے، وہ رویہ حکمت عملی اختیار کرے، یا حالات کو دیکھتے ہوئے صلح اور جنگ کا طریق اپنانے یا وہ ان باغیوں اور وحشی قبائل سے سازیاز کرے جو دونوں بادشاہوں کے خلاف سازش کر رہے ہوں، یا خود کو دونوں میں سے ایک کا دوست ظاہر کرتے ہوئے وہ دوسرے کے نکی کمزور پہلو پر اس کے دشمنوں یا وحشی قبائل کے ذریعے حملہ کرے۔ یا دونوں سے دوستی کر کے ریاستوں کا ایک دارہ ہتائے یا وہ غیر جانبدار بادشاہ کے ساتھ اتحاد کرے اور اس کی مدد سے ایک یا دونوں کو زیر کرے یا اگر دونوں سے نقصان اٹھائے تو غیر جانبدار بادشاہوں میں سے کسی نیک دل بادشاہ یا اس کے دوستوں میں سے کسی کی پناہ مانگے، یا کسی اور بادشاہ کی مدد حاصل کرے جس کی رعایا اس کو خوش رکھتے اور امن سے رہنے کے لیے تیار ہو اور ان کی مدد سے وہ اپنی سابقہ حیثیت کو بحال کر سکتا ہو یا جن کے ساتھ اس کے بزرگوں کے اجھے روابط یا خونی رشتے رہے تھے۔ اور جن کی بادشاہت میں اسے بااثر دوست معقول مقدار میں میر آسکتے ہوں۔

www.KitaboSunnat.com
دو طاقتوں بادشاہوں میں سے جو ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہوں
اس کے ساتھ اتحاد کرنا چاہیے جو اسے پسند کرتا ہو۔ یہ اتحاد کے طریقے ہیں۔

باب: 3

کمزور بادشاہوں سے معاهدات

جو بادشاہ اپنی طاقت میں اضافہ چاہتا ہے وہ شش گانہ پالیسی پر عمل پیرا ہو گا۔ معاهدے برابر اور بہتر بادشاہوں سے کیے جائیں اور کمزور پر غلبہ حاصل کر لیا جائے جو کوئی اپنے سے توی بادشاہ کے مقابل آئے گا امکا حشر اس طرح ہو گا جس طرح فیل کے آگے پیدل کا ہوتا ہے۔ دو برابر طاقت کے حامل بادشاہ اگر ایک دوسرے سے متصادم ہوں تو دونوں اس طرح تباہ ہوں گے جس طرح ایک مٹی کا بہذا دوسرے سے ٹکرا کر۔ ایک توی بادشاہ کم قوت والے بادشاہ کو ایسے تباہ کر دیتا ہے جیسے ایک پتھر مٹی کے برتن کو پاش پاش کر دیتا ہے۔ اگر کوئی زیادہ طاقتور بادشاہ کم زور بادشاہ کی طرف سے معاهدہ امن کی پیشکش کو ٹھکرا دے تو کمزور بادشاہ کو مغلوب کی حیثیت قبول کر لیتا چاہیے یا اس کا باج گزار بن جانا چاہیے۔

اگر کوئی برابر قوت کا حامل بادشاہ امن نہ چاہتا ہو تو اس کو اس طرح پریشان کرنا چاہیے جس طرح اس نے اپنے مدمقابل کو کیا ہو۔ کیونکہ دو بادشاہوں کے درمیان صلح قوت کے بل پر ہی ممکن ہے۔ لوہے کا ٹکڑا آگ میں تپا کر سرخ کیے بغیر دوسرے لوہے کے ٹکڑے کے ساتھ نہیں جوڑا جا سکتا۔

اگر کمزور بادشاہ انگاری کا مظاہرہ کرے تو اس کے ساتھ صلح کر لیتا چاہیے۔ کیونکہ اگر اس کو مزید پریشان کیا گیا تو وہ جنگل کی آگ کی مانند اپنے دشمن کو گھیر لے گا۔ مزید بر اُن اس کو حلقة کی دوسری بادشاہوں سے بھی امداد مل سکتی ہے۔

جب کوئی بادشاہ جس کا دوسرے بادشاہ کے ساتھ معاهدہ امن ہو چکا ہو، یہ محسوس کرے کہ اس کے خلیف کی رعیت حریص اور تباہ حال ہونے کے باوجود اس کی عملداری میں اس لیے قدم نہیں رکھتی کہ کہیں ان کا آقا ان کو اپنے خلیف سے واپس نہ مانگ لے تو اس کو چاہیے کہ وہ کمزور ہونے کے باوجود اعلان جنگ کر دے۔ جب کوئی بادشاہ جس کی

دوسرے بادشاہ کے ساتھ لایا ہو وہ یہ دیکھے کہ اس کے حریف کی رعایا باوجود کہ وہ جنگ حال حیص اور تم رسید ہے؛ جنگ کی صورت حال کے پیش نظر اس کی جانب مائل نہیں ہو رہی تو اس کو چاہیے کہ وہ طاقت ور ہونے کے باوجود اعلان صلح کروے اور جنگ کے باعث پیدا شدہ مصائب و مشکلات کو دور کرے۔

جب وہ جنگ میں مصروف بادشاہوں میں سے کوئی یہ دیکھے کہ اس کے مصائب و مشکلات اس کے حریف سے زیادہ ہیں اور اس کا اندازہ یہ ہو کہ مقابل اپنی مشکلات کو ختم کرنے کے بعد اس کے خلاف زیادہ موثر وار کر سکتا ہے تو اس کو صلح کی پیش کش کر دینا چاہیے۔

جب زمانہ جنگ یا امن میں کوئی بادشاہ یہ دیکھے کہ جنگ کرنے کی صورت میں نہ تو وہ اپنے حریف کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی فائدہ حاصل کر سکتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ غیر جانبدار ہو جائے۔

جب کوئی بادشاہ یہ دیکھے کہ اس کا حریف اپنی مشکلات پر غالب نہیں آئے گا تو باوجود کمزور ہونے کے اسے حملہ آور ہونا چاہیے۔

جب کسی بادشاہ کو فوری طور پر کسی خطرہ کا سامنا ہو تو باوجود برتر ہونے کے اس کو چاہیے کہ وہ پناہ مانگ لے۔

جب کسی بادشاہ کو اس بات کا یقین ہو کہ وہ ایک سے صلح کر کے اور دوسرے سے لواٹی آغاز کر کے اپنا مطلب نکال سکتا ہے تو اس کو دو رویہ حکمت عملی پر کاربند ہونا چاہیے۔

یوں چھ اقسام کے طریقے اختیار کے جاسکتے ہیں۔

جب کسی کمزور بادشاہ پر کوئی طاقت ور بادشاہ حملہ آور ہو جو کسی ریاستوں کے طبق کا حاکم ہو تو اسے انتہائی عاجزی سے صلح کی درخواست کرنا چاہیے اور صلح کی شرائط میں اگر اسے خزانہ، فوج، خود اس کی اپنی ذات اور زمین بھی پیش کرنا پڑے تو بلا پس و پیش کر دے۔

ایسا معاملہ جس کے مطابق فوج کی ایک میں تعداد اور منتخب فوجیوں کے ہمراہ بادشاہ خود کو پیش کر دے "آتمائش صلح" کہلاتا ہے۔ (خود کو گوشت پوست کی صورت میں پیش کر

(ن)

جب شرط (صرف) یہ ہو کہ فوج کا سالار اور ولی عمد پیش ہوں تو اس صلح کو "پروشاہتر صلح" کہا جاتا ہے۔ (بادشاہ کے بغیر یہ غایلیوں کو پیش کرنا) اس کا مقصد بادشاہ کی جان کا تحفظ ہوتا ہے جس کو خود پیش نہیں ہونا پڑتا۔

اگر معابدہ اسی شرط پر ہو کہ بادشاہ یا کوئی اور فوج کے ساتھ کسی مقررہ مقام پر پہنچیں تو یہ صلح بلا قید اشخاص (54) ہے اس سے بادشاہ اور فوج کے سالار کا تحفظ مقصود ہوتا ہے۔ اول دو صورتوں میں کسی عالی نسب خاتون کو یہ غمال بنایا جائے اور آخری صورت میں حریف کو خفیہ طریقے سے گرفتار کر لیا جائے۔ اس نوع کی صلحیں فوج پیش کرنے کی صورت میں کی جاتی ہیں۔

جس صلح میں مال و دولت دے کر بادشاہت کے دوسراے لوازمات کو تحفظ دی جائے "پر کریہ" یا توان کملاتی ہیں۔

صلح کی خاطر جب اس قدر رقم پیش کی جائے جسے ایک آدمی اپنے کائدھے پر اٹھا کر لے جائے تو وہ "اپ گرہ" یعنی آمادوی رقم کملاتی ہے۔ اس کی کئی شکلیں ہیں۔ دوری یا دیر سے ادا کرنے کی وجہ سے رقم بعض اوقات دیر تک بھایا کی صورت میں واجب الاراء رہتی ہے۔ کیونکہ اس نوع کا بوجھ آہستہ کم کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے یہ اس سے اچھا ہے کہ کسی خاتون کو یہ غمال بنایا جائے۔ جب دو مخالف صلح کر کے اتحاد کر لیں تو یہ "سورن سندھی" سنہری صلح کملاتی ہے۔ اس سے قطعی الٹ وہ صلح ہے جو "پیال سندھی" کملاتی ہے جس میں بہت زیادہ رقم ادا کرنا پڑتی ہے۔

پہلی دو صورتوں میں پورٹھے ہاتھی گھوڑے روانہ کیے جائیں یا ان کو ایسا زہر دیا جائے کہ وہ دہاں پہنچنے کے دو تین روز بعد مر جائیں۔ تیسری صورت میں رقم پیش کر دی جائے اور چوتھی صورت میں یہ کہا جائے کہ کارخانوں سے کچھ نہیں طا۔ یہ اس صلح کی صورتیں ہیں جو رقم کے عوض کی جاتی ہیں۔

جب ایک قطعہ زمین پیش کر دینے سے باقی ملک اور آبادی کو بچا لیا جائے تو اس کو "آدشت" کہا جاتا ہے۔ (یعنی حوالے کرنا) اس طرح اس فرق کو فائدہ ہوتا ہے جو ادا کردہ عاقق میں رہنے والے چوروں اور بدمعاشوں سے چھکارا حاصل کرنا چاہتا ہو۔

جب اپنی ریاست کو بچا کر وہ سارا علاقہ دے دیا جائے جس کو خوب نجوڑا جا چکا ہو تو اس قسم کی صلح کو "اچھن سندھی" کہتے ہیں یعنی ایسی صلح جس سے دوسرے فرقہ کو کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ اور یہ اس بادشاہ کے حق میں ہوتی ہے جو حریف کی مہکات میں اضافہ کرنا چاہتا ہو۔

اگر ملک کو بایس شرط آزاد رکھا جائے کہ وہ اپنی زمین کی آمدن سے تاوان رہتا رہے گا تو اسے اد کریہ کہتے ہیں۔ یعنی ایسی صلح جس کے بدلتے لگان دننا پڑے۔

اگر یہ شرط ہو کہ پیداوار سے زیادہ ادا کیا جائے تو اسے "پری بھوشن" کہتے ہیں یعنی زیور۔

پہلی صورت میں موقع کا انتظار کرنا چاہیے۔ دوسری دو صورتوں میں جن میں پیداوار کے ادا کرنے کی شرط ہے۔ صرف اسی وقت شرط کی پابندی کرنا چاہیے جب طاقت کا بہت زیادہ دیاؤ ہو۔ زمین کے عوض صلح کی یہ مختلف صورتیں تھیں۔ یہ تین اقسام کی صلح ہے جو کمزور بادشاہ کو طاقت ور بادشاہ سے کرنا پڑ سکتی ہے جو پیداوار میں کمی یا وقت اور حالات کے گہرے کے باعث اس حال کو پہنچا ہو۔

یلغار اور دوسرے بادشاہوں سے مل کر چڑھائی

غیر جانبدار ہوتے ہوئے یا جگ کا اعلان کرنے کے بعد یلغار کا بیان پسلے آچکا۔ خاموشی، واپس آتا یا جگ بندی ایک ہی معنی کے حوال ہیں اور غیر جانبداری کے متراوف ہیں۔ اس کی مختلف حالتیں یہ ہیں۔ کسی حکمت عملی کے تحت خاموش رہتا، محاذ سے اپنی رضا سے واپس آ جاتا اور مزید کوئی اقدام نہ کرتا۔

جب دو بادشاہ جو فتوحات کے ارادے رکھتے ہوں اور ایک دوسرے کا کچھ نہ بلکہ زکے ہوں اور صلح کے آرزومند ہوں تو وہ اعلان جگ یا صلح کے بعد خاموش رہ سکتے ہیں۔ جب کسی بادشاہ کا یہ اندازہ ہو کہ وہ اپنے سے طاقت ور یا اپنے برابر کے بادشاہ کو اکیلا یا کسی کے ساتھ مل کر یا قبائلی سرواروں کی مدد سے مغلوب کر سکتا ہے تو وہ جگ کا اعلان کرنے کے بعد اور اپنی خلافت کا سامان کر کے خاموش بیٹھ سکتا ہے۔

جب کسی بادشاہ کو لیقین ہو کہ اس کی اپنی رعیت تختہ اور خوش حال ہے۔ اپنے تعمیری اور پیداواری کام جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ دشمن کے منصوبوں کو نقصان پہنچانے کے قابل ہے تو وہ جگ کا اعلان کرنے کے بعد خاموش بیٹھ رہے۔

اگر حریف کی رعیت ظلم و ستم سے نجگ، بدحال اور لاچی ہو اور مستقل فوج یا لشیروں اور قبائلوں کی زد میں رہتی ہو تو ان کو اپنی جانب مائل کیا جا سکتا ہے اگر اس کی اپنی زراعت اور تجارت روز افزروں ہو، دشمن کی گھٹ رہی ہو یا حریف کی رعیت کو قطع نے گھیرا ہو تو وہ اس کی طرف خلل ہو سکتی ہے۔ اگر یوں ہو کہ اس کی اپنی زرعی پیداوار کم ہو رہی ہو اور حریف کی روز افزروں ہو یا وہ جگ کے اعلان کے بعد دشمن کے غلے کے ذخائر اور مالِ موصی کی جانب مائل نہ ہو گی یا وہ جگ کے اعلان کے بعد دشمن کے غلے کے ذخائر اور مالِ موصی چھین کر لے آ سکتا ہے یا وہ دشمن کی درآمدات کو روک سکتا ہے جن کی وجہ سے خود اس

کی تجارت کو نقصان پہنچ رہا ہے یا یہ کہ قبیقی تجارتی مال دشمن ملک کے بجائے اس کے ملک کی جانب آنے لگے گا یا یہ کہ لاٹائی شروع ہونے کے بعد دشمن اپنے مخالفوں، یا غیروں اور وحشی قبائلوں وغیرہ سے نت نہیں سکے گا اور ان کے ساتھ لاٹائی کرنے پر مجبوہ ہو گا یا یہ کہ خود اس کے اپنے دوست زیادہ نقصان اٹھائے بغیر قوت حاصل کر لیں گے اور حملہ آور ہونے کے بعد اس کی مدد کو پہنچ سکیں گے کیونکہ ان کو بھی ذرخیز اراضی کے حصول اور کامیاب اور خوش حال بادشاہ کی دوستی کی خواہش ہو گی تو وہ دشمن کو نقصان پہنچانے اور اپنی قوت کی نمائش کے لیے جنگ کا اعلان کرنے کے بعد خاموش بیٹھ رہے۔

لیکن میرے استاد کہتے ہیں کہ اس طرح دشمن بادشاہ پلٹ کر اس کو جاہ کر سکتا ہے کو ملید کرتا ہے کہ نہیں۔ مقصود دشمن کو کمزور کرنا یا اس کے سکون کو خراب کرنا ہے کیونکہ اس طرح کا بادشاہ جس وقت بھی طاقت در ہو گا اپنے دشمن کو ملیا میث کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایسے بادشاہ کو دشمن کے دشمن بھی تعاون کی چیلکش کریں گے اگر وہ خود بہ عاقیت رہیں۔ اس لئے جس کے پاس طاقت در ہو وہ جنگ کا اعلان کرنے کے بعد خاموش بیٹھ رہے۔ اگر جنگ کے اعلان کے بعد خاموش رہنے کا نتیجہ حسب مختار نہ لٹکے تو صلح کر لینے کے بعد خاموش ہو کر بیٹھا جا سکتا ہے۔

جو فرقہ جنگ کے اعلان کے بعد خاموش بیٹھنے سے طاقت جمع کر لے وہ پھر اپنے سے کم تر حریف کو فتح کرنے کے لیے چڑھائی کرے۔

جب کوئی بادشاہ یہ دیکھے کہ اس کا دشمن مخلکات میں گمرا ہوا ہے اور اس کی رعیت کے مصائب دور ہونے کے امکانات دور دور تک نہیں اور وہ زبردستی اور زیادتی سے سخت پریشان ہیں۔ ان میں حوصلہ نہیں رہا اور وہ مختلف گروہوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو ان کو اپنے آقا سے پھر کر اپنے ساتھ ملایا جا سکتا ہے یا اگر دشمن ملک آگ، سیلاہ، دبا یا قحط وغیرہ کی ناگہانی مصیبتوں میں گرفتار ہے، اس کے جوان لقہ اجل بن رہے ہیں، وقایع کی طاقت ختم ہو چکی ہے تو وہ جنگ کے اعلان کے بعد حملہ کر دے۔

جب اتفاق کی خوبی سے بادشاہ کے آگے اور پیچے دونوں جانب ایک ایک محکم حلیف موجود ہو، دو توں بہادر ہوں اور ان کی رعایا وفادار ہو۔ آگے والا حلیف سامنے سے دشمن کی مراجحت کرے اور پیچے والا عقب سے، تو وہ جنگ کا اعلان کرنے کے بعد سامنے والے

دشمن پر بلخار کر سکتا ہے۔

جب بادشاہ کے اندازہ کے مطابق مختصر لایائی کے بعد حسب دل خواہ مناج تکل سکتے ہوں تو وہ سامنے والے دشمن پر چڑھائی کر دے علاوہ ازیں پیچھے والے دشمن سے جنگ کا اعلان قائم رکھے۔ پہ صورت دیگر پیچھے والے دشمن سے پہلے صلح کر لے بعد میں حملہ آور ہو جائے۔

جب بادشاہ اکیلا دشمن کا مقابلہ کر سکتا ہو لیکن حملہ کیے بنا کوئی چارہ نہ ہو تو وہ اپنے سے کمزور، مساوی یا طاقت در بادشاہوں کو اپنے ساتھ ملا کر پیش قدی کرے۔ اگر کسی خاص علاقہ پر قبضہ کرنا مطلوب ہو تو مال غنیمت میں سب کا حصہ طے کر لیا جائے۔ اگر مقصود چیزیدہ ہو تو ضروری نہیں۔ اگر اتحاد سے عمل کرنا ناممکن ہو تو وہ کسی بادشاہ سے مقرر شدہ رقبے کے بدالے فوجی امداد کی درخواست کرے۔ یا اسے برابر کی حصہ داری پر یہاں آنے کی دعوت دے۔

اگر مال غنیمت کا ملنا یقینی ہو تو حصہ پہلے سے طے کر لیں۔ بصورت دیگر نہیں۔ حصہ کا تعین کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ فوجی طاقت کی نسبت سے ہو۔ لیکن بہترین صورت یہ ہے کہ اپنی اپنی بدو جہد کے حساب سے ہو یا پھر اس کی بنیاد جنگ میں جھوکی گئی دولت اور اس سے حاصل شدہ منافع پر ہو۔

باب: ۵

دشمن کے خلاف حملہ، فوجی بغاوت

اور میں الیاسی اتحاد

طاقوتوں اور کمزور دشمن بیک وقت داخلی بحران اور مشکلات کا شکار ہو جائیں تو پسلے کس پر حملہ کیا جائے؟

اس سوال کا مناسب ترین جواب یہ ہے کہ طاقتوں دشمن پر پسلے حملہ کرنا چاہیے کیونکہ جب آپ اپنے قوی دشمن پر غلبہ حاصل کر لیں گے تو کمزور دشمن خود بخود مغلوب ہو جائے گا مگر کمزور دشمن پر آپ کی فتح کے بعد طاقتوں دشمن ایسا نہیں کرے گا۔

کمزور دشمن زیادہ مشکلات میں ہو اور طاقتوں دشمن کے داخلی مسائل اور بحران کم ہوں تو پسلے کس پر چڑھائی کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔

اس حوالے سے میرے استاد کا فرمان ہے کہ آسان فتح حاصل کرنے کے لیے کمزور دشمن پر پسلے حملہ کیا جائے مگر مجھے (کوئی لوگ) اس بات سے اتفاق نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ کم داخلی اور خارجی مشکلات کے شکار طاقتوں دشمن کے خلاف پسلے پیش قدمی کرنی ضروری ہے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ شدید مشکلات میں گمراہ جائے گا۔ یہ اپنی جگہ درست ہے کہ زیادہ مشکلات میں پھنسنے کمزور دشمن پر حملہ کرنے سے اس کی رہی سی مزاجمت بھی جواب دے جائے گی۔ مگر اسے ترجیح دینے سے کم مشکلات کا شکار طاقتوں دشمن فائدہ اٹھائے گا۔ اسے اپنی مشکلات پر قابو پانے کے لئے وقت مل جائے گا اور اس دوران وہ کسی اور دشمن سے وفاقی اتحاد کے معاملے سے کر کے تقابل نکالتے بن جائے گا۔

آپ کا ایک کمزور دشمن ملک ہے جو بہت زیادہ مشکلات میں گمراہ ہوا ہے مگر وہاں کی حکومت کا آئا شعبام وہ سی کمزین متنوع و متفاہ موضعات پر منتقل مفت آن لائن مکتبہ

ملک آپا دشمن ہے مگر کم مشکلات کا شکار ہے، وہاں کی حکومت کو عوام بدکروار اور ظالم سمجھتی ہے اور حکومت کے خلاف ہے۔ اس صورتحال میں آپ پہلے کس ملک پر حملہ کریں گے؟

جب بہت زیادہ داخلی و خارجی مشکلات کا شکار اچھے حاکم پر حملہ ہو گا تو اس کی رعایا اس کے ساتھ ہو گی مگر دوسرے حکمران کی رعایا اسے ظالم تصور کر کے لاتحقی کا مظاہرہ کرے گی۔ اگر رعایا ریاست کے مسائل سے لاتحقی یا حاکم سے باقی ہو تو طاقتو راجا کو بھی نکست و نباہت آسان ہوتا ہے، اس لیے حملہ اس کے خلاف کیا جائے جس کی رعایا اس کے لیے اپنے دل میں عزت کی جگہ نفرت اور قبیل کی جگہ سرکشی کے جذبات رکھتی ہے۔

ایک حکمران کی رعایا غریب اور لاپچی ہے اور دوسرے کی مظلوم۔ اگر دونوں آپ کے دشمن ہوں تو آپ پہلے کس کے خلاف فوج کشی کریں گے؟ اس سلسلہ میں میرے استاد فرماتے ہیں کہ پہلے اس حکمران کے خلاف کارروائی کی جائے جس کی رعایا لاپچی اور غریب ہے کیونکہ انہی قباحتوں کی وجہ سے وہ بہت آسانی سے سازش کا شکار ہو جائیں گے۔

مگر کوئی ملید کو اس سے اتفاق نہیں، میرا خیال ہے کہ اول الذکر حاکم کی رعایا غریب اور لاپچی ہونے کے باوجود بھی اپنے حکمران سے وفاداری کے باعث اس کی حمایت کرے گی اور سازشوں کا تمام تباہا باہا ادھیز کر رکھ دے گی۔ وفاداری سو خوبیوں کی ایک خوبی ہوتی ہے، اس لیے حملہ آور مظلوم رعایا پر حکومت کرنے والے حکمران کے ملک پر ترجیحی طور پر حملہ کریں (وہاں کی مظلوم عوام اپنے حاکم کے ظلم سے بچ ہو گی لہذا یا تو حملہ آور کی حایہ ہو جائے گی یا اپنے پادشاہ کی حمایت ہی نہیں کرے گی۔ دونوں صورتوں میں حملہ آور ہی فائدے میں رہیں گے)۔

ایک دشمن طاقتو رگر ظالم اور بدکروار ہے جبکہ دوسرا کمزور مگر نیک چلن ہے، اس صورتحال میں کس کے خلاف فوج کشی کے بہتر تابع برآمد ہوں گے؟ طاقتو رگر ناپسندیدہ اور بدکروار پادشاہ کے خلاف پہلے کارروائی کی جانی چاہیے کیونکہ حملہ کی صورت میں اس کی رعایا حملہ آوروں کی امداد کرے گی اور اپنے پادشاہ کی حمایہ ملک دلالت و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرنے کی بجائے اس کی لٹکتے بلکہ موت تک کی خشکوار توقع کرے گی۔ دوسری طرف اگر کمزور لیکن ہر دلجزیر اور نیک حکمران کے خلاف جملہ ہو تو اس کی رعایا کا پچھے پچھے اس کی جگہ اپنی جان دینے پر کر کر س لے گا اور جملہ آور کے لیے شدید مٹکات اور ناموزوں حالات پیدا ہو جائیں گے۔

عوام غربت میں لاپچی ہو جاتی ہے اور لاپچی ہونے کے سبب جملہ آور سے بخوبی تعاون کرتی ہے یا خود ہی اپنے راجہ کی تباہی اور برپادی کا باعث بن جاتی ہے۔ کسی بھی ملک کی عوام کے مقول، حریص اور باقی ہونے کے پس منظر میں مندرجہ ذیل حرکات اور حکومتی اقدامات کا رفرما ہوتے ہیں:

- 1- حکمرانوں کی لاپرواٹی، بے احتیاطی اور عوام کے تحفظ میں ناکامی اور غفلت۔
- 2- مناسب اور مفید کام نہ کرنا اور برائی کی روک تھام سے گریز کرنا۔
- 3- اپنے رہنماؤں یا تجربہ کار بزرگ افراد کو عیاری اور مکرو فریب کی پالیسوں کے سبب ناراض کرنا۔
- 4- محنتی اور قابل افراد کو نظر انداز کرنا۔
- 5- لوگوں میں مقبول اور ہر دلجزیر رہنماؤں کو اذیت دینے سے نہ چکچانا۔
- 6- اچھے کاموں کی راہ میں روڑے انکالتا اور برے کاموں کو روکنے کے لیے اقدامات نہ کرنا۔
- 7- لوگوں کو چوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رکھنے کی بجائے خود ہی انسیں لوٹنے کے لئے تیار ہو جانا۔
- 8- خطرناک اقدامات کی جانب راغب ہونا اور مفید منصوبوں کو بگاڑانا۔
- 9- مجرموں کو سرعام دندنائے کی سکھی چھٹی دینا۔
- 10- بے گناہوں کو بلاوجہ گرفتار کر کے ذیل و رسوا کرنا۔
- 11- مجرموں کو سزا دینے بغیر چھوڑنا۔
- 12- جرم کی سزا سے مطابقت نہ ہونا اور معمولی جرائم پر شدید تعزیرات کا عائد کرنا۔
- 13- قابل عمل منصوبوں کو منسون کرنا اور ناقابل عمل منصوبہ جات کی تحلیل کی ناکام کوشش کرنا۔

14- جو ادا کرنا چاہیے وہ ادا نہ کرنا اور جونہ لینا چاہیے اسے طاقت کے مل بوتے پر ہڑپ کر لیتا۔

15- اچھے لوگوں اور اچھے روئے کو خاتر سے دیکھنا جبکہ شیطانی سوچ رکھنے والوں کو عزت اور حکم و تعقیم کا حقدار خہراانا۔

16- بد نیت سے بے گناہ انسانوں کی جان سے کھلیتا۔

17- بھلانی اور نیکی کی رسومات اور تقریبات سے گریز کرنا۔

18- شیطانی افعال بخوبی سراجام دننا۔

19- اقروا پروری سے کام لینا اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا نہ کرنا۔

بادشاہ کو مندرجہ بالا اسباب نہیں پیدا کرنے چاہئیں کیونکہ ان سے رعایا میں بد دل، مایوسی، بے عملی، افلاس، لائچ اور بغاوت کے عضر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے ایسا ہو جائے تو اچھے حکمران کو فوری طور پر اس کا ازالہ کرنا چاہیے۔

غیرب، حریص اور مایوس لوگوں میں سے بدترین کون سے ہیں؟

حریص اور لائچ کے مارے لوگ کسی بھی حال میں آسودہ نہیں رہتے اور باآسانی سازش میں آلاہ کار بن جاتے ہیں جبکہ بد دل اور مایوس لوگ دشمن کے حملہ کے وقت خود بھی اپنے ملک اور حکومت کے خلاف عملی اقدامات میں شریک ہو جاتے ہیں۔ غریب لوگ بیشہ ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں انہیں مزید مخصوصات نہ ادا کرنا پڑیں۔ یہ لوگ خواہش رکھتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ان کا افلاس دور ہونا چاہیے۔ یہ جگ یا بھرت کرنے کے پارے میں فکر مند رہتے ہیں۔

نقد یا غلنے کی کمی کے باعث آبادی کی تخفیف خطرناک ہوتی ہے اور پوری ریاست کی بربادی کا سامان پیدا کر سکتی ہے۔ اس کا تدارک بہت مشکل ہوتا ہے۔ قابل اور باصلاحیت لوگوں کی قلت کو سونے اور اجتناس سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ چند بڑے عمدیداروں کو چھوڑ کر زیادہ لوگوں میں لائچ نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ان کی یہ ہوس دشمن کی دولت لوٹنے کا موقع دے کر پوری کریں۔ پانچ گروہوں کے سرکردہ افراد کو ختم کرنے سے حکومت مخالف کارروائیوں کی روک تھام کی جاسکتی ہے، کیونکہ کسی رہنمای عدم موجودگی میں عوام کو قابو رہنا آسان ہوتا ہے اور وہ دشمن کے ساتھ ملی بھگت کر کے سازش کا جال بننے کی پوزیشن

میں نہیں ہوتے۔ لوگوں میں مشکل وقت کی کڑی آزمائش سے گزرنے کا حوصلہ نہ ہو تو وہ اپنے رہنماؤں کی سرکوبی کے بعد منتشر ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں ان پر دباؤ بوجھا جائے تو وہ سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں۔

جنگ اور امن کے اسباب پر غور و خوض کرنے کے بعد مضبوط اور ایجھے حکمرانوں سے وفاqi معاهدہ کر کے دشمن کے خلاف فوجی کارروائی شروع کرنی چاہیے۔ جس ملک کے ساتھ اتحاد کریں وہ دوست کے عقیقی دشمن کو روکنے کی صلاحیت اور حملہ کے وقت موثر امداد فراہم کرنے کی استعداد رکھتا ہو۔ ہر حال میں وعدے کی پابندی کرنے والا حاکم ہی پاکروار ہوتا ہے۔

خود سے طاقتور ایک ملک یا اپنے برابر کے دو ممالک سے اتحاد کرنے کے بعد دشمن پر حملہ کیا جانا چاہیے؟

اپنے برابر کے دو ممالک کے ساتھ ملکر فوجی کارروائی کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اگر یہ کارروائی اپنے سے برتر پادشاہ کے ساتھ اتحاد کر کے کی جائے تو یوں محسوس ہو گا کہ جیسے سب کچھ اسی طاقتور پادشاہ کے حکم سے ہو رہا ہے جبکہ دو برابر کے حکمرانوں کے ساتھ مل کر حملہ کرنے میں مندرجہ بالا صورت صرف اسی طرح پیدا ہو سکتی ہے جب وہ بہت زیادہ شاطر، مکار، عیار اور چالاک ہوں۔ دو اتحادیوں ہوں تو ان میں پھوٹ ڈال کر اپنا کام نکالنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ دو اتحادیوں میں سے اگر ایک نجک کرے تو دوسرے کی مدد سے اسے سبق سکھانا بھی مشکل نہیں ہے جبکہ طاقتور حکمران کے سلسلے میں یہ موقع میر نہیں ہوتے۔

اپنے ہم پر ایک ملک سے ملکر حملہ کیا جائے یا فوج کشی میں اپنے سے کمتر دو ممالک کو اتحادی بنانا چاہیے؟

دشمن کے خلاف دو کمتر ممالک کو اتحادی بنایا کر کارروائی کرنا بہتر ہے کیونکہ اس طرح دونوں اتحادیوں کو دو مختلف محاذاوں پر لایا جا سکتا ہے اور انہیں دسروں میں رکھنے کے حوالہ سے بھی کوئی خاص مشکل در پیش نہیں ہوتی۔ جب متناصر کی تحریک ہو جائے تو دو سائل اور افراد کی تعداد کے حوالے سے کمزور حکمران ایک خاموش سمجھوتے کے تحت واپس اپنی جگہ چلا جائے گا۔

جب تک آپ کا کنوزر حلیف اپنے مقام پر خیر و عافیت کے ساتھ نہ پہنچ جائے، بد کردار اور مکار دشمن پر کڑی نظر رکھیں۔ اس نگرانی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اچانک ظاہر ہو کر اس کی سرگرمیوں کا جائزہ لیں یا اس کی بیوی کو یہ غمال ہالیں تاکہ وہ کوئی مخالفانہ اقدامات نہ کر سکے۔ جب اتحادی افواج اپنا مشن مکمل کر لیں تو حلیف حکمران کو چاہیے کہ وہ اپنے عزیز و اقارب اور فوج کو ہمراہ لے کر کسی محفوظ مقام یا اپنے ملک واپس چلا جائے۔ کنوزر حلیف کا اتحاد چاہے خلوص کی بنیاد پر ہی ہو مگر فتوحات کے بعد اس سے محتاط رہیں کیونکہ کامیابیوں کے نتیجہ میں طاقت بڑھ جانے کے باعث وہ اپنے سے برتر حکمران سے بھی بے رخی کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔

طاقتور اتحادی پر بھی مکمل اعتماد نہیں کرنا چاہیے کیونکہ مزید فتوحات کے بعد اسکا رویہ بدل سکتا ہے۔ وقتی طور پر ہو سکتا ہے کہ وہ غیمت کے مال میں سے اپنا حصہ نہ لیکر بھی بظاہر خوش اور مطمئن ہو کر لوٹ جائے مگر بعد میں کسی مناسب موقع پر سارا اوہار بمحض سود پکا دے۔ (اس فقرے کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ برتر حلیف کو چاہیے کہ تمہدہ فوج کے سربراہ کی طرف سے سادی فوائد نہ ملنے پر بھی سخن پا ہونے کے بجائے مصلحت کو شی سے کام لیتا ہو اماموش رہے مگر مناسب موقع ملنے پر اگلا پچھلا سارا حساب برایہ کر دے۔)

فتوات کے بعد اتحادی افواج کا سربراہ اپنے اتحادیوں کو جنگی لوٹ مار کا جائز حصہ دے کر ہنسی خوشی رخصت کرے۔ اسے چاہیے کہ لوٹ مار کے مال کی تقسیم کے وقت اتحادی کا زیادہ خیال کرے، اس سخت عملی کے باعث وہ مالی طور پر نقصان اٹھانے کے باوجود بھی اپنے اتحادی حکمرانوں میں ہر دلعزیزی اور عزت و وقار حاصل کرے گا۔ یہی ہر دلعزیزی مستقبل میں اس کی کامیابی کی ضمانت ہوگی۔

باب: 6

اتحادی افواج کا حملہ، مشروط یا غیر مشروط امن معابدے اور بد عمدوں کے ساتھ سمجھوتے

حیف افواج کے ساتھ حملہ کرتے ہوئے یہک وقت پیش قدی کی حکمت عملی اختیار کی جائے اور حیفوں سے کما جائے:

”تم اس طرف سے فوج کشی کرو اور میں اس سمت سے حملہ کرتا ہوں جبکہ مال غیمت مساوی طور پر تقسیم ہو گا۔“

مساوی مالیت کا مال غیمت ہاتھ آنے کی صورت میں کوئی نازعہ کھڑا نہ کیا جائے لیکن اگر اپنے ہاتھ زیادہ مال لگے تو دوسرے سے جنگ کی جاسکتی ہے۔

امن معابدے دو طرح کے ہوتے ہیں مشروط اور غیر مشروط۔ مخصوص علاقوں، مقررہ مدت اور متعین مقاصد کی بنیاد پر مشروط معابدے عمل میں آتے ہیں۔

اگر فاتح دیکھے کہ بظاہر میرا حیف اندر سے میرا دشمن ہے تو وہ مخصوص علاقوں میں کارروائی کا معابدہ کرے اور اپنے حیف کو کارروائی کے لیے ایسے علاقے کی طرف روانہ کرے جو دشوار گزار اور مصائب سے بچپور ہو۔

اگر فاتح یہ سمجھے کہ میرے حیف (غارضی طور پر حیف لیکن مستقل دشمن) کو طویل مدت کی لڑائی کے دوران یا فوری طور پر موکی شدت، غذائی قلت، دیائی مصیبت یا علاقائی مزاجات کا سامنا کرنا ہو گا اور میں ان آلام سے محظوظ ہوں تو وہ معابدہ کرتے وقت مدت مقرر کرے۔

ایسا معابدہ جو متعین مقاصد کی بنیاد پر کیا جائے اس میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا

چاہیے۔

- آپ کے ظاہری حلیف اور باطنی دشمن کی افواج کو اس پیش قدمی کے فوائد معمولی ہوں۔
- اس کی افرادی قوت بہت زیادہ مصروف رہے۔
- اخراجات اور وقت بہت زیادہ سرف ہو۔
- متأخر حوصلہ افزائنا نہ کلیں۔
- مار و حاڑ ضرورت سے زائد کرنی پڑے۔
- غیر جانبدار یا منصف طاقتوں کی تاراضگی ہو سکے اور آپ کے ظاہری حلیف کے ساتھ ان کی دوستی ختم ہو جائے۔

اگر مندرجہ پالا مقاصد حاصل ہوتے ہوں تو مخصوص مقاصد کا تعین کر کے معاملہ کیا جائے۔ تعین مقاصد کی بنیاد پر ہونے والے معاملوں کی سات شکلیں بنتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- کام
- وقت
- جگہ
- جگہ اور وقت
- وقت اور کام
- جگہ اور کام
- جگہ اور مقاصد

اس نوعیت کا عمل نام کرنے سے پہلے حکمران کو چاہیے کہ ترجیحی طور پر اپنے مقاصد کا تعین کرے اور پھر اتحادی طاقتوں کو شکار کر کے اپنے ساتھ ملانے کے بعد کارروائی کا آغاز کر دے۔

عاجل، ست، بے وقوف اور مٹکلات کا شکار ہو رہے دشمن کو جہاں و برباد کرنے کے لیے دوسرے ہمسایہ ممالک کے ساتھ صرف باہمی امن کا معاملہ کر لیا جائے، اس کی آڑ میں دشمن پر حملہ کر کے اسے نیست و نابود کر دوا جانا چاہیے۔ اس نوعیت کے معاملے غیر مشروط

ہوتے ہیں۔ ان اقسام کے عہد ناموں کا لب اس قول سے ظاہر ہے:
”ایک ہمسایہ دشمن کو دوسری پڑوی دشمن طاقت سے لڑا کر عقل مند حکمران تیرے
و دشمن کو ختم کرے اور اس کے ملک پر قبضہ کر لے۔“

صلح کی مزید صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1- کسی مقصد کا تحسین کیے بغیر صلح کا معابدہ۔

2- حقی شرائط کا تحسین کر کے صلح کا عہد نامہ تشكیل دینا۔

3- صلح نامہ کو منسوخ کر دینا۔

4- منسوخ شدہ صلح نامہ کی دوبارہ بحالی کے لیے مشترکہ طور پر اتفاق رائے کرنا۔
و دشمن ملک کے ساتھ تین قسم کی جگہ لٹی جاسکتی ہے۔

1- محلی جنگ، جس میں دونوں ممالک کی افواج ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوتی ہیں۔

2- چالبازی، جس کے تحت دشمن ملک کو دھوکہ دے کر مغلوب کیا جاتا ہے۔

3- خاموش یا سرد جنگ، جس میں جنگ چھیڑے بغیر دہشت گردی اور خفیہ کارروائیوں
سے دشمن ملک کو جاہ و بریاد کر دیا جاتا ہے۔

مصالحت یا دیگر تاویز کے ذریعے طاقتور، ہسر یا کمزور ممالک کے حقوق ان کی حیثیت
کے مطابق مخصوص کر کے امن معابدہ کیا جائے تو یہ تحفظ کے لیے طے پانے والا
ایسا عہد نامہ ہو گا جس میں مقاصد کا تحسین نہیں کیا جائے گا۔

حقی شرائط کے ساتھ صلح کا معابدہ ہو تو اس میں دونوں فرقہ مخالف دریاروں میں
اپنے اپنے نمائندے مقرر کر کے اس بات کی گلگانی کرتے ہیں کہ کیا طے شدہ شرائط پر عمل
کیا جا رہا ہے یا نہیں۔ یہ نمائندے کسی اختلاف سے بچنے کے لیے تحسین کیے جاتے ہیں۔
دوسرے ملک میں موجود اسی ملک کے باغیوں یا اپنے جاسوسوں کے ذریعے دوسرے
حکمران کی بد عمدی کا پتہ چلا کر صلح نامہ ختم کرنے کو صلح نامہ کی منسوخی کہا جاتا ہے۔

کسی ملازم، حلیف یا باغی سے مصالحت ہو جائے تو اس کے نتیجے میں طے پانے والا
عہد نامہ ”صلح کی بحالی“ کہلاتا ہے۔

جو افراد اپنے آقا کی دسترس سے فرار ہو کر پھر واپس آجائیں وہ چار طرح کے ہوتے
ہیں۔

1- وہ جن کے فرار ہونے اور واپس لوٹنے کا کوئی سبب نہیں۔

2- وہ جن کے فرار ہونے اور لوٹنے کے اسباب ہیں۔

3- وہ جن کے فرار ہونے کا کوئی سبب تھا مگر واپس آنے کا کوئی سبب نہیں۔

4- وہ جن کے فرار ہونے کا کوئی سبب نہیں تھا مگر واپس لوٹنے کا کوئی سبب ہے۔

جو آقا کی برائی کے سبب فرار ہو مگر بھلائی کا سوچ کر آجائے یا جو آقا کی دولت کے لائق میں فرار ہو مگر ضمیر کے ملامت کرنے پر لوٹ آئے اس کے ساتھ مصالحت کر لینی چاہیے۔ کیونکہ ان کے اس عمل کے پس منظر میں معقول اسباب موجود ہیں۔

ایسا شخص جو غیر مستقل مزاجی، اپنے آقا سے لاتعلقی اور اپنی غلطی کی وجہ سے فرار ہو تو اس کے پاس کوئی معقول سبب نہیں ہو گا جو اس کے اس عمل کی توجیہ بن سکے لہذا ایسے آدمی سے کسی بھی شرط پر مصالحت نہیں کرنی چاہیے۔

آقا کی غلطی پر فرار ہو کر اپنی کوتاہی کی بنیاد پر واپس آنے والا بد عمد شمار ہو گا کیونکہ اس کے جانے کا سبب تھا مگر لوٹنے کا کوئی سبب نہیں اس لیے ایسے شخص کے ساتھ مصالحت کرتے ہوئے خوب سوچ بچار سے کام لیتا چاہیے۔

جو اپنی مرضی سے اپنے سابق آقا کو نقصان پہنچانے کی نیت سے دشمن کی طرف سے شہہ پا کر اپنے سابق آقا کے خلاف کارروائی کرنے کے خیال سے یا نئے آقا کی طرف سے پرانے آقا کے خلاف کارروائی کا حکم پا کر واپس لوئے، اسے اچھی طرح جانچنا چاہیے اگر وہ باکردار ثابت ہو تو مصالحت کرنی جائے ورنہ اس کے قریب بھی نہ پہنچانا جائے۔

جو اپنی ہی غلطی کی بنا پر مفرور ہو کر تن جگہ جائے اور پھر نئے آقا کے جریسے تک آکر لوٹے وہ غدار ہو گا کیونکہ اس کے جانے کا معقول سبب نہیں تھا مگر واپس آنے کی منطقی وجہ ہے۔ ایسے شخص کی بھی اچھی طرح مگر ان کی جائے اور اس کے متعلق پوری چھان بنن کر کے ہی دوبارہ اس پر بھروسہ کیا جانا چاہیے۔

بھگوڑا اگر ماں کو دشمن کے متعلق مفید معلومات فراہم کرے، اس کے دوست ماں کے دوستوں کو دوست اور دشمنوں کو دشمن سمجھیں، لاپچی اور خالم لوگوں کو برواشت نہ کریں تو ماں کو چاہیے کہ وہ اس مفرور کے ساتھ مناسب روایہ اختیار کرے اور اسے دوبارہ مفید سمجھ کر اپنائے۔

میرے استاد فرمائے ہیں کہ مندرجہ ذیل اوصاف کے حامل افراد کو چھوڑ دنا چاہیے۔
1- جو اپنے اعمال سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

2- احسان فراموش ہوں۔

3- علم کو کاروبار بنا لیں۔

4- بہت سے دشمن پال لیں۔

لیکن کوئی ملید (اس کتاب کا مصنف) کہتا ہے کہ ایسا کرنا بے مری بزدیل اور حمل کے
قدان کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ جو آدمی اپنی سرگرمیوں سے حکمران کے مقادات کو نقصان
پہنچائے اسے چھوڑ دنا چاہیے جبکہ دشمن کے مقادات کو ٹھیک پہنچانے والے سے مصالحت
کرنی ضروری ہے۔ دونوں کو ضرر پہنچانے کی الہیت رکھنے والے کی پابند نیصلہ کرتے وقت
بہت غور و خوض اور چھان بین کرنا اشد ضروری اور بنیادی اہمیت کا حامل رویہ ہے۔ بد کو وار
حکمران سے صلح کرتے وقت یہ چیز بندی کر لیں کہ کن طریقوں سے وہ آپ کو نقصان پہنچا
سکتا ہے، اس طرح آپ اسکے شر سے محفوظ رہ سکیں گے۔ کوئی شخص دشمن کی ریاست سے
اگر آپ کے پاس پناہ لے اور پھر واپس لوٹ کر دشمن کی ریاست میں چلا جائے، ایسا شخص
اگر دوبارہ واپس آتا چاہے تو اسے چند خاص شرائط پر دوبارہ اپنا لایا جائے اور اس ضمن میں
شرائط ایسی ہونی چاہیں کہ وہ آدمی دور رہ کر بھی تمام عمر آپ کی ریاست کے لیے منفرد
ثابت ہو۔ اسے دشمن کے خلاف کسی اہم مشن کی محکیل پر متین کرو دیا جائے، فوج میں
بھرتی کر کے وحشی قبائل کی سرکوبی کے لیے روانہ کرو دیا جائے یا سرحدی فوج میں بھرتی
کر کے سرحد پر تعینات کرو دیا جائے۔ ایسے شخص کو خفیہ اشیاء کی تجارت کے سلسلہ میں
دشمن ریاست میں بھیج کر، دشمن سے سازیاز کرنے کے بعد وہیں مروا دیا جائے۔ اس نوعیت
کے آدمی کا کام تمام کر دیا ہی بہتر ثابت ہوتا ہے کیونکہ شروع سے ہی دشمن کی گود میں
پلنے والا بد مقام آدمی خطرناک ہوتا ہے اور اسے اپنی ریاست کے لیے کسی خدمت پر مامور
کرنا سانپ کو آسٹین میں رکھنے کے مترادف ہے۔ ایسے آدمی سے نقصان کا خطرہ نہیں رہتا۔

۶

کسی مجازی پر دن کے اجائے میں دونوں ریاستوں کی فوجوں کا ایک دوسرے سے نبرد آزا
ہونا کھلی جگ کھلاتا ہے۔

عیاری، مکاری، چالپازی اور دھوکہ سے لڑی جانے والی جنگ میں ایک طرف سے دشمن پر حملہ کا دکھاوا کر کے دوسری طرف سے بھرپور پیش قدمی کی جاتی ہے، غافل ہو کچے دشمن پر شب خون مارا جاتا ہے، دشمن کی فوج کے کار آمد دستوں کو لالج دے کر اپنے ساتھ ملایا جاتا ہے اور مخالف لشکر یا ریاست کے انتہائی قابل افراط کو رشوٹ دے کر اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، یہ تمام حربے دھوکے کی جنگ میں جائز تصور ہوتے ہیں۔ حالت امن میں دشمن ریاست کے اہم عدیدار ان، فوجی افراط اور محترم افراد کو توڑنے کی سازش، تحریک کاری اور خفیہ کارروائیاں کرنا سرد یا خاموش جنگ کے زمرے میں آتا ہے۔

باب: 7

منافقانہ حریوں کے ذریعے صلح یا اڑائی

- حکمران دوسرے فرقہ (یعنی نزدیکی حریف) کی امداد ایسے حاصل کر سکتا ہے:
- ایک پڑوسی حکمران کو اتحادی بنا کر دوسرے پر حملہ کرے۔ اگر ایک حکمران سے صلح کر کے دوسرے پر حملہ کرنا ضروری ہو تو جس فرقہ سے صلح کا معابدہ کیا جائے اس کے بارے میں مندرجہ ذیل امور یقینی ہونے ضروری ہیں:
- عقب سے حملہ نہ کرے۔
 - کمزور دشمن کے ساتھ نہ ٹلے۔
 - اس کے ساتھ مل کر طاقت میں اضافہ ممکن ہو۔
 - مالیے اور رسد کے سلسلہ میں مدد کرے۔
 - اندر ہوئی مخالفین کو قابو کر سکے۔
 - وحشی قبائل اور ان کے مورچہ بند ساتھیوں کی سرکوبی کرے۔
 - معتوب دشمن کو خطرناک حد تک کمزور کر دے۔
 - صلح کی شرائط دشمن کو منوانے کی کوشش کر سکتا ہو۔
 - ابتدائی فوائد حاصل ہونے کے بعد دوسرے دشمنوں کو بھی حملہ آور حلیف سے تھقین کرنے کی کوشش کرے۔
- اس کے بعد حملہ آور حکمران اپنے ہمسایہ ممالک سے نقد رقم کے بدے فوج یا فوج کے لئے نقد رقم کے حصول کی کوشش کرے۔

جب بالادست، برابر یا کمزور حکمران امن معابدے پر متفق ہوں اور فراہم کی جانے والی فوج سے زیادہ، مساوی یا کم فوج پر اتفاق رائے کریں تو اس کو توازن کی حالت صلح کیا جائے گا، اس کے الٹ ہو تو توازن نہ رکھ سکنے والا صلح نامہ ہو گا اور اگر بہت زیادہ مادی

فوازک کا مطلبہ ہو تو بدھمدی یا بری صلح کھلانے گا۔

اگر کوئی حکمران مصائب و آلام میں گرفتار ہو، کسی صدمے کا شکار ہو یا کسی اور آفت سے متاثر ہو جائے تو کمزور ہونے کے باوجود اس کا حریف اس سے فوجی مدد کی درخواست کرے اور امداد کے نتایب سے مال غنیمت سے حصہ دینے کا اقرار کرے۔ اگر مخالف حکمران مضبوط ہوا تو جو ای حقت عملی جنگ کی صورت میں اختیار کرے گا ورنہ تمام شرائط تسلیم کرے گا۔

اگر کوئی کمزور حکمران اپنی طاقت اور وسائل پڑھانے کی غرض سے کہیں حملہ کرنا چاہ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے سے مضبوط حکمران سے گزارش کرے کہ وہ اس کے ٹھکانے اور عقیقی لٹکر کی حفاظت کے لیے فوج عطا کرے۔ اس مطلبے کے ساتھ اسے یہ بھی کہا جائے کہ امداد سے زیادہ مال اسے غنیمت کی دولت سے دیا جائے گا۔ اگر یہ تجویز پیش کرنے والے حکمران کی نیت اچھی ہو تو دوسرا حاکم اس سے اتفاق کر سکتا ہے ورنہ تجویز پیش کرنے والے سے جنگ کرنے کا حق بھی اسے حاصل ہو گا۔

کسی اہل شوست مگر کمتر راجہ کو (جس کی ملکیت میں متعدد قلعے بھی ہوں) اگر مختصر جملی یا افادی و تو سیعی مختصر مضم پر جانا ہو تو وہ اپنے سے برتر مگر مشکلات میں گھرے ہوئے حکمران سے فوجی مدد طلب کر سکتا ہے۔ اس مطلبے کے ساتھ وہ برتر حکمران کو مال غنیمت سے مخصوص حصہ ادا کرنے کا وعدہ بھی کرے گا اسکے متوقع حلیف کی مشکلات کم ہو سکیں۔ اگر کمتر راجہ اس معاملہ پر دیانت داری سے عمل پیرا رہے تو نحیک ہے۔ دوسری صورت میں طاقتور راجہ اس پر حملہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔

طاقتور حکمران کمتر حلیف کے ساتھ مندرجہ ذیل مقاصد کی سمجھیل کی غرض سے فوجی امداد کے پر لے مال غنیمت میں سے اپنا مخصوص حصہ لیکر اتحاد کر سکتا ہے:

۱۔ دشمن کو جانی و مالی نقصان پہنچانے کے لیے جو خواہ مخواہ مضم جوئی کی کوشش میں ہو۔

۲۔ سرکش اور یافی افواج کو ریاست کے مرکز سے دور بھینٹنے کے لیے۔

۳۔ دشمن کو مخالف فوج کے سے لایائی میں انجامانے کی غرض سے۔

۴۔ مشکلات میں گھرے دشمن کے کسی کمتر دشمن کو امداد دے کر مقابلے میں کھدا کرنے

کی غرض سے۔

۵۔ اپنا فائدہ دیکھ کر امن کے لیے کوشش کرنے کے لیے۔

اگر طاقتوں حکمران محسوس کرے کہ وہ مشکلات میں گرفتار نہیں ہے اور اپنے سے کمز
ملک کے ساتھ فوجی اتحاد کے نتیجے میں اسے مندرجہ بالا مقاصد بھی حاصل نہیں ہوں گے یا
دوسرा حکمران بد نیت ہے تو اسے مقابل حکمران پر حملہ کروانا چاہیے۔

کوئی حکمران اپنے برابر طاقت رکھنے والے حاکم کو اس طرح امداد یا دھوکہ دے سکتا
ہے:

اگر ہمسر حکمران ان ضروریات کی بنیاد پر فوجی امداد مانگنے کے اسے اپنی سرحد، مرکز،
لشکر کے عقب، دوست کی مدد یا ویران علاقوں کا تحفظ کرنا ہے اور اسکے بدلتے مال غیمت
میں سے مناسب حصہ دینے کا وعدہ کرے تو جس سے امداد مانگی گئی ہے اگر وہ مطالبات کرنے
والے حکمران کی نیت اور کروار کو اچھا سمجھتا ہے تو اسے یہ مطالبات پورا کرنا چاہیے ورنہ
جنگ کا اعلان کرنا چاہیے۔

ایک حکمران ہے جو کسی بھی ملک سے امداد حاصل کرنے کی پوزیشن میں ہے۔

دوسرा حکمران داخلی مشکلات اور مالی بحران کے سبب شاہی لوازمات کی قلت کا شکار
ہونے کے علاوہ کئی دشمنوں کی چالوں کا سامنا کر رہا ہے۔

پھلا حکمران اگر دوسرے سے فوجی امداد مانگے اور اس کے عوض مال غیمت سے فوجی
امداد کی مناسبت سے کم حصہ دینے کی پیش کرے تو دوسرा حکمران طاقتوں ہونے کی صورت
میں اس سے جنگ پر آمادہ ہو جائے گا ورنہ اس کی شرائط تسلیم کر کے اس کا اتحادی بن
رہے گا۔

مالی مشکلات میں گمرا ہونے کے باوجود فوج تیار کرنے کا خواہشند حکمران اپنے ہمسر
حاکم سے فوجی امداد کی درخواست کرے اور اس کے بدلتے اسے مال غیمت میں سے فوجی
امداد کے نتیجے سے بڑھ کر حصہ دینے کی پیش کرے۔ اگر اس کے ارادے نیک اور
نیت راست ہو تو ہے تجویز پیش کی گئی ہے وہ حاکم اسے منظور کر لے، دوسری صورت میں
تجویز پیش کرنے والے سے جنگ کا اعلان کروے۔

خصوص مقاصد کی تجیل کی غرض سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کسی حکمران کو نامعقول مطالبات بھی مانے پڑتے ہیں۔ یہ مقاصد بالعموم مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں:

- 1- لوازمات شاہی کے انحطاط پذیر ہونے کی وجہ سے کمزور ہو چکے حکمران کو مزید کمزور کرنے کی غرض سے یا اس کے لیے اشد مفید منصوبہ جات کو تباہ بریاد کرنے کے لیے۔
- 2- کسی حریف حاکم کو اس کے اپنے محلہ نہ پریا کسی مم پر روانہ ہوتے وقت شدید نقصان سے دوچار کرنے کے لیے۔
- 3- اگر مطالبہ کرنے والے کی فوج کو استعمال کر کے کسی دوسرے دشمن یا دشمن کے دوست (باالواسط حریف) کا مقابل تغیر قلعہ تباہ کر کے یا ملک تاراج کر کے اپنی قوت کی دھاک بھانا مطلوب ہو۔
- 4- حلیف کی افواج کو موزوں موسم اور مناسب سرکوں کے باوجود دشوار گزار اور پر پیچ علاقوں میں بیچ کر سرکشی پر آنادہ کرنے کے لیے۔
- 5- حلیف کی افواج کے تجربے، اہلیت اور قابلیت سے استفادہ کرنے کے لیے۔
- 6- حلیف کی فوج میں چالبازی سے سازشوں کا جال بن کر اپنے دفاع کو ناقابل تغیر اور حلیف (ظاہری) کی فوج کو کمزور کرنے کی غرض سے۔
- 7- ظاہری حلیف (مگر باطنی دشمن) کی فوج میں خفیہ کارروائیوں کے ذریعے تجزیب کاری کروانے کے لیے۔

اگر کوئی حکمران کسی دوسرے طاقتور یا ہم پلہ حاکم کو بے بس کرنا چاہتا ہو اور وقتی طور پر اس سے اتحاد کر کے کسی اور دشمن ملک کو نیست و نابود کرنے کے بعد پھر اسے ٹکٹت دنا چاہتا ہو یا اس سے پہلے ادا کی جا چکی جنکی امداد کی رقم کی واپسی کا خواہشند ہو تو وہ مزید فوجی امداد اس شرط کے ساتھ دے کہ اس کے عوض مناسب معماضہ سے زیادہ وصول کرے گا۔ یہ شرط پیش کی گئی ہے اگر وہ حکمران مقابلہ کرنے کی سخت رکھتا ہو تو ایسی صورتحال میں مطالبہ کرنے والے سے جنک شروع کر دے گا۔ ورنہ بے بس ہو کر ہر شرط قبول کر لے گا۔ یا تو وہ مدد کے طالب حکمران کی فوج میں غداروں، دشمنوں اور وحشی قابکلوں کو شامل کر کے بیچ دے گا یا وقت کا تقاضا پورا کرتے ہوئے برتر حکمران کا حلیف ہنا رہے گا۔

طاقوت حکمران کسی کمزور حاکم سے غیمت کے مال میں سے فوجی امداد کی مناسبت سے
کم حصہ پیش کرنے کا وعدہ کر کے عسکری امداد طلب رکتا ہے۔ کمتر حکمران آگر بادیلہ ہوا
تو اس غیر معقول اور غیر منصفانہ مطالبہ کے جواب میں جنگ چھینڑ دے گا ورنہ وہ یہ مطالبہ
پورا کرنے پر مجبور ہو گا۔

جس حکمران کو صلح کی تجویز پیش کی جائے اور وہ حاکم جو یہ تجویز پیش کرے دونوں کو
اس نکتہ پر غور و خوض کرنا چاہیے کہ آخر کن مقاصد کی سمجھیل کے لیے صلح کی تجویز پیش کی
جاری ہے۔ دونوں حکمرانوں کو ایسی صورتحال میں خوب سوچ بچار کر کے ایسا فیصلہ کرنا
چاہیے جس میں انہیں زیادہ سے زیادہ فائدہ نظر آرہا ہو۔ یاد رہیے کہ بعض اوقات مستقل
فوائد کے حصول کے لیے وقتی کامیابی سے دستبردار بھی ہونا پڑتا ہے۔

ہزیمت کے لاٹ حریف اور مدد کے قابل حلیف

کسی حکمران کو دو اتحادی ممالک کی طرف سے فوجی کارروائی کا خطرہ ہو تو وہ ان میں سے کسی ایک موزوں فرقن کو ان کے درمیان اتحاد کے لیے طے شدہ ادائیگی سے دگنی ادائیگی کی پرکشش تجویز پیش کر کے اپنا اتحادی بنا لے، یہ معابدہ کرنے کے بعد وہ معابدہ کرنے والے کو بتاتے کہ اس نے بہت بہتر فیصلہ کیا ہے کیونکہ جنگ کی صورت میں جانی و مالی نقصان، 'مم جوئی کی مشکلات'، خوزیری اور مصائب و آلام برداشت کرنے پڑتے ہیں، جب معابدہ کرنے والا ان یا توں پر قائل ہو جائے تو وعدے کے مطابق اسے ادائیگی کروی جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حرسانہ چیکش سے اسے اپنا حلیف ہا کر باقی حکمرانوں کی نظریوں میں ذلیل اور تباہ کرنے کے بعد اس سے معابدہ ہی ختم کر دیا جائے۔

بالآخر و خطر 'مم جوئی پر نکلے ہوئے اپنے حریف کو جانی و مالی نقصان پہنچانے'، اس کے افادی منصوبوں کو جاہ کرنے، کوچ یا قیام کے وقت اس پر دھاوا بولنے اور دشمن کے دشمن کا دوست بن کر حریف پر دباؤ ڈالنے کے بعد اس سے رقم وصول کرنے کا خواہشند حکمران، جسے رقم کی ضرورت ہو مگر اتحادی پر اعتبار نہ کرنا چاہیے، کم فائدے کو بھی بہت سمجھے۔

جب کسی حکمران کے لیے کسی دوست ملک کی امداد کرنا ضروری ہو، یا تھوڑی امداد سے زیادہ فوائد ملنے کی توقع ہو، یا جس کی امداد کر رہا ہو اس سے مستقبل میں زیادہ کام لینے کی ضرورت ہو تو وہ بڑے فائدے کو پس پشت ڈال کر تھوڑا فائدہ قبول کر لے۔ کسی دوسرے حکمران کی اس کے یا غیوں، غداروں یا برتر دشمن حکمرانوں سے جان چھڑانی ہو اور آنکھے اپنے حق میں مدد طلب کرنے کے حوالے سے مثالی قدم اٹھانا ہو تو بغیر کوئی معافاضہ طلب کیے مدد پر آمادہ ہونا چاہیے۔

جب ایک حکمران کسی دوسرے حاکم کی رعایا کو پریشانی میں جلا کرنا چاہتا ہو یا ایک

حریف اور ایک حلیف کے درمیان ملے شدہ معابدہ صلح منسوج کروانے کا خواہشناک ہو یا اسے کسی دشمن کی طرف سے فوجی کارروائی کا خدشہ ہو اور ان اسیاب میں سے کسی بھی سبب کے پیش نظر وہ اپنے کسی حاوی سے معابدہ ختم کرنا چاہے تو وہ اس سے ملے شدہ ادائیگی سے زیادہ ادائیگی وقت سے پہلے کرے۔ ایسی صورتحال میں ادائیگی کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اس وقت اور آئندہ کے لیے اچھی طرح غور و خوض کرے اور یہی پالیسی اس نوعیت کے معاملات ملے کرتے وقت اختیار کرنی چاہیے۔

حکمران اور اس کے حلیف جو اس کے حامیوں کے اندادی ہو، ان کے درمیان خط تفریق کھینچنے میں بنیادی تکتہ یہ ہو گا کہ ان کے دوست کیسے ہیں؟ یہاں یہ سوال بھی ابھریں گے کہ کیا وہ قابل عمل، منفرد اور قابل تعریف منسوبہ جات پر کام کرنے کی الہیت رکھتے ہیں؟ اور ان کو اپنی رعایا سے باوفا اور محنتی افراد مل سکتے ہیں یا نہیں؟

اپنی استعداد کی مطابقت سے عمل کرنے والا بیتندی ہوتا ہے اور جو خوبی و صفائی سے کام شروع کرے وہ قابل تعریف کام کرنے والا کرتا ہے، جو انتہائی افادی اور مستقل طور پر افادت کے حامل منسوبہ جات پر حوصلہ منداہ انداز سے کام کرے۔ وہ تعمیری کام کرنے والا کملائے گا۔ دھن کا پکا، مستقل مزاج اور ثابت قدم وہی ہو گا جو کام شروع کر کے اسے پایہ تک پہنچانے سے پہلے نہ چھوڑے۔ یہیہ وہی منسوبہ ساز سرخزو ہوتا ہے، نہے وفا شعار، محنتی اور حوصلہ مدد افرادی قوت میسر ہو جس کے ذریعے وہ تمام کام خوش اسلوبی سے مقررہ وقت پر انجام دے سکے۔ ایسے دوستوں کو اپنائے اور خوش رکھنے والے یہیہ فائدہ اٹھائے گا۔ البتہ جن لوگوں میں مذکورہ بالا اوصاف نہ ہوں انہیں قریب نہیں پہنچنے دیتا جاہیے۔

اگر حکمران اور اس کے حریف کا کوئی مشترک حلیف ہو تو ان میں سے جو زیادہ معتبر یا بھروسے کے لائق فرقہ کی حمایت کرے گا وہ اپنے دشمن پر غالب رہے گا، دوسرا نہ صرف مادی نفعات برداشت کرے گا بلکہ ایسے حریف کی مدد بھی کرے گا جو اپنے محس کے احسانات کے بوجھ تسلی دب کر اسے مزید نفرت کے قابل سمجھے گا۔

دو حکمرانوں کی تیرے حکمران سے دوستی ہو تو زیادہ معتبر فرقہ کی حمایت کرنے والا فائدہ اٹھائے گا۔ اگر تیرے حاکم کا کردار اچھا نہ ہو گا تو اس سے دوستی رکھنے والے کا

حریف فائدے میں رہے گا، کیونکہ ایسی صورتحال میں بچ کا (تیرا) حکمران بے فائدہ مہمات میں قبیل جاؤں اور دولت کے ضیاء کے علاوہ سفر کی ملکات بھی برداشت کرے گا اور امداد حاصل کرنے کے بعد واپس اپنی جگہ چلا جائے گا۔ حالات یکساں ہوں تو مندرجہ بالا پسلوؤں سے یہی باتیں غیر جانبدار حکمران کی بابت بھی صادر ہیں۔

دو حریف ممالک کی درمیانی ریاست کے حکمران کی، اپنی بہادری، ہشمند، قائل، وقار اور محنتی افواج سے مدد کرنے والا حاکم خارہ میں رہے گا جبکہ ایسا نہ کرنے والا اس کا حریف فائدہ اٹھائے گا۔

جس سے امداد ملنے کی توقع ہو وقت پڑنے پر اس کی مدد کو کتنی طرح کی فوج روانہ کی جاسکتی ہے مثلاً "پیشی آزمودہ فوج، کراۓ کی فوج، تجارتی تنظیموں کے ذریعے حاصل کردہ پسہ، دوست ریاست کی فوج یا وحشی قبیلوں کے افراد بھرتی کر کے تخلیل دی ہوئی فوج۔ ایسی عسکری قوت یا تو ہر قسم اور ہر نوعیت کے موسم اور علاقے میں جنگ کر سکتی ہے یا وحشی قبائل کا لٹکر جو وقت اور جگہ کی نسبت سے موزوں نہ ہو۔

اگر امداد کرتے وقت حکمران کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ کامیابی کی بیانی توقع کے باوجود بھی میرا دوست حاکم میری فوج کو دشمن کے علاقے میں لا کر، ویراںوں میں پھسا کریا موسی شدت سے مہاڑ کر کے میرے لیے بے کار کر دے گا تو اسے فوج نہیں دینی چاہیے۔ اس صورتحال میں یہ بہانہ بنانا چاہیے کہ یہ فوج کسی دوسری جگہ بیکھنی ہے اور حلیف کی مدد کسی اور طریقے سے کر دینی چاہیے۔ اگر ہر صورت میں فوج ہی بیکھنی پڑے تو امداد کرنے والا حکمران ایسی فوج بیکھیجے جو کہ متوقع لڑائی کے وقت درپیش موسم اور علاقے سے مناسب رکھتی ہو، فوج بیکھنے وقت وہ امداد کے طالب حلیف سے یہ شرط بھی منوائے کہ وہ اس فوج کو خطرات میں نہیں دھکیلے گا اور مم ختم ہوتے ہی واپس روانہ کر دے گا۔ فوجی امداد بیکھنے والے کو بھی چاہیے کہ جب اس کے حلیف کی مم کامیابی یا ناکامی پر ختم ہو وہ "فوراً" کوئی معقول بہانہ بنا کر اپنی فوج کو واپس بلائے، دوسری صورت میں باغیوں، سرکشوں، غداروں اور وحشی قبائلوں پر مشتمل فوج امداد کے طور پر روانہ کرے، ایک اور راستہ یہ بھی ہے کہ حلیف کے دشمن سے جو جنگ کا ہدف ہو، ملی بھگت کر کے اندر ہی اندر تعلق

استوار کیا جائے۔ یہ بھی حلیف کو دھوکہ دینے کا ایک اچھا طریقہ ہے۔ فوجی اتحاد کے معابرے میں شامل تمام فریقوں کو حقیقی مطابقت و مناسبت سے مال غنیمت میں سے حصہ ملنے کے عمل کو سندھی (صلح) اور غیر منصفانہ تقسیم کے تحت ملنے والے حصہ کو ہزیمت کہتے ہیں۔ حصہ منصفانہ ہو تو اتحادیوں کو صلح کی حالت میں ہی رہنا چاہیے۔ بصورت دیگر اپنا حق وصول کرنے کے لیے بذریعات کرنے والے یا بجوری سے فائدہ اٹھانے والے سے جنگ بھی جائز ہے۔

فواںد کی بنیاد پر طے پانے والے عہد نامے

اتحادی افواج کی بیگنیار سے حاصل ہونے والے فواںد مثلاً "دوسرے ممالک کی دوستی" دولت اور زمین میں سے زمین کو ترجیح دینی چاہیے کیونکہ حیلف (دوست) ملک اور دولت تو علاقہ (زمین) حاصل کرنے کے بعد بھی دسروں میں آسکتے ہیں، اور یہ دونوں ہی ایک دوسرے کے حصول میں معاون بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔

کسی کو حیلف بنانے کی بنیاد پر طے پانے والا معاهده متوازن صلح کہلاتے گا۔ اگر ایک ملک فقط حیلف کی ہمدردیاں حاصل کرے اور دوسرا دولت اور علاقے پر قابض ہو جائے تو یہ غیرمتوازن صلح کہلاتے گی۔ اسی طرح اگر ایک فریق دوسرے سے زیادہ فواںد حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اس کا یہ عمل فربیب اور چالپازی تصور ہو گا۔

ہمسری کی بنیاد پر طے پانی والی صلح میں اگر فریق کو نیک نسبت حیلف یا دوست حاصل ہو یا وہ کسی دیرینہ حیلف حکمران کو مشکلات کے بخوبی سے نکالنے میں کامیاب رہے تو وہ دوسروں کی نسبت زیادہ فاںدہ حاصل کرے گا کیونکہ کڑے وقت کی امداد دوستی کو مضبوط اور ناقابل شکست بنا دیتی ہے۔ دیرینہ سرکش حیلف اور عارضی فرمانبردار اتحادی میں سے کون بہتر ہے؟

میرے استاد فرماتے ہیں کہ دیرینہ دوست بہتر ہے خواہ وہ اطاعت گزار ہو یا نہ ہو، کیونکہ اگر وہ مفید ثابت نہ ہوا تو نقصان بھی نہیں پہنچائے گا۔

مگر کوئی نہ کو اس اصول سے اتفاق نہیں ہے۔ فرمانبردار عارضی حیلف بہتر ہے کیونکہ وہ جب تک مددگار رہے گا پورے خلوص سے ساتھ دے گا۔ حقیقی دوستی کی ہے کہ اتحادی کی مددگاری کی جائے اور اسے مشکل میں تنہا نہ چھوڑا جائے۔

دو فرمانبردار حیلف ہوں، ایک سے زیادہ عرصہ تک تھوڑی تھوڑی وصولی کی امید ہو

اور دوسرے سے تھوڑے عرصہ کے لیے زیادہ امداد کی توقع تو ان میں سے کون سے اتحادی کو ترجیح دی جائے؟

اس سوال کے جواب میں میرے استاد فرماتے ہیں کہ وہ اتحادی بہتر ہے جس سے تھوڑے عرصہ میں زیادہ فوائد کا حصول ممکن ہو کیونکہ اس طرح کم وقت میں زیادہ فائدے ہوں گے اور کمی بگڑے امور درست ہو جائیں گے۔

مگر کوئی ملید کو اس سے اختلاف ہے۔ دیرینہ دوست جس سے کم فوائد کی توقع ہو وہ قابل ترجیح ہے کیونکہ عارضی حلیف جو زیادہ وسائل رکھتا ہو، وہ نقصان ہوتا دیکھ کر امداد بند بھی کر سکتا ہے یا پھر اس کے عوض خود کچھ فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرے گا مگر زیادہ وسائل نہ رکھنے کے باوجود پرانا دوست زیادہ وقت میں تھوڑی تھوڑی کر کے کافی امداد فراہم کروے گا۔

ایک طاقتور حلیف جو مشکل سے کسی مم کے لئے آمادہ ہو، دوسرا کمزور اتحادی ہو آسانی سے ساتھ دینے کے لیے تیار ہو جائے، ان دونوں میں سے کون بہتر ہے؟

اس مم میں میرے استاد فرماتے ہیں کہ طاقتور، خود سر اور مشکل سے آمادہ عمل ہونے والا حلیف بہتر ہے، کیونکہ بے شک وہ آسانی سے ساتھ دینے کے لیے تیار نہ ہو گا لیکن اگر میدان میں آیا تو مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے اتنا موثر اور مفید ثابت ہو گا۔

مگر کوئی ملید کا خیال ہے کہ فوراً "مد کو آئے والا کمزور حلیف بہتر ہے کیونکہ وہ بروقت امداد دے گا اور وقت ضائع نہیں کرے گا اس کے علاوہ اپنے احساسِ کمتری کی وجہ سے وہ ہربات بغیر بحث و محکماں کے قبول کرے گا جبکہ طاقتور حلیف ایسا رویہ ہرگز نہیں اپنائے گا اور اس طرح نقصان کا باعث بنے گا۔

فرمانبردار منتشر فوج بہتر ہے یا نظم و ضبط کی حامل غیر اطاعت گزار فوج؟

میرے استاد کہتے ہیں کہ منتشر مگر اطاعت گزار لشکر بہتر ہے کیونکہ اسے فرمانبردار ہونے کی وجہ سے وقت آنے پر جمع کیا جا سکتا ہے۔ مگر کوئی ملید کہتا ہے کہ مجھے اس بات سے بھی اختلاف ہے۔ غیر اطاعت شعار حاضر فوج ہی قابل ترجیح ہے کیونکہ اسے کسی نہ کسی طرح اطاعت پر مائل کر کے کڑا وقت نالا جا سکتا ہے مگر منتشر فوج کو مصیبت کے وقت جمع

کرنا ایک نئی مصیبت کے متراوف ہے۔

کیش دولت رکھنے والا حلیف مفید ہے یا کیش آبادی کا حامل اتحادی بہتر ہابت ہوتا ہے؟ میرے استاد فرماتے ہیں کہ زیادہ آبادی رکھنے والا اتحادی (ملک) بہتر ہے کیونکہ اس کی افرادی قوت زیادہ ہوگی اور جب وہ مسم جوئی پر آمادہ ہوگا تو مقاصد کی سمجھیل زیادہ یقینی ہوگی۔ کوئی لیے کا خیال ہے کہ زیادہ آبادی کے حامل حلیف کی بجائے اہل ثروت اتحادی بہتر ہے کیونکہ دولت ہر حال میں ضروری ہوتی ہے جبکہ فوج کی ہر وقت تو ضرورت نہیں ہوتی اور پھر دولت سے فوج سمیت ہر ضروری چیز خریدی جاسکتی ہے۔

وسع علاقہ پر قابض حلیف بہتر ہے یا بڑی دولت رکھنے والا؟

میرے استاد فرماتے ہیں کہ دولت مند اتحادی بہتر ہے کیونکہ وہ ناگزیر اخراجات کا بوجھ آسانی سے اٹھا سکے گا۔

گر کو ملید کرتا ہے کہ نہیں، حلیف اور زرتو زمین سے بھی حاصل کیے جانے ممکن ہیں اس لیے وہ اتحادی زیادہ مفید ہے جس کی عملداری میں وسیع علاقہ ہو۔

وشن اور دوست حکمران مساوی آبادی والے ہوں تب بھی ان کے افراد کے مابین، خصائص، دلیری، قوت برداشت، دوست نوازی اور فوج مجمع کرنے کی قابلیت کے حوالے سے اختلاف ہوتا ممکن ہے۔ دونوں ہی اہل ثروت ہو تو بھی ان میں تحرک، فراخی اور سخاوت کے لحاظ سے فرق ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر وقت ان تک رسائی ممکن ہو۔ اس بابت مندرجہ ذیل اقوال سنے جاتے ہیں:

مستقل مزاج، دیرینہ، سریع الحركت، آسانی سے قائل ہو جانے والا، پشت سے لشکر کی حفاظت پوری طاقت سے کرنے کا اہل اور طاقتور حکمران ہی اچھا حلیف ہابت ہو سکتا ہے۔ موزوں اتحادی میں مندرجہ ذیل خصائص ہونے ضروری ہیں۔

1- دوستی کو بے لوث ہو کر بمحانے اور دولت سے قائم کردہ تعلقات کو برقرار رکھنے والا ہی قدمیم حلیف ہوتا ہے۔

2- سخاوت کا مظاہرہ کرنے والے اتحادی کی تین خصوصیات اہم ہیں۔ (i) جس سے ایک ہی فریق فائدہ اٹھاتا ہے یعنی فاتح حاکم۔ (ii) جس سے دونوں فریق (فاتح حکمران اور اس کا وشن) مستفید ہوتے ہیں اور (iii) جس سے عموماً بھی کو فائدہ ہوتا ہے۔ ایسا

حیف آسمانی سے قابو آ جاتا ہے۔

- 3۔ وشنوں کے ساتھ امداد کے لین دین میں سخت رویہ رکھنے والا، جس کے پاس بتے ہے اور وحشی قبائل کی فوج ہو، نافرمانی دار دیہینہ دوست کملائے گا۔
- 4۔ حملوں یا مشکلات کے بھنوں میں پھنس جانے کے بعد اپنی بقا کے لیے اتحادی بنے والا عارضی اور انتہائی اطاعت شعار حیف ثابت ہو گا۔

- 5۔ پامروٹ، مستقل مزاج اور کسی واحد مقصد کے لیے اتحاد کرنے والا محکم دوست کڑے دونوں میں بھی دوستی نجھائے گا۔

- 6۔ سچا دوست وہی ہے جو مروت والا ہو۔ جو دشمن سے بھی تعلق استوار رکھے وہ کسی بھی وقت بدل سکتا ہے اور جو اپنے متوقع حیف راجہ یا اس کے دشمن، دونوں سے سروکار نہ رکھے وہ دو طرفہ دوست ثابت ہو سکتا ہے۔

- اتحاد کی پیش کرنے والے یا اس کے دشمن سے یکساں بغرض رکھنے والا خطرناک دوست ثابت ہوتا ہے خواہ مدد کر رہا ہو یا اس کی الیت رکھتا ہو۔ ایسے اتحادی پر سوچ کر بھروسہ کرنا چاہیے۔

- جو حیرف کے حیف، رشتہ دار یا طفیلی ملک کا مددگار ہو وہ اتحاد کی پیش کرنے والے اور اسکے دشمن، دونوں کا دوست ہو سکتا ہے، مطمئن، طاقتور، کاہل اور وسیع و عریض زرخیز زمین کا مالک حکمران مشکلات کے باعث ناگوار ثابت ہونے والے حیف سے غفلت اور لاپرواٹی برتبے گا۔

- جو حکمران دُشمن ریاستوں کے طاقتور حاکموں کی بات صرف اپنی کمزوری کے باعث سن لے، دونوں کی حتی الامکان امداد کرے مگر برائی نہ چاہے وہ مشترکہ حیف کملاتا ہے۔ مشکل وقت میں حیف کی مدد سے (کسی وجہ سے یا بلاوجہ) چیچے ہٹنے والا حکمران اصل میں خود کو خطرلوں کے حوالے کر دیتا ہے۔

- فوراً "حاصل ہونے والے محدود فوائد اور مستقبل کے لاحدود فوائد میں سے قابل ترجیح کون سے ہیں؟

- میرے استاد کہتے ہیں کہ محدود مگر فوری فوائد کو ترجیح دی جائے اگر درپیش سائل اور مشکلات کے فوری حل کی صورت نکل آئے۔

مگر کوئی ملکہ کا خیال ہے کہ مسلسل اور مستقل جاری رہنے والے فوائد بہتر ہیں۔ اگر ان کا امکان نہ ہو تو پھر فوری طور پر ملتے والے محدود مقادیر پر بھی سکیہ کیا جا سکتا ہے۔ مستقل فوائد میں سے حصہ وصول کرنے کے تمام پبلوؤں پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد اپنی طاقت بڑھانے کی خواہش رکھتے والا حکمران دوسروں کے ساتھ اتحاد کر کے یا انہیں اپنا حلیف بن کر فوجی کارروائیوں میں حصہ لے۔ مستقل فوائد اسی طرح حاصل ہوتے ہیں۔

باب: 10

ریاستی توسعہ کے مقصد سے کیے گئے معاملے

زمین کے حصول کی غرض سے جو معاملے سراجام پاتے ہیں، ان میں شریک حکمران اس ایک بنیادی مقصد اور ارادے پر مبنی ہوتے ہیں کہ:

”آئیے ہم زمین پر قبضہ کریں۔“

ایسا معاملہ اگر دو فریقوں کے درمیان ہو تو نتیجہ میں کھڑی فضلوں کے ساتھ زرخیز اراضی حاصل کرنے والے دوسرے سے زیادہ فوائد اٹھائے گا۔
اگر اراضی میں فریقین کو مساوی حصہ ملے تو زیادہ طاقتور دشمن کو مغلوب کرنے والا دوسرے کی نسبت زیادہ فوائد حاصل کرے گا کیونکہ اس نے دشمن کو برباد کر کے اپنی طاقت بھی بڑھائی۔ مکتر دشمن کو زیر کر کے حاصل ہونے والی زمینوں کی افادیت اپنی جگہ تحریر زمینیں معمولی ہوں گی اور مغلوب ریاست کا ہمسایہ حکمران قاتح کا حریف بن کر کے ابھرے گا۔

دو حلیف اگر دو ہمسر دشمنوں کے خلاف نبرد آزا ہوں تو قلعہ بند دشمن کو لکھت سے دوچار کرنے والا فائدہ میں رہے گا کیونکہ قلعہ اس کی دسترس میں آنے سے مفتودہ علاقے کا تحفظ ہو گا اور وحشی قبائل کی سرکوبی زیادہ بہتر انداز میں ہو سکے گی۔

مفتودہ علاقے کے قریب کمزور دشمن کی ریاست ہونے کی صورت میں علاقے کا تحفظ کرنے میں آسانی پیدا ہو گی جبکہ طاقتور دشمن کی سرحد قریب ہونے کی صورت میں مفتودہ علاقے کے تحفظ کے لیے بہت سے اخراجات اور افرادی قوت کا ہوتا ضروری ہو گا۔

عارضی حریف کے قریب واقع ویران زمین بہتر ہے یا مستقل دشمن کی سرحد کے قریب واقع زرخیز زمین۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مستقل اور دیرینہ حریف کی سرحد کے قریب واقع

پیداواری اراضی مفید ہے کیونکہ اس سے زیادہ آمدن ہوگی جو دشمن کے حربوں کے توڑ اور حفاظتی لٹکر پر خرچ کی جاسکے گی۔

کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ پیداواری زمین بیش دوسروں میں حد کا جذبہ پیدا کر کے نت نئے حریف کھڑے کرتی رہتی ہے۔ مستقل دشمن تو دشمن ہی رہے گا خواہ اسے مصالحت کی غرض سے فوائد بھی دیئے جائیں۔ لیکن عارضی حریف اپنی مکروہی، مروت یا خوف کے سبب جارحانہ اقدامات نہیں کر سکے گا۔ جس اراضی میں جرامم پیش افراد اور وحشی قبائل کی پناہ کے لیے موزوں مساکن قلعوں کی صورت میں موجود ہوں گے وہ بیشہ غیر محفوظ اور دشمنوں میں گھری رہے گی۔ اگر اس کے بر عکس صورتحال ہو تو اراضی کے لظم و ننق اور حفاظت میں خاطر خواہ آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

دور واقع و سیچ و عریض اراضی کی نسبت زمین کا نزدیکی چھوٹا قطعہ بہتر ہے کیونکہ اسے حاصل کرنا اور پھر حفاظت سے اپنے قبضہ میں رکھنا مشکل نہیں ہوتا۔

ایک زمین اپنے اخراجات خود پورے کرتی ہے جبکہ دوسری کے لیے فوج بھیجننا پڑتی ہے تو کون سی بہتر ہے؟

پہلی زیادہ قابل ترجیح ہے کیونکہ یہ فوئی اخراجات اور دیگر ضروریات کے لیے خود ہی آمدن مہیا کرنے کی الہیت رکھتی ہوگی۔

یو قوف حریف سے زمین لینا بہتر ہے یا علکند دشمن سے؟

یو قوف دشمن سے اراضی لینا بہتر ہے کیونکہ زمین کا حصول اور حفاظت دونوں مشکل نہیں ہوں گے جبکہ رعایا کے حمایت یافتہ علکند دشمن سے زمین لینے کے لیے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور پھر منتوہ اراضی کے تحفظ کے لیے مزید سخت حالات سے گزرنا ناگزیر ہوتا ہے۔

دو حریقوں میں سے کسی ایک کا گھنٹاک میں دم کرنا اور دوسرے کو شکست دینا مقصود ہو تو دوسرے کی زمین کے حصول کی کوشش کریں۔ جب اس پر حملہ ہو گا تو وہ امداد حاصل نہ ہونے کی وجہ سے اپنا خزانہ اور فوج لیکر فرار ہو گا، اس کی رعایا اس کے خلاف ہو جائے گی۔ اس کے بر عکس پہلا دشمن ایسا رویہ اختیار نہیں کرے گا۔

میدانی علاقوں میں قلعے رکھنے والے حکمران کو دریا میں قلعے رکھنے والے حاکم کی نسبت محکم دلائل و براہین سے مزین متتنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زیادہ آسانی سے موخرالذکر کے قلعوں کو فتح کرنے کے لیے دگنی تک و دو اور محنت کی ضرورت ہوگی اور حریف کو رسید پانی کی فراہمی بھی جاری رہے گی۔

دو حریف حکمران جن میں سے ایک پہاڑوں میں قلعہ بند ہو اور دوسرا دریا کے پنج واقع قلعے کا مالک ہو تو موخرالذکر کی زمین پر قبضہ کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ دریائی قلعوں کو ہاتھیوں کی قطار یا کشتیوں کا پل بنا کر فتح کرنا ممکن ہے اور دریا ہر جگہ سے گمرا نہیں ہوتا، اس مقصد کے لیے دریا کے پانی کو بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے لیکن پہاڑی قلعے بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ پہاڑی قلعہ خود اپنا محافظ ہوتا ہے کیونکہ اسے باآسانی تسخیر نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے قلعوں پر حملہ کے وقت اگر مخالف لشکر کا ایک حصہ مغلوب بھی ہو جائے تو دوسرا بروقت اور باسلامت فرار ہونے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ پہاڑی قلعہ کی محافظ فوج کو یہ اضافی حریب بھی میا ہوتا ہے کہ وہ بلندی سے حملہ آوروں پر پتھر اور درختوں کے تنتے لہکا کران کی پیش قدمی متاثر کر سکتے ہیں۔ میدانی علاقے کے حریف کی نسبت نیشنی علاقے کے حریف پر حملہ زیادہ مفید ہے کیونکہ یہ غیر موزوں اور ناموافق مقام سے مراحت کرے گا جبکہ میدانی علاقے کا دشمن کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت آپ کے جملے کا موثر یا معقول جواب دے سکتا ہے۔

بلندی سے مراحم ہونے والے حریف کی نسبت خندق پر انحراف کر کے مقابلہ کرنے والے دشمن کا علاقہ ترجیحی طور پر ہتھیانا چاہیے کیونکہ ایسا حریف خندق اور سامان حرب دونوں کا محتاج ہوتا ہے جبکہ بلندی پر موجود دشمن صرف ہتھیاروں پر تکمیل کرتا ہے۔ جو حکمران سیاست کے جملہ نیشب و فراز اور داؤ پچ سمجھتا ہو اور اوپر ذکر کیے گئے مختلف الاقام حریقوں سے نبرد آزا ہو کران کے علاقہ جات فتح کر کے اپنی ریاست میں توسعہ کرنے کا امکان ہو وہ ریاستی اور مین الریاستی سطح پر ممتاز حیثیت کا حامل ہو گا۔

باب: 11

منسونہ ہونے والے عہد نامے

جو معابدہ اس اصول پر اپنی بنیاد رکھتا ہو کہ ”آؤ ہم ویران اراضی کو آباد کریں“ وہ آفت زدہ اراضی کا منسونہ ہو سکتے والا عہد نامہ کھلائے گا۔ فرقین میں سے جو اراضی کو آباد کر کے نسل کانے میں سبقت لے جائے گا دوسرے کی نسبت زیادہ ترقی کرے گا۔

آباد کرنے کے لیے خلک زمین بہتر ہے یا جل محل؟ رقبہ کے لحاظ سے کم اراضی جس کے لیے پانی کی سولت موجود ہو، وسیع مگر خلک اراضی سے بہتر ہے کیونکہ اس میں زیادہ پیداوار ہوگی۔

ایسے میدانی علاقہ میں جہاں کم اور زیادہ مدت میں تیار ہونے والی (یعنی دونوں قسم کی) فصلیں اگائی جا سکتی ہوں، ایسی اراضی کا انتخاب بہتر ہے جس پر زیادہ محنت بھی نہ کرنی پڑے اور پانی کے لیے بارش کے علاوہ دیگر وسائل بھی میسر ہوں۔

غلہ کی کاشت کے لیے موزوں اراضی ایسی زمین سے بہتر ہے جس میں دوسری فصلیں کاشت کی جائیں البتہ سیراب اراضی میں سے غلہ کے علاوہ دیگر اجتناس پیدا کرنے والی وسیع زمین ایسی محدود زمین کی نسبت بہتر ہے جو صرف غلہ اگا سکے۔ کیونکہ ایسے وسیع اور با آسانی پہنچا بلب ہونے والے قطعہ اراضی پر جزی بونیاں بھی پیدا ہوں گی اور گرم مالہ جات بھی، علاوہ ازیں اس پر قلعے اور دفاعی نقطہ نظر سے مفید عمارتیں بھی تعمیر کی جا سکتی ہیں۔ زمین کی مختلف خصوصیات (55) حقیقت میں مصنوعی ہوتی ہیں۔

غلہ کی عمدہ پیداوار دینے والی زمین اور ایسی زمین جس میں معدنی ذخائر ہوں ان میں سے موخرالذکر ریاست کے خزانے میں اضافہ کے حوالے سے زیادہ مفید ہے جبکہ اول الذکر خزانہ بھرنے کے ساتھ غلہ بھی میسا کر سکتی ہے، قلعوں اور گوداموں میں ذخیرہ

کرنے کے علاوہ چونکہ عوامی ضروریات کا انحصار بھی غلے پر ہے لہذا اس کی اہمیت سے انکار تو نہیں کیا جا سکتا مگر قیمتی دھاتوں کی کامیں جس اراضی میں موجود ہوں تو وہ ترجیح کے قابل ہو گی کیونکہ ان کا نوں میں موجود معدنیات سے مزید زمین خریدی جا سکتی ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ لکڑی کی وافر پیداوار فراہم کرنے والے جنگل ایسے جنگلات کی نسبت زیادہ مفید ہیں جن میں ہاتھی پائے جائیں کیونکہ اول الذکر قسم کے جنگلوں کی لکڑی سے بہت سے کام لیے جاسکتے ہیں۔

مگر کوئی ملید کو اس رائے سے اتفاق نہیں ہے اور اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ لکڑی کی پیداوار حاصل کرنے کے لیے تو مصنوعی جنگل بھی اگائے جا سکتے ہیں مگر ایسا جنگل خود نہیں اگایا جا سکتا جس میں وسیع پیلانے پر ہاتھی بھی موجود ہوں۔ ہاتھی چونکہ دشمن کی فوج کو تکشیت سے دوچار کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں اس لیے ایسا جنگل جو ہاتھیوں کا مسکن ہو زیادہ مفید ہو گا کیونکہ اس سے فوج کے لیے ہاتھی بھی میر آئیں گے اور ضروریات کے لیے لکڑی بھی فراہم ہو سکے گی۔

بھری اور بربی راستوں میں سے موخر الذکر مکمل بھروسے کے لائق ہیں کیونکہ یہ بیش کار آمد ہوتے ہیں جبکہ بھری راستے بیش استعمال نہیں کیے جاسکتے۔

منتشر آبادی والا علاقہ بہتر ہے یا گنجان آباد؟

نظم و نت کے حوالہ سے منتشر آبادی والا علاقہ بہتر ہے کیونکہ اسے قابو میں رکھنا مشکل نہیں ہوتا، ایسے علاقہ میں حریف کی مکارانہ سازیں بھی عموماً "ناکام ہائی" جا سکتی ہیں جبکہ گنجان آبادی اس پہلو سے مفید ثابت نہیں ہوتی کیونکہ وہ بہت جلد جذباتی اور مشتعل ہو سکتی ہے۔ کسی بستی میں اعلیٰ ذات کی نسبت گھٹیا ذات کے لوگوں کی آباد کاری بہتر ہوتی ہے کیونکہ انسیں آسانی سے قابو میں رکھا جا سکتا ہے (یعنی وہ احکامات کی تھیں کے سلسلہ میں بیانی دباؤ کو اعلیٰ ذات کے بر عکس جلدی قبول کر لیتے ہیں) اس کے علاوہ گھٹیا ذات کی افرادی قوت بہت سے کام سرانجام دینے میں بھی حد درجہ سو دمند ثابت ہوتی ہے، ایسی آبادی مستقل اور بکثرت برصغیر چل جاتی ہے۔

غیرزرعی اور زرعی اراضی میں سے غیرزرعی زیادہ مفید ہے کیونکہ اس پر صنعتیں لگائی جا سکتی ہیں اور اس سلسلہ میں کھاتے ہیے تجارت کو دعوت وی جا سکتی ہے اگر انکے زمین مکتبہ محکم دلائل و برابین سے مزین متنبوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مقت آن لائف زمینکنہ خیز

کلی جائے تو اس سے زرعی پیداوار کا حصول بھی ممکن ہے لیکن زرعی زمین رواجی طور پر صرف کھیتی یا زری ہی کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔

گنجان آباد علاقہ بہتر ہے یا وہ زمین جس پر قلعے تعمیر کیے گئے ہوں؟

آباد زمین قلعوں والے علاقہ کی تبیت بہتر ہے کیونکہ آبادی سے ہی ریاست کی چل پل قائم رہتی ہے۔ غیر آباد اراضی کی مثال ایسی گائے کی مانند ہے جو دودھ نہ دے۔ جو حکمران اپنی ریاست کی اراضی آباد کرنے کے لیے فروخت کرے اور بعد میں واپس لے لینے کی خواہش بھی رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ زمین ایسے خریدار کے ہاتھ فروخت کرے جو بزدل، بد معاش، بد کردار، کمینہ، بے یار و مددگار، صابر و شاکر اور بے وقوف ہو، ویران زمین کو آباد کرنے کے لیے افرادی وقت اور اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے جب کوئی گھٹیا اور بزدل شخص اسے آباد کرنے کی سعی کرے گا تو وہ اپنی افرادی وقت سیست ناکام رہے گا۔ نتیجہ کے طور پر تباہی و بربادی اس کا مقدار ہوگی، اس کا تمام خرچ بے سود ثابت ہو گا خواہ وہ طاقتور ہی کیوں نہ ہو۔ جو شخص کمینہ ہو گا اس کی رعایا اس سے ترک تعلق کر لے گی اس کی نحوس سے متاثر نہ ہو۔ جائے، خواہ ایسے شخص کے پاس جتنی بھی فوج اور عکری ذرائع ہوں، وہ نقصانات اور شدائد برداشت نہ کرتے ہوئے برباد ہو جائیں گے۔ دولت کو کسی کی بہتری اور اپنے مفاد میں خرچ نہ کرنے والا دولت مند آخر کار بے سارا رہ جاتا ہے۔ بد معاش شخص زمین بسا تو شاید لے مگر اسے چونکہ آسانی سے بھگایا جا سکتا ہے اس لئے وہ آباد زمین پر اپنا بقدر برقرار نہیں رکھ سکے گا۔ تقدیر کی پرستش میں جتنا اُوی جو محنت سے گریز کرے اور بد کردار شخص جو عوام میں غیر مقبول ہو وہ بھی اس حوالہ سے ناکام ثابت ہو گا۔ جو شخص ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنے والہ اور مستقبل کے لیے سونپنے سے عاری یا بے تدبیر ہو گا اس کا بھی یہی انجام ہو گا۔ ایسے افراد کا کوئی بھی منصوبہ سمجھیل نہیں پاسے گا۔

استاد فرماتے ہیں کہ بے تدبیر اور غیر محتاط شخص جو آباد کاری کا بار اپنے کاندھوں پر رکھ گا تو کسی بھی وقت وہ اپنے ہی حکمران کے کمزور اور دشمن کے لیے اہم پسلوؤں کا پول کھول سکتا ہے، ایسی حرکت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

مگر کوئی ملید گا خیال (56) ہے کہ ایسے خصائص و خصائص کا حال شخص حکمران کے

باتھوں اپنی ہی بناہی و برپادی کے لیے راہ ہموار کرے گا۔

جب متذکرہ بالا قسم کے لوگ جن کو آبادکاری کے لیے زمین دے کر بعد میں واپس لی جائے کہ نہ ملیں تو حکمران خود اراضی کو آباد کرے اور وہ طریقے اختیار کرے جو اگلے صفحات میں ”وہ زمین پر عقب سے قابو پانا“ کے زیر عنوان بیان ہوں گے۔

اوپر جن معابدوں کا ذکر کیا گیا ہے یہ زبانی معابدے کملاتے ہیں۔ جب کوئی حکمران طاقت کے بل بوتے پر دباؤ ڈالتے ہوئے مد مقابل کی اراضی کا کوئی زرخیز حصہ خریدنا چاہے جسے وہ اپنے لیے سودمند خیال کرتا ہو تو کھلے معابدے کے تحت زمین اس کے ہاتھ فروخت کر دینی چاہیے۔

اگر مساوی طاقت کا حامل حکمران مندرجہ بالا طریقے سے زمین خریدنا چاہے تو یعنی والا اچھی طرح سوچ و بچار کر لے کہ ”کیا وہ مستقبل میں یہ زمین واپس حاصل کر سکے گا یا خریدنے والا اس پر اپنا بغض برقرار رکھ سکے گا؟ زمین فروخت کر کے میں خریدنے والے حکمران پر موثر ثابت ہو سکوں گا یا نہیں؟ اور اس زمین کو فروخت کر کے کیا اتنی دولت اور سفارتی دوست حاصل ہو سکتے ہیں کہ جن سے میرے ریاستی منصوبہ جات تجھیل پاسکیں؟“
کمزور حکمران اگر اراضی خریدنے کی خواہش ظاہر کرے تو اس کے بارے میں بھی مندرجہ بالا امور پیش نظر رکھ کر سوچا جانا چاہیے۔

سیاست کا عالم اور ایسا حکمران جو مندرجہ بالا طریقوں سے سفارتی ہمدرد، دولت اور غیر آباد یا آباد علاقہ حاصل کرنے کا اہل ہو اپنے ہم عصر حکمرانوں سے سبقت لے جائے گا۔

باب: 12

مشترکہ منصوبوں کی تکمیل کے معاهدے

جب کوئی مشترکہ تغیراتی معاهدہ اس نکتہ پر متفق ہو کر کیا جائے کہ ”آؤ ہم باہمی تعاون سے ایک قلعہ بنائیں۔“ تو فریقین میں سے جو کم افراطی قوت اور لاغت سے بہترن محل وقوع پر مضبوط اور ناقابل شکست قلعہ تغیر کرے گا وہ دوسرے سے سبقت لے جائے گا۔ دریا میں (یعنی جزیرے پر) میدان میں، پہاڑ میں یا پہاڑ پر تغیر کیا گیا قلعہ زیادہ محفوظ اور مفید ہوتا ہے۔ آپاشی کے منصوبہ جات میں سے مستقل طور پر جاری رہنے والے ان سے بہتر ہیں جن میں پانی کی فراہمی دیگر ذرائع سے ہوتی ہو اور ان میں بھی وہ قابل ترجیح ہیں جو زمین کے وسیع قطعہ کو پانی پہنچانے کی الہیت رکھتے ہوں۔

ایسے جنگلات جن سے قبیتی لکڑی حاصل ہو سکے ان میں سے زیادہ مفید وہ ہے جو دیران علاقوں کی طرف پہلیتا ہوا قریبی دریا کے کنارے تک پہنچ جائے۔ ایسے جنگل کی افادیت مسلسل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ خود تخدود ترقی کرتا رہتا ہے اور مشکل وقت میں لالعداد افراد کے لیے بہترن پناہ گاہ کا کام بھی رہتا ہے۔

شکاری معاملات کے سب اگائے جنگلات کے ضمن میں وہ حکمران جو درندوں سے بھرپور جنگل دشمن حکمران کے جنگل کے قریب اگائے جس سے حریف حاکم کو نقصانات پہنچ سکیں اور وہ جنگل اپنی سرحد پر اگے ایسے جنگل سے جا طے جس میں باہمی بکثرت ملتے ہو، وہ بت سے مادی فوائد اور دیگر سوتیں حاصل کر سکے گا۔

استاد فرماتے ہیں کہ دو برائیتوں میں سے ایک میں کمزور آدمی زیادہ ہو اور دوسری میں بہادر آدمی زیادہ ہوں تو آخرالذکر قابل ترجیح ہے کیونکہ چند بہادر افراد ہمت سے کمزوروں پر

چھا جانے کی الہیت رکھتے ہیں اور ان چند بہادروں کو ہلاک کر کے تمام فوج کو چاہ کیا جا سکا ہے کیونکہ عموماً "ہر فوج اور ریاست اپنے سر کردہ سورماوں پر ہی انحصار کرتی ہے۔ مگر کوئی ملید کو مندرجہ بالا بات سے اتفاق نہیں ہے۔ میرے خیال میں کمزور افراد کی بڑی تعداد بہتر ہے کیونکہ وہ لشکر میں رہ کر بہت سے دوسرے عسکری فرانس سر انجام دے سکتے ہیں اور جنگ لڑنے والوں کی امداد کے علاوہ اپنی بڑی تعداد سے حریف کو پریشان کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں کمزور افرادی قوت میں اعلیٰ تربیت اور تنظیم قائم کر کے جذبہ جوش اور الہیت بھی پیدا کی جا سکتی ہے، لذا ایسے لوگ قابل ترجیح ہونے چاہئیں۔ کم اخراجات اور مناسب محنت سے قابل رسائی اور دولت سے بھرپور کان حاصل کرنے والہ حکمران زیادہ فوائد کے حصوں میں کامیاب ہو گا۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ ایسی چھوٹی کامن جس سے سوتا، ہیرے، چاندی اور موٹگے وغیرہ دستیاب ہو سکیں ایسی بڑی کان سے بہتر ہے جس سے ادنیٰ درجے کی اشیاء وسیع پیمانے پر ہاتھ گلیں۔

کوئی ملید کو اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ وسیع پیمانے پر ادنیٰ اشیاء کی پیداوار دینے والی بڑی کان سے حاصل ہونے والے وسائل سے قیمتی اشیاء خریدی جا سکتی ہیں۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ بھری راست بڑی گزرگاہ سے بہتر ہے کیونکہ کم خرچ اور سودمند ثابت ہوتا ہے۔

لیکن کوئی ملید کو اس سے اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ خلکی کے راست کی نسبت بھری راست زیادہ دشوار، محفوظ اور غیر محفوظ ہوتا ہے۔ سمندری گزرگاہوں میں پانی کے درمیانی راستوں کی نسبت ساحلی گزرگاہیں زیادہ مفید ہوتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے قرب و جوار میں متعدد تجارتی منڈیاں ہوتی ہیں۔ اسی سبب سے دریائی جہاز رانی بھی مفید ہے کیونکہ اس میں پیش آنے والی دشواریاں عمومی اور معمولی نوعیت کی ہوتی ہیں جن سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ بڑی گزرگاہوں میں سے ہمالیہ کی طرف جانے والی گزرگاہ دکن کی طرف جانے والے راستوں کی نسبت مفید اور محفوظ ہے۔

لیکن کوئی ملید کا خیال ہے کہ دکن کی طرف جانے والی گزرگاہوں کو ہمالیائی راستوں پر

ترجمی دینی چاہیے کیونکہ "کبلوں" کھالوں اور "گھوڑوں" کے علاوہ ہیرے، جواہرات، موئی، سوتا، کوڑیاں اور دیگر تجارتی سامان دکن میں بکثرت میسر ہوتا ہے۔
دکن کی طرف جانے والے راستوں میں سے مندرجہ ذیل خصائص کے حامل راستے کا انتخاب کرنا چاہیے:

- 1- جو بہت سی کاؤنٹ کے پاس سے گزرتا ہو۔
- 2- جہاں لوگوں کی آمدورفت نسبتاً زیادہ ہو۔
- 3- جو دوسرے راستوں کی نسبت ستا اور آرام دہ (آسان) ہو۔
- 4- جس سے گزرتے ہوئے مختلف قسم کا سامان خریدا جا سکے، جو تجارتی کاروں نظر سے منافع بخش ہو۔

مندرجہ بالا بیان مغرب اور مشرق کی طرف جانے والے راستوں پر بھی کامل طور پر منطبق ہوتا ہے۔

گاڑیوں کی گزرگاہ اور پیدل راستے میں سے اول الذکر قابل ترجیح ہے کیونکہ اس کے ذریعہ زیادہ مال لیکر جایا جا سکتا ہے۔ جن راستوں پر گدھے اور اونٹ ہر طرح کے چغرا فیالی حالت اور موئی صور تحال میں سفر کر سکتے ہوں دیگر راستوں کی نسبت زیادہ بہتر اور مفید ہیں۔

اسی سے ان راستوں کے متعلق بھی سمجھا جا سکتا ہے جن سے آدمی اپنے کاندھوں پر سامان لاد کر سفر کریں۔

دشمن کے لیے مفید کام اپنے لیے ضرر سماں ثابت ہوتا ہے اور جس کام کے نقصانات دشمن کو ہوں وہ اپنے لیے مفید ہے۔ اگر فوائد پر ایر ہوں تو حکمران کو اچھی طرح غور و فکر کر لیتا چاہیے کیونکہ ایسا کام کرنے سے بھی وہ وہیں رہے گا جہاں کام کرنے سے پلے ہے۔

ایسا کام جس میں اخراجات زیادہ اور فوائد کم ہوں نقصان دہ ہوتا ہے اس کے بر عکس ایسا منصوبہ جس پر لاغت کم آئے اور فوائد زیادہ ہوں مفید ہو گا۔ اگر اخراجات اور فوائد کیساں ہوں تو خوب غور و فکر کر لیتا چاہیے کیونکہ "جتنا خرچ کیا، اتنا حاصل ہو گیا" کے فارمولے میں ترقی کی گنجائش نہیں ہوتی۔

حکمران کو ہیئت ایسے منصوبہ جات شروع کرنے چاہئیں جو اسکے لیے فائدہ مند ہوں اور
ایسے قلعہ جات تعمیر کرنے چاہئیں جن سے ریاست اور حکومت مغضبوط ہو۔ یہی پہلو کسی
حکمران کو برتر اور طاقتور بناتے ہیں۔

باب: 13

عقب سے حملہ آور ہونے والے دشمن سے احتیاط

جب حکمران اور اس کا حریف اپنے اپنے مقابل فریق کے لشکروں پر عقب سے یلغار کے لیے، جو پہلے سے ہی دیگر افواج سے نبرد آئنا ہوں، پیش قدمی کریں تو جو حکمران اس بادشاہ کے عقب پر قبضہ کرے جس کے پاس دولت کے بہت زیادہ ذراائع ہوں وہ فائدہ اٹھائے گا کیونکہ زیادہ وسائل ہونے کے باوجود اس کے گھیرے میں آنے والا لشکر اسی صورت میں اس (عقبی حریف) سے فاتحانہ لڑائی لے سکے گا کہ پہلے سامنے والے دشمن سے نجات حاصل کرے جس پر وہ حملہ کر چکا ہے۔ کچھ بھی حاصل نہ کر سکنے والا کمتر حکمران ایسا نہیں کرے گا۔

ہمسری کا معاملہ ہو تو لڑائی کی زیادہ تیاری کرنے والے حکمران کا عقبی علاقہ سنبھال کر اس کی سرکوبی کا منصوبہ بنانے والا حاکم زیادہ فوائد حاصل کرے گا کیونکہ وسیع تر جنگی تیاریاں کر کے میدان میں اترنے والا پہلے مقابل لشکر پر قابو پائے گا اور پھر عقبی دشمن کا مقابلہ کرنے کی سوچے گا۔ لیکن بہت کم یا معمولی نوعیت کی جنگی تیاریاں کر کے حملہ آور ہونے والے حکمران کی کارروائیوں میں اسی بنا پر ریاستوں کا ایک حلقة بھی رکاوٹیں پیدا کرے گا۔

اگر تیاریاں متوازن ہوں تو اپنے جملہ جنگی و غیرجنگی سازو سامان کے ساتھ دور نکل جانے والے حکمران کے عقب پر قبضہ کرنے والا حملہ آور زیادہ فوائد حاصل کرے گا۔ کیونکہ جس فوج کا عقب محفوظ نہ ہو وہ آسمانی کے ساتھ ٹکلت کھا جاتی ہے۔ مگر فوج کا صرف ایک حصہ لیکر پیش قدمی کرنے والا یہ نقصان نہیں اٹھائے گا بشرطیکہ اس نے اپنے عقب کی حفاظت کا بھی معقول بندوبست کیا ہو۔

عسکری وسائل یکساں ہونے کی صورت میں گشت کرتے ہوئے دشمن پر حملہ کے لیے

گئے لشکر کے عقب پر بقہہ کرنے والا فائدہ اٹھائے گا کیونکہ وہ متحک حریف فوج پر بغیر کسی خاص مشکل کے قابو پالے گا۔ لیکن صرف آراء، منظہم اور مورچے سنبھال کر بیٹھے دشمن سے نبرد آزما ہونے کے لیے جائے تو اس کا دشمن کے قلعہ جات پر حملہ ناکام ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں اور ہریت اٹھا کر واپس آتے ہوئے وہ خود کو دو حریفوں کے درمیان بے بس محسوس کرے گا۔

عام حالات میں، جو حکمران کسی نیک اور ہر دعیز حاکم پر حملہ کرنے کے لیے تھا ہو، اس کے لشکر کے عقب پر حملہ کرنے والا فتح پائے گا کیونکہ نیک اور قابل حکمران سے بر سر پیکار ہونے والے سے سب نفرت کرتے ہیں جبکہ بد خصلت اور بد کردار حکمران پر حملہ آور ہونے والے کے ساتھ عوام کی ہمدردیاں عموماً ہوتی ہیں اس لیے ایسے حملہ آور پر یلخار کرنا مفید ثابت نہیں ہوتا۔ مغلس، فضول، خرچ، کینہ پور اور اپنے مخلص حلیف پر حملہ آور ہونے والے حکمران پر بھی عقب سے حملہ بہتر اور افادی نتائج کے حصول میں معاون ہو گا۔

ایک حکمران کے دو حریف حاکموں میں سے ایک اپنے دوست کے خلاف لڑ رہا ہو اور دوسرا اپنے دشمن کے خلاف نبرد آزما ہو تو دشمن کے خلاف لڑنے والے حکمران کی فوج پر عقب سے حملہ کرنا زیادہ سودمند ثابت ہو گا کیونکہ دوست کے ساتھ جنگ کرنے والا کسی بھی وقت اس سے صلح کا معاہدہ کر کے عقبی حملہ آور کو بھرپور جواب دے سکتا ہے۔

دو حکمرانوں میں سے ایک اپنے حلیف کو تباہ کرنے پر آجائے اور دوسرا دشمن کو نیست و تابود کرنے کی خنان لے تو پسلے کی فوج پر عقب سے حملہ کرنے والا زیادہ فائدے میں رہے گا۔ کیونکہ دشمن کے خلاف لڑنے والے کو اپنے دیگر حلیف حکمرانوں کی حمایت حاصل ہو گی اور وہ طاقتور ہو گا جبکہ اپنے ہی دوست کے خلاف جنگ کرنے والا ہر طرح کی حمایت سے محروم ہونے کی وجہ سے عقبی حملہ آور کے لیے تزویہ ثابت ہو گا۔ جبکہ حکمران اور اسکا حریف کسی ایسی رقم کے لیے، دشمن کے عقب پر حملہ کر کے وصولی کے لیے دیا ڈالیں، جو واجب الوصول نہیں تو جس کے دشمن کو منافع چھوڑ کر زیادہ نقصان ہو گا، وہ فائدے میں رہے گا۔ اگر یہ دیا ڈالے واجب الوصول رقم کے لیے ہو تو جس کے دشمن کو زیادہ فوچی اور مالی نقصان پرداشت کرنا پڑے گا وہی زیادہ فوائد کے حصول میں کامیاب گردانا جائے گا۔

جب جوابی کارروائی کے قائل فریق پر حملہ کیا جائے اور حملہ کرنے والے کا عقیبی حریف اپنی فوجی اور غیر فوجی صلاحیت پر محاذے کا اہل بھی ثابت ہو سکتا ہو، حملہ آور کے ایک پہلو پر مورچہ بندی کر کے ڈٹ جائے تو عقیبی حریف کو فائدہ حاصل ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس فریق سے رابطہ بھی رکھ سکے گا جس پر حملہ کیا گیا اور حملہ کرنے والے کے نہ کانوں اور عسکری تسبیبات کو بھی نشانہ بنا سکے گا۔ دوسری صورت میں پیش قدی کرنے والے کا عقیبی حریف حملہ آور کو صرف عقب ہی سے ٹک کر سکے گا۔

دشمن کی عسکری نقل و حرکت کو سبوتاش کرنے اور اس پر عقب سے حملہ کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ حلیف حکمران حریف کے عقب میں مورچہ بند ہوں یا اس کے دونوں میں سے کسی ایک پہلو پر منتظم ہو کر ڈٹ جائیں۔

اگر کوئی عقیبی حملہ آور ایک حکمران اور اس کے حریف کے درمیان ہو اور وہ حکمران قلعوں اور دھشی قبائل کی مدد بھی ساتھ رکھتا ہو تو طاقتور فریق کی راہ میں شدید رکاوٹ ثابت ہوتا ہے اور اسے دبانا آسان نہیں ہوتا۔

درمیانی حریف کو نکلت دینے کے لیے اگر ایک حکمران اور اس کا حریف مل کر جمل کریں تو جو خراج کی ادائیگی کے لیے دباؤ ڈالتے وقت درمیان کے حکمران کو اس کے دوست سے الگ کر لے اور اس طرح ایک حریف کو حلیف بنالے زیادہ فائدے حاصل کرے گا۔ صلح پر بجبور دشمن اس دولت کی نسبت زیادہ فائدہ دے گا جو متروکہ اتحاد بھانے پر اس سے طلب کی گئی تھی۔ غیر جانبدار حکمران کو ہریت سے دوچار کرنے کے معاملہ پر بھی یہی اصول لاگو ہو گا۔

حملہ سامنے سے بھی کیا جا سکتا ہے اور چیچے سے بھی۔ جس طرح زیادہ شاطرانہ چالیں چلنے کے موقع نہیں وہ طریقہ اختیار کر لیا جائے۔ استاد فرماتے ہیں کہ کھلی لڑائی میں فریقین بھاری جانی اور مالی نقصان برداشت کرتے ہیں اور جو فاتح نظر آتا ہے وہ بھی خسارے میں ہی ہوتا ہے۔

مگر کوئی ملے کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ خواہ کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے دشمن کو نیست و نابود کیے بغیر نہ چھوڑنا چاہیے۔

حالی اور ملکی نقصان کے میں منتوں و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دے کر پھر عقی دشمن پر بھی فتح پالے وہ زیادہ فوائد اٹھائے گا۔ جب ایک حکمران اور اس کا دشمن حکمران اپنے اپنے حریقوں سے نہ رہ آزما ہوں تو جو اپنے مدقائق و افراد سائل رکھتے والے دیرینہ دشمن کو بتاہ کرے گا وہ زیادہ فائدے حاصل کر سکے گا۔

بے قابو وحشی قبیلوں اور دیگر حریقوں کے معاملات پر بھی انہی اصولوں کا اطلاق ہو گا۔ عقی حریف، مدقائق دشمن اور وہ جس کے خلاف پیش قدی کرتا ہو، ملے ہوئے دکھائی دیں تو مندرجہ ذیل لائحہ عمل اختیار کر لیتا چاہیے۔ عقی حریف عموماً ہمارے حکمران کے مدقائق دشمن کو ہمارے حکمران کے حلیف پر یلغار کرنے کی ترغیب دے گا اور پھر عقی حریف کا ایک اور عقی دشمن پیدا کر کے اس کے دوست پر ضرب لگائی جائے گی۔

دونوں میں نفاق اور لژائی کروانے کے بعد ہمارا حکمران عقی حریف کے منصوبے کو ناکام بنا دے اس طرح وہ "آکرند" (عقی دشمن کے عقی حریف) کے اتحادیوں اور عقی دشمن کے حلیف حکمرانوں میں بھی لژائی کروادے۔

وہ اپنے مدقائق حریف کے حلیف کو اپنے اتحادی سے الجھائے رکھے اور اپنے اتحادی کے حلیف کے ذریعے اس پیش قدی کو روکے جو اس کے دشمن کا دوست کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

وہ اپنے حلیف کی مدد سے عقی حریف کی پیش قدی کو روکے اور اپنے دوست کی مدد سے عقی حریف کو "آکرند" (یعنی عقی دشمن کے عقی حریف) پر یلغار کرنے کی مملت ن دے۔

اس حکمت عملی کو اپنا کر ہمارا حکمران اپنے حلیقوں کی مدد سے مدقائق اور عقی ریاستوں کے حلقوں کی قیادت سنپھال سکتا ہے۔

اسے جاسوسی کے لیے حلقوں میں شامل تمام ریاستوں میں اپنے مخبر اور جاسوس پھیلا کر حریقوں کی طاقت کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وہ دوستوں کے ساتھ دوستی رکھتے ہوئے بھی اپنی حکمت عملی اور ارادے ظاہر نہ کرے۔

جس کی مستقبل کے لیے پیشگی منصوبہ بندی خفیہ نہ ہو وہ عارضی کامیابی کے باوجود نقصان اٹھائے گا۔

باب: 14

متاثرہ جنگی و ریاستی طاقت بحال کرنیکی حکمت عملی

اگر کسی حکمران کے متعدد حریف اتحاد کر کے اس پر حملہ کرنا چاہیں تو وہ ان کے مشترکہ پہ سالار سے ان الفاظ میں مخاطب ہو:

”یہ سنبھالو دولت کے ذرائع۔ میں تمہارا حریف نہیں حلیف ہوں۔ اس سے تمہیں حملے کی نسبت دے گئے فوائد حاصل ہوں گے۔ یہ حکمت عملی تمہارے شایان شان نہیں کہ اپنے وسائل خرچ کر کے دوسروں کو مضبوط کرو، جو فی الحال ظاہری طور پر تمہارے حلیف بنے ہوئے ہیں، کیونکہ طاقت کے حصول کے بعد وہ پھر تمہیں مغلوب کرنے کے لیے کر باندھ لیں گے۔“

یا وہ ان کے لظم و ضبط اور اتفاق کو انتشار اور نفاق میں تبدیل کرنے کے لیے اتحادی افواج کے قائد سے یہ کے:

”بس طرح یہ مختلف ریاستوں کے حکمران بغیر کسی معقول جنگی سبب کے مجھ پر حملہ کرنے کی تیاری میں ہیں، اسی طرح اتحاد کر کے یہ تم پر یلغار کریں گے کیونکہ طاقت کسی کو بھی مددوш کر سکتی ہے۔ اس لیے تمہارے مستقل مقاد میں یہی ایک حرہ ہے کہ ان کا اتحاد ختم کر دو۔“

اگر مختلف افواج کا اتحاد ختم ہو جائے تو وہ ان کے (سابقہ) پہ سالار کو اپنے کمتر حریقوں کے خلاف استعمال کرے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی ایک مجموعی طاقت تخلیل دے کر انہیں پرکشش ترغیبات کے ذریعے اس کے خلاف پیش نہیں پر آمادہ کرے۔ جس طرح بھی ممکن ہو اسے چاہیے کہ اپنے حریف، سابقہ عسکری اتحاد کے سربراہ کو دوسری ریاستوں کے حکمرانوں میں ذمہ دخوار کر کے رکھ دے اور ساتھ ساتھ اس کی اچھی کاؤشوں کو بھی برا بنا کر پیش کرے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ مالی مفادات کا لامبج دے کر صلح کر لی جائے اور پھر دونوں ریاستوں کے لیے کام کرنے والے جاسوس لامبج

میں آکر صلح کرنے والے پہ سالار کے متعلق دوسرے حکمرانوں کو بدھن کریں۔ اس موقع پر وہ طنز "یوں کہیں:

"واہ تمہارے اتحاد کی کیا بات ہے۔" (یعنی تم نے جو اتحاد قائم کیا تھا اس کا سربراہ مالی مقادرات حاصل کر کے صلح کر چکا ہے اور تمہیں کیا حاصل ہوا۔)

اتحاد کے زیادہ محرک اور چالاک حکمرانوں کو (کوئی ایک سربراہ نہ ہونے کی صورت میں) بسلا پھسلا کر ان کے لفظ و ضبط میں دراڑیں ڈالی جائیں اور پھر دیگر حکمرانوں کو ریاست جاسوس یہ کہہ کر بھجو کائیں:

"دیکھا، ہم نہ کہتے تھے۔" (یعنی ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ فلاں فلاں حکمران جو فوجی اتحاد میں برا محرک نظر آتا ہے آخر کار دشمن کی باتوں میں آکر تم سے الگ ہو جائے گا اور دیکھ لو ویسا ہی ہو چکا ہے۔)

کسی کے خلاف بہت سے حکمران فوجی اتحاد قائم کر کے جملہ کی تیاریوں میں ہوں گر کسی کو اتحاد کا مشترکہ سربراہ نہ بنایا گیا ہو تو اسے چاہیے کہ مندرجہ ذیل قسم کے اتحادوں کو کسی نہ کسی طرح اپنے شاطرانہ لا جئے عملہ کا شکار بنائے۔

1- جو پر عزم ہوں۔

2- جو اتحاد کے بنیادی محرک ہوں۔

3- جو ہر دلخیز اور مقبول ہوں۔

4- جو لائق یا خوف کی وجہ سے اتحاد میں شامل ہوئے ہوں۔

5- جن کے ساتھ کوئی خونی رشتہ ہو۔

6- جو دوست (ربے) ہوں۔

7- جو بے قرار اور چلتے پھرتے دشمن ہوں۔

8- جو اس راجا سے باطنی طور پر خوفزدہ ہوں جس کی سرکوبی کے لیے اتحاد بنایا گیا۔

۔۔۔

ان لوگوں کو ان کے خصائص و خصائیں کے حوالہ سے درج ذیل اقسام کی مفہید ترمیمات دی جائیں:

1- بے قرار دشمن کے خلاف عملی کارروائیاں روک کر اسے امداد کی پیش کی جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- 2- دوست حکمران کے ساتھ ملکر دو طرفہ مفادات کے حصول میں معاون منسوبہ جات شروع کیے جائیں اور تمام بھگڑے فوری طور پر چھوڑ دیئے جائیں۔
- 3- جس کے ساتھ خون کا رشتہ ہو اس سے مزید قربت پیدا کی جائے۔
- 4- یہ حکمت عملی اختیار کرنے والا حکمران، ایسے حاکموں کو جو اس سے خوفزدہ ہونے کے باوجود اس کی مخالفت میں بننے والے اتحاد میں شامل ہوں، اطمینان اور حوصلہ دلا کر اپنی ملجمی میں کرے۔
- 5- اتحاد کے حرك کو خوشاب، حسن سلوک اور صلاحت کے ذریعے چھانسا جائے۔
- 6- پر عزم حکمران کو اپنی بیٹی پیش کروی جائے یا اس کے کسی جوان کے نطفہ سے اپنی بیوی کے ہاں اولاد پیدا کروائی جائے۔
- 7- ہر دفعہ حکمران کو بیٹی پیش کی جائے یا جملے کی نسبت دگنے والی مفادات کی پیشکش کر دی جائے۔
- 8- لاچی کو دولت اور افرادی قوت سے خریدا جائے اور جو دباؤ کے تحت اتحاد میں شامل ہوا ہو اسے یرغمال بنا کر تحفظ کی پیشکش کی جائے۔ ایسا شخص فطری طور پر بزدل ہو گا۔
- ان کے علاوہ کسی بھی حکمران کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن طریقہ (یعنی تحرائف اور تفرقہ اندازی سے دھمکی تک) اختیار کیا جائے۔
- مشکلات میں گھرے حکمران کو اگر دشمن کی طرف سے حملہ کا اندریشہ ہو تو وہ وقت، جگہ اور کارروائی کے واضح تینیں کے بعد حتی شرائط پر فوج اور رقم دے کر (کسی دوسرے کے ساتھ) صلح کر لے۔ اس صورت میں اگر اس سے کسی معاہدے کی خلاف درزی ہو تو ان کی تلافی بھی کرے۔ اس طرح وہ کسی کو ساتھ ملا کر اپنی نازک صورتحال کو بہتر اور مضبوط بنا سکتا ہے۔

اگر ایسے حکمران کے مدعاہدہ ہوں تو اپنے احباب اور اقرباء میں سے ہی ڈھونڈے یا ایسے قلعہ جات تعمیر کرے جو ناقابل تغیر ہوں۔ کیونکہ اس حکمران کو اپنی اور دشمن کی رعایا سے احراام ملتا ہے جس کے قلعے مضبوط اور دوست و قادر ہوں۔ جو حکمران تیزی سے پدلتے حالات کے نئے تقاضوں اور دیگر امور سلطنت پر غور و فکر کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا

ہو اسے چاہیے کہ دانشمند لوگوں کو اپنے قریب رکھے اور عمر سیدہ عالموں کی صحبت میں رہے، ایسا کرنے سے اسے اپنے مقاصد کے حصول میں بہت فیضی رہنمائی میر آئے گی۔ جو حکمران معمول حد تک دولت کے ذرائع اور فوجی طاقت نہ رکھتا ہو وہ شاہی لوازات پر بحث کی کوشش کرے کیونکہ اچھے قلعے اور مضبوط فوجی قوت ہی کسی حکمران کے بچاؤ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

آپاشی کی غرض سے تغیری کے گئے بندوں کے قریب واقع اراضی کو اچھی بارش کا مستقل فائدہ حاصل ہوتا رہتا ہے۔ زیادہ پیداوار والی فصل کا دارودار آپاشی کے ذرائع مضبوط ہونے پر ہوتا ہے۔ حریف پر برتری حاصل کرنے میں آمدورفت کے بہترین راستے بھی معادن ثابت ہوتے ہیں کیونکہ فوجی قلعے اور جاسوس سرکوں اور راستوں کے ذریعے ہی تیز ترین نقل و حرکت کر سکتے ہیں۔ اسلحہ، رتھیں اور پاربرداری کے جانور بھی انی راستوں سے درآمد کیے جاتے ہیں۔ راستے اچھے ہوں تو آمدورفت میں آسانی ہوتی ہے۔ دفاعی اور جنگی آلات و اسلحے کا حقیقی سرچشمہ فیضی کا نیں ہوتی ہیں۔ منید لکڑی پیدا کرنے والے جنگل، قلعہ جات کی تغیری، سواریوں اور رتحوں کو بنانے کے لیے اشد ضروری ہیں۔ کچھ ایسے بھی جنگل ہوتے ہیں جن سے ہاتھی ملتے ہیں اور ہاتھی امن اور جنگ دونوں حالتوں میں مسلسل اہمیت کا حامل جانور ہے۔ چراگاہیں اس لیے ضروری ہیں کہ ان میں گائے، گھوڑے اور اوٹ پرورش پاتے ہیں جو رتحوں کو سختی سے ہوں۔

مندرجہ بالا وسائل اگر کسی حکمران کے پاس نہ ہوں تو وہ ان کے حصول کے لیے اپنے حلیفوں یا عزیزوں کی طرف رجوع کرے۔ اگر فوج کی کمی کا سامنا ہو تو حکمران کو چاہیے کہ مختلف منظم گروہوں، چوروں، وحشی قبیلوں اور گھنیما ذات کے آدمیوں کو بھرتی کرے۔ ایسے حکمران کو اپنے جاسوسوں کی تعداد میں بھی اضافہ کرنا چاہیے۔

کمتر حکمران طاقتور حاکم کے ساتھ وہی رویہ رکھے جو ایک کمزور ریاست کے سربراہ کا ہو سکتا ہے ماکہ حلیفوں اور حلیفوں کی طرف سے متوقع خطرات سے بچا جائے۔

اپنے ہمدرد لوگوں اور مخبروں کی مدد، تکفیر و تدبیر کی طاقت، خزانے کی قوت اور فوجی وسائل کے موزوں استعمال سے خود کو دشمن کی سازشوں سے حفاظت رکھا جا سکتا ہے۔

باب: 15

غالب حریف کے ساتھ مغلوب فرقہ کا روایہ

ساوی معیار کی سیاسی حکمت عملی رکھنے والوں میں فرقہ صرف مستقل خوشحالی اور عکنڈ مشروں کی رفاقت سے جنم لیتا ہے۔

کمزور حکمران جب کسی طاقتور حریف کے نزغے میں ہو تو اسے چاہیے کہ حملہ آور سے زیادہ طاقتور حاکم کی پناہ حاصل کرے جس پر حملہ کرنے والے کی سازشیں اور مکارانہ چالیں اڑانداز نہ ہو سکیں۔

مندرجہ بالا صورت میں اگر پناہ کے لیے طاقتور حکمران میراث آئے تو اسے (مغلوب حکمران کو) چاہیے کہ اپنے برابر کے حکمرانوں سے اتحاد قائم کرے جو حملہ آور کی طاقت کے ساوی وسائل رکھتے ہوں اور دشمن کی دولت، عسکری قوت یا سازشوں کا ذہٹ کر سامنا کر سکیں۔ ایسے حکمران جن کی عسکری صلاحیت، معاشری حالت اور جنگی حکمت عملی ایک ہی معیار کی ہو ان میں فرقہ و سیع پیلانے پر تیاری (کم سے کم وقت میں) کے معاملے میں عدم الہیت کی غنیاد پر کیا جاتا ہے۔

اگر مغلوب حکمران کو طاقتور دشمن سے محفوظ رہنے کے سلسلہ میں ہمسر حلیف بھی نہ ملیں تو وہ کتنی کمتر حاکموں سے اتحاد کرے جو پر جوش اور مخلص ہوں، دشمن کی عملی کارروائیوں کا موثر طور پر جواب دینے کی استعداد کے حوالی ہوں اور حریف کے ذرائع دولت، عسکری قوت اور شاطرانہ حکمت عملی سے غیر متاثر رہیں۔

دو فرقہ اگر یکساں طور پر جوش و جذبے اور قوت عمل کی الہیت رکھتے ہوں تو بالاتر وہ تصور ہو گا جسے موافق میدان جنگ پر قبضہ کا موقع ملے گا۔ موافق میدان جنگ کے معاملے میں بھی فرقیین اگر ہمسر ہوں تو وہ فرقہ برتری رکھے گا جو جنگ کے لیے ہمہ وقت زیادہ مستعد اور تیار رہے گا۔ اس معاملہ میں بھی خصوصیات یکساں ہوں تو بالاتر وہ ہو گا جس کے محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پاس عمدہ آلات بھگ ہوں گے۔ اس نوعیت کی امداد میراثہ ہو تو مغلوب فرقہ کو چاہیے کہ کسی ایسے ناقابل تغیر قلعے میں پناہ لے جس پر اس کا معبوط دشمن اگر حملہ کرے تو اس کا شدید جانی نقصان ہو اور وہ پناہ گزین فرقہ کی ہر طرح کی رسد، خوارک، گھاس، لکوئی اور پانی وغیرہ کی مسلسل فراہمی پر اڑانداز نہ ہو سکے۔ اگر پناہ کے لیے بیک وقت ایک سے زیادہ قلعے دسترس میں ہوں تو یہ دیکھا جائے کہ رسد حاصل کرنے اور ذخیرہ کرنے کی ضرورت کی تجھیں کے حوالہ سے کون سا موزوں ہوگا۔

کو میلہ (اس کتاب کے مصنف کا نام) کا خیال ہے کہ پناہ کے لیے ایسا قلعہ منتخب کیا جائے جہاں افرادی وقت اور روزمرہ ضروریات کی اشیاء کا مناسب ذخیرہ موجود ہو۔ مغلوب راجہ کو غالب حکمران کے معاملے میں ان پسلوؤں سے سوچتا ہاہیے۔

1- میں اپنے حریف کا مقابلہ اس کے عقی دشمن کے طیف، درمیان کے حکمران یا غیر جانبدار سربراہ ریاست کی مدد اور تعاون سے کروں گا۔

2- میں کسی ہمایہ حکمران، وحشی قبائل، حریف کے کسی عزیز، حریف کے جیل خانے میں مقید کسی شزادے یا دشمن ملک میں موجود اپنے آدمیوں کی مدد سے مخالف حکمران کے ملک، چھاؤنی یا قلعے میں شدید فسادات اور بد امنی پیدا کر دوں گا۔

3- جب میرا حریف میری دسترس میں ہوگا تو میں اسے آگ، زہر، ہتھیاروں یا دوسرے تجھے ملک ذرائع استعمال کر کے ہلاک کر دوں گا۔

4- میں دشمن کو سخت جانی اور مالی نقصانات سے دوچار کروں گا۔

5- میں اپنے دشمن کے ان منصوبوں کو جہاں و بیاد کر دوں گا جو وہ خود شروع کرے گا یا میرے آدمی اس سے شروع کروائیں گے۔

6- میں دشمن اور اس کے حلقوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے کی کوشش کروں گا یا اس کی فوج میں بغاوت کروانے کا بندوقت کروں گا جبکہ وہ شدید جانی و مالی نقصانات سے دوچار ہو چکی ہوگی۔

7- میں دشمن کی رسد کا سلسلہ منقطع کر کے اس کے عکری مٹکاؤں پر قبضہ کروں گا۔

8- اگر مجھے دشمن کے مقابلے میں وقتی طور پر ہریمت اخھاتا پڑی تو تمی میں اس کے ہاں اپنے وسائل سے کام لیکر اسی حقی کارروائیاں کرواؤں گا کہ وہ ہمارا مان لے۔

- 9- اس کے جگلی جوش و جذبے کو ختم یا کم کر کے میں اسے اپنی پیش کردہ شرائط پر صلح کے لیے مجبور کروں گا۔
- 10- جب میں اپنے حریف کی آزادانہ نقل و حرکت میں مزاحم ہوں گا تو اس کے لیے شدید مخلات پیدا ہو جائیں گی۔
- 11- جب میں اپنے حریف کو سے بس اور مجبور سمجھوں گا تو اپنے سپاہیوں، فوج، وحشی قبائلیوں یا اس کے دشمن کی فوج کے ذریعے اسے ہلاک کراؤں گا۔
- 12- میں ایک مضبوط قلعے میں پناہ لیکر اپنی وسیع راست کو بچانے کی کوشش کروں گا۔
- 13- جب میری اور میرے حليف حکمرانوں کی مشترک فوج اس قلعے میں جمع ہوگی تو کوئی اسے ٹکست نہیں دے سکے گا۔
- 14- اندر ہیروں، وادیوں اور گھائیوں میں لڑنے کے حوالہ سے میری تربیت یافتہ فوج اس کے راستوں اور منصوبوں میں داخل انداز ہوگی۔
- 15- دشمن راستے میں ہی شدید جانی و مالی نقصان اٹھا کر جب نامساعد حالات اور اور موسم میں میرے قریب پہنچ گا تو خستہ حال ہو چکا ہو گا۔ راستے میں دیگر قلعوں اور دشمنی قبائلیوں کی آبادی ہوتیکی وجہ سے اسے مجھ تک پہنچنے کے لیے بہت سا جانی اور مالی نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔
- 16- میرا دشمن اپنی فوج کی کارروائی کے لیے موزوں مقام نہ پا کر جب اپنی اور اپنے حليفوں کی پیار فوج کے ساتھ یہاں آئے گا تو مصیبت زدہ ہو گا۔ یہاں آنے کے بعد پھر وہ واپس نہیں جائے گا۔
- اگر حالات مندرجہ پالا حکمت عملی کے لیے خوش آئندہ نہ ہوں تو قلعہ میں محصور حکمران وہاں سے فرار ہو جائے۔
- میرے استاد فرماتے ہیں کہ دشمن کی طرف اس طرح بھی پیش قدمی کی جاسکتی ہے جیسے پروانہ شمع کی طرف جاتا تھا۔ بے خوف ہو کر جنگ میں جانے والوں کو دو طرح سے (یعنی مرکریا مارک) نجات ملتی ہے۔
- لیکن کوئی ڈیکھ کو اس سے اختلاف ہے۔ محصور حکمران کو اچھی طرح غور و فکر کرنا چاہیے اُڑ رہے صلح کے لیے حالات ساز گھار رکھیے تو فوراً "صلح کر لے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس کی حکمت

عملی یہ ہونی چاہیے کہ مصالحت کر کے یا دیاؤ ڈال کر کسی حلیف کی مدد حاصل کر لے۔ وہ اپنے سفیر کے ہاتھ صلح کا پیغام کسی ایسے حکمران کے پاس بھیجے جو صلح پر تیار ہو۔ اگر دشمن کا سفیر اس کے پاس آئے تو اسے انعام و اکرام سے نواز کریے کہ:

”یہ حکمران کے کارخانہ جات ہیں، یہ رانی کا محل ہے اور یہ ولی عمد کا۔ میں اپنے آپ کو ریاست سمیت ان دونوں کی رضا مندی سے آپ کے سپرد کرتا ہوں۔“

دشمن کی پناہ لینے کے بعد وہ ایک غلام کی طرح اس کی اطاعت کرے اور اس کے ضروری کام سرانجام دیتا رہے لیکن ہر کام وہ پناہ دینے والے کی اجازت سے کرے۔ بغیر اجازت کے وہ اس ملک کے رہنے والوں سے کوئی معاملہ نہ کرے نہ ہی پوچھے بغیر وہاں سے جانے والوں کو کسی قسم کی مزادرے۔

اگر اس کے ہم وطن اس سے ناراض ہو جائیں یا اس سے دشمنی پر اتر آئیں تو وہ پناہ دینے والے سے کہے کہ مجھے کسی اور ملک میں جانے کی اجازت دے دیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس طرح کے ہم وطنوں کو وہ خفیہ طور پر ختم کروادے جیسا کہ باغیوں کے معاملہ میں کیا جاتا ہے۔ اسے چاہیے کہ اپنے کسی دوست سے زمین کا عطا یہ بالکل قبول نہ کرے۔ پناہ دینے والے کی اجازت کے بغیر پناہ گزین کو اسکے وزیر، ولی عمد، پر وہت اور فوقی سربراہ سے ملتے رہتا چاہیے۔ اسے پناہ دینے والے کے لیے خود کو زیادہ سے زیادہ منفرد ثابت کرنا چاہیے۔ مذہبی عبادات کے موقع پر پناہ گزین پناہ دینے والے حکمران کے حق میں دعا کروائے اور برابر اس سے کہتا رہے کہ میں ہمیشہ اسی طرح آپ کی خدمت کے لیے حاضر رہوں گا اور مجھ سے آپ کو کبھی کسی قسم کی شکایت نہ ہوگی۔ شکست کھا چکے حکمران کو مکلوک لوگوں سے قطع تعلق کر کے مجبوط حلیف رکھنے والے طاقتوں حکمران کی اطاعت کرتے رہتا چاہیے۔

شکست کھاچے حکمران کافتح کے ساتھ رویہ

کوئی باج گزار حکمران جب پھر سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی غرض سے فتوحات کا منصوبہ بنائے تو اسے چاہیے کہ اپنے پناہ دینے والے کی اجازت سے ان خطوں کی طرف بڑھے جہاں کی آب و ہوا اور جغرافیائی صورت حال فوجی نقل و حرکت اور کارروائیوں کے لیے مناسب ترین ہو۔ وہ ایسے خطوں کا انتخاب کرے جہاں دشمن کے قلعے اور مورچے قابل تباہ ہوں اور عقبی دشمن موجود نہ ہو اگر حملہ آور کو عقبی حریف کی طرف سے کارروائی کا خطرہ ہو تو پسلے اس کی خبر لے۔

چھوٹی چھوٹی کمزور ریاستوں کو لاٹج دے کر اپنا وفادار بنا لیا جا سکتا ہے اور ان کے اندر ولنی حالات بگاڑے جاسکتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں ڈرا دھکا کر اپنے مقابلے کے لیے استعمال کیا جائے۔ حملہ آور حکمران اپنے دشمنوں کو اطاعت پر مجبور کرنے کے لیے حالات کی زماں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو لاٹج عمل مناسب سمجھے اختیار کرے۔ وہ اس کے دیساں، جنگلات کے مکینوں، مویشیوں کے گلوں، سرکوں اور آمدورفت کے راستوں کے تحفظ کا عمدہ کر کے مصالحت کی راہ ہموار کرے اور جوان مقامات سے نکال دیئے گئے ہوں یا فرار ہو گئے ہوں ان کی واپسی کی ذمہ داری بھی قبول کرے۔

اراضی کے عطیات، تھانف اور کنیا دان (لڑکی دانا) جیسے اعلان کر کے خوف و ہراس کی فضا ختم کرنے کی کوشش کرے اور ساتھ ہی ہمسایہ حکمران کو بھڑکا کر یا قبائلی سروار، شاہی خاندان کے کسی فرد یا مقید شزادے کو اپنا ہمنوا بنا کر فسادات شروع کروادے۔

دشمن کسی بھی طریقہ سے کپڑا جائے اسے سزا ضرور دی جائے۔ باحوصلہ اور حملہ آور کی فوجی قوت کو بڑھانے کی استعداد رکھنے والے حکمرانوں کو بحال کروادا جائے۔ یہی حسن سلوک متدرجہ ذیل خصوصیات رکھنے والے حاکموں کے ساتھ بھی کیا جائے۔

1- جن کے پاس دولت کے وسیع ذرائع ہوں۔

2- جن کے پاس مضبوط فوجی طاقت ہو۔

3- جن سے زر اندازی کی امید ہو۔

4- جن سے نیشن حاصل ہو سکے۔

5- جو عقائد اور غور و فکر کرنے کے اہل ہوں۔

جو حملہ آور کو جواہر، قیمتی نواورات، خام مال، سواریاں، بار بداری کے جانور، لکوئی، ہاتھی، موشی، زرعی اجتناس اور دیگر مقید جانور فراہم کر سکے وہی اس کے ٹیکنوفون میں متاز نہ مرے گا۔

جو وسیع یکانے پر مالی اور فوجی مدد کرے وہ بہت قابل قدر تصور ہو گا۔ جو فوجی اور مالی نذر انوں کے علاوہ اراضی بھی فراہم کرے وہ مزید اہمیت کا حامل ہو گا۔ پہلو کے کسی دشمن سے بچانے والا ایک طرف کا حلیف ہوتا ہے۔ جو دشمن اور اس کے دوست (کے خلاف) مدد کرتا ہے۔ وہ دونوں پہلوؤں سے مفید اور معاون ہوتا ہے۔ جو دشمن کے حریف کے حلیف، اس کے ہمسائے اور دشمنی قبائل کے خلاف بھی مدد کر سکے وہ مکمل حلیف اور مددگار تصور ہوتا ہے۔

اگر اس کا کوئی عقبی حریف ہو یا اس کا سامنا کسی دشمن سے ہو یا کسی ایسے سردار سے اس کی دشمنی ہو جسے نیشن کا عظیہ دے کر خوش کیا جائے تو اسے بے مصرف و بے کار نیشن دی جائے۔ قلعے رکھنے والے دشمن کو ایسی نیشن دی جائے جو اپنے علاقے سے دور واقع ہو۔

دشمن سردار کو ایسی اراضی دی جائے جو غیر پیداواری ہو۔ دشمن کے خاندان کا کوئی آدمی ہو تو اسے ایسی اراضی سونپی جائے جو کسی بھی وقت واپس لی جا سکے۔ مسلح افراد کے گروہ کو ایسی نیشن دی جائے جو دشمن کے نشانے پر رہے۔ متعدد مسلح گروہوں کو ایسی نیشن دی جائے جو کسی حکمران کی سلطنت کی حدود کے قریب واقع ہو۔ بڑے اور ناقابل شکست گروہ کو ایسی اراضی دی جانی چاہیے جو دشمن کے نشانہ پر بھی رہے اور کسی حکمران کی سلطنت کی حدود کے قریب بھی ہو۔ اراضی کے حصول کے لیے جنگ کرنے والے حکمران کو جنگی کارروائی کے لیے ناموزوں نیشن دی جائے۔ دشمن کے حلیف کو غیر پیداواری اور بخوبی

زمیں دی جائے۔ ملک بدر کیے گئے شزادے کو ایسی زمین دینی چاہیے جس کی پیداوار ن صلاحیت ختم ہو چکی ہو۔ معاهدہ توڑ کر پھر اسے زمین حاصل کر کے قائم کرنے کے خواہ شند حکمران کو ایسی اراضی دی جائے جس پر بہت سی دولت اور افرادی قوت استعمال کر کے اسے آباد کیا جا سکتا ہو۔ کوئی مغلوک الحال شزادہ اگر اراضی کا مطالبہ کرے تو اسے ایسی زمین دی جائے جس میں اسے کوئی تحفظ حاصل نہ ہو سکے اور ایسے شزادے کو پناہ دینے والے کو بالکل دیران اور آباد نہ ہو سکنے والی زمین دی جائے۔

فوتحات کا عزم رکھنے والا حکمران معاون حکمرانوں کو ان کی ریاستوں اور علاقوں پر بحال رہنے دے اور دیگر حاکموں کے ساتھ خفیہ طور پر نیز آزار ہے۔ جو تعاون کرے اُنہیں مزید مراعات دے اور ان میں کمی نہ آنے دے۔ جو مشکل میں ہو اس کی مشکل کو حل کرنے کے سلسلہ میں مددگار بنے۔ جو خود طبقے کی خواہش لیکر آئے اس کے ساتھ ملاقات کرے اور اسے غیر مطمئن ہو کرو اپس نہ جانے دے۔ حقارت آمیز لب و لجہ میں بات نہ کرے، دھمکی اور بدگوئی سے بھی ابھتاب کرے۔ زیریناہ لوگوں کے ساتھ باپ کی سی شفقت سے پیش آئے۔ مجرم کو اس کا جرم بتائے بغیر کوئی سزا نہ دے۔ باج گزار یا ماتحت راجہ کو بھی چاہیے کہ بری سرگرمیوں میں ملوث افراد کو خفیہ طور پر سبق سکھائے ہاکر ہوئے حکمران کو بدگمانی نہ ہو۔ اسے چاہیے کہ جس حکمران کو قتل کیا گیا ہو اس کی اراضی، یوں یا بیٹیوں کو قبضہ میں نہ لے بلکہ اس کے اقریاء کو ان کی جاگیروں پر بحال رکھے۔ معاون اور مددگار حکمران کی وفات کے بعد اس کے بیٹے کو اس کی جگہ حکمرانی کے لیے لاایا جائے۔ مفتوح حکمران اور ان کی آئندہ نسلیں اسی طرح وفادار، اطاعت گزار اور غلام رہ سکیں گی۔ جو کوئی مقید یا مقتول حکمران کی یوں یا بیٹیوں یا زمینوں پر قبضہ کرے گا وہ ریاستوں کے علاقوں میں بدتماش اور نامعتبر تصور ہو گا اور عوام کی ہمدردیاں اس کے ساتھ نہ رہیں گی۔ اس کے وزیر ناراض ہو کر کسی اور ریاست میں چلے جائیں گے اور پھر اس کی جان اور حکومت کے میلے خطرناک ثابت ہوں گے۔ نکست کھا جانے والے حکمرانوں کو اگر مصلحت کی حکمت عملی اپنا کر ان کے منصب پر بحال رکھا جائے تو وہ زندگی بھر فتح کے اور اس کے بعد اس کی اگلی نسل کے اطاعت گزار رہتے ہیں، اور کبھی من مانی نہیں کرتے۔

باب: 17

باهی معاهدوں کی تشکیل اور تفسیخ

امن، صلح اور ملاپ حکمرانوں کے باہمی اعتبار کے مظہر اور بنیادی طور پر ایک ہی مفہوم رکھتے والے لفظ ہیں۔ میرے استاد فرماتے ہیں کہ قسم اور خلوص کی بنیاد پر کسی گئی صلح نوٹ سکتی ہے لیکن یہ غمال یا ضمانت پر بنیاد رکھتے والی صلح قائم رہتی ہے۔ لیکن کوئی دلیل کو اس سے انفاق نہیں ہے کیونکہ جو صلح قسم اور خلوص پر مبنی ہو وہ نہ اس جنم میں نوٹ سکتی ہے اور نہ اگلے جنم میں۔ جبکہ ضمانت اور یہ غمال صرف اس جنم میں صلح کے معابدے کو قائم رکھنے کے لیے درکار ہوتے ہیں۔

”ہم امن و امان کی غرض سے باہم اکٹھے ہو گئے۔“ پسند ا لوگ یہی کہہ کر صبح کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں کسی بھی قسم کے شک کو دور کرنے کے لیے وہ مندرجہ ذیل اشیاء پر حلف اٹھا کر کہتے تھے کہ جو اس عمد کو توڑے یہ چیزیں اسے چھوڑ دیں گی یا تباہ و بریاد کر دیں گی۔

1- آگ

2- پانی

3- اہل

4- قلعے کی اینٹ

5- ہاتھی کے کندھے

6- گھوڑے کے سچے

7- رتھ کی گاؤڑی

8- ہتھیار

9- نیج

10- عطر

11- عرق

12- ڈھلنے ہوئے سونے کے سکے

عدم شکنی کی نوبت سے بچتے کے لیے معابدہ یا ضمانت تپیا کرنے والے شیاسی لوگوں یا روساکی خاصیتی میں ہوتا تھا۔ اس طرح کے عمد نامے میں دشمن کو قابو میں رکھنے والے آدمی کو ضامن بنانے والا فوائد اخحتاجاً اور دوسرا فریق خارے کا سامنا کرتا۔

جب عدم شکنی سے بچتے کے لیے ایک فریق بچوں، شنزادی یا شرزادے کو بطور ضمانت یعنی غمال بناتا تو جو شرزادی کو یعنی غمال بناتا وہ زیادہ فائدہ فائدے میں رہتا تھا کیوں شرزادی یعنی غمال بن کر (اپنے خاندان والوں کے لیے) مشکلات پیدا کر سکتی تھی جبکہ شرزادہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ لڑکوں میں سے جو یعنی غمال بننے کے لیے اعلیٰ نسب، تربیت یافتہ، ماہر جنگ یا اکلوتے بیٹے کو بھیجے گا وہ زیادہ فوائد نہیں اخحتاجے کا۔ بہتر یہ ہے کہ پھلی ذات سے تعلق رکھنے والی بیوی سے پیدا ہونے والے بیٹے کو اس مقصد کے لیے بھیجا جائے کیونکہ وہ خود اور اس کی اولاد حکومت کا انتظام سنبھالنے کی حقدار نہیں ہو سکتی۔ والش مند بیٹے کی جگہ بے وقوف کو بھیجا جائے اور جنگی صمارت رکھنے والے کی جگہ غیر تربیت یافتہ کا انتخاب کیا جائے۔ اگر کئی بیٹے ہوں تو ان میں سے ایک کو بھیج دیا جائے۔ البتہ اکلوتے بیٹے کو یعنی غمال بننے کے لیے نہ بھیجا جائے کیونکہ کئی بیٹے ضروری نہیں ہوتے لیکن اکلوتہ بیٹا ہر چیز کا وارث اور نسل کی بقا کا ضامن ہوتا ہے۔

علی نسب اور دانشمند بیٹوں میں سے لوگ عالی نسب کے ساتھ زیادہ وفاوار ہوں گے خواہ وہ علکنڈ نہ بھی ہو۔ گھنیما ذات سے تعلق رکھنے والا علکنڈ بیٹا ریاستی معاملات میں غور و فکر کر سکے گا لیکن اعلیٰ ذات کی ماں سے پیدا ہونے والا بیٹا جسے تجربہ کار اور دانشور بزرگ افراد کی صحبت میر آئے زیادہ بہتر ثابت ہو گا۔

علکنڈ اور بہادر بیٹوں میں سے علکنڈ بیٹا بزدل ہونے کے باوجود بہتر ہوئی کام سرانجام دے سکے گا جبکہ یہوقوف بہادر صرف جنگجو ہو گا۔ علکنڈ بزدل کو یہوقوف بہادر پر اسی طرح برتری حاصل ہے جیسے شکاری کو ہاتھی پر۔ غیر تربیت یافتہ مگر بہادر بیٹا لڑنے میں تیز ہو گا۔ تربیت یافتہ بیٹا گو بزدل ہو مگر اس کا نشانہ خطأ نہیں ہو گا۔ اس کے باوجود بہادر بیٹا بہتر ہے

کیونکہ اس میں عزم، قوت، فیصلہ اور فیصلوں پر ثابت قدی سے ڈٹے رہنے کی اضافی صلاحیت ہوگی جو اسے دوسروں سے ممتاز کرے گی۔

کسی حکمران کے کمی بیٹھے ہوں اور کسی کا صرف ایک، تو اول الذکر جو اپنے کسی ایک بیٹھے کو یہ غالی کے طور پر بھیجے، دوسرا کی نسبت صلح کے معاہدے سے مخفف ہونے کا زیادہ املاں ہو گا جس نے اکتوبر کے کو بھیجا ہو گا۔

اگر تمام بیٹھوں کو یہ غمال بناتا پڑے تو اس کی تلافی اور بیٹھے پیدا کر کے کی جاسکتی ہے، اور اگر اس محاذے میں دونوں (حکمرانوں) کی الہیت پر ابراہ ہو تو جو زیادہ حکمران اور ذین بیٹھے پیدا کرے گا، وہ فائدے میں رہے گا۔ اگر لائق بیٹھے پیدا کرنے میں بھی پر ابراہی لٹکے تو جس کے ہاں پہلے بیٹھا پیدا ہو گا اسے برتری حاصل ہوگی۔ اگر کسی کا ایک ہی بیٹھا ہو اور وہ وہ بھی بہادر اور اس کے ہاں اور بیٹھے پیدا ہونے کی امید نہ ہو تو وہ اپنے اکتوبرے بہادر بیٹھے کو یہ غمال بانے کی بجائے خود اس کی جگہ یہ غالی بن جائے۔

جس حکمران کی قوت بڑھتی ہی چلی جاتی ہو وہ عمد نامہ توڑ سکتا ہے۔ یہ غمال بانے کے شزادے کے آس پاس بڑھتی یا دیگر ہنرمندوں کے بھیں میں مقیم اس کے باپ کی ریاست کے جاسوس سرگنک کھود کر شزادے کو رہا کرو سکتے ہیں۔ فن کار، رقص، موسیقار، مخترع، درباری بھاث، تیراک اور شعبدہ باز جو پہلے ہی دشمن کے ہاں موجود ہوں، وہ خفیہ طور پر شزادے کی خدمت کے لئے سرگرم رہیں۔ ان لوگوں کو بلا رکاوٹ محل میں آمد و رفت کی اجازت ہو۔ موقع ملتے ہی یہ غمال شزادہ انہی میں سے کسی ایک کا بھیں بدل کر فرار ہو سکتا ہے۔

طاائفوں اور دیگر خواتین جاسوسوں کی خدمات بھی اس مقصر کے لیے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ شزادہ ان کے ساز اور برتن وغیرہ اخراجے والے کے بھیں میں باہر آ سکتا ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہادرچی، حلواٹی اور دیگر ملازمین جو حکمران کی خدمت بجا لاتے ہو، شہزادے کو سامان (جیسے برتن، پنک، کپڑے، تخت اور روزمرہ استعمال کی دیگر اشیاء) میں چھپا کر نکال لے جائیں۔ شزادہ کسی شاہی ملازم کا بھیں بدل کر رات کی تاریکی کا فائدہ اخراجات ہوئے بھی فرار ہو سکتا ہے۔

ان کے علاوہ یہ غمال شزادہ مندرجہ ذیل مزید مذہبوں کے ذریبہ بھی فرار ہو سکتا ہے۔

- 1- اگر وہ سرگ کے ذریعے دیکھے جانے والے تالاب میں رات کو لے جلایا گیا ہو تو ذہنی لگا کر دور تکل جانے کا دعویٰ کرے اور اس کی ریاست کے جاؤں تاجریوں کے بھیں میں اس کے محافظوں میں تقسیم کیے جانے والے پھلوں اور چاولوں میں زہر لدا دیں۔
- 2- کسی نہ ہی تقریب کے موقع پر کھانے یا مشروب میں نش آور محلوں ملا کر محافظوں کو دیا جائے اور شزادہ موقع پا کر فرار ہو جائے۔
- 3- محافظوں کو رشتہ دے کر بھی یہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔
- 4- جاؤں اپنی الیت سے دشمن کے شر کا اعلیٰ حکومتی عدیدیار بن کر، درباری بجات کا بھیں بدل کر یا حکیم کے روپ میں کسی قیمتی سامان سے بھرپور عمارت کو آگ لگادے، اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی افراطی میں شزادہ فرار ہو جائے۔
- 5- یر غمال شزادے کے ملک کے جاؤں تاجریوں کے بھیں میں کسی اہم تجارتی گودام کو نذر آتش کر کے بھی شزادے کو فرار ہونے کا موقع فراہم کر سکتے ہیں۔
- 6- تعاقب سے محفوظ رہنے کے لیے شزادہ جس جگہ موجود تھا وہاں کسی لاش کو رکھ کر اسے آگ لگادے اور خود کسی کھڑکی، سرگ کیا مختصر راستے سے فرار ہو جائے۔ (یہ تدبیر آنحضرتؐ کے موقع پر اختیار کی جائے۔ اس سے دشمن حکران سمجھے گا کہ یر غمال شزادہ بھی اس آگ کی نذر ہو گیا ہے۔)
- 7- شزادہ شیشے کے ٹگ، ہانڈیاں اور دیگر سامان ڈھونے والے کے روپ میں بھی وہاں سے بھاگ سکتا ہے۔
- 8- شزادہ سرمنڈے یا جٹا دھاری (لبے بالوں والے) جو گیوں کے بھیں میں بھی فرار ہو سکتا ہے۔
- 9- شزادہ کسی خاص بیاری میں جتنا شخص یا جنگلی آدمی کا سوا ٹگ بھر کر فرار ہو جائے۔
- 10- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے ملک کے جاؤں اسے ایک جنازے کی طرح اخفا کر لے جائیں۔ ایسی صورت حال میں جاؤں جنگلی آدمیوں کے بھیں میں تعاقب کرنے والوں کو بہکا کر کسی اور طرف بیچ دیں اور شزادہ مختلف سوت میں فرار ہو جائے۔
- 11- یر غمال شزادہ گاڑیوں میں پھنس کر یا گاڑی یا بن کر بھی فرار ہو سکتا ہے۔ اگر تعاقب کرنے والے نزدیک آ جائیں تو اس طرف لے جائے جہاں گھات پلے سے گلی ہو۔

(اس کے آدمی اس کے تعاقب میں آنے والوں سے نہیں کے لیے موجود ہوں) اگر ایسا نہ ہو سکے تو گھنے جگل میں گھس کر تعاقب کرنے والوں کو چکر دینے کی کوشش کرے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو راہ پر سوتا یا کھاتے پینے کی زہر می اشیاء پھینکتا ہوا خود دوسری طرف نکل جائے۔

اگر یہ غمال شزادہ فرار ہوتے ہوئے پکڑا جائے تو پکڑنے والوں میں بھوت ڈالنے یا زہر دے کر انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کرے۔ یا درونا دیوتا کی قریانی کے موقع پر اگر کہیں آتش زدگی ہو جائے تو وہاں کسی اور کی لاش ڈلوا کر حکمران (یہ غمال شزادہ کا باپ) مشور کر دے کہ اس کے بیٹے کو مردا دیا گیا ہے اور اس (جس حکمران کے ہاں اس کا شزادہ یہ غمال تھا) پر حملہ کر دے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ غمال شزادہ پھرتی سے چھپی ہوئی تکوار نکال کر اپنے محافظوں پر ثوٹ پڑے اور انہیں قتل یا شدید زخمی کرنے کے بعد قرب دیوار میں پلے سے چھپے ہوئے اپنی ریاست کے جاسوسوں کے ساتھ نکل بھاگے۔

باب: 18

وسطیٰ حکمران، غیر جانبدار حکمران اور ریاستوں کا حلقة

وسطیٰ حکمران سے دوسری، چوتھی اور چھٹی ریاست اس کی دشمن جبکہ تیسری اور پانچویں دوست ریاستیں ہوتی ہیں۔ اگر وسطیٰ حکمران ان دونوں حلقوں کی طرف رغبت رکھتا ہو تو ہمارے حکمران کو اس سے دشمنی نہیں پیدا کرنی چاہیے، لیکن اگر وہ ان کا حلیف نہ ہو تو، حکمران کو ان ریاستوں سے دوستی رکھنی چاہیے۔

اگر وسطیٰ حکمران کسی راجہ کے ہونے والے حلیف سے دوستی کا خواہشند ہو تو (ایسا نہ چاہئے والا حکمران) اپنے اور اپنے حلیف کے دوستوں کو اس (وسطیٰ حکمران) کے خلاف ابھار کر اپنے دوست کو بچائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ وسطیٰ حکمران کے خلاف ریاستوں کے حلقة کو بھڑکانے کے یہ مغزور ہمیں بناہ کرنے کے ارادے رکھتا ہے اور ہمیں باہمی اتحاد سے اس کی راہ میں مزاحم ہونا چاہیے۔ اگر ریاستوں کا حلقة اس کا حای ہو تو وہ وسطیٰ حکمران کو نکلت دے کر اپنی برتری کا پرچم بلند کرے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اپنے دوست کی مالی اور فوجی مدد کرے۔ اسے یہ حکمت عملی بھی اختیار کرنی چاہیے کہ وسطیٰ حکمران سے تنفس گروہ سے سرکردہ حکمران کو یا آپس میں ایک دوسرے کا ساتھ دینے والوں کو یا ان کو جو ایک کے نوئے پر اس کے ساتھ آجائیں یا باہمی بد اعتمادی کی وجہ سے جھوکنے والوں کو مختلف مصالحتی ترمیمات اور تھائف کے ذریعے اپنا حلیف بنانے کی کوشش کرے۔ اس طرح ایک حکمران کو اپنے ساتھ ملانے سے اس کی قوت دگنی ہوگی اور تیرے حکمران کے حلیف بننے سے مزید بڑھ جائے گی۔ اس طرح قوت اور طاقت حاصل کر کے وہ وسطیٰ حکمران کو نکلت دے سکے گا۔

اگر حالات مندرجہ بالا اقدام کے لیے موزوں نہ ہوں تو وسطیٰ حکمران کے حریف کو چاہیے کہ اس کے کسی دشمن سے دوستی کر لے یا وسطیٰ حکمران کے باغیوں کی امداد کر کے محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انہیں اس کے خلاف سرگرم کر دے۔ اگر وسطیٰ حکمران اس کے دوست کا استھان کرنا چاہے تو وہ نہ ہونے دے اور جب تک اس کا دوست کمزور رہے وہ اس کی مدد کرتا رہے۔ اگر وسطیٰ حکمران اس کے کسی کمزور دوست کو برباد کرنے کا ارادہ کرے تو ”فاتح“ (وسطیٰ حکمران کا حریف) اسے بچائے اور اس کے دل سے وسطیٰ حکمران کا ڈر نکال کر اسے پناہ دے۔

اگر ”فاتح“ حکمران کے دوستوں میں سے کچھ ایسے ہوں جن پر وسطیٰ حکمران حملہ کر سکتا ہو (اور اسی خوف سے) وہ اس کی مدد پر آمادہ ہو جائیں تو فاتح حکمران کو چاہیے کہ کسی تیرےٰ حکمران کو درمیان میں ڈال کر اپنے دوستوں سے صلح کرے اور انہیں وسطیٰ حکمران کا حلیف نہ بننے دے۔ اگر وسطیٰ حکمران کے حلیفوں میں سے فاتح کے کچھ ایسے حریف ہوں جن پر وہ حملہ کر کے قابو پا سکتا ہو مگر کچھ جاریت اور مزاحمت کی صلاحیت رکھتے ہو اور فاتح سے دوستی پر آمادہ ہوں تو اسے چاہیے کہ ان سے صلح کر لے۔ اس طرح وہ نہ صرف اپنا مقصد پورا کر سکے گا بلکہ وسطیٰ حکمران کو بھی خوش رکھ سکے گا۔

اگر وسطیٰ حکمران کسی دوستانہ روایہ رکھنے والے حکمران یا فاتح کو تنخیر کرنا چاہے تو فاتح کو چاہیے کہ کسی دوسرےٰ حکمران کے ذریعے اس سے صلح کر لے یا اپنے حلیف کو وسطیٰ حکمران کا حلیف بننے سے روکے اور کہے کہ جو تم سے اتحاد اور دوستی کا خواہشند ہو اسے چھوڑ کر جانا اچھی بات نہیں۔ اگر وہ یہ محسوس کرے کہ وسطیٰ حکمران کے اس اقدام سے ریاستوں کے حلقوں کے حکمران خود ہی اس سے ناراض ہو جائیں گے کہ اس نے اپنے حلیفوں کو کیوں چھوڑا تو خاموش رہے۔ اگر وسطیٰ حکمران اپنے کسی دشمن کو لختہ دینا چاہتا ہو تو فاتح کو چاہیے کہ وسطیٰ حکمران کے دشمن کی خفیہ ادا کرے۔

اگر وسطیٰ حکمران کسی غیر جانبدار حکمران کو اپناتا چاہے تو فاتح ان دونوں کے درمیان غلط فہیاں پیدا کرے۔ وسطیٰ یا غیر جانبدار ریاستوں میں سے جو کوئی حلقوں کی ریاستوں میں مقبول ہو فاتح کو اس کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

جو کچھ مندرجہ بالا سطور میں وسطیٰ حکمران کے طرز عمل کی بابت کہا گیا ہے اسی کا اطلاق غیر جانبدار حکمرانوں پر بھی ہو گا۔

وسطیٰ حکمران سے اگر غیر جانبدار حکمران اتحاد کرنا چاہے تو فاتح حکمران کو چاہیے کہ

غیر جانبدار کی اس کوشش کو ہاکام بنائے۔ وہ کسی دشمن کو دھوکہ دے یا حلیف کی امداد کرے یا کسی غیر جانبدار حکمران کی فوجی امداد حاصل کرے۔ اس طرح اپنی قوت بڑھا کر اور استحکام پیدا کر کے وہ اپنے فاتح حریفوں کو شکست دے اور حلیفوں کو طاقتور بنائے۔ مندرجہ ذیل حکمران فاتح کے حریف ثابت ہوتے ہیں۔

1- وہ حکمران جو بد فطرت ہو اور ہمیشہ نقصان پہنچانے کی فکر میں رہے۔

2- ایسا عقیبی دشمن جس کا م مقابل دشمن سے فوجی اتحاد ہو۔

3- کمزور ہمسایہ جس کے اندر وطنی حالات اور مالی صور تحال پریشان کن حد تک خراب

۔۔۔

4- وہ حکمران جو فاتح پر حملہ آور ہونے کی نیت سے اس کے حالات کا چائزہ لے رہا

۔۔۔

کسی حکمران کے دوست مندرجہ ذیل رقم کے ہوتے ہیں:

1- جو ایک ہی مقصد کی سمجھیل کے لیے کسی مم میں شریک ہو۔

2- جو کسی اور مقصد سے ساتھ دے رہا ہو۔

3- جو کسی مشترکہ حریف سے نبرد آزمائنے کے لیے اتحاد کرے۔

4- جو کسی صلح نامے (معاہدے) کے تحت شریک جنگ ہو۔

5- جو اپنے کسی خاص مقصد یا مقاوی کے حصول کی خاطر ساتھ ہو۔

6- جو دوسروں کے ساتھ ملک اٹھ کر ایسا ہوا ہو۔

7- جو خزانہ یا فوجی امداد معاوضہ پر دینے کے لیے آمادہ ہو۔

8- جو درخی حکمت عملی کے تحت ساتھ دے۔ (رقم کے بد لے فوج یا فوج کے بد لے

رقم دینے والا)۔

طاوقتور دشمن کے خطرے سے دوچار ہمسایہ حکمران، جو فاتح اور اپنے دشمن کے درمیان

ہو، کسی طاقتور حکمران کا عقیبی دشمن، جس نے از خود اطاعت قبول کی ہو، جو کسی خوف سے

اطاعت کرے اور مغلوب۔ ایسے تمام حکمران نبتاً "آسمانی سے تابع کیے جاسکتے ہیں۔

فاتح جہاں تک ممکن ہو، ان میں سے اس حلیف کی مدد کرے جس کا مقصد کسی مشترکہ

دشمن کے خلاف فاتح کے مقصد سے قریب ہو اور ایسا کرنے سے دشمن کے راستے میں

رکاوٹ کھڑی ہو سکتی ہو۔

اگر کوئی حکمران کسی دشمن کو نکلت دے کر طاقت حاصل کرنے کے بعد خود سری کا مظاہرہ کرے تو اسے اس کے ہمائے یا ہمائے کے پڑوی سے لڑانے کی تدبیر اختیار کرنی چاہیے۔ فاتح کسی بھی طریقہ سے ایسی صورتحال مستقل پیدا کیے رکھے کہ اس کا تابعدار دوست مزید امداد کی خواہش میں اس کا فرمانبردار بنانا رہے۔ لیکن اگر اس کے حالات از خود خراب ہو رہے ہو تو مدد نہ کی جائے کیونکہ سیاست کا تقاضا یہ ہے کہ حلیف کو نہ بہت زیادہ کمزور ہونے دیا جائے اور نہ انتہائی طاقتور بننے کا موقع دیا جائے۔

اگر کوئی خانہ بدوش حکمران فاتح کے ساتھ بولتے کے حصول کی غرض سے معاہدہ کرے تو فاتح کو اس کے فرار کے اسباب بھی ختم کر دینے چاہئیں۔
حریف کے ساتھ برابر کے تعلقات رکھنے والے کو پہلے حریف سے الگ کر کے ختم یا جائے اور پھر حریف سے نبڑا آنہ ہو کر اسے بھی نکلت دی جائے۔

اگر کوئی حلیف غیر جانبدار رہتا چاہے تو اسے اس کے پڑوی حریف سے لڑوا دیا جائے پھر جب وہ اس کے ہاتھوں خوب تک آجائے تو اس کی مدد کر کے اس پر احسان جتنا یا جائے اس طرح وہ وفاداری کا مظاہرہ کرے گا۔

کمزور حلیف اگر فاتح اور اس کے حریف دونوں سے مدد کا طالب ہو تو فاتح کو چاہیے کہ اس کی فوجی مدد کرے تاکہ وہ اس کے حریف سے مدد نہ مانگے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے سزا دینے کا بندوبست کر کے اپنے علاقے سے نکال کر کسی اور علاقے میں بنا دیا جائے۔ اگر ایسا حلیف طاقتور ہو جائے اور خطرے کے وقت فاتح کی مدد نہ کرے تو فاتح کو چاہیے کہ اسے اچھی طرح اعتماد میں لیکر بعد ازاں عدم تعاون کی پاداش میں تباہ کر دیا جائے۔ جب کوئی حریف فاتح کے حلیف کے خلاف اسکی مشکلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پیش قدمی کرے تو اس دوست کو چاہیے کہ خود ہی اپنی مشکلات چھپا کر اسے نکلت دینے کی تدبیر کرے۔ جب کوئی حلیف اپنے دشمن کے خلاف جارحانہ حرکت کرے تو وہ دشمن اپنے مسائل پر خود ہی قابو رکھتے ہوئے اسے زیر کرنے کی جدوجہد کرے۔

سیاست سے آگاہی رکھنے والے کو چاہیے کہ دیگر ریاستوں کی تخفیف، ترقی، زوال، جہود اور تباہی کے آثار پر گھری نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ ان جملہ سیاسی حریوں سے بھی

آشنا ہو جو مندرجہ بالا مختلف حالات میں اسے اختیار کرنے چاہئیں۔ جو حکمران اس حکمت عملی سے آگاہ اور اس کے بر موقع استعمال پر قادر ہو گا وہ دیگر حاکموں کو اپنے مفادوں کی تحریک کے لیے جیسے چاہے گا، استعمال کر سکے گا۔

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں حصہ آفات اور اسباب

www.KitaboSunnat.com

باب: 1

قواعد حکمرانی سے غفلت کے سبب نازل ہوئیوالی آفات اور قدرتی شدائد

دشمن اور ہم خود بیک وقت آفات کی زد میں ہوں تو دشمن کے خلاف پیش قدمی کی جائے یا اپنی حفاظت کرنا درست لائجہ عمل ہے۔
آفات دو طرح کی ہوتی ہیں:
1- قدرتی

2- اپنی غلطیوں کے نتیجہ میں واقع ہونے والی
بدی یا آفت کا مطلب ہے کہ سیاسی اور حکومتی حکمت عملی کے چھ بنیادی ضوابط سے انحراف کیا جائے یا سات اقتداری عناصر میں سے کسی ایک (یا زائد) کا نقصان ہو۔ اندر وہی دیروں پر شان کن صور تھال، عورت، جواء اور اسی نوعیت کی آنھہ دیگر خباشیں بھی آفات میں شامل ہیں۔ آفت وہ ہوتی ہے جو انسان سے اس کی سرت چھین لتی ہے۔
میرے استاد فرماتے ہیں کہ آفات معلوم میں سے کچھ اہم یہ ہیں:

- 1- بادشاہ پر آفت
- 2- وزیر پر آفت
- 3- عوام پر آفت
- 4- ناقص و فائی حکمت عملی کی وجہ سے نازل ہونے والی آفت
- 5- مالی آفت
- 6- فوجی آفت
- 7- حلیف پر آفت

میرے استاد کے بتول "بادشاہ پر آفت" سب سے اہم ہے۔

لیکن بھروساج کو اس سے اتفاق نہیں ہے۔ ان کے خیال میں وزیر کی آفت بادشاہ کے مقابلے میں زیادہ شدید اور نقصان دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ وزیر کے فرانس میں کوئی کے اجلاؤں میں غور و فکر سے لیکر مطلوبہ نتائج کا حصول، ریاستی منصوبہ جات کی محیل، حکومتی واجبات کی وصولی، مصارف کی ادائیگی، فوجی بھرتی، دشمن کی مزاحمت، وحشی قبائل کی سرکوبی، مملکت کا تحفظ، مصائب و شدائد کا تدارک، ولی عہد کی حفاظت، دیگر شہزادوں کی تعلیم و تربیت اور نگهداری تک بہت کچھ شامل ہوتا ہے۔ وزراء کے بغیر یہ تمام امور تنہ محیل رہ جاتے ہیں اور بادشاہ بھی ادھورا محسوس ہوتا ہے۔ ایسی صورت حال کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دشمن کو حکمران پر وار کرنے کا موقع مل جاتا ہے کیونکہ وزیر کے بغیر حکمران کی اپنی عافیت بھی مخلوق ہو کر رہ جاتی ہے۔

جبکہ اسی دھمن میں کوئی نیکی کہتا ہے کہ بادشاہ ہی وزراء پر وہ توں۔ مگر جات کے سربراہوں اور عام ریاستی اہلکاروں کا تقریر کرتا ہے، عوام اور ریاست کی مصیبتوں دور کرنے کے سلسلہ میں خوب اقدامات کرتا ہے، ریاستی ترقی، فلاج اور بہتری کے منصوبہ جات تشكیل دیتا ہے۔ ایسے میں اگر وزراء پر کوئی آفت آئے تو وہ دیگر یا صلاحیت لوگوں کو ان کی جگہ مقرر کر سکتا ہے۔ حکمران ہی قابل افراد کو انعام اور بدقاشوں کو سزا دینے کے لئے سرگرم ہوتا ہے۔ اس لئے اگر حکمران مطمئن ہوگا تو رعایا بھی پر سکون رہے گی۔ جو طور اطوار حکمران کے ہوں گے وہی رعایا بھی اپنائے گی۔ حکمران کے ذاتی رحمات پر ہی رعایا کی بقاء یا بریادی کا انحصار ہوتا ہے۔ حکمران اپنی رعایا کا عکس کما جا سکتا ہے۔

وشالاکش کے مطابق حکمران اور وزیر کے مقابلے میں عوام پر نازل ہونے والی آفات اہم ہیں کیونکہ رسد و رسائل، بیگار اور خام مال سے لیکر فوج اور مالیات تک سب کچھ عوام ہی فراہم کرتی ہے۔ عوام نہ ہو تو یہ سب سویلیات و ذرائع کماں سے دستیاب ہوں، ایسی صورت میں حکمران بھی جاہ ہو جائیں اور ان کے وزراء بھی بریاد۔

مگر کوئی ملیک کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ تمام ریاستی امور وزراء ہی کے ذریعے سرانجام دیئے جاتے ہیں، جیسے کہ انعام و اکرام، حکومتی واجبات کی وصولی، فوجی بھرتی، دیران علاقوں کی آبادی، آفات سے تحفظ، اندر وطنی اور بیرونی خطرات سے رعایا کی جانی و مالی

حافت اور عوایی بھلائی کے حکومتی منصوبہ جات کی تحریک وغیرہ۔ پر اس رکتب فکر کے خیال میں عوایی مصائب اور ناقص دفاعی حکمت عملی کے سبب واقع ہونے والے مصائب میں سے موخرالذکر اتم ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ناقابل تغیر قلعوں میں ہی خزانہ اور فوج محفوظ رہ سکتی ہے، علاوہ ازیں یہی قلعہ جات بوقت ضرورت عوایی پناہ گاہوں کا کام بھی دے سکتے ہیں۔ حکمران آفت زدہ ہو تو ریاست یا عوام کی نسبت یہی قلعہ جات دفاع میں اپنا مضبوط کروار ادا کر سکتے ہیں۔ رہی بات عوام کی توہ حکمران اور اس کے حریف دونوں کے پاس بکھرت ہوتے ہیں۔ کوئی لیڈ کا نقطہ نظر اس سے مختلف ہے کیونکہ قلعہ جات، ذرائع دولت اور فوج وغیرہ کا انحصار عوام پر ہی ہے۔ عوام کے بغیر مختلف اشیاء کی وافر پیداوار، گلہ بانی، شجاعت، استقامت، قوت، عمارت کی تغیر، تجارت اور زراعت وغیرہ کا تصور بے معنی ہے۔ ہر ملک کے لوگ تو قلعہ جات میں پناہ نہیں لیتے اس لیے اگر عوام پر آفت آئے تو قلعہ جات سونے رہ جائیں گے۔ زراعت پیشہ لوگوں کے ملک میں مضبوط قلعہ دستیاب نہ ہونے کی آفت زیادہ شدید تسلیم کی جائے گی مگر جگجو لوگوں کی سرزنش پر زینٹ نہ ہونے کی آفت زیادہ سکھیں تصور ہوگی۔

پشنا کے مطابق قلعہ جات اور خزانہ کی آفات میں سے خزانہ کی آفت (یعنی خزانہ کا ختم ہو جانا) زیادہ اہمیت کی حامل ہے کیونکہ قلعہ جات کی تعمیر، مرمت اور دیکھ بھال خزانہ کی ہی مراہون منت ہے۔ خزانہ موجود ہو تو حریفوں کے قلعہ جات تنیخیر کرنے کی حکمت عملی وضع کی جاتی ہے۔ خزانہ کی طاقت سے ہی عوام، حلیف اور حریف کو اپنی مرضی کے مطابق عمل پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ خزانہ ہی کے ذریعے بیرونی ریاستوں کو مدد کے لئے ابھارا جا سکتا ہے، یہی فوجی اخراجات کی ادائیگی کا نامانہ ہے۔ اگر صورتحال انتہائی نازک ہو تو خزانہ سمیث کر کسی دوسری جگہ جایا جا سکتا ہے مگر ایسی ہی صورتحال میں قلعہ جات کو تو ساتھ نہیں لے جایا جاسکتا۔

مگر کوئی لیے کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ قلعہ ہی فوج اور خزانہ کی حفاظت کا ضامن ہے۔ قلعے سے حریف کے خلاف خیہ طور پر کارروائی ہو سکتی ہے اور حلیفوں سے رابطہ بھی قائم رکھا جاسکتا ہے۔ قلعہ ہی میں فوجی گمراہی اور فوج کی دیکھ بھال ممکن ہے۔ یہاں حلیف حکمرانوں کو ملاقات کے لیے طلب کیا جاسکتا ہے۔ قلعہ ہی سے حریف اور وحشی

قبائل کے خلاف بھرپور مراحت ممکن ہے۔ خزانہ اگر قلعہ میں محفوظ نہیں ہو گا تو اس کے دشمن کے ہاتھ لٹکنے کے موقع زیادہ ہوں گے۔ مضبوط اور ناقابل تغیر قلعہ جات کی حامل ریاست ہریت نہیں انجام سکتی۔

کون پدنت کرتے ہیں کہ خزانہ اور فوج کی کمی میں سے موخرالذکر زیادہ اہم اور عکین آفت تصور ہو گی کیونکہ حلیفوں اور حریقوں پر فوج ہی کے ذریعے گرفت رکھی جاتی ہے۔ ریاستی نظم و نتیجی بھی فوج پر محصر ہے۔ فوجی قوت نہ ہو تو صرف خزانہ زیادہ دیر تک محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جبکہ اگر خزانہ میں کمی واقع ہو تو اسے دشمن کے علاقے پر بقدر کے، زمین یا خام مال کے حصول کے ذریعے پورا کیا جا سکتا ہے۔ مضبوط فوج کی موجودگی میں خزانہ میں کمی کا کوئی اندریش نہیں ہوتا۔ فوج وزراء کی ذمہ داریاں بھی سرانجام دینے کی البتہ رکھتی ہے۔

کوئی لیے کو مندرجہ بالا بیان سے اختلاف ہے۔ وہ کہتا ہے کہ فوج کا اپنا انحصار بھی خزانہ پر ہی ہوتا ہے۔ خزانہ نہ ہو تو فوج دشمن سے مل سکتی ہے، اپنے ہی حکمران کو ہلاک کر سکتی ہے اور ہر طرح کی آفت نازل کر سکتی ہے۔ دولت ہی سے ہر خواہش کی تکمیل اور گھوڑے کاموں کی تنظیم ہوتی ہے۔ وقتی اعتبار سے کسی مخصوص صورتحال میں فوج یا خزانے میں سے کوئی ایک اہم ہو سکتا ہے۔ فوج کبھی کبحار ضرورت پڑنے پر خزانہ کی حفاظت کا فرض رہتا ہے۔ ہر قسم کی ریاستی کارروائی دولت اور فوجی طاقت کے حصول میں معاون رہتا ہے۔ اس لیے فوجی کمی کی مصیبت سے خزانہ کی قلت کی آفت زیادہ اہم، عکین اور تشویشاں ہوتی ہے۔

دولت دیادھی کے مطابق فوجی کمی کی مصیبت اور حلیف کے نہ ہونے کی پریشانی میں سے موخرالذکر اہم ہے کیونکہ حلیف مندرجہ ذیل حوالوں سے مفید ہوتا ہے۔
 1- حلیف کو گوکچہ نہ دیا جائے اور وہ بہت دور ہو، مگر پھر بھی تمہارے مقابلات کے حصول میں معاون رہتا ہے۔

2- عقیقی حریف کی سرکوبی کرتا ہے۔

3- دشمن کے حلیفوں سے بھی نیرو آزما ہوتا ہے۔

- 4۔ بعض اوقات مدقائق لشکر کے خلاف بھی مدد کرتا ہے۔
- 5۔ خود سرو حشی قبائلیوں کی سرکوبی کرتا ہے۔
- 6۔ اس سے فوج، دولت اور زمین بھی ملکی ممکن ہوتی ہے۔
- گر کو ٹیک کو مندرجہ بالا بیان سے اختلاف ہے کیونکہ حلیف یہاں ایسے حکمران سے دوستی کرتا ہے جس کے پاس مضبوط اور موثر فوجی طاقت ہو۔ فوجی الیت مضبوط ہونے سے دشمن بھی محتاج اور مستظر ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی الیت ممکن درپیش ہو جس کے لیے اپنی فوجی قوت یا اپنے حلیف کی طاقت میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑے۔ اس طرح کے حالات میں فیصلہ موقع و محل کی مناسبت اور مطلوبہ مناجح کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا جائے۔ اگر ہنگامی حالات میں فوری فوجی کارروائی رہتا پڑے، کوئی دشمن جاریت کرے، وحشی قبائل حملہ آور ہوں، یا اندر ورنہ ریاست بغاوت جنم لے تو ایسے میں حلیف پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔ جب حلیف اور آپ خود ایک ہی طرح کی صورتحال کا شکار ہوں اور کوئی حریف بہت طاقتور ہو گیا ہو تو اس صورتحال میں حلیف کو چاہیے کہ وہ اپنے مالی مقدادات کا تحفظ کرتے ہوئے دوستی کا روایہ جاری رکھے۔ جب مصیبت دو حلیفوں میں سے کسی ایک پر ہو تو دوسرے کے وسائل سے مدد لیکر بھی کام چلایا جا سکتا ہے۔ لیکن جب دونوں مصائب و آفات میں گھرے ہوں تو یہ امر طیون خاطر رکھا جائے کہ مصائب سے پہلے کون نکلے گا یا مزید پریشانیوں کا شکار کون ہو گا۔ جب ایک کی مصیبت دوسرے کو بھی شدید متاثر کر سکتی ہو تو یہ ایک مندوش، خطرناک اور قابل توجہ صورتحال ہو گی۔

باب: 2

حکمران اور حکومتی آفات

ملک کی سب سے اہم شخصیت حکمران ہوتا ہے۔ حکمران کو ملک کا لفڑ و ننگ قائم رکھتے اور دیگر حکومتی امور کی انجام دہی کے سلسلے میں متعدد مصائب و آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ مشکلات داخلی اور خارجی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ داخلی مشکلات زیادہ نقصان دہ اور عجین ہوتی ہیں۔ باعتماد وزراء کی طرف سے وارد ہونے والی مشکلات آئین کے ساتپ کے حملہ کے مترادف ہوتی ہیں لہذا حکمران کو حتی الامکان وسائل دولت اور فوج پر اپنی گرفت مغبوط رکھنی چاہیے۔

ایک ہی ریاست پر دو حکمران آزادانہ طور پر اپنا اثر و رسوخ بیک وقت قائم نہیں رکھ سکتے کیونکہ اس بے عملی کی وجہ سے ریاست یا ہمی نفرت، تصب اور دشمنی کی نذر ہو جاتی ہے لیکن رعایا کی مرضی کے مطابق عمل کرنے والی بیرونی حکومت بیش دریبا اور موثر ثابت ہوتی ہے۔

کوٹلہ کی رائے اس سے مخالف ہے۔ باپ اور بیٹے یا دو بھائیوں کے درمیانی منقسم حکومت بھی کامیاب نہیں ہوتی اور ملک انجام کار و زیر سنبھال لیتا ہے۔ لیکن حملہ آور حکمران جس نے حکومت کسی سے بھیایی ہو، جو ابھی زندہ ہو، سمجھتا ہے کہ یہ ریاست اس کی ملکیت نہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مفتوح یا غصب کی ہوئی ریاست کی دولت لوٹ کر اسے انتہائی کمزور کر دھا ہے۔ وہ اسے محض تجارتی مال ہی کی ایک چیز خیال کرتا ہے۔ ایسی ریاست سے حملہ آور حکمران واقعی طور پر فوائد حاصل کرتا ہے اور جب ریاست اسے ٹاپنڈ کرنے لگے تو اپس لوٹ جاتا ہے۔

اندھے (بے علم) حاکم اور علم (شاہستروں کے احکامات) کے خلاف کام کرنے والے مردہ ضمیر حکمران میں سے کون بترے؟

میرے استاد اس فہمن میں فرماتے ہیں کہ جاہل حکمران بے اصول، ہٹ دھرم اور دوسروں کے اشاروں پر ناپتے والا ہوتا ہے اس لیے ملک کی تباہی و بریادی کا سبب ہوتا ہے۔ لیکن اسکے مقابلے میں گھنگار حکمران کو، جو کہ قواعد و ضوابط سے انحراف کر رہا ہو، سیدھی راہ پر لانا ممکن ہوتا ہے۔

مگر کوئی دلیل کو اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ جاہل حکمران کو تو اس کے مشیر اور دیگر حکومتی رفقاء سیدھی راہ پر لاسکتے ہیں لیکن جو برائی کے متعلق علم رکھتے ہوئے بھی چشم پوشی اختیار کرے اور حکومت کے سلسلے میں نہیں احکامات کو خاطر میں نہ لائے، ایسا حکمران اپنی ریاست پر تباہی و بریادی کے نزول کو دعوت دیتا ہے۔

نے حکمران یا بیمار بادشاہ میں سے کون بہتر ہے؟ میرے استاد فرماتے ہیں کہ بیمار حکمران کے وزراء سازشوں کے تانے بانے تیار کر کے اسے ریاست سے محروم کر دیتے ہیں یا وہ خود ہی اگلی دنیا میں بخیج جاتا ہے، مگر نیا حکمران عوام کی خواہشات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومتی حکمت عملی کا تعین کر کے، حکومتی محاصل میں تخفیف کر کے یا انعام و اعزاز دے کر اپنی پوزیشن مسحکم کر لے گا۔

کوئی دلیل کا مندرجہ بالا بیان سے اختلافی نقطہ نظر یہ ہے کہ پرانا مگر علیل حکمران ریاستی امور کو راجح دستور کے مطابق سرانجام دے گا مگر نیا حکمران من مانی کی حکمت عملی اختیار کرے گا کیونکہ اس کو یہ سمجھنہ ہو گا کہ یہ ریاست میں نے حاصل کی ہے اور میری ہے۔ نے حکمران کے مددگار اسے مہربانا کر ملک لوٹ لیتے ہیں یا وہ حکمرانی کے تقاضوں کو پورا نہ کر سکتے کی وجہ سے جلد ہی فارغ کر دیا جاتا ہے اس لیے زیادہ موثر نہیں ہوتا۔

بیمار حکمران دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو جسمانی عوارض میں بھلا ہیں اور دوسرے وہ جو اخلاقی بیماریوں کا شکار ہیں۔ اسی طرح نیا حکمران بھی دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ جس کا تعلق اعلیٰ ذات سے ہو اور دوسراؤہ جو گھٹیا طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک بہادر مگر بخیج ذات اور ایک بزدل مگر عالی نسب حکمران میں سے کون قائل ترجیح اور بہتر ہے؟

اس سوال کے جواب میں میرے استاد فرماتے ہیں کہ اگرچہ وزراء اور عوام کمزور مگر عالی نسب کو ہی حکمران کے طور پر پسند کریں مگر اس کے قابو پا آسانی نہیں آتے لیکن اگر انہیں ریاست کو مضبوط اور طاقتور دیکھنے کی تمنا ہو تو بخیج ذات کے طاقتور اور بہادر حکمران

سے بھی دب جاتے ہیں۔

مگر کوئی ملیہ کا خیال ہے کہ لوگ عالی نسب حکمران ہی کی اطاعت کرنا پسند کریں گے کو وہ بزدل ہی کیوں نہ ہو کیونکہ عوام اعلیٰ ذات سے ہی حکمران کے تعلق کو ہتر جانتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ گھٹیا برادری سے تعلق رکھنے والے حکمران کے مقاصد کو چکیل یافتہ نہیں ہونے دیں گے۔ کیونکہ ”خوبیاں ہی دوستی کی ضمانت ہوتی ہیں۔“ یہ ایک مشورہ کماوت ہے جبکہ حکمران کا شیخ ہونا اس کی خانی شمار ہو گا۔ تھوڑے سے اتناج کے ضیاع کی نسبت تیار فصل کی بربادی زیادہ بڑا نقصان ہے کیونکہ اس طرح تمام محنت پر پانی پھر جاتا ہے۔ بارش کی زیادتی سے بڑا نقصان بارش کا نہ برداشت ہے۔ (57)

اقدار کے جملہ عناصر کی نسبت سے حکمران اور حکومت کو پیش آنے والی آفات کا جائزہ لیکر اور ان کی اہمیت کو مد نظر رکھ کر یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ مدافعانہ طریقہ کار اختیار کرنا ہے یا جارحانہ حکمت عملی سے کام لینا ہے۔

انسانی مشکلات کا بیان

غلط رہا اختیار کرنے یا جمالت سے جملہ انسانی آفات و مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ وہ مشکلات جو غصہ سے پیدا ہوتی ہیں نہیں قسم کی اور ہوس کے نتیجہ میں جنم لینے والی آفات چار طرح کی ہوتی ہے۔ ان دونوں (ہوس اور غصہ) میں سے غصہ زیادہ بدتر ہے کیونکہ غصہ ہر کسی کے خلاف عمل پر اکساتا ہے۔ بعض اوقات غصہ کی وجہ سے حکمران اپنی ہی رعایا کی مخالفت اور غمین و غصب کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ کئی حاکم مملک عارضوں کا شکار ہو کر زوال کی طرف بڑھتے ہوئے اپنی سطوت و قوت کھو دیتے ہیں۔ کچھ بیماری اور اس کے نتیجہ میں ہونے والا نقصان برداشت کرتے ہوئے دشمن کے ہاتھوں قتل ہو جاتے ہیں۔

بھروسہ اور کامل مطابق یہ کامل حقیقت نہیں کہ غصہ صرف منفی ہی ہوتا ہے بلکہ اس کے مطابق غصہ صاف دل اور نیک نیت افراد کو آتا ہے اور یہ جرات پر اپنی بنیاد رکھتا ہے۔ غصہ سے ہی برے لوگوں کو برباد کیا جاتا ہے، اسی کیفیت میں لوگوں پر رعب طاری ہوتا ہے۔ غصہ برائی کو روکنے کے لیے بہت اہم ہے۔ محنت کے بعد سرست کے پھل سے لطف اندوز ہونے کے لیے عیش و آرام کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ مقبولیت کے حصول اور دوستی و فیاضی کے اظہار کے موقع میر آتے ہیں۔ محنت کر کے کامیابی حاصل کرنے والے ہر انسان کا جائز حق ہے کہ اس کی خواہشات تشقی بخش انداز میں پوری ہوں۔

مگر کوئی دل کو اس سے الفاق نہیں ہے۔ اس کا موقف ہے کہ غصہ دشمنی بڑھاتا ہے جس کے نتیجہ میں دشمن کو آپ کی راہ میں مشکلات کھڑی کرنے کا موقع ملتا ہے۔ غصہ ہمیشہ تکلیف پہنچاتا ہے۔ نفسانی خواہشوں کی اندھا وھند پیروی کرنا رسومی اور محتاجی کی طرف جانے کے متراود ہے۔ اس سے انسان لیروں، تماربازوں، گلوکاروں، نٹوں، مویتاروں

اور اسی طرح کے دیگر ناپسندیدہ لوگوں میں بھنس کر رہ جاتا ہے۔ دشمنی نفرت سے بھی زیادہ عجین جذبہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ رسا ہونے والا اپنوں یا غیروں کی سازشوں کا یا آسمانی شکار ہو جاتا ہے، لیکن جس سے ہر کوئی تنفس ہو وہ لازمی طور پر تباہ و برباد ہو کر رہتا ہے۔ دشمن جو مشکلات کھٹری کرے وہ مالی نقصانات سے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہیں کیونکہ ان سے صرف مالی ہی نہیں بلکہ جانی نقصان کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ غیر اخلاقی خصائص کی وجہ سے عجینوں میں بنتا ہوتا ہے بری صحبت سے بھی زیادہ ضرر رسال ہے کیونکہ برے لوگوں سے تو اچانک کنارہ کشی اختیار کی جاسکتی ہے لیکن غیر اخلاقی حرکتوں کی وجہ سے درجیش مصائب کی تلافی مدت تک نہیں ہوتی۔ اس لیے غصہ ہوس سے زیادہ عجین اور برا ہے۔ سزا میں تشدد، بد کلامی یا بلا ضرورت خرج کرنا، ان تینوں میں سے بدرین چیز کیا ہے؟

وشالاکش کے بقول بد کلام شخص، فضول خرج آدمی سے بدرہ ہے کیونکہ کسی سے بدر زبانی کی جائے تو وہ انتقام لیتا ہے اور تکلیف دہ الفاظ کو کبھی فراموش نہیں کرتا۔ کوئی نیلہ کا خیال ہے کہ بدر زبانی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا غصہ داؤ و دہش سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ دولت لوٹا، لئے والے کو اکھال کر دیتا ہے۔ انعام و اکرام، چھوڑی ہوئی رقم، نقصان اور استھصال اسی کی مختلف صورتیں ہیں۔

پراشر کتب فکر کے مطابق مالی نقصان، پر تشدیں تحریر سے برا ہے کیونکہ عیش و اکرام کے قصور کی بنیاد ہی دولت پر ہے۔ دنیا و دولت مند افراد کی گرفت میں ہی زیادہ دیر رہتی ہے، اس لیے مالی دھچکا جسمانی دھچکے کے مقابلہ میں زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ مگر کوئی لیے کے مطابق ایسا نہیں ہے کیونکہ کوئی بھی مال کو جان پر فوکیت نہیں دیتا۔ پر تشدیں تحریرات دینے والا بہت سے دشمن پیدا کر لیتا ہے اور پھر انہی دشمنوں کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔

غضہ سے پیدا ہونے والی تین برائیوں کے ذکر کے بعد اب خواہش نفسانی سے پھونٹے والی چار برائیوں یعنی شکار، تماربازی، زنا اور شراب نوشی کی تفصیلات ملاحظہ ہوں۔

پہلوں فرماتے ہیں کہ تماربازی اور شکار میں سے شکار بدرہ ہے کیونکہ اس سرگرمی میں حصہ لیتے ہوئے ہر وقت ڈاکوؤں، دشمنوں، ہاتھیوں یا جنگل کی آگ سے متاثر ہونے کا اندریش ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ شکاری کو اپنی جان کا خوف، راہ سے بھلک جانے کا اندریش، بھوک

اور پیاس کی انتہ بھی لاحق ہو سکتی ہے۔ لیکن قمار بازی میں اچھا کھلاڑی ٹل اور یدھشتر کی طرح فاتح ہو سکتا ہے۔

کوئی لیے کو اس اصول سے اختلاف ہے کیونکہ قمار بازی میں یہ شے ایک فریق ہی فاتح ٹھہرتا ہے اور دوسرے کو شکست ہوتی ہے جیسا کہ ٹل اور یدھشتر (58) کے قصہ سے بھی ثابت ہے۔ قمار بازی میں صحتی جانے والی رقم عداوت کی بنیاد بنتی ہے کیونکہ رقم ہارنے والا یہی محسوس کرتا ہے کہ اس کے جسم کے حصے نوپے جا رہے ہیں۔ قمار بازی کے ضرر سان
ٹنائج میں سے چند حسب ذیل ہیں:

1- جاہاز دولت کی قدر ن کرتا۔

2- ناجائز دولت کے حصول میں کوشش رہتا۔

3- فضول خرچی۔

4- قضائے حاجت کے لیے بھی قمار بازی چھوڑ کر ن اٹھتا۔

5- بے وقت کھانے سے بیمار پڑ جانا۔

تمار بازی کے بر عکس شکار جسمانی مشقت کی ایک مشق بھی ہے جو بلغم، چبی اور پینے سمیت دیگر مسلک مادوں کو انسانی جسم سے خارج کرنے کا سبب ہے۔ شکار سے جامد اور متحرک اہداف پر نشانہ لگانے کی تربیت حاصل ہوتی ہے۔ شکار میں انسان متحرک رہتا ہے اور اسے جنگلی جانوروں کے مزاج سے واقعیت حاصل ہوتی ہے جو کئی ایک خطرات میں مثبت طور پر معاون ثابت ہوتی ہے۔

کون پرنسپل کے مطابق زنا اور قمار بازی میں سے آخرالذکر زیادہ عکین برائی ہے کیونکہ جواری کسی بھی جسم کی مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کھلیتا رہتا ہے اور جب مشکل وقت میں ہوتا ہے تو بات بے بات بھڑک اٹھتا ہے جبکہ زانی ایسا نہیں ہوتا۔ عورت کے رسیا شخص کے معاملے میں اصلاح کی زیادہ گنجائش ہوتی ہے۔ زنا کے سلسلہ میں حکمران کی ساتھی عورت کو تو سزا سے خائف کر کے بھی (حکمران کی) اصلاح پر راغب کیا جا سکتا ہے، اس سے نجات بھی حاصل کی جاسکتی ہے اور اسے بیمار قرار دے کر بھی حکمران کو اس کے چکل سے نکالا جانا ممکن ہے۔

مگر کوئی ملید کہتا ہے کہ حکمران کو زنا کی نسبت قمار بازی سے بیزار کرنا آسان ہے کیونکہ

یہ عادت (زنا) آدمی کو اندھا کر دیتی ہے وہ اپنے فریکشنس کے معاملات میں انتہائی غلطیات کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے۔ فوری نویت کے امور کو سرانجام دینے کی بجائے ملتوی لرتے کا شانن ہو جاتا ہے۔ سیاسی معاملات سنجالنے کے قابل نہیں رہتا اور زنا کے ساتھ ساتھ نہ بھی استعمال کرنا شروع کر دتا ہے۔

داؤ یاد ہی کے بقول زنا اور نہ ش میں سے اول الذکر زیادہ حملہ عادت ہے کیونکہ عورتوں میں کھلنڈرا پن ہوتا ہے۔ اس کے برعکس شراب نوشی سے حکم دور ہوتی ہے، دوسروں سے پیار اور داؤ دہش کی تحریک ملتی ہے اور حواس کا لطف دوسروں پر یہ جاتا ہے۔ زنا ایسی کیفیات پیدا نہیں کرتا۔

کوئی نہ کو اس سے اتفاق نہیں۔ گو عورتوں سے جسمانی تعلقات صدر رہاں ہیں، پچھل کی پیدائش، اپنا تحفظ اور حرم میں متعدد بیویوں کی موجودگی۔ لیکن غیر عورتوں سے اختلاط کا معاملہ الگ ہے۔ یہ دونوں بڑی عادتیں (تماربازی اور زنا) شراب نوشی سے تحریک پاتی ہیں۔ علاوہ ازیں شراب نوشی کے مندرجہ ذیل مزید عکیں اور نقصان وہ اثرات ملکہ ہیں:

1- صحبت کی بربادی

2- عربانی و فاشی

3- رقم کا ضایع

4- ہوش و حواس کی محفلی

5- نہیںی علوم سے بے انتہائی

6- گانے بجائے کی طرف رغبت

7- جان، مال، احباب اور نیک اعمال کھو دننا۔

تماربازی میں صرف ایک فرقہ کو ہی نقصان اور ایک ہی کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ جواء رعایا یہ میں نفاق کا سبب بن کر ماڈی اشیاء کے حوالہ سے انہیں دو گروہوں میں منقسم کر دتا ہے۔ تماربازی ہی کے سبب بہت سے شاہی خاندان اور اتحاد امصار کا شکار ہو کر بیاہ د برباد ہو گئے۔ ناجائز اشیاء ہٹھیانے کے بے ترین گناہ سے سیاسی سوجہ یوجہ ختم ہو جاتی ہے۔

کسی کے حق کو غصب کرنا ہوس کھلاتا ہے۔ بھلائی اس وقت دیتی ہے جب غصہ آتا

ہے۔ غصہ اور ہوس دونوں بہت بڑی آفات ہیں۔

اس لیے عقل مند شخص پر لازم ہے کہ تجربہ کار، عمر رسیدہ اور اہل علم لوگوں سے میں جوں رکھے، اپنی نفسانی خواہشات کی غلامی ترک کر کے غصہ اور ہوس پر قابو پانے کی کوشش کرے کیونکہ غصہ اور ہوس دونوں ایسی خواہشوں میں شامل ہیں، جن سے دیگر کئی تھیں اور مملک برا بیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہی برا بیاں انسانی وقار، طاقت اور زندگی کی بدترین دشمن ہیں۔

قدرتی آفات کا بیان

میرے استاد فرماتے ہیں کہ ہر آفت کی کسی قدر حلاني ممکن ہے۔ سیلاب کی وجہ سے درپیش مشکلات پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے، لیکن آگ ایک ایسی آفت ہے کہ اس کی وجہ سے ہونے والے نقصان کی حلاني ممکن نہیں۔

کوئی لیڈ کا اس کے بر عکس یہ موقف ہے کہ آگ کی نسبت سیلاب زیادہ خطرناک آفت ہے کیونکہ آگ تو ایک گاؤں یا اس کے کچھ علاقے کو خاکستر کرے گی مگر سیلاب متعدد دہمات کو ملیا میٹ کر سکتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ بیماری اور قحط میں اول الذکر زیادہ سمجھیں اور مملک آفت ہے کیونکہ یہ نظام زندگی کے بہاؤ کو بڑی طرح متاثر کرتی ہے۔ دیاء میں لوگ کام نہیں کر سکتے، ملازین فوار ہو جاتے ہیں جبکہ قحط میں ایسی صورت حال نہیں ہوتی بلکہ قحط میں غذہ کے عوض رقم (زیادہ) ملنے سے سرکاری محاصل ادا کرنے میں سہولت رہتی ہے۔

کوئی لیڈ کو اس بیان سے اختلاف ہے کیونکہ کوئی بھی دیاء ریاست کے فقط ایک علاقے کو اپنی لپیٹ میں لٹتی ہے اور اس کا سد باب بھی ممکن ہے مگر قحط کو ایسی آفت ہے کہ پوری ریاست کو شدید متاثر کرتا ہے اور عوام کو غذا بھی نہیں ملتی۔

ویائی بیماریوں کے وسیع پیانے پر چھینے کے بھی ایسے ہی اثرات ہوتے ہیں۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ بڑے لوگوں کی نسبت اونٹی درجے کے لوگوں کا مرنا روزمرہ معاملات کے بہاؤ کو متاثر کرتا ہے۔

مگر کوئی لیڈ کا خیال ہے کہ گھٹیا اور کمتر افراد کی خاطر عالی نسب لوگوں کو نہیں مرنے دیتا جاہیے کیونکہ کثرت میں ہونے کی وجہ سے چھوٹے طبقے کے لوگ تو بھرتی بھی کیے جا سکتے ہیں۔ عالی نسب آدمی گھٹیا ذات کے لوگوں کا سارا ہوتے ہیں۔ ہزاروں میں سے ایک ہی

عاليٰ نسب اور فہم و تدریکی البتت کا حال ہوتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ داخلی مشکلات خارجی آفات کی نسبت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے اور ان کا سدیاب نامکن ہوتا ہے۔ جبکہ خارجی حرفیوں کی طرف سے پیدا کردہ مشکلات کو جنگ، مصالحت یا صلح سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ مگر کوئی ملیہ کو اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ داخلی مشکلات کو مزاجتی کارروائی کے ذریعے ختم کیا جاسکتا ہے اور اگر ان کے مخفی اثرات موثر بھی ہوں تو ریاست کا کچھ بھی حصہ ان کی زد میں آئے گا لیکن خارجی دشمن ہر پہلو سے نقصان پہنچا کر دفعہ پیانے پر جاہی و برپادی پھیلائے گا۔ میرے استاد فرماتے ہیں کہ عوام کے درمیان باہمی بدامتی ملک کمزور کرنے کے ساتھ ساتھ پیروںی حملہ آوروں کے حوصلے بھی بڑھاتی ہے جبکہ حاکموں کے مابین لڑائی کی وجہ سے معاوضے پڑھنے کے ساتھ ریاستی محاصل میں بھی تخفیف ہوتی ہے۔

مگر کوئی ملیہ کے بقول عوامی بدامتی پر تو لوگوں کے اہم اور محرك قائدین گرفتار کر کے قابو پایا جاسکتا ہے اور اس کے اساب کا خاتمہ بھی ممکن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اسی لڑائی میں دونوں فرق مقابلے کے جوش میں حکمران کے لیے بھی اکثر اوقات مفید ثابت ہوتے ہیں لیکن حکمرانوں کے مابین شروع ہونے والی لڑائی سے عوام کا شدید نقصان ہوتا ہے اور اس پر قابو پانے کے لیے دگنی طاقت مطلوب ہوتی ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ تفریحات کے شو قین حکمران کی نسبت اسی مزاج کی رعیت ریاست کے کاموں میں زیادہ رکاوٹ ڈالتی ہے۔ کھیل تماشہ کا ذوق رکھنے والے حکمران سے ہمدردوں، تاجریوں اور فنکاروں کو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

کوئی ملیہ کا کہنا ہے کہ اگر تفریحات سے لوگوں کی دلچسپی، کام کی تحریک اتنا نہ اور تازہ دم ہونے کے لیے ہو تو زیادہ نقصان دہ نہیں ہوتی کیونکہ وہ خوش و خرم ہو کر کام کی طرف لوٹتے ہیں لیکن ایسے مزاج کا حکمران اپنے درباریوں کے لیے پرکشش اور قابل تقلید بن جاتا ہے اور نتیجہ کے طور پر وہ بھی ایسا ہی رویہ اختیار کر کے خطہاں حد تک ریاستی امور کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ میرے استاد فرماتے ہیں کہ لاڈلی رائی اور لاڈلے شنزادے میں سے موخر الذکر زیادہ مصائب پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اس کے مصاحب بھی اس کے انداز و اطوار سے گزر جاتے ہیں۔ نذرانوں اور اہم پیداواری امور میں رکاوٹیں کھڑی

کر کے نقصان کیا جاتا ہے جبکہ لاٹی رانی کی تمام شوچیاں صرف اسی تک محدود ہوتی ہیں۔
کوئی نیک کے مطابق لاڈی شڑاوے کی منہ زوری کو تو وزیر یا مدھیہ رہنماؤ درمیان میں
لاکر لگام دی جا سکتی ہے لیکن بری محبت میں رہنے والی چیزی رانی کو اس کی نامناسب
حرکات سے باز رکھنے کے لیے کوئی ایسا ذریعہ دستیاب نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ زیادہ نقصان دہ
ثابت ہوتی ہے۔

میرے استاد نے بقول گروہ اور اس کے قائد میں سے اول الذکر زیادہ خطرناک ہوتا
ہے کیونکہ اس پر یا آسانی قابو نہیں پایا جا سکتا۔ بہت سے افراد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے
طاقوتوں ہوتا ہے اور کتنی طرح کی پریشانیاں پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ گروہ کے مقابلے میں
قائد زیادہ خطرناک ثابت نہیں ہوتا۔

کوئی نیک کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ گروہ کی سرکوبی مشکل نہیں۔ اسے سرکردہ افراد
حراست میں لیکر یا متعدد اراکین گرفتار کر کے ختم کرنا ممکن ہے۔ لیکن ایسا قائد کہ جس کے
ساتھ کچھ لوگ بھی ہوں، بہت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مال گھر کی حفاظت کرنے والا، سرکاری مخصوصات وصول
کرنے والے کی نسبت زیادہ جابر اور بد عنوان ہوتا ہے جبکہ مالیہ وصول کرنے والا اپنے محمد
کا مصدقہ مالیہ کام میں لاتا ہے۔

کوئی نیک کے مطابق ایسا نہیں ہے کیونکہ محافظ لاٹی گئی اشیاء خود ہتھیا لیتا ہے اور جمع
نہیں کرتا جبکہ مخصوصات وصول کرنے والا پسلے اپنی جیب آباد کرتا ہے بعد میں خزانہ میں جمع
کرتا ہے۔ وہ دوسروں کا مال ہضم کرتا ہے یا پھر حکمران کے واجبات میں سے خور دبرد کا
مرعکب ہوتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ سرحدوں کے محافظ کی نسبت تاجر ملک کے لیے زیادہ ضریب
ہے کیونکہ سرحدی محافظ لیشوں کی حوصلہ افزائی کر کے تجارتی گزرگاہوں کو غیر محفوظ بناتا ہے
اور شرح سے بڑھ کر مخصوصات وصول کرتا ہے جبکہ تاجر اشیاء کے پسلے اشیاء موزوں
قیمت پر برآمد کر کے ریاست کی معیشت کو مسحکم کرنے میں بھرپور کردار ادا کرتا ہے۔

کوئی نیک کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ سرحد کا محافظ ہی بیرونی تجارتی اسباب کو بخوشی
ریاست میں آنے دتا ہے جبکہ تاجر پیش لوگ آپس میں ملی بھگت کر کے اشیاء کی قیمتیوں میں

روبدل کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ تھوڑے خرچ پر بہت زیادہ منافع حاصل کرنے کے لئے کوشش رہتے ہیں۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ چر اگاہ کی زمین کی نسبت کسی رئیس کی زیر ملکیت اراضی زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایسی زمین زیادہ زرخیز ہو گی اور وہاں سے فوج میں بھرتی کرنے کی غرض سے جوان بھی ملیں گے۔ مالک کی طرف سے فساد اٹھانے کا خدش پیش نظر رکھ کر اسے ضبط نہیں کرنا چاہیے۔ جہاں تک چر اگاہ کی اراضی کا تعلق ہے اسے زراعت کے قابل بنایا جا سکتا ہے کیونکہ زرعی زمین چر اگاہ کی اراضی پر فویت رکھتی ہے۔

مگر کوئی نیلہ کا خیال ہے کہ کسی نسلی رئیس کے پاس خواہ کتنی ہی فائدہ مند زمین کیوں نہ ہو، چھڑواں لیٹی چاہیے کیونکہ اسی (مفید زمین کی وجہ) سے وہ فساد کھڑا کرتا ہے۔ چر اگاہ کی اراضی اس لیے مفید ہے کہ اس سے ذراائع بولت اور مویشیوں کا حصول ممکن ہے۔ حیوانات کی افزائش کے لیے بھی چر اگاہ کی اہمیت مسلسل ہے۔ فعلیں کاشت کرنے کے لیے زمین کم نہ پڑ جائے تو چر اگاہ کی اراضی کو کسی اور استعمال میں نہیں لانا چاہیے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ وحشی قبائل کی نسبت ڈاکو ریاست کے لیے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں کیونکہ یہ قتل عام، عورتوں کے انغو اور لوٹ مار جیسی تجھیں کارروائیوں میں ملوث ہوتے ہیں جبکہ وحشی قبائل اپنے سردار کی قیادت میں زیادہ وقت جنگلوں میں بسر کرتے ہیں۔ ان کی کارروائی بھی ریاست کے کسی محدود حصے کو ہی متاثر کرتی ہے۔ لیکن کوئی نیلہ کا خیال ہے کہ ڈاکو غافل لوگوں کو اپنا شکار بنانے کے بعد پکڑے جاتے ہیں اور ان کی سرکوبی بہت مشکل نہیں ہوتی جبکہ وحشی قبائل تعداد میں کشش، بہادر، لڑنے پر بھہ وقت تیار اور حفظ پناہ گاہوں کے مالک ہوتے ہیں۔ انہی خصوصیات کی وجہ سے وہ ریاستوں اور حکمرانوں کے لیے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

ویگر جنگلی چانوروں اور ہاتھیوں میں سے اول الذکر گوشت بھی فراہم کرتے ہیں اور ان کی کھالیں بھی کام میں لائی جاتی ہیں، ان کو با آسانی پکڑا جا سکتا ہے۔ البتہ با تھی ایک تباہ کار جانور ہے۔ یہ دسج و عریض علاقہ کو تباہ کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات تربیت یافتہ با تھی بھی موجود میں آکر جو سامنے آئے تباہ و ہرباد کر دالتا ہے۔

داخلی پیداوار میں موشی، سونا، غله اور خام مال اہم ہیں، انہی اشیاء پر آبادی کی کفالت

کا انحصار ہوتا ہے۔ کڑے وقت میں داخلی پیداوار ہی مقید ثابت ہوتی ہے۔ درآمدی اشیاء اپنی نوعیت کے لحاظ سے اندروں پیداوار سے مختلف ہوتی ہیں۔ یہ تھا آفات اور افواہ کا تذکرہ۔

کوئی سردار اگر راہداری میں روٹے انکائے تو اسے ہم داخلی رکاوٹ کہیں گے۔ کوئی خارجی حریف یا وحشی قبائلی اگر اسی نوعیت کی رکاوٹ کھڑی کریں تو یہ خارجی رکاوٹ کہلائے گی۔

مذکورہ بالا حالات میں جو مالی پریشانی لاحق ہو اسے ہم "بجود" (59) کہیں گے۔ بجود سے یہاں یہ مراد ہے کہ ہنگامی حالات کی وجہ سے خزانہ میں آمنی کا داخل نہ ہونا۔ ریاست کے محصولات میں چھوٹ، وصول شدہ محاصل میں گزبر، حساب کتاب کی پچیدگیوں کے ذریعہ سرکاری اہلکاروں کی بد عنوانی، کسی پوسی حکمران کی تحويل میں دیا ہوا مالیہ یا کسی وحشی قبیلے کو دینے محصولات ہی مالی پریشانی کی بخیادی وجہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں ریاستی خزانہ بڑھنے کی بجائے کم ہوتا چلا جاتا ہے۔

بجود کی یہ حالت اچھے اچھے حکمرانوں کو عروج سے زوال کی طرف لے جاتی ہے۔ اس لیے کسی بھی حاکم کے لیے بجود کا دور انتہائی صبر آزا اور کڑا ثابت ہوتا ہے۔ ریاست کی فلاح و بہبود کی غرض سے اہم تجارتی گزرگاہوں سے رکاؤں کو دور کرنا، مالی مشکلات پر قابو پانا اور عمومی نوعیت کی تکالیف کے اسباب کو دور کرنا تاگزیر اقدامات ہیں۔

باب: 5

عسکری حلیف سے متعلقہ مسائل اور فوجی مشکلات

مشکلات زدہ فوج میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

- 1- جو ذیل و خوار ہو۔
- 2- نبے رسوائی کا شدید احساس ہو۔
- 3- جس کی تنخواہ بند ہو۔
- 4- جس کے کثیر جوان بیمار ہوں۔
- 5- جو دشوار اور طویل سفر سے لوٹی ہو۔
- 6- جو تازہ وارد ہوتی ہو۔
- 7- جو منتشر کردی گئی ہو۔
- 8- جو پسپا ہو چکی ہو۔
- 9- جس کا مرکزی حصہ بریاد ہو جائے۔
- 10- جس کا سابقہ بیرے موسم سے پڑ جائے۔
- 11- جو پسلے ہی جملے میں بکھر جائے۔
- 12- جو نامناسب اور غیر موفق خطہ میں گھر جائے۔
- 13- نبے احساس ناکامی اور مایوسی نبے گھیر رکھا ہو۔
- 14- جس کے جوان، بیویوں کے پہلو میں لوٹنے کی خواہش کریں۔
- 15- جو فرار ہو کر آئی ہو۔
- 16- جس میں غدار موجود ہوں۔
- 17- جس کے جوانوں کی کثیر تعداد اداں ہو۔
- 18- جن کے جوان برہم ہوں۔

- 19- جس میں نفاق ہو۔
- 20- جو کسی بیرونی ملک سے لوٹی ہو۔
- 21- جو صرف ایک مخصوص قسم کی لارائی لڑ سکتی ہو۔
- 22- جو صرف ایک خاص رفتار سے پیش قدمی کر سکے۔
- 23- جس کے غلے کی رسد منقطع ہو چکی ہو۔
- 24- جس کی نگاہ اور سامان کا راستہ روکا جا چکا ہو۔
- 25- جو اپنے ہی ملک میں منتشر ہو چکی ہو۔
- 26- جس میں دشمن کے کارندے متحرک ہوں۔
- 27- جو اپنی سرزین پر اپنا اتحاد چھوڑ دے۔
- 28- جسے عقیقی دشمن کے حملہ کا خوف ہو۔
- 29- جو غیر تعلیم یافتہ اور تربیت سے عاری ہو۔
- 30- جس کا پہ سالار نہ ہو۔
- 31- جس کا اعلیٰ ترین سربراہ ختم ہو گیا ہو۔
- 32- جس کا پیغام رسانی کا نظام ختم ہو جائے۔

عزت سے محروم لٹکر کو تواہزام اور وقار کے ساتھ پیش قدمی کی غرض سے بھیجا جا سکتا ہے۔ مگر جو فوج احساس رسوائی کو طاری کر کے بیٹھ رہی ہو اس سے کوئی کارنار سرانجام نہیں پا سکتا۔ تنخواہ سے محروم فوج تنخواہ ادا کر کے مم جوئی پر بھیجنی جا سکتی ہے لیکن جس فوج کے بیشتر جوان بیمار ہوں وہ سروست کسی کام کی نہیں رہتی۔

تازہ وارد فوج جب دوسروں سے سکھ مل کر ہر طرح کے ماحول سے ہم آہنگ ہو جائے تو اسے مم جوئی کے لیے بھیجا جا سکتا ہے لیکن طویل اور دشوار سفر سے لوٹی فوج فوری طور پر مزید چیز قدمی کے قابل نہیں ہوتی۔

چکی ہابی فوج کو دوبارہ تازہ دم کر کے حملہ کے لیے رواد کیا جا سکتا ہے لیکن اسکی فوج جس کے کئی افسر اور جوان مارے جا چکے ہوں اور اس کی عددی برتری کم ہو چکی ہو فوراً "مم پر بھیجنے کے لیے موزوں نہیں ہوتی۔

نشست کھا کر لوئیے والے لٹکر کو مزید نفری کے ساتھ حملہ کے لیے بھیجا جا سکتا ہے۔

لیکن جس فوج کا ہر اول دست معرکے میں تباہ ہو گیا ہو وہ اس حوالہ سے موزوں نہیں ہوتی۔
یرے موسم کا ٹھکار فوج کو مناسب لباس اور سوتیں دے کر مم پر بھیجا جا سکتا ہے
لیکن غیر موافق خطے میں پھنس جانے والا لٹکر فوری طور پر بے کار ہو جاتا ہے۔
ماہیوس فوج کو ہمت افزائی کر کے دوبارہ محاذ پر بھیجا جا سکتا ہے لیکن مفروضہ فوج کسی کام
کی نہیں رہتی۔

آزردہ فوج کو کسی طرح خوش کر کے مم جوئی پر رضامند کیا جا سکتا ہے لیکن
جس لٹکر میں بچوٹ پڑ چکی ہو اس سے فوری طور پر استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔
ایک یا کئی ریاستوں کی خدمات سرانجام دینے والی افواج میں سے اس کو جو آپ کے
ہاں کسی سازش یا ترغیب کے تحت نوکری چھوڑ کرنا آئی ہو، اپنے افسروں اور جاسوسوں کی
زیر نگرانی مم پر بھیجا جا سکتا ہے۔ لیکن متعدد ریاستوں میں ملازمت کر کے چھوڑ چکی فوج پر
اعتماد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ خطرناک ہوتی ہے۔

ان افواج میں سے جنہوں نے کسی ایک طریق جنگ کی تربیت پائی ہو یا جن کو کچھ
مخصوص جنگی حریبے سکھائے گئے ہوں یا جنہیں کسی مخصوص مقام پر جنگ کا تجربہ ہو،
آخر الذکر کے علاوہ باقی دو کو جنگ کی غرض سے بھیجا جا سکتا ہے۔ گھری ہوتی فوج تو نقل و
حرکت کے لائق نہیں ہوتی مگر ہو ایک طرف سے روک دی گئی ہو اسے کسی اور طرف سے
لے جا کر حریف پر چڑھائی کی جا سکتی ہے۔

جسے سامان اور سکن نہیں پہنچ سکتی وہ فوج لا ایں میں نہ جھوٹکی جائے بلکہ جس لٹکر کے
غلے کی رسید کا راستہ رکا ہوا ہے اسے کسی اور طرف سے غلہ پسخا کر لڑایا جانا چاہیے؛ اگر
غلہ کی فراہمی ممکن نہ ہو تو دیگر اشیائے خوردنو ش فراہم کرنی چاہیں۔

اپنے ہی ملک میں موجود فوج کڑا وقت آن پڑنے پر جمع کی جا سکتی ہے لیکن جو کسی
اتحادی کی کمان میں ہوگی وہ دور از دست ہوگی۔

جس فوج کو عقبی جعلے کا اندریشہ ہو اسے پیش قدی کے لیے روانہ نہ کیا جائے لیکن
اسی مقصد کے لیے وہ لٹکر بھیجا جا سکتا ہے جس میں باقی سپاہی گھسے ہوئے ہوں بشرطیکہ
کماندار معتبر اور بار سوخ ہو۔

سربراہ نہ رکھنے والی فوج کو جنگ پر آمادہ نہیں کیا جا سکتا لیکن جس فوج کا پیغام رسائی

کا نظام تباہ ہو چکا ہو اس کو مقابی لوگوں کا تحفظ دلا کریا یا نظام پیغام رسائی بحال کر کے جنگ میں مصروف کیا جا سکتا ہے۔

غیر تربیت یافتہ فوج کو جنگ کی بھٹی میں نہیں جھونکا جا سکتا لیکن جس لشکر کا سربراہ کام آچکا ہو اسے کسی اور رہنمائی کی قیادت میں پیش قدی کی غرض سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔ عسکری مشکلات کو دور کرنے کے اہم طریقے درج ذیل ہیں۔

1- مشکلات اور برائیوں کو دور کرنا۔

2- نئے جوانوں کو فوج میں بھرتی کرنا۔

3- دشمن کی گھات سے اپنا بچاؤ کرنا۔

4- فوجی افسروں میں اتحاد اور تبکری کا ہوتا۔

ایک اچھے حکمران کو چاہیے کہ اپنی فوج کو دشمن کی طرف سے پیدا کردہ مشکلات سے بچاتا رہے اور جب دشمن کو مشکل میں دیکھے تو فوراً اسے نقصان پہنچانے کی فکر کرے۔ عسکری مشکلات کے جو اسباب سامنے آئیں انہیں بلا تاخیر دور کرنا چاہیے اور آئندہ کے لیے ایسا لاحق عمل اختیار کرنا چاہیے کہ ایسی وجہ پیدا نہ ہو سکیں۔

فوجی اتحادی یا سیاسی حلیف مندرجہ ذیل صورتوں میں الگ ہو کر مشکلات کھڑی کر سکتا ہے۔

1- جب دوست دشمن کے ہاتھ بک جائے اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

2- جب اس کا حلیف خود یا دوسروں کے اشتراک سے کسی اور حکمران کے زیر اثر اس کے (یعنی اپنے ہی) دوست پر ہملہ آور ہو جائے۔

3- جب کسی کو اتحاد نہ بھاکنے کی توقع پر چھوڑ دیا جائے۔

4- جب کوئی لائچ یا مایوسی کی وجہ سے ساتھ چھوڑ جائے۔

5- جب دو رخی حکمت عملی کے تحت کسی ایسے فرق سے عدالت کر لیا جائے جو اپنے دوست پر خود یا دوسرے ممالک کی مدد سے ہملہ آور ہو رہا ہو۔

6- جب خوف، نفرت یا غفلت کے سبب مشکل وقت میں مدد سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔

7- جب حلیف کو ناجائز طور پر زیادہ خرچ کرنا پڑ رہا ہو۔

8- جب حلیف کو اس کا حق نہ مل رہا ہو۔

9- جب دوست حق ملنے کے باوجود بھی اپنی مخصوص لاپچی طبیعت کی وجہ سے ناراض

۔۔۔

10- جب حلیف کو حقارت سے اس کا حق دیا جائے۔

11- جس سے خود کی دوسرے کی مدد سے یا کسی کو ذریعہ بنا کر دولت ہتھیائی جائے۔

12- جو معابدہ ختم کر کے کسی اور کا حلیف بن جائے۔

13- جسے کمزور ہونے کی وجہ سے مسترد کرو دیا گیا ہو۔

14- جو اپنے حلیف کی درخواست کے باوجود حریف بن گیا ہو۔

15- وہ جس نے دوستی بھائی ہو، عزت کا حقدار ہو اور اس کے ساتھ مناسب سلوک نہ کیا گیا ہو۔

16- جو مستجد ہونے کے باوجود ذمہ داری اتحاد سے قاصر ہو۔

17- جو کسی دوسرے کے خوف کے سبب حلیف بنا ہو۔

18- جو کسی دوسرے کی تباہی دیکھ کر خائن ہو۔

19- جس کو اپنے حریفوں کے گھوڑے خطرات لاحق ہوں۔

20- جسے مکارانہ چالوں کے ذریعے فاتح سے الگ کرو دیا گیا ہو۔

ایسے حلیفوں (15 تا 20) کی دوستی برقرار رہتی ہے اور انہیں حلیف بناتا آسان ہوتا ہے۔

۔۔۔

کسی سے اتحاد کو تؤڑنے والے عوامل کو پیدا ہونے سے روکنا چاہیے۔ اگر ایسی وجود م موجود ہوں کہ جو حلیفوں کو دور کر رہی ہوں تو انہیں فوراً "ختم کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔ دوستانہ رویئے اور مصالحت پر مشتمل حکمت عملی سے نامناسب صورتحال کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

۔۔۔

www.KitaboSunnat.com

نواں حصہ

فوجی طاقت کا استعمال اور پیش قدمی

www.KitaboSunnat.com

پیش قدمی سے قبل جنگی لوازمات کا جائزہ

حملہ آور کو نہ صرف اپنی بلکہ اپنے حریف کی بابت بھی جزئیات کے ساتھ آکاہی حاصل ہوئی چاہیے۔ پیش قدمی سے قبل مندرجہ ذیل امور پر خوب غور و فکر کر لینا چاہیے۔

۱- اپنی اور حریف کی جنگی طاقت۔

۲- موسمی صور تحال۔

۳- حملہ کے لیے رواںگی کا موزوں وقت۔

۴- نئی بھرتی کے لیے فوج میں مظلومہ حد تک توسعہ۔

۵- بجوزہ جنگی کارروائی کے ممکنہ نتائج و عوائق

۶- جانی اور مانی نقصان۔

۷- جنگ سے دشمن کو حاصل ہونے والے فوائد۔

۸- جنگ سے دشمن کو متوقع خطرات۔

۹- حملہ سے اپنے فوائد اور نقصانات۔

مذکورہ بالا جنگی پسلوؤں کا بغور تھیں کرنے کے بعد (اگر ضروری ہو تو) پوری قوت سے پیش قدمی کرنی چاہیے، دوسری صورت میں لڑائی سے باز رہتا ہی بہتر ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ قوت پر جوش و جذبہ کو اولیت دی جانی چاہیے۔ ہتھیاروں کے متعلق جملہ معلومات رکھنے والا صحت مند، بہادر، قوی اور طاقتور حکمران ٹانوی حیثیت رکھنے والی فوج کی مدد سے بھی اپنے مضبوط حریف کو مغلوب کر سکتا ہے۔ ایسے حکمران کی فوج حریف پر عدوی برتری نہ رکھنے کے باوجود بھی نمایاں کارناٹے انجام دینے کی اہل ہوتی ہے۔ مگر جوش و جذبہ اور ولول جیسی خوبیوں سے محروم حکمران تباہ ہو جاتا ہے۔ گواں کے پاس زیادہ بڑی فوج ہو۔

مگر کوئی ملید کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ جو صرف دلوں رکھتا ہو اس پر طاقت کے ذریعے غالب آیا جاسکتا ہے۔ طاقتوں حکمران جوش و جذبہ سے معمور طبع رکھنے والے حریف کو نکلت سے دوچار کر کے دیگر حاکموں کو اپنا حلیف بنا سکتا ہے۔ نئی بھرتی کے ذریعہ فوج کو ممکن حد تک بڑھا لیتا ہے۔ ایسا حکمران بغیر کسی رکاوٹ کے جس طرف چاہے اپنے سواروں، رتھوں، پاتھیوں اور جنگی سواریوں کا رخ موڑ کی طاقت رکھتا ہے۔ پر قوت حاکم ہمیشہ سے مقولوں اور جذباتی لوگوں کو حلیف بنا کر زمین خریدتے اور فتح کرتے رہے ہیں اور وہ ایسی کارروائیوں کی بہترین الیت رکھتے ہیں۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مهارت اور حکمت عملی پر طاقت کو فویت حاصل ہے کیونکہ جنگی حکمت عملی میں مهارت تام رکھنے والا حکمران بھی بغیر طاقت کے انتہائی کمزور ہوتا ہے۔ حکمت عملی تو ایک حد تک ہی مفید ہاتھ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس حکمران کے پاس طاقت نہ ہو وہ حکومت کی پاگ ڈور تاویر نہیں سنبھال سکتا۔ اس کی مثال ایسے چیز کی ہی ہے جس میں سے کوئی نکلی مگر وہ خلک سالی کا شکار ہو کر سوکھ گیا۔

کوئی ملید کو اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ حکمت عملی صرف طاقت پر واضح برتری رکھتی ہے۔ سیاسی بصیرت کا حامل حکمران کچھ تردود کر کے اپنی حکمت عملی کے سب کامیاب ہاتھ ہوتا ہے۔ ایسا حاکم سیاسی چالوں اور خفیہ منصوبوں سے اس دشمن کو مغلوب کر سکتا ہے جس کے پاس جوش و جذبہ اور طاقت ہو گر لائے عمل نہ ہو۔ قوت، جوش و جذبہ اور حکمت عملی میں سے آخرالذکر ہی ترجیح کے قابل ہے۔ ہمارا کے دامن سے سمندر کے ساحل تک پہنچی ہوئی ایک ہزار یو جن (60) زمین اپنے خصائص کے حوالہ سے بہت تنوع کی حامل ہے، اس میں سطح مرتفع، پہاڑ، جنگل، میدان اور دیہات وغیرہ سب کچھ شامل ہے۔ مم جوئی کا ارادہ ہو تو ایسی زمین کا انتخاب کیا جانا بہتر ہے جو فاتح (حملہ آور) کو دولت اور حکومت بڑھانے کے مفید موقع اور ماجول فراہم کر سکتی ہو۔ جماں اس کی فوج با آسانی پیش قدی کر سکے اور اس کے بر عکس حریف کی عسکری قوت کے مزانج سے (وہ زمین یا خط) ہم آہنگ نہ ہو۔ اگر پیش قدی کرتے وقت ان خصوصیات کا حامل علاقہ میا ہو تو بہتر ہے اگر اس زمین کی خصوصیات اس کے الٹ ہوں تو فاتح (حملہ آور) نقصان انجھائے گا۔ اگر موزوں اور ناموزوں خصوصیات پیش قدی کے لیے منتخب کی گئی زمین میں متوازن ہوں تو

در میان درجے کے نتیج برآمد ہوں گے۔ موسم سردی، گرمی یا برسات کا ہو گا۔ جو حکمران شاہی جاہ و جلال مسلسل بروحتے رہنے کا خواہشمند ہو اسے چاہیے کہ اوقات کی تقسیم یعنی رات، دن، پنڈھروائہ، ماہ، رت، راس، (61) برس اور یگ (پانچ سال) میں الی سرگرمیاں اپنائے جو اس کی ریاست و حکومت کے لیے وسیع تر فوائد کی حامل ہوں۔

میرے استاد کہتے ہیں کہ طاقت، مدت اور وقت میں سے طاقت اولیت کی حامل ہے کیونکہ طاقت سے بملہ شدائد پر قابو پایا جا سکتا ہے جبکہ کچھ لوگوں کے بقول طاقت کی بجائے بیادی اہمیت مدت رکھتی ہے کیونکہ موزوں جگہ پر بیخاکتا مگر مجھ کو شکار کر سکتا ہے لیکن گزھے میں پختا مگر مجھ کے کا کچھ نہیں بگاؤ سکتا۔

دیگر ماہرین کہتے ہیں کہ اصل اہمیت مدت اور طاقت کی بجائے وقت کی ہے کیونکہ دن میں کو الوکو مارنے کی اہمیت رکھتا ہے مگر رات کو اس کے باتحوں مارا جاتا ہے۔

کوئی نہ کا خیال ہے کہ مدت کے ساتھ ساتھ قوت اور قوت کے علاوہ وقت کی بھی اپنی ایک مسلم اہمیت ہے اس لیے یہ تینوں پہلو ہی نہایت ضروری ہیں۔ جس حکمران کو ان تینوں حوالوں سے اطمینان حاصل ہو اسے چاہیے کہ اپنی فون کا ایک تسلیمی یا ایک پوچھائی حصہ مرکز کی حفاظت، عقبی حریف کے انسداد اور جنگی قبائل کی ممکنہ بغاوت کے تدارک کی غرض سے چھوڑ کر معقول ذرائع دولت اور فوج کے ساتھ دسمبر میں حریف کی طرف پیش قدی کرے۔ اس موسم میں اسے حریف پر یہ برتری بھی حاصل ہوگی کہ مخالف فریق کی خوراک اور رسد پر اپنی اور بے مزہ ہو بچکی ہوگی اور نئی رسد کافی الفور حصول اس کے لیے ممکن نہیں ہو گا۔ قلعے مرمت طلب ہوں گے تو ایسے حالات میں حریف کی فضلوں کو بھی فاتح خاطر خواہ نقصان سے دوچار کر سکتا ہے۔ حریف کی خزان اور بہار کی فصل تباہ کرنے کی غرض سے نارج میں حملہ کرنا چاہیے۔ اگر دشمن کے چارے اور ایندھن کے ذخیرہ ختم ہونے کے قریب ہوں تو جیٹھے کے مینے میں اس پر حملہ آور ہونا زیادہ منید ثابت ہوتا ہے۔ دشمن کے قلعے جات مرمت طلب ہوں گے، تو اس کی بہار اور برسات کی فصل فاتح (حملہ آور) آسانی سے تباہ کر سکے گا۔ فتحانہ عرام رکھنے والے حملہ آور کو مندرجہ ذیل حوالوں سے پیش قدی کرنی چاہیے:

۱۔ گرم موسمی حالات کے حامل ملک پر اوس پڑنے کے موسم میں حملہ کرنا چاہیے جب

حریف کو پانی اور چارے کی قلت کا بھی سامنا ہوتا ہے۔

2- گرمیوں میں اسے ایسے ملک پر حملہ آور ہونا چاہیے جہاں سورج دھنڈ میں اکثر چپا رہتا ہو اور جہاں گھری گھماٹیاں اور سکھنی جھاڑیاں بکثرت موجود ہوں۔

3- برسات کے موسم میں حملہ آور ایسے خطے کی طرف پیش قدمی کرے جو اس کی فونی کارروائیوں کے لیے موزوں ہو اور دشمن کے لیے موثر جوابی کارروائی کرنا مشکل ہو۔

4- دسمبر اور جنوری کے میونوں میں لمبی جنگیں لانے کے لیے حالات زیادہ سازگار ہوتے ہیں۔

5- مارچ اور اپریل کے میونوں میں درمیانی مدت کی جنگیں (حریف ملک کے حملہ آور ریاست سے فاصلہ کے ناظر میں) زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوتی ہیں۔

6- کم فاصلے پر واقع حریف کی سرکوبی کے لیے منی اور جون میں پیش قدمی کرنا بہتر ہے جبکہ وہ کئی طرح کے شدائد میں گرفتار ہو۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مشکلات میں گرفتار حریف پر حملہ کرنے سے چکچانا نہیں چاہیے۔

لیکن کوئی (مصطف کتاب ہذا) کو اس سے مکمل اتفاق نہیں ہیں۔ ایسی کارروائی صرف اس وقت کی جائے جب اپنے پاس وسائل کی فراوانی ہو، کیونکہ دشمن کے بارے میں حقیقی معلومات کا حصول آسان نہیں ہوتا۔ جب حملہ کر کے دشمن کو نکلت دینا ممکن ہو تو ضرور پیش قدمی کی جائے۔

موسم شدید گرم نہ ہو تو ہاتھیوں کی زیادہ تعداد کے ساتھ حملہ کیا جائے۔ زیادہ پیشہ بننے کے سب اکثر اوقات باخی جرام کے مرض کا شکار ہو جاتے ہیں، علاوہ ازیں پیٹے اور نہانے کے لیے پانی کی قلت درپیش ہو تو سست اور ضدی ثابت ہوتے ہیں۔ اس لیے جس خطے میں پانی کی فراوانی ہو وہاں برسات کے موسم میں ہاتھیوں کی کثیر تعداد کے ساتھ حملہ کیا جانا چاہیے۔ اگر حریف ملک کے موئی حالات سے اندازہ ہو کہ وہاں پارش کم ہوتی ہے، پانی کی قلت ہے اور زمین رسی ہے تو ہاتھیوں کی بجائے گدھوں اونٹوں اور گھوڑوں سے کام لیا جا سکتا ہے۔

حریف ریاست ریگستانی خطے میں واقع ہو تو برسات کے موسم میں اس پر چاروں اونچ

(۱) ہاتھی ۲۔ گھوڑے ۳۔ رختہ ۴۔ پیدل) کے ساتھ حملہ کرنا چاہیے۔ دوز اور نزدیک کی حریف طاقتون کی سرکوبی کا لائجہ عمل وہاں کے موسمی حالات اور ارضی خصوصیات کو بد نظر رکھ کر اپانا چاہیے۔ مختصر مضم جوئی کے لیے کسی بھی حریف کے خلاف محدود پیلانے پر جنگ کی جائے البتہ زیادہ بڑی لڑائی کا عرصہ طویل ہوتا ہے۔ یہود ملک بر سات کے موسم میں پڑاؤ بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہر قسم کے حالات کو سامنے رکھنا چاہیے۔

باب: 2

دفاغی فوجی دستوں کی ترتیب، حملہ کا وقت اور آلات جنگ کی دستیابی

قبائلیوں، غیر ملکیوں، حلیف فوج، خصوصی تربیت یافتہ دستوں، کرائے کے سپاہیوں اور عقی دستوں سے ہی لڑائی لڑی جاتی ہے۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں عقی دستوں کو محاذ پر تعینات کرنا چاہیے۔

1- جب حملہ آور خیال کرے کہ اس کے عقی فوجی دستے ضرورت سے زائد ہیں۔

2- جب عقی دستوں میں باغی عناصر کی موجودگی کا لیقین ہو۔

3- جب وفاواری میں مشورہ حریف عقی دستے تعداد میں زیادہ نظر آئیں جن سے مقابلہ کے لیے چونکی دپھر تک کی ضرورت ہو۔

4- بے شک گزر گائیں اور موکی حالات سازگار ہوں اور کرائے کے فوجی اور دیکھ سپاہی اچھی شہرت رکھتے ہوں مگر پھر بھی ان پر مکمل اعتماد نہیں کیا جا سکتا، کیا معلوم وہ کب دشمن کی چالوں کا شکار ہو جائیں اس لیے طویل الدت ممبوحی میں بھی عقی فوجی دستے ہی کام میں لانے چاہیں۔

5- دیگر فوج کی تعداد کم ہو تو بھی انہیں استعمال کیا جائے۔

کرائے کی فوج کی جنگی خدمات فاتح (حملہ آور) کو صرف مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر ہی حاصل کرنی چاہیں:

1- جب کرائے کی فوج عقی فوجی دستوں سے زیادہ ہو۔

2- جب حریف کی عقی فوج مختصر اور اس سے ناراض ہو۔

3- جب دشمن کی کرائے کی فوج کم اور کمزور ہو۔

- 4- جب حقیقی جنگ سیاسی حربوں کی ہو اور فوج حرکت میں لانے کا امکان کم ہو۔
- 5- جب مختصر حملہ ہو، جس میں زیادہ نقصان کی توقع نہ ہو۔
- 6- جب اپنی فوج چوکس ہو اور اس میں کسی قسم کی بغاوت یا حکم عدالتی کے رویہ کا شایبہ تک نہ ہو۔
- 7- جب مقابلہ نہیں "کمزور حریف سے ہو۔
- کوئی بلا جنگ کے تربیت یافت دستوں کی ضرورت مندرجہ ذیل حوالوں سے ہوتی ہے :
- 1- جب فاتح سمجھے کہ میرے پاس دفاع اور حملہ کے لیے بہت سے قابل اعتبار قبائلی جنگی دستے موجود ہیں۔
- 2- جب مختصر مدت کے لیے محاذ پر جانا ہو۔
- 3- دشمن اگر قبائلی فوج زیادہ ہونے کی وجہ سے محلی کی جگہ خفیہ جنگ لانے کی سوچ رہا ہو۔

- حلف کی فوج کو درج ذیل حالتوں میں آزمایا جائے :
- 1- جب حلف کی فوج اندر ورنی یا بیرونی لڑائیوں کے لیے موزوں ہو۔
- 2- جب اصل جنگ خفیہ حربوں کی ہو اور محاذ پر مختصر مدت کے لیے جانا پڑے۔
- 3- اگر حلف کی فوج کو ویران علاقوں، شروع، میدانوں اور دشمن کے حلف سے لڑائی میں مصروف کر کے اپنی فوج کے ساتھ، دشمن کی سرکوبی کا ارادہ ہو۔
- 4- اگر تین ہو کہ اس کے مقاصد حلف کی فوج سمجھیں کو پہنچانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

- 5- جب دوست کی فوجی طاقت کی مدد حاصل کرنا ناگزیر ہو جائے۔
- دشمن فوج کو مندرجہ ذیل حوالوں سے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے :
- 1- جب فاتح (حملہ آور) یہ سمجھے کہ اسے کچھ وجوہات کی بنا پر اپنے طاقتوں حریف کو کسی دوسری طاقت سے لڑانا ہو گا اور لڑائی سے اسے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور حاصل ہو گا۔
- 2- جب دشمن کی دشمن سے لڑائی سے نتیجہ میں وہ اپنے حریف، حلف یا وحشی قبائلی شرائیز طاقت کے خاتمہ کا خواہشمند ہو۔
- 3- اگر ایسا کرنے سے دشمن کی پیدا کردہ اندر ورنی بغاوت پر قابو پایا جانا ممکن ہو۔

4- جب حریفوں یا کمتر درجہ کے حکمرانوں سے نبرد آزمہ ہونا ہو۔

یہی بیان قبائلی فوج کے حوالہ سے بھی قابل انتباہ تصور کیا جائے۔

فاتح اگر خیال کرے کہ اس کی گزرگاہ میں قبائلی دشمن کی سرگرمیاں حاصل ہیں، اسی سبب رستہ دشوار گزار ثابت ہو گا اور حریف فوج میں بھی قبائلی عناصر بکثرت موجود ہیں تو اسے اپنی قبائلی فوج کو ہی سامنے لانا چاہیے۔ لوبھی لوٹے کو کانتا ہے، قبائلی فوج حریف کے قبائلی دستوں سے زیادہ موثر انداز میں نکلا سکے گی۔

اوپر جن افواج کا ذکر کیا گیا ہے ان کے علاوہ بھی ایک فوج ہوتی ہے جس میں یہاں تربیت و المیت کے لوگ نہیں ہوتے بلکہ یہ انتہائی جذباتی ہوتی ہے۔ ایسی فون حکمران کی اجازت سے اور بعض اوقات بلا اجازت ہی رسید وغیرہ کا استظام یہ بغیر حریف پر نہ مدد لیے ائمہ کھڑی ہوتی ہے۔ موکی شدت سے تحفظ کا خود ہی بندوبست کر لیتی ہے۔ ایسی فون، جب جی چاہے برخاست کیا جانا ممکن ہوتا ہے۔ اس میں اگر ایک ہی عادۃ اور طبقہ کے لوگ شامل ہوں تو عموماً دشمن کے لیے ناقابل تغیر ثابت ہوتی ہے۔

یہاں تک مختلف خصوصیات کی حامل افواج اور ان کی خدمات کے موزوں طریقہ سے حصول کا ذکر کیا گیا۔ ان میں سے قبائلی فوج کو اس کی جتنی خدمات کے عوش مال نہیں تھے خصوص حصہ یا خام پیداوار دی جاتی ہے۔

دشمن کے حملہ کا فوری خطرہ ہو تو مندرجہ ذیل طریقوں سے اپنا تحفظ اور وفاع منکن

بنانا چاہیے:

1- دشمن کی بھڑپور مزاحمت کی جائے۔

2- اسے دور دراز محاذ کی طرف لے جایا جائے۔

3- اس کی فوبی طاقت کی نقل و حرکت کا موثر ہونا مشکوک بنانا دیا جائے یا کوئی تجہیز

وعددہ کرنے کے اسے تسلی سے باز رکھا جائے۔

جب دشمن کے حملہ کا وقت گزر جائے تو من مان کرنی چاہیے۔ دشمن کے عوام میں مزاحمت اور اپنی قوت و وسائل میں مسلسل اضافہ کا بدف ہر وقت حکمران کے سامنے رہنا چاہیے۔

تو افواج اوپر مذکور ہوئیں ان میں بالترتیب مقدم موخر پر فویقت رکھتی ہیں۔

عجی فوجی طاقت کرائے کی فوج سے بہتر ہے کیونکہ وہ ہمیشہ مالک کے ساتھ رہی ہے اور مسلسل تربیت حاصل کرنے کے موقع بھی اسے ملتے رہے ہیں۔ جنگجو گروہوں سے کرائے کی وہ فوج بہتر ہے جو قریبی علاقوں سے ضرورت کے وقت بلا تردود بھرتی کی جاسکے۔

دوست ملک کی فوجی طاقت کی نسبت جنگجو گروہ زیادہ بہتر ہیں بشرطیکہ وہ حکمران کے ساتھ جذباتی طور پر ہم آئینگ ہوں اور ان کی توقعات بھی ایک ہی ہوں۔ آریہ کمانڈر کے تحت حریف فوج، قابلی لشکر سے بہتر تصور ہوتی ہے۔ دونوں ہی دشمن کے خلاف تماشہ و تاران کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اگر لوٹ مار کے موقع نہ ملیں یا شدائد درپیش ہوں تو خداری کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے۔ میرے استاد فرماتے ہیں کہ بہادری کی وجہ سے برہمن فوج کھڑی، ولیش یا شودر فوج پر اولت رکھتی ہے۔

لیکن کوئی ہمیں کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ حریف برہمن فوج کو ضرورت سے زیادہ عقیدت اور ادب و احترام کا مظاہرہ کر کے اپنے ساتھ ملا سکتا ہے۔ ہتھیاروں کے بدل امور میں مہارت رکھنے کی وجہ سے چھڑی فوج بہتر ہے یا ولیش اور شودر کیونکہ یہ دونوں طبقے تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ بھرتی کے حوالہ سے اپنی فوج منظم کرتے وقت دشمن کی فوج کی الیت پیش نظر کر کر مقابلتاً "زیادہ طاقتور عسکری قوت کا حصول ممکن بنانا چاہیے۔

اگر بد مقابل فوج ہاتھیوں کی ہو تو فتح کے پاس ہاتھیوں کے علاوہ کلیں، شکت، لکڑی کے ڈنڈے، لامھیاں، سریئے اور پراس (تفقیباً) تین فٹ لمبا ایک ہتھیار) ہونے چاہیں۔ رتحوں کی فوج کا مقابلہ کرنے کے لیے پتھر، ڈنڈے، زرہ، انگس اور برچھے بڑی مقدار میں درکار ہوتے ہیں۔ یہی سامان حرب گھوڑوں کی فوج کا فتحانہ انداز سے مقابلہ کرنے کے لیے بھی اشد ضروری ہے۔

زرہ بکتر سے لیس سپاہیوں کے خلاف گھوڑے موڑ ثابت ہوتے ہیں۔ زرہ بکتر سے لیس، دفاعی ہتھیاروں سے مسلح اور رتحوں کی وسیع تعداد کی حامل پیدل فوج چاروں قسم کی افواج کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ (افواج کی چار اقسام کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے یعنی ۱- ہاتھیوں کی فوج، ۲- رتحوں کی فوج، ۳- سوار فوج اور ۴- پیدل فوج)۔

ان چاروں افواج کی مطلوبہ طاقت کو سامنے رکھتے ہوئے فوجی بھرتی کا عمل شروع اور
مکمل کرنا چاہیے تاکہ حرف کا فتحانہ طریقے سے مقابلہ کیا جاسکے۔

خارجی و داخلی فتنہ پرور عناصر کا انسداو اور عقی دفاع

عقی خطرہ کم اور مدقائق کی طرف سے زیادہ فائدہ ہو تو دورانیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عقی خطرے کو ہی اہمیت دیتی چاہیے اس کی وجہ یہ ہے کہ دشمن کے اجنب، وحشی قاتلی اور غدار لوگ معمولی عقی خطرے کو بہت بڑی مصیبت میں بدل سکتے ہیں۔ اپنے ہی ہم وطن فوراً ”نظر آنے والے فوائد کے حصول کے لیے سرگرم ہو سکتے ہیں۔ جب اس طرح کی صورتحال پیدا ہو جائے تو ایسا لائج عمل اختیار کیا جائے جس سے عقی دشمن کو اپنے ملازمین اور حیفون کے خواہ سے نقصان اٹھانا پڑے۔ فائدہ بزار میں ایک اور نقصان سے میں ایک نظر آئے تو پیش قدی نہیں کرنی چاہیے۔ مصیبت کا سرا سوتی کی نوک کی طرح ہوتا ہے۔ اگر عقی شورش سے نہ تباہ کرے تو مصالحت سمیت دیگر سیاسی چالوں سے کام لیتا چاہیے۔ جبکہ سامنے سے حاصل ہونے والے فوائد کے خواہ سے ولی عمد یا فوبی سربراہ سے کام لیا جائے۔ اگر حکمران عقی شورش کو با اسلامی ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو خود بھی پیش قدی کر سکتا ہے۔ داخلی فسادات کا اندیشہ ہو تو حکمران کو چاہیے کہ فسادی عناصر کے رہنماؤں کو اپنے ساتھ لے جائے۔ اگر ایسا ہی خطرہ ہیروئی علاقے میں درپیش ہو تو مغلوک افراد کے بیٹوں اور بیویوں کو یہ غمال بنا لیتا چاہیے۔ غیر آباد علاقوں کی حفاظت پر مامور افواج کو مختلف مکلویوں میں باث کر ائمہ کئی سربراہوں کے ماتحت کر دینا چاہیے۔ اندر ہونی خطرات خارجی شورش سے زیادہ مضر ثابت ہوتے ہیں اس لیے ان کے انسداو کی خاطر مم ہوئی کو ترک بھی کیا جا سکتا ہے۔ کسی وزیر، مدینی رہنماء، فوجی افسر یا ولی عمد کی سرکشی اندر ہونی شورش تصور کی جاتی ہے۔ حکمران اس پر مندرجہ ذیل طریقوں سے قابو پا سکتا ہے۔ ۱۔ اگر اس کی اپنی ہی کوئی غلطی اس صورتحال کا محرك ثابت ہوئی ہو تو وہ اس کا فی الفور ازالہ کرے۔

2- کسی خارجی خطرے کی طرف توجہ مبذول کرانے کی سماں کرے۔

3- تکمیل نو عیت کی غداری کے مرتكب مذہبی رہنماؤں کو جلاوطن یا قید کروایا جائے۔

4- ولی عمد اگر کسی سازش میں ملوث پایا جائے تو قید کے علاوہ اسے موت کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ بشرطیک اس کی جگہ لینے کے لیے اچھے خصائص کا حامل ولی عمد موجود ہو۔ وزراء اور فوجی افراط کی سرکشی کے امور بھی مندرجہ بالا بیان کے مطابق نمائے جائیں۔

جب شاہی خاندان میں سے کوئی ریاست غصب کرنے کی سوچ میں ہو تو اسے سبزیاں دکھا کر ختمدا کروایا جائے اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس سے یوں مصالحت کر لی جائے کہ وہ اپنے زیر قبضہ علاقے پر پوری آزادی سے حکومت کرے۔ ایسے معاملے میں مصالحت کے مندرجہ ذیل مزید طریقے بھی ہیں:

1- اس سے کوئی سودمند معابدہ کر لیا جائے۔

2- ہموفی دشمن کے ذریعے سازش تیار کی جائے۔

3- کسی دشمن کی عملداری میں سے اسے زمین دلائی جائے۔

4- کسی ناپسندیدہ شخص کا علاقہ اس کی تحریک میں دے دیا جائے۔

5- اسے سزا دینے کی غرض سے کسی مم پر مخالف فوج کے ساتھ روانہ کروایا جائے۔

6- اس سے برگشت قبائلی لشکر یا سرحدی حکمران اگر ہوں تو اسے ان کے ساتھ نہ جوئی کے لیے بھیجا جائے تاکہ اس کا دماغ ٹھکانے آجائے۔

7- اس سلسلہ میں قید کیے ہوئے شہزادے کا مذاق و درست لرنے یا دشمن کے دیبات پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں روا رکھ جانے والے روئے بھی اختیار کیے جاسکتے ہیں۔

وزیر اعظم کے علاوہ دیگر وزراء جو فساد اخہامیں اسے وزراء سے نسبت رکھتے والی داخلی شورش کہا جائے گا۔ اس کے تدارک کے لیے بھی ضروری سیاسی اندامات عمل میں لانے چاہئیں۔

کسی اعلیٰ حکومتی ع مدیدار، سرحدی محافظ، قبائلی سردار، یا نائب خورده حکمران کی سرکشی خارجی شورش تصور کی جاتی ہے ان عناصر کو ایک دوسرے سے لڑا کر مطلوب مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ ان کے سلسلہ میں درج ذیل تابیر بھی افادی اور دور رس تائیج کی حالت ہیں:

- 1- ان میں سے اگر کوئی قلعہ بند ہو تو اسے کسی پڑوی حکمران، قبائلی رہنما، اس کے خاندانی حریف یا قید کیے ہوئے شزادے کے ذریعے نکالت دی جا سکتی ہے۔
 - 2- یا کسی حلیف سے اس کا اتحاد قائم کرو دیا چاہیے تاکہ بھرا ہوا شورشی دشمن کی آغوش میں پناہ لیکر خطرناک نہ ہو جائے۔
 - 3- یا کوئی جاسوس اسے دشمن کے ساتھ تعلقات استوار کرنے سے باز رکھے اور اسے یقین دلائے کہ یہ حریف تمہیں اپنا گماشتہ بنا کر تمہارے مالک کے خلاف اقدامات کرنا چاہتا ہے۔ جب اس کے مقاصد پورے ہو جائیں گے تو وہ تمہیں اپنے حریقوں یا وحشی قبائلی گروہوں سے نبرد آزمانا ہونے کے لیے بھیج گا۔ وہ تمہیں شورش زدہ علاقہ میں یوں بچوں سے دور بھیج دے گا اور جب تم اس کے کام کے نہ رہو گے تو آخر کار تمہیں تمہارے موجودہ مالک ہی کے حوالے کر دے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے صلح کر کے تمہارے مالک کو خوش کرے اس لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ تم اپنے مالک کے حلیف کے پاس جاؤ۔
 - 4- اگر شورشی جاسوس کی یہ تجویز مان لے تو اس کے ساتھ ہمدردانہ روایہ اختیار کیا جائے دوسری صورت میں جاسوس اس سے کہے: مجھے اس لیے بھیجا گیا تھا کہ تم کو دشمن سے دور رکھوں۔
 - 5- ایسی صورت حال میں اس کے قتل کی غرض سے کچھ لوگوں کو مامور کیا جا سکتا ہے۔
 - 6- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بالکل عدم تعاون کی صورت میں کچھ لوگ اس کے طرفدار بن کر کچھ عرصہ بہادری کے جوہر دھماکیں، اس کے ساتھ رہیں اور پھر موقع ملتے ہی اس کا کام تمام کر دیں۔
- حریف کو داخلی اور خارجی فسادات میں بٹلا رکھنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ خود جہاں تک ہو سکے ان حالات سے بچا جائے۔ تاہم اگر بد قسمتی سے ایسے حالات پیش آجائیں تو ان کے تدارک کافوری انتظام ناگزیر تصور کرنا چاہیے۔
- بو شخص فساد برپا کرنے اور انہیں دیانے کی الیت رکھتا ہو، اس کے خلاف خفیہ تداریخ عمل میں لائی جائیں۔ قابل اعتماد اور مفید آدمی کے ساتھ اتحاد ہی رکھنا چاہیے بشرطیکہ اس کے یہک نیت اور ضدی نہ ہونے کا یقین ہو۔
- جب مرکزی علاقہ کے لوگوں کے ساتھ دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگ سازش

کرتے ہیں تو ان کے پیش نظر مندرجہ ذیل امور ہوتے ہیں :

- 1- اگر انہوں نے اپنے موجودہ حکمران کا خاتمہ کر کے مجھے حکمران تسلیم کر لیا تو دشمن کی موت اور اس کے علاقہ پر قبضہ کرنے سے میرے دو بڑے مقصد پورے ہو جائیں گے۔
- 2- اگر دشمن نے اسے قتل کر دیا تو اس کے عزیز و اقارب اور دیگر ساتھی سمجھیں گے کہ ان کا بھی یہی حال ہوا اس لیے وہ بھی دشمن کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔
- 3- حکمران یہ تصور کرے گا کہ اسے قابل اعتماد لوگوں کا تعاون حاصل نہیں ہے۔ یوں اس کے اعتماد میں کمی واقع ہوگی۔

4- حکمران کو کسی پر شک نہ ہوا تو میں خود اس کی طرف سے جاری حکم کے (جعلی دستاویزات) ذریعے مفید افران کا صفائی کروں گا۔

مرکزی علاقہ جات کے لوگ جب دور دراز کے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر فساد یا شورش پیدا کرنا چاہتے ہوں تو ان امور کو پیش نظر رکھتے ہیں :

- 1- ہم حکمران کی دولت پر قبضہ کر لیں گے۔
- 2- اس کی فوج کو جہاں کر دیا جائے گا۔

3- فوج ہی کو استعمال کر کے حکمران کو ہلاک کر دیں گے۔

4- حکمران کو اس کی مرضی سے بیرونی حریف یا قبائلی لشکر کے ساتھ نہر آزمائے ۔ لیے بیچ دیں گے۔

5- اگر حکمران کے دوست حلقوں میں چپکش، دشمنی اور خاصمت پیدا ہو جائے تو میں حکمران کو اپنی مٹھی میں کرلوں گا۔

- 6- ہم اس کی حکومت پر قبضہ کر لیں گے۔
- 7- حکمران کو قیدی بنالیں گے۔

8- ہم اپنے حکمران اور خارقی یا غیوں دونوں کی دولت اور ملکیت پر قبضہ کر لیں گے۔

9- اپنے حکمران کے حریف کو باہر بیجواؤ کر مروا دیں گے۔

10- جب دشمن اپنے مرکز سے باہر ہو گا تو ہیاں قبضہ کر لیں گے۔
کوئی شرپسند آدمی سازش میں شریک ہونا چاہے تو اس کی حوصلہ افزائی کی جائے مگر بعد میں اسے دھوکا دینا چاہیے۔ اگر کوئی نیک نیت اور یا ہمی فوائد کے حصول کی خاطر سازش

میں شرکت کرے تو اس کے ساتھ معقول قسم کا سمجھوتہ کر لیتا ہی بہتر لائجہ عمل ہے۔ دشمن کو دشمنوں سے، رعایا کو رعایا سے، رعایا کو دشمنوں سے اور دشمنوں کو رعایا سے محفوظ رکھنے کے لیے خاطر خواہ اقدامات کرنے چاہئیں۔ عقائد حکمران بھیش اپنی رعایا اور حریف کو بجا نے کی تدابیر اختیار کرتا ہے۔

جانی اور مالی نقصانات کا تجزیہ

تربیت یافتہ افراد، قوت کی کمی ایک طریق سے نقصانات میں شمار ہوتی ہے۔ دولت اور زرعی اجتناس کی کمی کو خرچ قرار دیا جائے ہے۔ متوقع نفع ان دونوں خساروں سے زائد ہو تو دشمن کے خلاف پیش قدمی کی جائے۔

وصول شدہ، عارضی طور پر اطمینان بخش، باعث عداوت، فوری، ستا، وافر، جاری، بضرر، اولین، پابرجہ اور جائز، یہ سب متوقع نفع کی مختلف خصوصیات ہیں۔ مستقل اور آسانی سے حاصل ہونے والا فائدہ "وصول شدہ نفع" کہلاتے ہے۔ اس کے بر عکس ہو تو عارضی، عارضی نفع مفید ثابت نہیں ہوتا لیکن اگر مندرجہ ذیل مذاہدہ کا حصول ممکن ہو تو عارضی نفع حاصل کرنے میں بھی کوئی مضاہدہ نہیں:

1- دشمن کی فوج اور عسکری تسبیبات کو متاثر کیا جاسکے۔

2- حریف کی املاک اپنے استعمال میں لائی جائیں۔

3- اس کی رعایا کا مورال گرا دیا جائے حتیٰ کہ وہ اپنا ملک پھوڑ کر ہمارے ملک کی طرف راغب ہو جائیں۔

4- جب وہ ایسی صورتحال میں ہوں گے تو اپنے حکمران سے نفرت کریں گے۔

5- دشمن کی پیش قدمی کا رخ کسی اور حریف کی طرف موڑا جاسکے۔

6- دشمن مایوس ہو کر اپنے کسی قرابت، ادارے کے پاس پناہ کی غرض سے چلا جائے۔

7- حریف کی زمین بہتر بناؤ کر اسے لوٹائی جائے تاکہ وہ مستقل حلیف بن جائے۔

برے حکمران سے حاصل ہونے والا فائدہ راجد اور اس کی رعایا کے لیے اطمینان بخش نفع ہوتا ہے لیکن اس کے بر عکس ہو تو نفرت پیدا کرتا ہے۔ وزراء کی توقع کے مطابق حاصل نہ ہونے والا نفع بدلتی پیدا کرتا ہے۔ وزراء کے مشورے مسترد کر کے حاصل کیا کیا محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نفع نظرت پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے اگر اس کے بر عکس ہو تو وہ مناسب فائدہ کھلائے گا۔
فوری نفع وہ ہوتا ہے جو صرف پیش قدمی کر کے حاصل کیا جائے۔
سیاسی مذاکرات کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا فائدہ ستانے نفع کھلاتا ہے۔ فوج پر
صرف ہونے والے رسد کے نقصان کا حاصل فائدہ بے ضرر نفع ہے کیونکہ اس میں جانی
نقصان بہت کم ہوتا ہے۔

اچانک ہی بست کچھ ہاتھ لگے تو یہ وافر نفع ہو گا۔ جس کے ثمرات کا حصول مستقبل
میں بھی یقینی ہو وہ پابرجت نفع تصور ہو گا۔ یا آسانی حاصل ہونے والا فائدہ بے ضرر ہوتا
ہے۔

قابل تعریف اور قابل تقلید رویہ اختیار کرتے ہوئے حاصل کیا جانے والا فائدہ جائز
نفع کھلاتے گا۔

حیلیف حکمرانوں سے جو فائدہ غیر مشروط طور پر حاصل ہو اسے اولین شمار کیا جاتا ہے۔
اگر دو محاذ درپیش ہوں اور متوقع فوائد دونوں کے لیکس ہوں تو مندرجہ ذیل پہلوؤں
کا خیال رکھ کر کسی ایک کی افادت تسلیم کر کے روانہ ہو جانا چاہیے۔

1- وقت اور موقع۔

2- طاقت اور وسائل۔

3- اس سے اطمینان پیدا ہو گا یا بے اطمینان۔

4- اس سے عداوت پیدا ہو گی یا نہیں۔

5- اس سلسلہ میں کوئی سازش تیار کرنا پڑے گی یا سیاسی طور پر ہی کامیابی حاصل
ہو گی۔

6- ہدف تک کا فاصلہ کیا ہے۔

7- فوری نتائج کیا ہوں گے اور دور رسم نتائج کیا حاصل ہوں گے۔

8- فوائد وافر ہوں گے یا محدود۔

فوائد کے حصول میں یہیشہ مندرجہ ذیل یا تسلیم رکاوٹ بنتی ہیں۔ ان کو خاطر میں نہ
لاتے ہوئے مقاصد کی تجھیں کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔

1- جذبات۔

- 2- غصہ۔
- 3- بزدیل۔
- 4- نرم دل۔
- 5- شرم و لحاظ یا و منداری۔
- 6- غیر آریائی روئے۔
- 7- غور۔
- 8- رحم۔
- 9- عاقبت سنوارنے کی تکر۔
- 10- سیکھی کی دھن میں رہنے کا میلان۔
- 11- فریب و مکاری۔
- 12- کسی کا محتاج ہونا۔
- 13- حسد۔
- 14- غفلت اور لاپرواں۔
- 15- موسم کی شدید صور تحال۔
- 16- سعد اور منحوس ایام کے چکر میں پڑ کر توهات پر یقین کرتا۔
دولت اور وسائل اس کے ہاتھ سے پھسل جائیں گے جو بے وقوف ستاروں کی چال
(62) وکھتا رہے گا۔ دولت کا مقدار خود دولت ہے۔ آسمان کے ستارے کیا حیثیت رکھتے
ہیں؟
- اہل آدمی کو جدوجہد کے بعد وسائل ملتے ہیں۔ دولت ہی دولت کو برعاقی ہے۔ جیسے
ایک ہاتھی کے ذریعے دوسرا ہاتھی قابو کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

داخلی اور خارجی خطرات کا بیان

فتنہ و فساد کے پیدا ہونے کا محرك بدمعا ملکی اور عمدہ ناموں سے انحراف ہوتا ہے۔

فساد کی درج ذیل صورتیں ہوتی ہیں:

- 1- جس کا محرك داخلی ہو اور باہر سے بھی مدد طے۔
- 2- جس کا محرك خارجی ہو اور اسے امداد بھی باہر سے مل رہی ہو۔
- 3- جس کا محرك داخلی ہو اور امداد بھی داخلی۔

جب اندروںی اور بیرونی لوگ یا ہم مل کر سازش کریں تو تعلیمیں اور خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ امدادیوں کی کامیابی کے امکانات ابتداء کرنے والوں کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب فساد کا پیدا کرنے والا مخلصت کھائے گا تو وہ اور کسی کو ترغیب دینے کے قابل نہیں ہو گا۔ خارجی عناصر کا فساد کے حوالہ سے اندروںی لوگوں کو مشتعل کرنا آسان نہیں۔ اسی طرح داخلی لوگ بھی خارجی فسادی عناصر کو یا آسانی نہیں بھڑکا سکتے۔ خارجی لوگ جب اپنی غیر معمولی تگ و دو میں ناکام ہوں گے تو نتیجہ کے طور پر اس حکمران کو مزید تقویت طے گی جس کے خلاف وہ مصروف کا رہتے۔

جب خارجی فسادی عناصر کو اندروںی لوگ شہر دے رہے ہیں تو ائمیں مصالحت اور انعام و اعزاز کے ذریعے ہی قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ سرکاری امور کی انجام دہی کے لیے کسی کا انتخاب اور حکومتی حاصل کی چھوٹ انعام و اعزاز، جبکہ اعلیٰ عمدے کی پیشکش مصالحت کھلائے گی۔

اگر کسی سازش میں اندروںی لوگوں کو بیرونی فسادی عناصر مدد فراہم کر رہے ہیں تو ان میں نفاق پیدا کر دیا جائے یا طاقت استعمال کی جائے۔ جاؤں ان سے یہ کہیں:

”یہ حکمران تم کو اپنے آلہ کاروں کے توسط سے برباد کرنے پر قتل گیا ہے اس لیے وہ

پانچیوں کے بھیں میں تمہارے ساتھی ہے ہوئے ہیں، جسیں چاہیے کہ ان سے مخاطر رہو۔ ” جاسوس فسادی عتار میں داخل ہو کر ان میں نفاق اور نفرت پیدا کرنے کے لیے کوشش رہیں۔ تربیت یافتہ اور ذین چاسوس ساز شیوں کو بلاک کرنے کے لیے کوشش رہیں۔ تربیت یافتہ اور زیر ک جاسوس ساز شیوں کو بلاک کرنے کے لیے موقع پا کر زہر یا ہتھیار بھی استعمال کر سکتے ہیں اور خارجی معاونوں کو کسی بمانے بلا کر بھی انہیں موت کی وادی میں دھکیل سکتے ہیں۔

مشترکہ مقصد کے لیے اندروںی اور بیرونی سازشی عتار کی آپسی ملی بھگت بہت خوفناک اور ناقابل تصور حد تک تکمیل تباہ پیدا کرتی ہے۔ فسادی لوگوں کی سرکوبی کے لیے فسادی جڑ کو ختم کرنا ہاگزیر ہوتا ہے، فسادی کی سرکوبی فساد کے خاتمه کی ہنات کبھی نہیں ہوتی۔ بیرونی سازشوں کے تدارک کے لیے خیہہ چالوں سے نفاق پیدا کیا جائے یا طاقت استعمال کی جائے۔ حکومتی جاسوس خارجی پانچیوں کے دوست بن کر ازاں سے کہیں :

”تمہارا حکمران اپنی ہی بھلائی اور عقامت کا خواہاں ہے اسی لیے تمہارا خلاف ہے۔“

جاسوس ان لوگوں کو بلاک کر کے الزام ان کے دیگر ساتھیوں پر لگائیں۔ اندروںی فسادی عتار اگر دیگر اندروںی لوگوں کی معاونت سے سرکشی کا راستہ اختیار کریں تو حکمران کو چاہیے کہ مناسب سیاسی حکمت عملی اختیار کر کے ان کی سرگرمیوں پر قابو پائے۔ جو واضح طور پر باقی ثمار نہ ہوتے ہوں حکمران ان کے ساتھ مصالحت کا روایہ اختیار کرے۔ انعامات ملکوںک لوگوں کو بھی یہ کہہ کر دیئے جائیں کہ ”ہم ان کی شرافت“ شرم و لحاظ اور اطاعت و وفاداری سے بہت خوش ہوئے ہیں۔ جاسوس دوست کے بھیں میں اندروںی فسادیوں سے کہیں :

”حکمران تمہارے دل کے چور کو جانتا ہے اس لیے تم خود ہی حقیقت اس پر ظاہر کرو۔“ داخلی فسادیوں میں یہ کہہ کر نفاق پیدا کیا جائے :

”فلاں آدمی تمہارے پارے میں حکمران کے کان بھرتا ہے۔“ فساد و فساد کے خاتمه کے لیے وہی تدابیر اختیار کی جائیں جو سزاویں کے ہم میں مذکور ہوئیں۔

داخلی خطرات کا تدارک کسی بھی حکمران کی اویں ترجیح ہونا چاہیے کیونکہ یہ بیرونی خدشات سے زیادہ شدید اور تکمیل تباہ کا حال ہوتا ہے۔

مذکورہ پالا شورشوں میں بالترتیب جو پہلے مذکور ہوئیں زیادہ شدت کی حالت ہیں۔ فسارے حرکات کس حد تک اڑائیں اور پرقوت ہیں، اس پسلو پر سمجھی سے غور و فکر کرنا چاہیے۔ اگر یہ حرکات غیر معمولی نہ ہوں تو ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صورتحال کو بھی معمول کی کارروائی عمل میں لا کر ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

باب: 6

حریفوں اور سرکشوں سے متعلقہ افراد

دشمنوں سے الگ رہنے والے اور باغیوں کے ساتھ سازیاں ترک کر دینے والے لوگ
بے گناہ تصور ہوتے ہیں۔

شری اور مضافاتی لوگوں کا رابطہ ختم کرنے کے لیے تشدد کے علاوہ حکمران ہر طریقہ
استعمال کر سکتا ہے۔ بڑے لوگوں کے خلاف تشدد نہیں کیا جا سکتا اور اگر کیا بھی جائے تو
مفید ثابت ہونے کی بجائے مضر اور خطرناک ہوتا ہے۔ البتہ باغیوں کے سرکردہ رہنماؤں
کے خلاف "تغیرات" کے ضمن میں ذکر اقدامات عمل میں لائے جاسکتے ہیں۔

اپنے لوگوں کو خارجی فسادیوں سے دور رکھنے کے لیے مصالحتی رویے اور دیگر سیاسی
اقدامات سے کام لیتا چاہیے تاکہ حریف کے مخصوص آہ کار اپنے ذموم مقاصد میں
کامیاب نہ ہو سکیں۔

زیریک اور پھر تسلیے آہ کاروں کے حصول میں کامیابی کا انحصار حکمران پر، مقاصد میں
کامیابی کا انحصار وزراء پر اور آہ کاروں کے ذریعے کامیابی کے حصول کا داروددار دونوں پر
ہوتا ہے۔

وفاداروں اور باغیوں کے اتحاد کے باوجود حاصل ہونے والی کامیابی مخلوط جیت تصور
ہوتی ہے۔ جب لوگ ایسے متھد ہوں تو وفادار ہی کامیابی کا حقیقی ذریعہ ثابت ہوتے ہیں
کیونکہ سارا لینے والا سارا ختم ہونے سے ہی ختم ہو جاتا ہے۔

حلیف اور حریف کے اتحاد کے خلاف حاصل ہونے والی فتح بھی "مخلوط کامیابی" کملاتی
ہے۔ ایسی کامیابی کے حصول کے لیے دوست کی امداد حاصل کرنی چاہیے تاکہ فتح آسان ہو
جائے، اس حوالے سے دشمن مزید مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔ صلح نہ چاہئے والے حریف کے
خلاف لگاتار سیاسی چالیں آزادتے رہتا چاہیے۔ جاسوسوں کے ذریعے اس کے حلیف کو اس

سے برگشتہ اور الگ کروانا چاہیے۔ علاقائی طور پر حریف حلکے کی سرحد پر واقع اتحادی کو اپنی ملکی میں لیا جائے اور اس کے بعد وسطیٰ حکمران کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ دیگر حکمران خود ہتھ نفاق کا شکار ہو جائیں گے۔ غرضیکہ حریف کے اتحاد میں دراٹیں ڈالنے کے لیے جو تدبیر بھی ممکن ہو محل میں ضرور لائی چاہیے۔

اجھے اور نیک الطوار حکمران کو اپنی طرف سے صلح کا لیقین دلا کر، دوستی کے فوائد بیان کر کے، اس کے خاندانی پس منظر کی تعریف کر کے اس کے بیووں سے اپنے قدیم تعلقات کا اطمینان کر کے قابو کرنا چاہیے۔

مصالحت کے لیے درج ذیل خصائص کے حال حکمرانوں کو ورگلانا چاہیے:

1- جو دوستی کی قدر کرتے ہوں۔

2- جن کو کسی دشمن کی طرف سے خطرہ درپیش ہو۔

3- جن کو کسی بہتر حلیف کی ضرورت ہو۔

4- جو لمبی مدت تک مہم جوئی میں معروف رہے ہوں۔

5- جن کا شدید جانی و مالی نقصان ہو چکا ہو۔

6- جن کے وسائلِ لڑائیوں میں مسلسل نکالت کھانے کے باعث ختم ہو چکے ہوں۔

7- جس کی بہت جواب دے سکتی ہو۔

8- جن کے ارادے نیک اور مقاصد اعلیٰ ہوں۔

فوچی نقصان اخھا چکے لاپچی حکمرانوں کو ان کے ملک میں پہلے سے مامور ترقی افراد اور رہنماؤں کے توسط سے تحائف پیش کیے جائیں۔

تحائف کی پانچ بنیادی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

1- کسی مطالبے سے مستبردار ہو جاتا۔

2- جو ادا کیا جاتا رہا ہے اسے جاری رکھنا۔

3- جو وصول کیا گیا ہو اسے لوٹا دینا۔

4- اپنی دولت میں سے کچھ دینا۔

5- کسی کی دولت لوٹنے کے محاملہ میں مدد کرنا۔

دو حکمران ایک دوسرے سے ڈرتے ہوں تو ان میں نفاق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جو

نستا" زیادہ بزدل ہو اس کو تباہی و بریادی سے خائف کر کے کما جائے:

"یہ حکمران کسی دوسرے سے اتحاد بنا کر تم کو نیت و نابود کر دے گا کیونکہ ایک دوست کے توسط سے صلح کے مذاکرات جاری ہیں جن میں تمیں شریک نہیں کیا گیا۔" اپنی ریاست یا کسی دوسرے ملک سے جب تجارتی سامان حریف ریاست میں جائے تو جاسوس یہ افواہ پھیلا دیں کہ یہ سامان اس حکمران کے ملک سے آیا ہے جس پر حملہ کیا جائے والا ہے۔ جب بڑی مقدار میں سامان جمع ہو جائے اور افواہ پھیل جائے تو دشمن کو ایک خوشاخت خط مندرجہ ذیل مضمون کا بھیجا جائے:

"یہ سامان میں نے تم کو اس غرض سے دیا ہے کہ تم اتحاد کے خلاف جنگ میں مصروف ہو جاؤ یا اس سے علیحدگی اختیار کرو۔ اسکے بعد بقیہ سازو سامان بھی پانچ جائے گا۔" اسکے بعد آله کار دیگر حکمرانوں کے کان بھریں کہ یہ سامان اسے آپ کے حریف نے فراہم کیا ہے۔

جاسوس تاجروں کے بھیں میں صرف حریف کی ریاست میں تیار ہونے والا کچھ سامان جمع کر کے دیگر اہم دشمنوں کے ہاتھ فروخت کرویں اور ان سے کہیں کہ جس حکمران کے خلاف تم جنگ کرنے والے ہو دراصل یہ سامان تمہارے حلیف حکمرانوں نے اسی کو فراہم کیا تھا۔

حریف کے قریبی حلقوں کے منتدر ساز شیوں کو دولت اور عزت کے لائق میں پھنسا کر دشمن کے ہمراہ رہنے پر آمادہ کیا جائے۔ وہ "تھیمار، زہر اور گل جلانے کا سامان اپنے ساتھ رکھیں۔ بعد ازاں حکمران اپنے ایک وزیر کو فارغ کر دے اور اسکے محل خانہ کو چھپا کر افواہ پھیلایا دی جائے کہ وہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ پھر دو امراء دیگر رئیسوں کو دشمن حکمران سے ملا کیں۔ اگر وہ حسب بدایت حریف حکمران کو قتل کرویں تو انہیں آزاد کرو دیا جائے۔ دوسری صورت میں گرفتار کروایا جانا ہی بہتر ہے۔ حریف حکمران کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہونے والا اس سے کہے کہ فلاں فلاں امیروں سے محتاط رہا کریں۔ بعد میں دونوں ریاستوں کے لیے کام کرنے والے جاسوس یہ کہیں کہ فلاں امیر کو قتل کر دیا جائے۔

ایک طرف تو کسی پا حوصلہ اور پر قوت حکمران سے یہ کما جائے کہ تم فلاں ملک پر حملہ کر دو اس کے باوجود بھی ہمارا تمہارا صلح نامہ قائم رہے گا اور دوسری طرف مختلف فوجی

اتحاد میں شامل دیگر حکمرانوں کو اول الذکر حکمران کے عزائم سے آگاہ کروایا جائے۔ اتحاد نوٹے کے بعد جاسوس پہلے حکمران کے کان بھریں کہ دیگر حکمران تمہاری جان کے دشمن بننے ہوئے ہیں۔

کسی حریف حکمران کا کوئی ہاتھی، گھوڑا یا بہادر سپاہی مر جائے یا جاسوسوں کے ذریعے مردا دیا جائے یا وہ اسے محبوس کر لیں تو دیگر آلہ کار دشمن کے کان بھریں گے کہ یہ نقصان اسکے آدمیوں کی آپسی چیقلش کی وجہ سے ہوا ہے۔ جو آدمی اس کام پر مقرر ہو اسے دوبارہ یہی عمل دھرانے کی پدایت کر کے لائج دیا جائے کہ بقیہ رقم بھی جلد ادا کروی جائے گی (جو اس سے اس کام کے عوض طے کی گئی تھی) یہ رقم اسے دونوں ریاستوں کے آلہ کار ادا کریں گے۔ جب خالف حکمران کے ہاں عجین حالات پیدا ہو جائیں تو ان میں سے (جو دونوں ریاستوں کے لیے کام کرتے ہوں؟) کچھ کو اپنے ساتھ ملا لیا جائے۔

فوچی سربراہوں، شہزادوں اور حریف کے فوچی افسران کے معاملہ میں بھی یہی مذکور

قابل عمل ہیں۔

ای حکمت عملی سے حریف ریاستوں کے اتحاد میں بھی نفاق کی دراڑیں ڈالی جا سکتی

ہیں۔

کینے اور مخلقات کا شکار لیکن قلعہ بند حکمران کا قصہ پاک کرنے کے لیے خفیہ جاسوس ہتھیار، زہر یا دیگر تراکیب آذنا سکتے ہیں۔ گھات میں رہنے والا ایک ہی جاسوس وہ کام سرانجام دے سکتا ہے جس کے لیے دوسروں کو وسیع پیلانے پر دو مسائل جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

چار حتم کی مکاریوں (مصالحت، لائج، راز اور طاقت) میں یا ترتیب اول الذکر دیگر سے آسان ہے۔ مصالحت میں ایک جگہ لائج میں دو، راز یا سازش میں تین اور طاقت پا تکدد میں چار خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

اندرونی سرکشوں کی سرکوبی کے لیے بھی یہی ذرائع مفید اور قابل عمل ہو سکتے ہیں۔ فرق فقط یہ ہے کہ اکابرین کو حقیقتی تھائیں دے کر مقابی سرکشوں میں سے کسی ایک کے پاس روانہ کیا جائے اور اسے دوسروں کے قتل پر آمادہ کریں گی کوشش کی جائے۔ اگر وہ تیار ہو جائے تو قائد حکمران کو باخبر کرے اگر نہ آمادہ ہو تب بھی معاملہ طے ہونے کی خبر اڑا دی

جائے۔ اس طرح وہ حمایت اور طاقت سے محروم ہونے کے ساتھ ساتھ مصائب میں بھی گرفتار ہو جائے گا۔

بیٹی دے کر یا لیکر دو فریقوں میں علیحدگی کی غرض سے نیا رشتہ کروا دیا جائے۔ دشمنوں کو اپنے ملک سے باہر ہی ختم کروانا ہو تو کسی ہمسایہ حکمران، قبائلی سردار، دشمن کے خاندان کے کسی فرد یا معتمد شزادے کو ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی وحشی قبیلے یا قائلے کے ذریعے دشمن کو (اپنے ملک پر حملہ آور ہونے سے پہلے ہی) اس کی فوج کے ہمراہ مروا دیا جائے۔ یا دشمن ہی کے لوگ خود کو اس کا حمایتی ظاہر کر کے اسکا کام تمام کر دیں۔ جاسوسوں کا بھی فرض ہے کہ ضروری ملک سامان سے لیں ہو کر حریف کو موت کے گھاث اتارنے کے لیے چوکس رہیں۔

بڑھ رہے دشمنوں کو زہر دے کر ان کا خاتمه کیا جائے۔ ہوشیار اور باخبر حریف کو آلہ کاروں کے ذریعے قتل کروا دیا جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جاسوس اس کا اعتکاد حاصل کر کے اسے زہر کھلا دیں۔

باب: 7

نقصان کا اندریشہ اور دولت کا حصول

یا کسی اقدامات غلط ہوں تو بھروسی حریف پیدا ہو جاتے ہیں اور جذبات سے کام لیا جائے تو اپنی رعایا ناراض ہوتی ہے، یہ دونوں شیطانی عمل ہیں۔

جو فائدہ بعد از حصول دشمن کی طاقت اور خزانہ میں اضافہ کا سبب بنے، واپس لوٹانا پڑے یا جانی و مالی نقصان کے بعد حاصل ہو، وہ قیچی درجہ کا مقاد تصور ہو گا۔ اس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- جو دولت کسی دوست کو چاہ و برداشت کر کے حاصل کی جائے۔
- 2- کسی عمدتائے سے انحراف کر کے اور دیگر حکمرانوں کی نظریوں سے گر کر حاصل ہونے والا فائدہ۔
- 3- جو دولت بد مقابل سے چھینی جائے اور عقبی دشمن کو پیش قدی پر اکسائے۔
- 4- جو دولت پڑوی حکمرانوں کے تعاون اور طاقت کی وجہ سے ملی ہو۔
- 5- جس دولت پر طاقتوردشمن کی نظر ہو۔

خارجی حلفوں یا داخلی لوگوں کی ناراضگی اور مخالفت کا سبب بننے والی دولت "آفت لانے والی" کہلاتے ہی۔ جب یہ سوالات انہیں کہ اس میں فوائد ہیں یا نہیں؟ کیا نقصان میں فوائد چھپے ہوئے ہیں؟ کیا فائدے کے پیچے نقصان ہے؟ حریف کو لاجع دے کر اپنی طرف راغب کرنا سودمند ہے یا نہیں؟ اور کیا کسی حلیف یا حلیف کو بھڑکانا مفید ہے یا نہیں؟ تو یہ تمام استخارات غیریقینی اور مخلوک صورتحال کی غمازی کرتے ہیں۔ قطعی فوائد کی حامل محفوظ صورت قابل اختیار ہے۔

نقصان پہنچانے والی دولت کی چھ اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- وہ دولت جو مزید دولت پیدا نہ کر سکے۔

- 2- وہ دولت جو مزید دولت کے حصول کا باعث ہو۔
- 3- وہ دولت جو مستقبل میں مضر ہابت ہو۔
- 4- وہ نقصان جس میں فوائد مضر ہوں۔
- 5- وہ نقصان جس سے کوئی فائدہ حاصل ہونے کی توقع نہ ہو۔
- 6- وہ نقصان جو مزید خارے کا پیش خیمہ ہو۔

مد مقابل حریف کی ہزیمت جس سے عقیقی حریف کا دلولہ ماند پڑ جائے دولت پیدا کرنے والی دولت ہے۔ کسی غیر چادر حکمران کے تعاون سے حاصل ہونے والی دولت نتیجہ خیز دولت نہیں کہلاتی۔ حریف کی اندر ولی طاقت کو نقصان پہنچانا، ضرر رسائی دولت شمار ہوتی ہے۔ حریف کے پڑوی حکمران کو افرادی قوت اور ذراائع دولت سے فیض یا بکارنا ایسا نقصان ہے جس میں فائدہ مستور ہے۔ کسی حکمران کو ترقیب، یا کمزور حاکم کو اداودے کر کسی سے لرا دنا ایسا نقصان ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ طاقتوز حریف کو مشتعل کرنے کے بعد ہاتھ پر ہاتھ دھرے پیٹھے رہنا ایسا نقصان ہے جو مزید نقصانات کا پیش خیمہ ہابت ہو سکتا ہے۔

ان میں سے بالترتیب مقدم صورتیں موخر صورتوں پر عملی اقدامات کے حوالہ سے بہتر قصور ہوں گی۔

ہر طرف سے اکٹھی ہونے والی دولت اسے کہتے ہیں جس کے حصول کے لیے کی جانے والی کاوشوں کے وقت ہر طرح کے حالات موافق اور سازگار ہوں۔ اگر اس طرح کی دولت کے حصول میں عقیقی حریف روڑے الٹائے تو یہ مخلوک فائدہ تصور ہو گا۔ جب ہر طرف سے دولت کے حصول کے امکانات کے ساتھ چاروں طرف سے خطرات بھی درپیش ہوں تو یہ ناموزوں اور پر خطر صورتحال ہو گی۔ ایسے میں کوئی خلیف مدد کرے تو یہی صورتحال مخلوک صورتحال میں تبدیل ہو جائے گی۔ ان دونوں صورتوں میں عقیقی حریف سے دشمن اور قبائلی فرقیں کی مدد سے کامیابی ممکن ہے۔

ب- کسی طرف سے حریف فوائد کے حصول میں مانع ہو تو یہ خطرناک دولت کہلاتے گی۔ ایسی صورتحال میں جس طرف سے زیادہ فوائد کی توقع ہو ادھر جھکاؤ رکھنا چاہیے۔ اگر دو طرف سے فائدے کی امید ہو تو اس طرف راغب ہونا چاہیے جو زیادہ آسان اور چینی

دو طرف سے شدائد درپیش ہوں تو ”دو طرفہ مخلقات والی دولت“ کے حصول کے لئے دوستوں کی مدد سے کامیابی کا حصول ممکن ہتایا جا سکتا ہے۔ اگر دوست نہ مل سکیں تو حلیف کے ساتھ مل کر ایک طرف کے خطرے پر قابو پانے کی کوشش کی جائی چاہیے۔ البتہ کسی طاقتور حکمران کے ساتھ اتحاد کر کے دونوں طرف کے خطرے کو بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ اگر چاروں طرف سے خطرات لائق ہوں تو اپنے وسائل پر عکیب کر کے صورتحال سنبھال کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر یہ ناممکن نظر آئے تو سب کچھ چھوڑ کر فرار ہو جانا ہی ممکن ہے کیونکہ اگر زندگی رہی تو حکومت دوبارہ بھی حاصل ہو سکتی ہے اور الی میلیں بھی موجود ہیں۔

لفع و نقصان کی ملی جلی صورتحال تب پیدا ہوتی ہے جب ایک طرف سے فائدہ حاصل ہو رہا ہو اور دوسری طرف سے نقصان کا اندریشہ ہو۔ ایسے حالات میں خطرات کو نالتے میں سماون فوائد کے حصول کے لیے سعی کی جائے یہ ممکن نہ ہو تو خطرے سے محفوظ رہنے کی تک دو کرفتی چاہیے۔ چاروں طرف سے بیک وقت فوائد کے حصول اور خطرات کے اندریشوں کا سامنا ہو تو بھی مندرجہ بالا طرز عمل ہی مناسب اور بہتر ہو گا۔

لفع اور نقصان کی غیر واضح صورتحال تب پیدا ہوتی ہے جب ایک طرف سے خطرہ درپیش ہو اور دوسری طرف سے فوائد کا ملتا بھی ممکن ہو۔ ایسی صورتحال میں ترجیحی طور پر خطرہ ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب اس میں کامیابی ہو تو پھر فائدے کی طرف راغب ہوا جائے ہر طرف سے خطرے اور فوائد کی غیر تسلی بخش صورتحال میں بھی مذکورہ بالا تدبیر ہی کارگر ثابت ہوتی ہیں:-

اگر ایک طرف سے فوائد کی توقع ہو اور دوسرے طرف سے ممکنہ نقصان متوقع ہے تو اسے ”دو طرفہ لفع و نقصان کی ممکنہ صورتحال“ تصور کریں گے۔ اسی پر ہمہ جتنی لفع و نقصان کی ممکنہ صورتحال کو قیاس کرنا چاہیے۔ اس ختم کی صورتحال میں حکومت کو درپیش خطرات کا ترتیب وار انسداد ضروری ہو جاتا ہے۔ اس لیے ممکنہ خطرے کی صورت میں حلیف کا ساتھ تو چھوڑا جا سکتا ہے لیکن عکری قوت کا نہیں، اس کے بعد فوج کو چھوڑا جا سکتا ہے لیکن دولت نہیں چھوڑی جا سکتی۔ اگر تمام حکومتی لوازمات بیک وقت

خطرے میں ہوں تو کم از کم کچھ لوازمات کو ضرور بچا لیتا چاہیے۔ ان میں سب سے پلے جانداروں کا درجہ ہے جن میں وقار اور جانش سرفراست ہیں ان کو بچاتے ہوئے یہ ملاحظہ خاطر رہے کہ مقادر پرست اور لاپچی عناصر اس آڑ میں اپنے بچاؤ کی کوشش نہ کر سکیں۔ بے جان اشیاء میں سے زیادہ ٹھیک اور افادی سامان ترجیحی طور پر بچا لیا جائے۔ ایک سے امن دوسرے سے جنگ کی حکمت عملی، غیر جانداری اور صلح کے معاملے کر کے بھی کچھ چیزوں کا تحفظ ممکن ہو سکتا ہے۔

تخفیف، تحریر اور افزائش کی حکمت عملی پر الٹ ترتیب سے عمل کیا جائے جو بھی مقابلہ "زیادہ سودمند دکھائی دے، اس پر ہم کے درمیان یا خاتمه پر درپیش غیر قیمتی نفع و نقصان کو قیاس کرنا چاہیے۔

ہر ہم میں نفع یا نقصان کے امکانات ہوتے ہیں اس لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ ایسا فائدہ حاصل کیا جائے جس سے عقبی حریف اور اس کے ساتھیوں کا ولوہ ختم ہو سکے، جانی و مالی نقصان کا ازالہ ممکن بن جائے، آئندہ ہم کے لیے وسائل فراہم ہوں، ادا بینگی میں مدد ملے اور ریاست کا دفاع مضبوط ہو۔ اپنے ملک میں مخلوق فائدہ یا نقصان تباہہ ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ اس پر دوران ہم جوئی حاصل ہونے والا فائدہ، نقصان اور غیر واضح حالات کو قیاس کرنا چاہیے۔ ہم کے خاتمه پر کمر دشمن کو ٹکست دے کر فائدہ حاصل کرنا بھی بہتر تائیج پیدا کرتا ہے کیونکہ خود کو غیر قیمتی صور تحوال میں جلا کریں تو دشمن کے پاس ٹکلات پیدا کرنے کا آسان موقع ہوتا ہے۔ جو حکمران کسی اتحاد کا سربراہ نہ ہو اس کے لیے بہتر ہوتا ہے کہ ہم کے اختتام پر غیر قیمتی نفع و نقصان کا داؤ نگاہ لے کیونکہ اس پر ہم جاری رکھنا لازم نہیں ہوتا۔

دنیاوی فوائد، مذہبی بھلائی اور نفسانی حظ کو مقادر یا تکمیل کی تین صورتیں کہتے ہیں۔ پہلی کو دوسری اور دوسری کو تیسرا پر فوکس حاصل ہے۔

نقصان، گناہ اور رنج کو خارے کی تین اقسام شمار کیا جاتا ہے۔ ان کے تدارک کے لیے بھی اسی ترتیب کی متناسب سے بتدریج بہت ہی اہم، بہت اہم قدم اٹھانے چاہیے۔

دولت اور ضرر، مذہب اور گناہ، حظ یا رنج اور ان میں یکساں شکن کا ہوتا غیر قیمتی

صورت حال کی تین صورتیں ہیں۔ ان میں پہلی صورت دوسری اور دوسری تیسرا پر اولت رکھتی ہے۔ جہاں تک ہو سکے پہلی کا تحفظ اور دوسری کا مدارک کیا جانا چاہیے۔

بیٹھے، بھائی یا کسی قرابت دار کی طرف سے پیدا کردہ فساد کو ختم کرنے کے لیے مصالحت اور رشوت کو ذریعہ بنانا ہی زیادہ بہتر نتائج کا ضامن ہوتا ہے۔ شری آیادی، دساتی آبادی اور فوجی افسروں کی سرکشی کا خاتمہ رشوت اور نفاق کے ہتھیڑے استعمال کر کے کیا جانا چاہیے۔ پڑوی حکمران اور قبائلی سرداروں کی طرف سے پیدا کردہ بغاوت کو نفاق پیدا کر کے یا طاقت استعمال کر کے ختم کرنا چاہیے۔ یہ تو فطری سی تدابیر ہیں اس لیے مخصوص حالات میں غیرمعمولی تدابیر بھی اختیار کی جا سکتی ہیں۔

حليفوں اور حریقوں کو ان کی اوقات میں رکھنے کے لیے بھیش گنجالک اور مشکل کارروائیاں ناگزیر ہوتی ہیں۔ ایک تدبیر دوسری کی طاقت ہوتی ہے۔ جن وزراء کے متعلق حریف کو تک ہو ان کے ساتھ مصالحت رودیہ دیگر تدبیر کو ناقابل عمل بنا دیتا ہے۔ منکار اور دعا دینے والے وزراء کو رشوت سے قابو میں کرنا چاہیے، حریف اتحاد کو نفاق پیدا کر کے ختم کیا جاسکتا ہے جبکہ طاقتود حریف کے ساتھ پر تشدید کارروائیوں کے ذریعے نہیں ہو گا۔

عین اور عمومی خطرات میں موقع کی متناسب سے خصوصی تدابیر، مخلوط تدابیر یا جملہ تدابیر سے کام لیا جاسکتا ہے۔

”صرف یہی تدبیر موثر ثابت ہو سکتی ہے، دیگر کوئی نہیں۔“ یہ جبی صورت میں کما جائے گا۔ یہ تدبیر یا وہ تدبیر قابل عمل ہے۔ یہ تبادل یا موقع و محل کی نسبت سے اختیار کی جانے والی تدابیر کے حوالہ سے کہا جاتا ہے۔ ”یہ تدبیر بھی ضروری ہے اور وہ بھی ناگزیر ہے۔“ یہ مخلوط تدبیر کی مثال ہے۔

اوپر مذکور تدبیر کو الگ الگ یا دیگر تین سے ملا کر پانچ صورتیں بنتی ہیں۔ دو دو کو ملا کر چار مزید صورتیں سامنے آتی ہیں اور چاروں کو ملا کر ایک۔ اس لیے ان تدبیر کو پندرہ تبادل صورتوں میں اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اگر فطری طریقہ کار کی بجائے الٹی ترتیب سے کام لیا جائے تب بھی اتنی ہی صورتیں ہوں گی۔ ایک تدبیر موثر ہونے کی صورت کو ”یک اقدامی کار بر آری“ کہا جائے گا۔ دو تدبیر کارگر ہوں تو دو اقدامی تین سے کام ہو تو سر اقدامی“ اسی طرح اگر چاروں تدبیر پر عمل ناگزیر ہو تو اسے ”چار اقدامی کار بر آری“ کا نام

دیا جائے گا۔ چونکہ دولت کی بنیاد دین پر اور خدا کا بنیادی مقصد ہے۔ اس لئے دولت، خدا اور سرور میں ترقی کو "کامل تکمیل" کہا جاتا ہے۔

خطرات میں آسمان سے نازل ہونے والی آفات مثلاً "آگ، امراض، سیلاہ، وباء، قحط اور دیوتاؤں کی طرف سے بھیجی میبیت بھی شمار ہوتی ہے۔ آفات سے دامن بچانے کے حوالہ سے انحرافیہ میں مذکور رسم کا ادا کرنا اور رشیوں (63) کا مسلسل ریاضت میں مصروف رہنا ہی ان آفات کو ناٹال اور ہمیں ان سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

دسویں حصہ
جنگی تنصیبات اور کارروائیاں

www.KitaboSunnat.com

باب: 1

فوچی چھاؤنی کا قیام

ہمدردوں، ماہرین تحریرات، نجومیوں اور فوچی سربراہ کی طرف سے منتخب کردہ مقام پر محل وقوع کے اعتبار سے موزوں محل کا قطعہ اراضی چھاؤنی کے قیام کے لیے چنا جائے جس میں چار دروازے، چھ بڑی سڑکیں، تو اضلاع، خندق، دمے، فصیل اور چوکیاں تحریر کی جائیں۔ چھاؤنی میں فوج ناساعد حالات میں پناہ لیتی ہے جبکہ عمومی صور تحال میں قیام کرتی ہے۔

نویں ضلع میں بطرف شمال ایک ہزار کمان لبا اور پانچ سو کمان چوڑا حکمران کا مکن ہوگا، اس کے مغربی جانب حاکم کا حرم جبکہ انتہائی کونے پر محل کے محافظوں کے لیے رہائش گاہیں تحریر کی جائیں گی۔ سامنے کی طرف عبادت کے لیے مخصوص جگہ، اس کے دائیں طرف خزانہ اور احکامات جاری کرنے والا دفتر، باہمیں جانب شاہی ہاتھی گھر، اصطبل اور رتحوں کی ذخیرہ گاہ واقع ہوگی۔

حکمران کے محل کے گرد ایک دوسرے سے 100 کمان کے فاصلے پر چار حصہ قائم کیے جائیں ان میں سے پہلے میں گاڑیاں، دوسرے میں خاردار بیلیں، تیسرا میں لکڑی کے کھبے اور چوتھے میں فصیل ہوئی چاہیے۔ سامنے کے پہلے احاطہ میں مذہبی رہنماء اور وزیر اعظم کی رہائش ہوگی، اس کے دائیں طرف تو شہ خانہ جبکہ باہمیں سمت خام پیداوار کی ذخیرہ گاہ اور اسلحہ خانہ واقع ہوں گے۔ دوسرے ضلع میں عقبی فوج، گھوڑوں اور رتحوں کو نگرانی کے لیے مخصوص مقامات اور فوچی سربراہ کی رہائش تحریر کی جائے گی۔ تیسرا ضلع میں ہاتھی اور گروہی طور پر بھرتی ہونے والے سپاہیوں کے ساکن ہوں گے جبکہ چوتھے ضلع میں حلیف، اتحادی فوج اور اس کے جرئتیں میمیں ہوں گے۔ تاجر اور طوالغلوں کو شاہراہ کے ساتھ ساتھ آباد کیا جائے گا۔

فوجی چھاؤنی کی باہری طرف کتے پائے والے، چڑی مار، کسانوں کے بھیس میں چوکیدار، جاسوس اور مختلف مخصوص اشاروں یا آوازوں سے دشمن کی طرف سے خبردار کرنے والے مقیم ہوں گے۔

دشمن کی آمد کے راستے میں خفیہ کھانیاں، اندر ہے کتوئیں اور کائنے دار بیلیں بکھرت ہوئی چاہئیں۔

حکمران کے تحفظ کی خاطر بازی باری پڑھ دینے کے لیے 18 دستے مخصوص ہوں جبکہ دن کے اوقات میں بھی دشمن کے جاسوسوں کی کارروائیوں سے محتاط رکھنے کی غرض سے چوکیاں قائم ہوں گی۔ چھاؤنی میں قمار بازی، شراب نوشی اور آپسی لڑائی جھگڑے کی سخت معافعت ہوگی۔ آمدورفت کے لیے راہداری کا تقدیم شدہ ابجات نام پاس رکھنا لازم ہوگا۔ چھاؤنی کی فیصل کی حفاظت پر مامور شخص فوجی سربراہ کی حرکات و سکنات کی بھی مگرائی کرنے کا پابند ہوگا۔ چھاؤنی کے عمومی انتظام کا ذمہ دار عدیدار حکمران کی آمد سے قبل حفاظتی انتظامات کو حقیقی شکل دینے، کتوئیں کھدوانے اور اپنے مخصوص دستے اور پھرمندوں کے سراہ چھاؤنی کے راستے پر آگے جانے کا پابند ہوگا۔

شدائد یا حریف کی پیش قدمی کے وقت، فوج کا تحفظ

چھاؤنی کے راستے میں آباد دیہات اور جنگلوں کی مکمل تفصیل ہر قسم کی ضروری معلومات کے ساتھ تیار کی جائے گا کہ بوقت ضرورت ان مقامات سے امداد حاصل کی جاسکے یا اگر اہل علاقہ بد قیاش ہوں تو ان سے محتاط رہا جا سکے۔ چھاؤنی سے فوج کی روائی اور قیام پلے سے ملے کردہ منسوبہ کے عین مطابق ہونا چاہیے۔ خوراک اور روزمرہ ضروریات کی دیگر اشیاء ضرورت سے دیکھی مقدار میں ساتھ رکھنی چاہیئیں۔ گاہکی صورت حال میں کام آسکیں۔ غلہ لے جانے کے لیے باربرداری کے جانور میرمنہ ہوں تو سپاہی خود ہی تھوڑا تھوڑا کر کے لے جائیں یا راہ میں آنے والے کسی مرکزی مقام پر ذخیرہ کر کے بعد میں چھاؤنی پہنچا دیں۔

حکرمان کی سواری کے ساتھ اس کی محلات ہوں اور فوجی کمانڈر آگے آگے چلا جائے۔ دونوں پہلوؤں پر سوار اور حفاظت دستے، بیہوی قطار بندی کے انتہائی کونوں پر ہاتھی اور اضافی فوج جبکہ چاروں اطراف میں جگل کی زندگی سے ماوس سپاہی ہونے چاہیئیں۔ اتحادی فوجی لٹکر اور اس کے معاون افراد اپنا راستہ خود مقرر کریں۔ فائدہ میں وہی فوج رہتی ہے جو جنگ کی غرض سے مناسب اور مساعد مقام پر مورچہ بند ہو جائے۔

مکتدر درج کی فوج ایک دن میں ایک یوجن سفر کر سکتی ہے۔ درمیانہ درجہ کا لٹکر ایک دن میں ڈیڑھ یوجن اور اعلیٰ فوج اتنے ہی عرصہ میں دو یوجن سفر طے کر سکتی ہے۔ فوجی سر راہ کو چاہیے کہ عقب میں رہے اور پڑاؤ آگے کرے۔

سانے کی طرف سے مراحتہ ہو تو "گھریلی ترتیب" سے پیش قدمی کرنا بہتر ہوتا ہے۔ عقب سے حملہ ہو تو "چکڑے کی ترتیب" سے جبکہ پہلوؤں پر حملہ ہو تو چار پانچ قطاروں میں تقسیم ہو کر آگے بڑھتا زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر حملہ چاروں طرف سے کیا گبا ہو

تو حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے لیے "پوستہ ترتیب" (ہر طرف سے چوکسی) اختیار کرنی چاہیے۔ غیر کشادہ گزرگاہ پر اس ترتیب سے چلانا چاہیے کہ سفر کرتی ہوئی فوج سوئے کی طرح نظر آئے آگے سے پاریک مگر پیچھے کی طرف پت درج مولی ہوتی ہوئی۔

حریفون کے خلاف مکہ لیکر آنے والے دوستوں کو بچانے کے اقدامات تب کرنے چاہئیں۔ جب ایک فریق کے ساتھ صلح اور دوسرے کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ ہو۔ گزرگاہ کی رکاوٹوں کا اچھی طرح جائزہ لیکر انہیں ثُمَّ کرا دیا جائے۔ مندرجہ ذیل امور کا گھری بعیت اور نظر سے تجزیہ کرنا ضروری ہے:

1- موکی صور تحال۔

2- بارش کے امکانات۔

3- وحشی قبائل کے گروہ۔

4- حریف کی صور تحال۔

5- دوست کی حالت۔

6- عُسکری امیت۔

7- مالی وسائل۔

اگر حریف کے قلعہ جات اور ذخائر (رسد و خواراک وغیرہ) خستہ اور بیاہ ہوتے نظر آئیں، جب یہ خیال ہو کہ دشمن یا اس کے حلیف کی طرف سے جاری کرائے کے سپاہی بھرتی کرنے کی حکمت عملی مسائل تکڑے کر سکتی ہے، جب سازشی برقراری سے آگے نہ بڑھیں یا حریف کے حملہ کرنے والے سے صلح کر لینے کے آہار نظر آئیں تو ان حالات میں پیش قدمی دھیمی رفتار سے کی جائے۔ اگر حالات بر عکس ہوں تو حملہ تیزی سے کیا جانا ہی مفید تصور کیا جائے گا۔

کمال منڈھے نوگروں، یانسوں کے گھمھوں، لکڑی کے شہتیروں، کشیتوں، گارضی پلوں، ہاتھیوں اور دیگر ذرائع کے سارے فوج کو دریا پار کروایا جائے۔

اگر دشمن دریا پار کرنے میں مزاحم ہو تو کسی اور مناسب جگہ سے عبور کر کے اس پر حملہ کر دئنا چاہیے۔

"محکم دلائل و برائین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے بھی تحفظ کیا جانا ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل حکم کے حالات میں اپنی فوج کے حوالہ سے انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

- 1- جب دشوار گزار علاقہ سے گزر ہو۔ -2- جب طویل سفر سے بھوکی بیاسی فوج لوٹی ہو۔ -3- جب پہاڑی راستوں پر سفر درپیش ہو۔ -4- جب دریا، دلدل اور جھنڑوں سے گزر ہو۔ -5- جب انتہائی تگ اور دشوار راستے میں پھنس جائے۔ -6- جب پڑاؤ کیا جائے۔ -7- جب کھانا کھایا جارہا ہو۔ -8- جب بہت زیادہ تھکی ہو اور اسے نیند آرہی ہو۔ -9- جب بیمار یا خوراک کی کمی کا شکار ہو۔ -10- شدائد کا شکار ہو یا جب اس کی نفری کم ہو۔

اگر مندرجہ بالا حالات سے دشمن کی فوج گزر رہی ہو تو اسے بلا تاخیر ہٹاہ و بریاد کر کے رکھ دنا چاہیے۔

حریف فوج جب تگ راستوں سے گزر رہی ہو تو اس کے وسائل، افرادی وقت، اسلحہ، خوراک، ایندھن، چارے اور دیگر سامان کے متعلق اندازہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ انتہائی دشوار گزار راہ سے ایک وقت میں ایک ہی آدمی گزر سکتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہوگا اسے کچھ دور سے دیکھا جانا ممکن ہو گا۔ اپنے سامان اور وسائل کو یہیش دشمن کی نظر سے چھپا کر ہی رکھنا چاہیے۔

حکمران جب مقابلے کے لئے پیش قدمی کرے یا پڑاؤ ڈالے تو اس بات کا خیال رکھ کہ اس کی پشت پر کوئی پہاڑی یا دریائی قلعہ موجود ہو جس میں رسد و افر مقدار میں ذخیرہ کی گئی ہو تاکہ لبے قیام کی صورت میں کام آسکے۔

باب: 3

خفیہ چالیں، فوجی حوصلہ افزائی اور حریف سے جنگ

یا اسی چالیں صرف اسی حکمران کی سودمند ثابت ہوتی ہیں جس کے پاس پر قوت لٹکر ہو یا جس نے خطرات کے تدارک کی صلاحیت حاصل کر لی ہو۔ ایسا حاکم کھلی جنگ لڑنے کی امیت کا حامل ہوتا ہے جبکہ میدان جنگ بھی مساعد اور موزوں ہو۔ اگر صورتحال بر عکس ہو تو صرف مکاری سے کام لیا جا سکتا ہے۔

دشمن جب سخت دیا وہ اور مشکلات میں گرفتار ہو یا نامساعد خطہ میں ہو تو اس پر بھرپور حملہ کیا جائے۔ حریف کے باغیوں، وحشی قبائل یا دشمنوں کے ذریعے اپنی نکلت کی افواہ پھیلا دی جائے اور خود کو کسی موزوں اور محفوظ مقام پر مورچہ بند کر لیا جائے، اس حکمت عملی کے نتیجہ میں دشمن اپنا محفوظ مقام چھوڑ کر باہر آ جائے گا، جسے نکلت دینا آسان ہو گا۔ حریف لٹکر گشا ہوا ہو تو ہاتھیوں کے ذریعہ اس میں بھگڑڑ چانے کی کوشش کی جائے۔ دشمن اگر پسپائی کی غلط فہمی میں بیٹھا ہو کر تعاقب کرے تو کچھ دیر اس کی اس غلط فہمی کو تقویت دینے کے بعد اچانک پلٹ کر حملہ کیا جائے اور اسے برباد کر دیا جائے۔ اس حوالہ سے خیال رہے کہ اپنی فوج متحد رہنی چاہیے اور حریف فوج کو زیادہ سے زیادہ منتشر کرنا ضروری ہے۔ سامنے سے حملہ کے بعد جب وہ پسپائی اختیار کرے گا تو عقب سے گھوڑے اور ہاتھی قیامت بپا کر دیں گے۔ سامنے سے حملہ موڑنہ ہو تو عقب سے وار کیا جائے۔ عقیقی حملہ کا رگرنہ ہو تو سامنے سے یلغار کرنی چاہیے۔ ایک طرف سے حملہ ناکام ہو تو دوسری طرف سے کوشش کرنی چاہیے۔

حریف اور اسکے باغیوں کے درمیان شورش بپا کروانے کے بعد اپنی تازہ دم فوج سے حملہ آور ہوا جائے، حریف سخت حال اور منتشر ہونے کی وجہ سے جلد ہی میدان چھوڑ جائے گا۔ حریف کو اپنی پسپائی کی فرضی اطلاع دے کر بعد ازاں مشتعل کر کے دوبارہ مقابلے کے

لیے لکارنا چاہئے۔ یوں وہ بہت زیادہ خود اعتمادی کا فکار ہو کر مغلست کھائے گا۔ دشمن تک یہ جھوٹی خبریں پہنچائی جائیں کہ حملہ آور لٹکر بھر گیا ہے، ان کے وسائل تباہ و بیہاد ہونے کے قریب ہیں اور رسد کی فراہمی کے ذمہ دار تاجر ساتھ چھوڑ چکے ہیں، دشمن کی چوکسی اور احتیاط جیسے ہی ان اطلاعات کے باعث کم ہو فوراً "حملہ کر دیا جائے۔ اپنی فوج کے کتر اور کمزور ہونے کا تاثر دے کر بھی حریف سے مردانہ وار مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ دشمن کے موشی پکڑ کر، اس کے بہادروں کو مورچوں سے باہر لانے کے بعد ان پر دھماکا بول دیا چاہیے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حریف فوج کو رات کی نیند نہ لینے دی جائے۔ جب حریف لٹکر پریشان، خستہ حال اور بوکھلایا ہوا ہو تو اچانک اس پر حملہ کرو دیا جائے۔ حریف دھوپ سے جلس رہا ہو تو سایہ دار مقابلات سے اس کی طرف اچانک پیش قدی مغید ثابت ہو گی۔ اپنے ہاتھیوں کو روٹی اور کھال کی جھولوں سے ڈھانپ کر شب خون مارنا بھی مطلوبہ نتائج کے حصول میں بے حد معاون ٹابت ہو گا۔ حریف فوج جب دن بھر کی چوکسی اور پھرتی سے تحکم چکی ہو تو سہ پر کے وقت اسے نشانہ بناتا زیادہ مشکل نہ ہو گا۔ حریف کے لٹکر کے مخالف ہوا چل رہی ہو اور سامنے سورج ہو تب بھی اس پر دھماکا بول دیا چاہیے۔

رات کی تاریکی، دھند، چھڑوں کی قطاریں، مویشیوں کا گلم، کشتیاں، تاہموار زمین، پہاڑی وادی، ولدی علاقہ اور صحراًی خط شب خون مارنے میں معاون ٹابت ہوتے ہیں۔ لڑائی کا آغاز مکارانہ جنکی چالوں اور سازشوں کے لیے موزوں وقت ہوتا ہے۔

کھلی لڑائی کا ارادہ اور الہیت ہو تو جھران اپنی فوج سے اس طرح مخاطب ہو:

"آپ لوگ مجھے بھی اپنی ہی طرح ایک تنخواہ دار خدمت گار تصور کریں۔ ہم سب نے اپنے وطن کو سچانا ہے جس کی بے شمار دولت سے ہم تسکین حاصل کرتے ہیں۔ میں جس حریف کا نام لے رہا ہوں، آپ نے اسے ضرور نیست و نابود کرنا ہے۔"

اس کے بعد وزیر اور نہیں رہنماء فوج سے یوں خطاب کریں:

"مقدس دیدوں میں آیا ہے کہ نہیں رہنماء کی مالی خدمت کے بعد ادا کی جانے والی قربانی سے جو اجر ملتا ہے، وہی اس بہادر کو بھی عطا ہوتا ہے جو جنگ کے میدان میں بہادری کے جوہر دکھاتا ہوا، دشمن کا مقابلہ کرتا ہوا اور اپنے وطن کے دفاع کی خاطر مارا جاتا ہے۔ اس بارے میں دو اشلوک بھی ہیں۔ (جن کا ترجمہ یوں ہے):

1- "وہ اعلیٰ و ارفق مقام جو برہمن کو لاتحداد قریانیوں اور انتہائی عمارت و ریاضت کے بعد ملتا ہے، بھلائی کی جگہ میں مرنے والا دیر اس سے بھی اونچا مقام اچانک حاصل کر لیتا ہے۔"

2- "مقدس پانی سے لبرز اور در بحاحا گھاس سے ڈھکے کٹورے سے پیاس بجھانا اس آدمی کے مقدار میں نہ ہو گا اور وہ وزن خ کا ہی ایندھن بننے گا جو اپنے ان داتا مالک کی خاطر لانے سے فرار چاہے۔"

نجوی اور حکمران کے دیگر مقرب افراد فوج کو ہمت بھرے الفاظ و القاب سے مخاطب کریں اور یقین دلائیں کہ حکمران کی فوج کتنی مغبوط اور ناقابل نگفت ہے اور یہ کہ وہ دیوتاؤں سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ ہر امر سے باخبر ہے۔ اسی نوعیت کے پرچار سے حریف کے سپاہیوں کو خائن اور کم ہمت کرنے کی سعی کی جائے۔

لڑائی سے ایک دن قبل حکمران برت (روزہ) رکھے اور اپنے ہتھیاروں سمیت رتح میں جائے، اگئی پوچھا کرے، "اچھو دید کے منتروں کا ورد کرے، ویدوں کے دیوتاؤں اور میان جگہ میں سرخو ہو کر جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے والے سے دعا کرے، بعد ازاں خود کو برہمنوں کے حوالے کرے۔ حکمران اپنی فوج کے قلب یا مرکز میں اعلیٰ نب، بہادر اور وقاروار لوگوں کو مقرر کرے۔ جہاں خود حکمران ہو وہاں اس کے ہمراہ اس کے بیٹے، باپ، بھائی اور دیگر جنگی تربیت کے حامل افراد ہوں، ان کے سروں پر اس مرحلے پر امتیازی ہناوٹ کی ثوبیاں یا جھنڈے وغیرہ قطعاً نہیں ہونے چاہئیں۔ حکمران ہاتھی یا رتح پر سواری کرے گا، اگر فوج بکھرست سواروں اور ہاتھیوں پر مشتمل ہو ورنہ اسے ایسی سواری دی جائے جو کیش تعداد میں فوج کے پاس بھی موجود ہو یا زیادہ آسان اور تربیت یافت ہو۔ حکمران کے روپ میں کوئی اور آدمی فوج کی تنظیم و صفت بندی کے فرائض ادا کرے گا۔

نجوی اور شرعاً فوج کو بتائیں کہ جنت بہادروں کی خاطر ہے اور بزول لوگوں کا ٹھکانہ دونز ہے۔ یہ مخالف فوجی دستوں کی ذات، "خاندان" کا رہائے تمیاں اور بلند کرواری کی تعریف ہے۔ مذہبی رہنماؤں کے زیر تربیت افراد بتائیں کہ کیا کیا چادو ٹونے عمل میں لائے گئے ہیں اور ان کے کیا اثرات ہمارے حق میں اور دشمن کے خلاف مرتب ہوں گے۔ جاؤں، ہنرمند اور نجوی بھی اپنی کامیابی اور حریف کی تباہی و بربادی کے متعلق وثوق سے

فوج کو یقین دلائیں۔

فوجیوں کو انعام و اعزاز سے مطمئن کرنے کے بعد پہ سالار ان کو خطاب کرتے ہوئے
مندرجہ ذیل پیش کرے:

- 1- اگر کوئی حریف حکمران کو قتل کرے تو اسے ایک لاکھ پن انعام دیا جائے گا۔
- 2- دشمن پہ سالار کو مارنے پر بیچاں ہزار پن۔
- 3- نمایاں سرداروں کو موت کے گھات اتارنے پر دس ہزار پن۔
- 4- ہاتھی ہلاک یا رتحہ تباہ کرنے پر پانچ ہزار پن۔
- 5- گھوڑا مارنے پر ایک ہزار پن۔
- 6- دشمن کے پیدل دستوں کے سرراہ کے قتل پر سو پن۔
- 7- دشمن سپاہیوں کی سرکوبی پر فی سرسو پن۔
- 8- مال غیرمت بوجا تھے لگے۔
- 9- تختواہ وغیری ادا کی جائے گی۔

پہ سالار اپنی فوج میں پرکش پیش کرے ہر دس آدمیوں کے گروہ کے سردار کے ذریعہ
کرے۔

فوج کے عقب میں حوصلہ افزائی، کھانا پکانے اور مرہم پٹی کرنے کی غرض سے عورتیں
اور وید (معاج) ہوں گے۔

لٹکر کو مساعد اور موافق مقام پر صفت بند کیا جائے رخ جنوب (64) کی طرف نہیں
ہوتا چاہیے اور سورج سامنے نہ ہو۔ مقام کے انتخاب میں یہ پسلود نظر رکھا جائے کہ کیا
یہاں سے ہم بروقت تمیزی سے پیش قدمی کر سکیں گے۔ اگر میدان جنگ غیر موافق نظر آئے
تو غیر متوقع طور پر اچانک یلغار کر کے دشمن کے محفوظ مورچوں کو تباہ و بریاد کرونا چاہیے۔
مورچے غیر موافق ہونے کی صورت میں خواہ فوج پسپا ہو یا گھیرے میں آئے، دونوں صورتوں
میں ٹکلت کھائے گی۔ اگر مورچے موافق ہوں تو خواہ فوج وہیں سے لڑے یا حرکت کرے
دونوں صورتوں میں فتح مند رہے گی۔ میدان جنگ کی زمین کے خصائص کا گزی نظر سے
جازہ لیتا ہے حد ضروری ہوتا ہے۔ ہموار زمین پر فوجی ترتیب ڈنڈے کی ٹکل میں قائم کرنی
چاہیے۔ جبکہ غیر ہموار زمین پر عسکری صفت بندی کنڈلی کی صورت کرنی چاہیے یا کتنی

گروہوں میں تقسیم ہو کر میدان سنبھالنا چاہیے۔

دشمن کی قوت کو غیر موثر کر کے حکمران اس سے صلح کے معاملہ کی بابت مذاکرات کا آغاز کرے۔ اگر دونوں افواج (یعنی اپنی اور حریف کی) ہم پلہ ہوں تو حریف کی طرف سے صلح کی پیشکش کا انتظار کرنا چاہیے۔ حریف کی کمزور فوج کو مکمل تباہی سے دوچار کر دنا چاہیے مگر ایسی صورت میں نہیں جب اس نے محفوظ اور بستر مورچہ سنبھال کر مرنے یا مار دینے کی تھم اٹھائی ہو۔

”بکھشت خورده اور منتشر فوج کو عاجز نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ایسی فوج جب اپنی جان کے خوف سے بے پروا ہو کر حملہ کرتی ہے تو اس کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔“

باب: 4

جنگ میں چاروں افواج کی ذمہ داریاں

پیدل، سوار، رتحوں اور ہاتھیوں کی افواج کے لیے چھاؤنی اور جنگی مجاز دونوں جگہ مناسب اور موافق مقام کا چنانچہ اشد ضروری ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل جنگی عناصر کے لیے ان کے مزاج سے مطابقت رکھنے والے جنگی مجاز ہی منتخب کیے جانے چاہئیں:

- صحراء، جنگل، وادیوں اور میدانی علاقوں میں جنگ کے لیے اعلیٰ تربیت کے حامل فوجی-

- بلند مقامات، کھائیوں، رات اور دن میں لڑنے کا تجربہ رکھنے والے سپاہی۔

- دریائی، پہاڑی اور ولدی علاقوں یا جھیلوں اور تالابوں کے خط سے پکڑنے گئے ہائچی۔

4- مخصوص نقل و حرکت کی تربیت پانے والے گھوڑے۔
گھوڑوں اور پیدل فوج کے لیے چھاؤنی یا مجاز پر ناموار زمین بھی مناسب ہی ہوتی ہے لیکن رتحوں کی فوج کے لیے مندرجہ ذیل خصائص کی حامل زمین کا انتخاب کرنا چاہیے تاکہ جنگ میں مطلوبہ مقاصد کا حصول زیادہ بہتر انداز میں ممکن ہتایا جاسکے:

- زمین کشادہ ہو۔

- سخت نہ ہو۔

- ٹیلوں یا گڑھوں سے پاک ہو۔

- چانوروں اور گاڑیوں کے گزرنے سے بُخنے والے نشانات سے مبرأ ہو۔

5- جس پر رتح کو جھکٹے نہ لگیں۔

6- جس میں رتھ کے پہنچ دھیں۔

7- جس پر درخت، پوے اور جھاڑیاں نہ ہوں۔

8- جس پر پانی سے بھرے یا نم آلو گزھے نہ ہوں۔

9- جس پر جیوتیوں کے بنائے ٹیلے نہ ہوں کیونکہ اسکی زمین اندر سے کھوکھلی ہوتی ہے۔

-

10- جس پر کانٹے نہ ہو۔

جس زمین پر چھوٹے چھوٹے کلکر اور جھاڑیاں ہوں البتہ کانٹے بست زیادہ نہ ہوں، وہ گھر سوار فوج کے لیے موزوں تصور کی جاسکتی ہے کیونکہ اسکے پھلانگیں میں زیادہ دقت پیش نہیں آئے گی۔ پیدل فوج کے لیے وہ زمین بہتر ہوتی ہے جہاں سوکے اور سربرز درخت، بڑے بڑے پتھر اور چیوتیوں کے بنائے ٹیلے ہوں۔ باتحیوں کی فوج کے لیے مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل زمین کا انتخاب ضروری ہے:

1- جو ہموار نہ ہو۔

2- جہاں آسانی سے سر کی جاسکتے والی پہاڑیاں، وادیاں اور پا آسانی اکثر جانے والے کانٹوں سے خالی درخت ہوں۔

3- جو نرم ہو۔

4- جو مرطوب ہو۔

پیدل فوج کے لیے کشادہ، کانٹوں سے میرا اور کسی حد تک ہموار، زمین بھی موزوں تصور ہوگی۔

گھوڑوں کی فوج کے لیے مناسب ترین زمین میں درج ذیل خصوصیات ہونی چاہیں:

1- بہت کشادہ ہو۔

2- ولعی نہ ہو۔

3- کچھڑ نہ ہو۔

4- درختوں کے جھنڈ نہ ہوں۔

5- پتھر کے بڑے بلکرے نہ بکھرے ہوئے ہوں۔

رتھوں کے لیے مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل زمین بھی چھاؤنی یا محاذ پر کام دے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عکتی ہے۔

1- جو رسلی ہو۔

2- جس کی مٹی مرطوب ہو۔

3- جہاں گھاس اور از خود اگنے والے پودے ہوں۔

4- جہاں کامنے نہ ہوں۔

5- بڑے درختوں کے ذخیرے نہ ہوں۔

گھر سوار فوج سے مندرجہ ذیل کام لیے جاسکتے ہیں:

1- زیر بقدر زمین، چھاؤنی اور جگل کی دیکھ بھال تاکہ عسکری نقل و حرکت کے لیے موزوں مورچوں، میدان، پانی کے ذخائر، پانی کو عبور کرنے کے مناسب مقامات اور ہوا کے رخ کو مد نظر رکھ کر فوج کی تنظیم و ترتیب کی جاسکے۔

2- مخالف فوج کو مار بھاگانا۔

3- کمک یا رسید کے لیے آئے والے دستوں کا تحفظ۔

4- فوج کی قطاروں کو پھیلانا۔

5- لشکر کے دنوں پہلوؤں کی حفاظت۔

6- پیش قدی میں سرعت۔

7- دشمن کی فوج میں بھگدڑ چھانا اور اسے کچل دنا۔

8- قبضہ کرنے کے لیے حرکت میں آنا۔

9- کسی علاقے کو واگزار کروانا۔

10- فوج کا رخ بدلانا۔

11- خزانے اور شہزادوں کی آمد و رفت۔

12- گھیراؤں کر دشمن کو پکڑنا۔

13- دشمن پر عقب سے وار کرنا۔

14- مفرور عتاق کا تعاقب کرنا۔

ہاتھیوں کی فوج مندرجہ ذیل امور بطریق احسن سرانجام دینے کی بہترین صلاحیں رکھتی

ہے:

- فوج کے آگے آگے چلتا۔
 - چھاؤنی کا میدان، راستے اور پانی لانے کی گزرگاہیں بناتا یا انہیں ہموار کرتا۔
 - لٹکر کے پسلوؤں کی حفاظت۔
 - تیز بہتے پانی میں استقامت سے کھڑا ہوتا۔
 - دریا کے تند بہاؤ کو عبور کرتا۔
 - ناقابلِ نگست اور دشوار گزار مقامات کی طرف یلغار۔
 - آتش روگی میں مدد اور آگ بخانے میں محاونت۔
 - منتشر فوج کا گھیراؤ کرتا۔
 - فوج کے چاروں شعبوں (65) میں سے ایک کو زیر کر لیتا۔
 - متحده فوج کو روند کر منتشر کر دینا۔
 - خطرات سے بچاؤ۔
 - دشمن کی فوج کی پامالی۔
 - حریف کو خائن کرتا۔
 - دشمن کو فرار پر مجبور کر دینا۔
 - خزانہ کی منتقلی۔
 - تحریرات کو برپا کرتا۔
 - مورچوں پر قبضہ کرنا یا انہیں چھوڑ دینا۔
 - فوج کے وقار اور آن بان میں اضافہ۔
- رحمتوں کی فوج کا کام، باقی تین اقسام کی فوج کی حفاظت کرنا، دشمن کی چاروں افواج کی پیش قدی میں مزاحم ہونا، مورچوں کو چھوڑنا، مورچوں پر قبضہ کرنا، منتشر فوج کو کیکجا کرنا، حریف کی متحده فوج کو انتشار کا شکار کرنا، حریف کو مرعوب کرنا، زورو شور اور ولہ پیدا کرنا اور لٹکر کی شان میں اضافہ کرنا ہے۔ ہر قسم کی صورت حال میں کسی بھی جگہ مسلح ہو کر جنگ کرنا پیدل فوج کا فرض ہے۔

اضافی فوجی وسیعوں کا کام چھاؤنی، گزرگاہوں، پلوں، کنوؤں، ندی نالوں اور وادیی تسبیبات کی دیکھ بھال، سامان جنگ اور رس کی فراہمی، زمیوں کو اٹھا کر محفوظ جگہ منتقل کرنا

اور ہتھیاروں کو آبدار بناتا ہے۔

اگر کسی حکمران کے پاس ہاتھیوں کی کمی ہو تو وہ فوج کے صدر میں خچر، اونٹ اور چکڑے پر ہالے، جبکہ گھوڑے کم ہونے کی صورت میں بیلوں سے کام لیا جا سکتا ہے۔

میدان جنگ کی سرگرمیاں

جنگ پانچ سو کمان کے فاصلہ پر قیام گاہ قائم کر کے شروع کی جائے۔ غیر معمولی پاپیوں پر مشتمل کچھ دستوں کو خوبی طور پر الگ کر کے کسی ایسے مقام پر تعینات کر دیا جائے جو حریف کی نظر میں نہ آئے۔ برا وقت آن پڑے تو یہ منتخب دستے حالات کا رخ تبدیل کرنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد جو نیل فوج کی پاتقاعدہ قیادت سنحال ہیں۔ پیارہ فوج کے اراکین کو ایک دوسرے سے ایک شم (14 انگل) کے فاصلہ پر صف بند کیا جائے۔ سواروں کو تین شم (42 انگل) کے فاصلہ پر منتظم کیا جائے۔ رتحوں کو چار شم (56 انگل) کے فاصلہ پر ترتیب دیا جائے اور ہاتھیوں کو اس سے دو گنا یا تین گنا زیادہ فاصلے (112 انگل یا 168 انگل) پر رکھا جائے۔ اس نویت کی تنظیم کے بعد آپسی گھسان پیدا نہیں ہوتا اور لٹکر با آسانی جزی کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔

ایک کمان پانچ ارتنی کے برابر ہوتی ہے، ایک ارتنی چو میں انگل کے مساوی ہے اس لیے ایک کمان کا مطلب 120 انگل فاصلہ ہو گا۔

تیراندازوں کی ظاہریں ایک دوسرے سے پانچ پانچ کمان کے فاصلے پر منتظم رہیں گی۔ سواروں کے دستے تین تین کمانوں کے فاصلے پر جبکہ رتحوں اور ہاتھیوں کی صیغہ پانچ پانچ کمانوں کی دوری پر مترتب کی جائیں گی۔ انگلے دستوں، عینی دستوں اور دستی دستوں کے مقابلہ بھی پانچ پانچ کمان کا فاصلہ ہوتا چاہیے۔ سوار کے مقابلہ تین پیادے ہوں گے اور تین ہی اس کے خدمت گار ہوں گے۔ ہاتھی یا رتح کے مقابل 15 پیادے یا پانچ سوار ہوں گے اور اتنے ہی اس کے خدمت گار۔

تین رتحوں کا ایک دستہ تخلیل دے کر ایسے تین دستے لٹکر کے قلب میں اور تین تین آگے، پیچے، دائیں اور بائیں مقرر کرنا اشد ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر

کل 45 رتھ، 225 گھوڑے، 675 پیادے اور اتنی ہی تعداد میں خادم موجود ہوں گے۔ لٹکر کی نذکورہ بالا ترتیب کو "ہموار" کہا جاتا ہے۔ رتحوں کی فوج کے دستوں میں دو دو رتھ بڑھا کر اس کی تعداد میں 21 نئک اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ طاق عدد قائم رکھ کر اسی طرح دس مختلف طرح سے فوج کو منتظم کیا جانا ممکن ہے۔ بتیہ فوج کو بھی ایسے ہی ترتیب دنا چاہیے۔ زائد رتحوں میں سے دو تماں کو لٹکر کے پہلوؤں پر مقرر کیا جاسکتا ہے جبکہ ایک تماں آگے تعینات کیے جائیں۔ بڑھائے جانے والے رتھ بنیادی ترتیب سے ایک تماں کم ہونے چاہیے۔ گھوڑوں اور ہاتھیوں کو بھی میدان جنگ میں ایسے ہی مرتب کرنا چاہیے۔

فاضل فوج کو او اپ (66) جبکہ پیادہ فوج کی قلت کو پر تیا اپ (67) کہتے ہیں۔ چاروں افواج میں سے کسی ایک کی زائد تعداد کو "انو و اپ" (68) اور یांغی فوج کے اضافہ کو "ایتا و اپ" (69) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اپنی فوج کو حریف کی زائد فوج یا پیدل فوج کی کمی کی نسبت چار سے آنھے گناہ زائد رکھنا چاہیے۔

ہاتھیوں کو بھی رتحوں ہی کی طرز پر منتظم و مرتب کیا جاسکتا ہے البتہ ہاتھیوں اور رتحوں کی ملی جلی ترتیب یوں بھی ممکن ہے کہ ہاتھیوں کو دونوں کونوں پر مقرر کیا جائے جبکہ پہلوؤں پر خصوصی رتحوں اور گھوڑوں کو رکھا جائے۔ دشمن کے ہراول لٹکر کو بڑا کر دینے کی الہیت رکھنے والے لٹکر کی ترتیب میں سامنے ہاتھی، پازوؤں پر رتھ اور پہلوؤں میں گھوڑے ہوتے ہیں۔ اسکے بر عکس قائم کردہ ترتیب حریف کے پازوؤں کو متاثر کرنے کی الہیت ہوتی ہے۔

جنگ کے لیے خصوصی طور پر تربیت یافت ہاتھیوں کو آگے بھی رکھا جاسکتا ہے۔ عقب میں سواری کے لیے استعمال ہونے والے عام ہاتھی ہوں جبکہ پہلوؤں پر شراری اور چالاک ہاتھی مقرر کیے جائیں۔

گھوڑوں کو منتظم کرتے وقت آگے بکتر بند گھوڑے جبکہ پازوؤں پر دیگر گھوڑے رکھے جاسکتے ہیں۔ پیدل فوج کی ترتیب و تنظیم کرتے وقت زرہ پوش دستہ آگے رکھا جائے، تیرانداز عقب میں ہوں، بغیر زرہ کے جنگ میں شامل پیدل سپاہی لٹکر کے پازوؤں پر تعینات کیے جائیں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سامنے رتھ، پہلوؤں پر ہاتھی اور پازوؤں پر گھوڑے مقرر کر

دیئے جائیں۔

فوج کو بیشہ ایسی ترتیب دی جائے جو دشمن پر غلبہ پانے میں معاون ہو سکتی ہو۔ جس فوج کے پیارے پانی، ہاتھی اور گھوڑے اپنی نسل، طاقت، جوانی، دم، خم، عمر رید، ہونے پر بھی متحرک ہونے کی الیت، ثابت قدمی، ہشمندی اور تند مزاجی کے سبب مزاجاً اختیازی حیثیت رکھتے ہوں، وہی بہترین ثابت ہوتی ہے۔

ایک تماں بہترن پیارے، سوار اور ہاتھی آگے اور دو تماں سکنے اور میرے پر تعینات کرنے چاہیں۔ ان کے عقب میں ان سے کمتر اور ان کے پیچے تیرے درجے کے اراکین فوج مقرر کیے جائیں۔

کمزور فوج کناروں پر ہو تو دشمن کو فائدہ اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے۔ منتخب دستوں کو آگے تعینات کرنے کے ساتھ ساتھ بازوؤں کو بھی طاقتور اور ناقابل تغیر ہونا چاہیے۔ اعلی درجے کی فوج کا ایک تماں حصہ عقب میں رہنا چاہیے۔ جبکہ کمزور اور کمتر درجہ کی فوج کو لشکر کے وسط میں مصروف رکھنا بہتر ہے۔ مندرجہ بالا ترتیب دشمن کی طرف سے جملے کے خلاف بہتر موثر ثابت ہوتی ہے۔ فوج کی ترتیب کے بعد بازوؤں، صدر اور پہلوؤں کی ایک یا دو گلزاریوں کے ہمراہ دشمن پر حملہ کیا جانا چاہیے اور یقینہ فوج کی مدد سے بعد ازاں حریف کو گرفتار کرنا چاہیے۔

غداروں سے متاثرہ، ہاتھی گھوڑوں کی قلت کا شکار اور کمزور حریف فوج پر کچھ منتخب دستوں کے ساتھ حملہ آور ہونا بہتر ہے۔ اپنے لشکر کے کمزور حصوں کو تعداد میں اضافہ کر کے محکم اور مضبوط بنانا ممکن ہے۔ جس طرف سے جملے کا اندریشہ ہو یا جس جانب سے حریف کمزور نظر آئے اور ہر زیادہ فوج مقرر کی جائے۔

گھوڑوں سے جنگ میں درج ذیل فوجی چالیں اختیار کی جاسکتی ہیں:

- 1- دشمن کی طرف برقراری سے بڑھ کر حملہ کرنا اور اسے سنبھلنے کا موقع نہ دنا۔
- 2- حریف کو پہلو سے گھیرنا۔
- 3- پیچے کی طرف بھاگنا۔
- 4- نمبر چکے حریف کو آرام نہ کرنے دنا۔
- 5- اپنی فوج کو گھیرنا۔

6- دائرہ ہاتا۔

7- بے شمار انداز کی نقل و حرکت۔

8- عقب کو الگ کر دتا۔

9- صدر، پازوؤں، کناروں اور عقب سے سیدھا آگے بڑھتا۔

10- منتشر فوجی دستوں کی حفاظت۔

11- منتشر حریف فوج پر بلخار۔

”بے شمار انداز کی نقل و حرکت“ کے علاوہ ہاتھیوں کی جنگی چالوں میں پازوؤں اور ہراویں دستوں کو منتشر کرنا اور نیند میں جلا حریف فوج پر شب خون مارنا داخل ہیں۔ رتحوں کی فوج کی جنگی حکمت عملی (چالوں) میں دشمن سے لڑائی، اچانک حریف پر ٹوٹ پڑنا اور اسے پوکھلا ہٹ میں جلا کر دنا اور اپنی جگہ قائم رہ کر جگ کرنا شامل ہیں۔

پیدل فوج کی جنگی چالوں میں ہر وقت اور ہر طرف سے جعلے کا جواب دینے کے لئے چوکس رہتا اور اچانک حملہ آور ہونا شامل ہیں۔

چاروں طرح کی افواج کو یکساں طور پر مضبوط اور طاق یا جفت ترتیب میں مربوط کرنے کے بعد حکمران 200 کمان کے فاصلہ پر اپنی محفوظ فوج کے درمیان رہے۔ محفوظ فوج ہی منتشر ہو چکے فوجی دستوں کو دوبارہ جمع کرتی ہے اس لئے اس کے بغیر جنگی مہم کے آغاز کا سونپنا بھی نہیں چاہیے۔

لشکری ترتیب کی مختلف اقسام میں حریف کا مقابلہ

دشمن پر حملہ کے لیے موڑ بازو اور صدر ناگ ترتیب کھلاقی ہے جبکہ بربستی کے مقلدین کے مطابق فوج کی ایک ترتیب دو بازو، دو پلو، ایک صدر اور محفوظ فوج کی صورت میں بھی ہوتی ہے۔ لشکری ترتیب کی خاص شکلیں ڈندا، پچھلوان، کنشٹی اور ناگ تصور کی جاتی ہیں۔

فوج کو مقابل کھڑا کرنے سے ڈنڈا ترتیب وجود میں آتی ہے۔ ایک صف کے پیچے دوسری صف آگے بڑھے تو یہ صف بندی ناگ ترتیب کملائے گی۔ لشکر کو الگ الگ گروہوں میں تقسیم کر کے اپنے اپنے طور پر مصروف عمل ہونے کا حکم دیا جائے تو یہ پہلوان ترتیب کے زمرے میں شمار ہو گا۔

بازو، پہلو اور صدر ہم وزن ہوں تو ڈنڈا ترتیب مکمل ہوتی ہے۔ اس کے پہلوؤں کو آگے برعلا جائے تو اس عمل کو پرور یا دشمنوں کی صیغہ لٹھانا کما جائے گا۔ بازوؤں اور پہلوؤں کو چیچھے ہٹانے کا عمل آڑو ہک کہلاتا ہے۔ بازوؤں کو پھیلا دیا جائے تو اسے ایسے یا ناقابل برداشت ترتیب کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ بازوؤں کی ترتیب کے بعد صدر کو آگے لایا جائے تو یہ عقلی ترتیب ہوگی۔ ان ترتیبوں کو اگر الٹ دیا جائے تو پھر یہ کمان، مرکز کمان، قفسہ اور قلعہ کہلاتیں گی۔ بازوؤں کو کمان کی شکل دی جائے تو یہ ”فتح ترتیب“ جبکہ اس میں صدر آگے لٹلا ہونے کی صورت میں ”فوج ترتیب“ کہلاتے گی۔ بڑکنی ترتیب میں بازو اور پہلو ایک ہی سمت میں ہوتے ہیں۔ جس ترتیب میں صدر ”فتح ترتیب“ سے دگنا ہو وہ وشال وجہ (و سچ و عریض فتح) کہلاتی ہے۔ جس کے بازو آگے بردھا دینے جائیں وہ ”فوج کا مکہرا“ کہلاتے گی۔ اس ترتیب کو الٹ دیا جائے تو ”چھلی کافم“ یعنی ترتیب قائم

1- اگر فوج کا ایک حصہ دوسرے کے عقب میں قائم رکھا جائے تو یہ ترتیب "زہری سوئی" کی جائے گی۔

2- اسی ترتیب میں اگر دو قطاریں ہوں تو مجتمع ترتیب قائم ہو گی۔
ناگ ترتیب میں اگر بازو، پلو اور صدر یکساں نہ ہوں تو اس کو سانپ کی چال کتے ہیں یا گائے کے پیشتاب کی دھار۔

جب اس ترتیب میں صدر دو قطاروں پر مشتمل ہو اور بازو و ڈینڈا ترتیب کی مانند تو یہ چکرا ترتیب ہو گی۔ اگر فوج کو اس کے بر عکس مرتب کیا جائے تو وہ "مگرچھ ترتیب" میں مغلظ ہو گی۔ جس چکرا ترتیب میں رتح، باخھی اور گھوڑے بھی شامل ہوں "واری پتن تک" کہلاتی ہے۔ یہ سب ناگ ترتیب ہی کی معنی صورتیں ہیں۔

کنڈل ترتیب میں جب صدر، میرہ اور بازوؤں کا تخصص ختم ہو جائے تو سرب کھ (ہر پلوکی حال) ترتیب قائم ہوتی ہے۔

پھیلوں ترتیب میں بازو، پلو اور صدر کو الگ الگ قائم کیا جاتا ہے۔ اس میں پانچ ڈویژن مزید شامل ہوں تو وجر (ہیرا) کہلاتے گی۔ جس میں آنھ ڈویژن شامل ہو اسے وجہ یا فتح کے نام سے موسم کیا جاتا ہے۔ جبکہ چار ڈویژن ہونے کی صورت میں ادیاںک یا گھنٹاں کے ساتھ ساتھ ناگ پدی یا کوئے کی نشست نام دیا جاتا ہے۔ اسی ترتیب میں اگر تین ڈویژن ہوں تو اس محل کا نام اور وہ چندر کا یا نصف چاند ہو گا۔

ارشت یا مبارک (سحد) ترتیب میں رتح آگے، بازوؤں میں باخھی اور عقب میں گھوڑے ہوتے ہیں۔ اپر تھت یا پیچھے نہ ہٹنے والی ترتیب میں رتح اور پیادے ایک دوسرے کے عقب میں مغلظ کیے جاتے ہیں۔

حکمران کو چاہیے کہ دشمن کی صفائی اللئے والی (پر در) کے مقابلہ پر در دھک کو لائے جو موثر ثابت ہوتی ہے۔ میدان جنگ میں در دھک ترتیب میں مغلظ فوج کو شکست دینے کے لئے ایسے یا ناقابل برداشت کو سامنے لانا چاہیے۔ شینہ یا عقابی ترتیب کی حال فوج کو "مکان ترتیب" سے مغلظ فوج کے ذریعے شکست دی جا سکتی ہے۔ قبضہ کا مقابلہ قلعہ سے ہونا چاہیے۔ (قبضہ اور قلعہ بھی مخصوص لشکری ترتیب کے نام ہیں) بڑکنی کے سامنے "وسیع و عریض فتح" (وشال وجہ) کو لانا بہتر ثابت ہوتا ہے۔ ہر لحاظ سے مضبوط اور "واری محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چن تک" ترتیب میں مختلف لٹکر کا موثر مقابلہ "ہر پلوکی حال" (سرپ کھ) فوج ہی بہتر انداز میں کر سکتی ہے۔ جملہ جگلی چالوں کے خلاف "درجہ" (بری ستائش) ترتیب میں مختلف لٹکر ہی موثر ہابت ہوتا ہے۔

حکمران کو چاہیے کہ پیداہ فوج، سوار فوج، رتح فوج اور ہاتھی فوج میں سے اسی ترتیب کے ساتھ پہلی کا مقابلہ اس کے بعد والی فوج سے کرے۔ چھوٹی، کمزور اور مکث درجے کی فوج کا مقابلہ پڑے، طاقتور اور اعلیٰ اوصاف کے حامل لٹکر کے ساتھ کرنا چاہیے۔

ہر دس فوجی دستوں کا سربراہ ایک افسر ہوتا ہے۔ جس کو پڈک (عہدیدار) کہتے ہیں۔ دس عہدیدار ایک فوجی سربراہ (سینا پی) کے ماتحت ہوتے ہیں جبکہ دس فوج سربراہان ایک پہ سالار اعلیٰ (نایک) کی سربراہی میں اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔

فوج کے مختلف دستوں کی شناخت ان کے طبل کی متنوع آوازوں، پچھوں اور پھرروں سے ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل امور میں کامیابی کا دارودار فوجی نقل و حرکت کے وقت اور مقام پر ہوتا ہے:

- 1- فوجی ترتیب۔
- 2- نقل و حرکت۔
- 3- پڑاؤ۔
- 4- مارچ۔
- 5- پیچھے لوٹنا۔
- 6- پیش قدمی اور حملہ۔
- 7- برابری طاقت کا حصول۔

حریف کی فوج کو مندرجہ ذیل طریقوں سے خائن کر کے اپنی فتح کا راست ہموار کیا جا سکتا ہے:

- 1- خفیہ کارروائیاں۔
- 2- ذہین جاؤسوں کی سرگرمیاں۔
- 3- دشمن کی توجہ دوسری طرف منتقل کروانا۔
- 4- ٹلسی ہجھنڈے۔

- 5- فوجی شکوه و سطوت کا موقع، بے موقع اطمینار۔
- 6- حکمران کا دیو تماں سے تعلق بیان کرنا۔
- 7- رتحوں اور ہاتھیوں کی بہترن حالت۔
- 8- یاغیوں کو اکسانا۔
- 9- حریف کے کیپ کو آگ لگاننا۔
- 10- اس کے پازوؤں اور عقب کو نیست و نایود کرنا۔
- 11- حریف کے ملازمین کو استعمال کر کے اس کے ہاں نفاق کے بیچ بونا۔
- 12- موئیشیوں کے گلوں کو استعمال کرنا۔

علاوہ ازیں دشمن کو ہراساں کرنے کے لیے یہ بھی کام جاسکتا ہے کہ اس کا قلعہ جل کر خاکستر ہو گیا ہے یا لوٹ لیا گیا ہے۔ اسے یہ بھی کام جاسکتا ہے کہ اس کے خاندان ہی کا کوئی رکن، اس کا دشمن یا وضی قبائلیوں کا فلاں سردار اس کے خلاف برس پیکار ہو چکا

ہے۔

کسی ماہر تیر انداز کے چلانے تیر سے کوئی موت کے گھاث اترے یا نہ اترے لیکن ماں کے پیٹ میں چھپا ہوا پچھے بھی دانش ور لوگوں کی اخاذ اور ذہین طباخ کی تیار کردہ حکمت عملی سے حفظ نہیں رہ سکتا۔

www.KitaboSunnat.com

گیارہواں حصہ
مختلف گروہ اور ان کے ساتھ ریاستی رویہ

www.KitaboSunnat.com

باب: 1

نفاق اور خفیہ تعزیرات

فوج، دولت اور حیلف حاصل کرنے سے زیادہ مفید یہ ہے کہ کسی گروہ (سکھ) کو اپنے ساتھ ملا لیا جائے۔ ان گروہوں کو اپنا ہدم بنانے کے لیے حکمران کو چاہیے کہ مصالحت اور تھائف کو ذریعہ بنائے کیونکہ اگر ان کے حکمران کے ساتھ ابھی تعلقات استوار ہو جائیں گے تو پھر دشمن انہیں اپنے مقاویں میں استعمال نہیں کر سکے گا۔ حکمران کے شدید خلاف گروہوں کو خفیہ سزاویں کے ذریعہ اور آپس میں لڑا کر راہ راست پر لایا جائے۔

سر اشتر اور کبوچ میں علاقوں کے کھتری زراعت اور تجارت پیش ہونے کے ساتھ ساتھ ہتھیاروں کو بھی مہارت سے استعمال کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ پھوسک، درجک، ملک، تدرک، مگر، کرو اور پانچال وغیرہ حکمران کہلاتے ہیں۔

رباوس کے جاسوس ان تمام گروہوں میں گھس کر ان کے یا ہمی اختلافات، بغلزوں، حد اور نفرت کے علاوہ دیگر ایسے اسباب معلوم کریں جو ان کے خلاف کارروائی میں محاون ٹھابت ہوں۔ اس کے بعد وہی جاسوس نہایت رازداری اور ذہانت سے ان گروہوں کے مابین دشمنی اور نفاق پیدا کرنے کی تدبیر اختیار کریں۔ استاد کے بھیں میں ان کے درمیان غیر عقلی اور معمولی وجوہات کی بنیاد پر لڑائی جگدا کروانے کی کوشش کریں اور ایک گروہ کے سردار سے کہیں کہ فلاں فلاں تمہارے خلاف سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ تعلیم، فن، تماریزی اور کھیلوں کے شعبوں میں پیدا ہونے والے مسائل پر نظر رکھ کر فساد برپا کرنا جاسوسوں کی اولین ذمہ داری ہوگی۔ ذہین اور چوکس جاسوس گروہی اکابرین کے درمیان دشمنی پیدا کریں۔ وہ تفریخ گاہوں اور شراب خاؤں میں کثر حیثیت کے حامل سرداروں کی خوشابد کریں یا نوجوان لوگوں کے سب نب کو بڑھا چڑھا کر بیان کریں اور بعد ازاں انہیں مسم جوئی کی ترغیب دیں۔ عالی نب لوگوں کو عام طبقہ سے تعلق استوار نہ کرنے دیں تاکہ

طبقاتی خلیج بڑھتے بڑھتے نفرت کے آتش فشاں کی شکل اختیار کر لے۔ جو عالی نسب شخص سمجھنا طبقہ سے کوئی تعلق رکھے جاسوں کو چاہیے کہ اسے ذیل کر دیں اور کہیں کہ یہ تو اپنے خاندانی وقار، اعلیٰ مرتبے اور برتری کا خود ہی وشن ہو گیا ہے۔ انتہائی ذہین جاسوس قانونی بھروس میں ملوث فریقوں کے مویشی چوری کر کے یا جائیداد تباہ کر کے ان کے مابین خونی تصادم کی راہ ہموار کریں۔ ان معاملات میں حکمران کو چاہیے کہ کمزور فرق کو تقویت پہنچائے تاکہ وہ طاقتور حریقوں کے ساتھ نبود آزا ہو سکے۔ جب ان میں اتحاد نہ رہے تو انہیں ان کے اپنے علاقت سے باہر قابل کاشت زشن پر پانچ پانچ دس دس گھروں کی مختصر بستیوں کی صورت میں منتشر کر کے آباد کر دیا جائے۔ کیونکہ مدد رہ کر وہ ہتھیاروں کے استعمال کی تربیت حاصل کر سکتے ہیں۔

حکمران کی گروہ کے نمایاں نوجوان (سردار، شزادے) کو جو عالی نسب ہو مگر بے دخل کرویا گیا ہو، گدی کا وارث مقرر کروے۔ اس کے بعد حکومتی جاسوس نبومیوں اور عالموں کا بھیں بدل کر دیگر گروہوں میں اس کی اعلیٰ اور قابل تعریف و تقیید خصوصیات اور خوبیوں کا ڈھنڈوا رکھیں اور عام لوگوں کو اس بات پر قابل کریں کہ وہ اس کی اطاعت اور تعریف کریں۔ اس طریقے سے اگر کچھ لوگ ساتھ مل جائیں تو حکمران فوراً "امداد وے تاکہ اس گروہ کو پڑھایا جاسکے۔ اگر کوئی جھڑپ ہو تو جاسوس حلیہ بدل کر کسی مرحوم رشتہ دار کو نذر کرنے کے بھائے ان لوگوں میں بے ہوشی کی دو اعلیٰ شراب کے لاتعداً ملکے تقسیم کر دیں۔ قربانی گھروں کے باہر، مندرجہوں کے دروازے پر اور دیگر اہم مقامات پر تعینات محافظ و ستون کے سامنے حکومتی جاسوس یہ من گھڑت اعلان کریں، کہ انہوں نے گروہ کے حریقوں کے ساتھ عمد نامہ کر لیا ہے۔ جاسوس اس عمد نامہ کے مقاصد اور معادضہ بھی اپنی طرف سے بیان کریں اور حریف کی سونے کی مروں کی تسلیاں بطور ثبوت دکھائیں۔ جب گروہوں سے سامنا ہو تو جاسوس ان سے کہیں کہ انہوں نے خود کو حریف کے ہاتھ فروخت کرویا ہے اور انہیں بر سر بیکار ہونے کی دعوت دیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گروہوں کے مویشیوں یا دیگر جائیداد پر قبضہ کر کے، قیمتی اشیاء گروہ کے سردار کو سونپ دی جائیں اور گروہ سے کما جائے کہ یہ رقم (اور اشیاء) سردار کو گروہوں کے مابین فاد پر پا کروانے کی خدمت کے عوض دی گئی تھیں۔ فوجی چھاؤنسیوں اور وحشی قبائل کے سرداروں کے مابین نفاق اور دشمنی پیدا

کرنے کے لیے بھی مذکورہ تدابیر ہی موثر ہاتھ ہوں گی۔

جاسوس کسی گروہ کے سربراہ کے مفروضے سے کے:

”تم تو فلاں حکمران کے بیٹے ہو، تمہیں اس نے دشمنوں کے ڈر سے یہاں رکھا ہوا ہے۔“ جب وہ لڑکا اس چال میں آجائے تو حکمران اس کی امداد کرے اور اسے گروہوں کے خلاف جنگ پر آتاہ کرے۔ مقاصد کے حصول کے بعد حکمران کو چاہیے کہ اس میرے (لوگوں کے) کو موت کے گھاث اتار دے۔

رقاصوں اور طوائفوں کے سرپرست گروہی سرداروں کو خوبصورت عورتوں سے آٹھا کریں۔ پھر ان میں سے کسی ایک سردار کی چیختی عورت کو دوسرے سردار کے حوالے کر دیا جائے اور پہلے کے کان بھرے جائیں کہ فلاں سردار تمہاری محبوبہ کو اغوا کر کے لے گیا ہے۔ اس طرح وہ مرنے مارنے پر تیار ہو جائے گا۔ مقصد پورا ہونے کے بعد ذین جاسوس اچھی طرح یہ بات لوگوں میں مشہور کریں کہ فلاں سردار محبت میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہوا ہے۔

اپنے عاشق کو مایوس کرنے والی خوبصورت عورت جسے بعد میں معافی دے دی گئی ہو، اس سردار کے پاس جا کر کہ ”فلاں گروہ کا سردار میرے اور تمہارے وصل کا دشمن ہے۔ حالانکہ میں تو صرف تمہاری ہو لیکن جب تک اس کا وجود ہے میں تمہارے پاس کیسے قیام کر سکتی ہوں۔“ اس طرح ایک گروہ کا سردار دوسرے کو قتل کر دے گا اور خون خراپہ ان کی طاقت کو مزید کمزور کرنے کا باعث بنے گا۔

زبردستی اغوا کی گئی عورت اس شخص کو (اغوا کرنے والے کو) کسی باغ کے آس پاس یا عیش گاہ میں جاسوسوں کے ہاتھوں قتل کروادے یا خود موت کے گھاث اتار دے اور بعد میں یہ جھوٹی خبر پھیلائے کہ میرے عاشق اور محبوب کا خون تو فلاں شخص نے کیا ہے۔

ریاستی جاسوس حکیم کے بھیس میں جائے اور کسی طوائف پر عاشق ہونے والے گروہی سردار کو ”محبوبہ رام کرنے کی دوا“ میں زہر ملا کر کھلادے۔ حکیم جاسوس اپنا کام عمل کر کے چلا جائے اور سردار کے مرنے کے بعد دیگر جاسوس اس کے قتل کا مجرم کسی اور سردار کو نہ مہرائیں۔

ترہیت یا نتیجہ عورتیں اور یہاں میں ان گروہی سرداروں کے خلاف حکمران کے دربار میں

"رقم کی وصولی کے مطابق" کا جھوٹا مقدمہ دائر کریں۔ حکمران ان سرداروں کو اس الزام کا جواب دینے کے لیے دربار میں طلب کرے تو یہی عورتیں انہیں اپنے حسن کے جال میں چھاننے کی کوشش کریں۔

رقاصہ، گلوکارہ یا طوانف اپنے کسی عاشق گروہی سردار کو ملاقات کے لیے کسی خفیہ جگہ طلب کرے وہاں جاؤں پلے سے گھات لگائے بیٹھے ہوں، جب سردار اپنی محبوبہ سے ملنے آئے تو اسے ٹھکانے لگا دیں یا حرast میں لے لیں۔ جاؤں خوبصورت عورتوں کے شوقین کسی گروہی سردار سے کہیں کہ فلاں گاؤں میں ایک شخص مر گیا ہے، اس کی یہوی اتنی خوبصورت ہے کہ کسی حکمران کے محل میں رہنے کے قابل ہے، اسے حاصل کرلو۔ پھر جاؤں خود ہی ایک خوبصورت لڑکی اسے پیش کر دیں۔ کچھ دنوں بعد ایک جاؤں برہمن رشی کے بھیں میں آکر لوگوں کے سامنے سردار پر الزام لگائے کہ اس نے اس کی یہوی، بہن، بیٹی یا سالی کو جبڑی طور پر انگوکھ کے اپنی ہوس مٹانے کی خاطر گھر میں رکھا ہوا ہے۔ اگر گروہ کے لوگ سردار کے لیے سزا تجویز کریں تو حکمران ان کی حمایت کرے اور انہیں بدقاش لوگوں کے خلاف کارروائی کی ترغیب دے۔ چالاک جاؤں برہمن رشی کو روپوشن کروا کر یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ سردار نے اس برہمن کو ٹھکانے لگا دیا ہے تاکہ بے خوف ہو کر ایک برہمن عورت کی عصمت کو پالا کر سکے۔ یہ سب کارروائی بہت احتیاط اور راز داری سے عمل میں آنی چاہیے۔

نجوی کا روپ دھار کر کوئی جاؤں کسی سردار سے کہے: "فلاں عورت کی قسم کا ستارہ عروج پر ہے۔ اس کی جلد ہی شادی ہونے والی ہے، اپنے حسن اور خوبیوں کے سب تو وہ رانی بننے کے قابل ہے، وہ ایسے بیٹے کی ماں ہو گی جو حکمران بنے گا۔ تم اپنی ساری دولت دیکر بھی اسے خرید سکو تو خرید لاؤ یا انگوکھ رکلو۔" جب اس کو حاصل کرنا ممکن ہو گا تو ریاستی آلہ کار ان کا رشتہ کرا دیں گے۔ اس کے بعد خوزیری کو نہیں تالا جا سکے گا۔ جاؤں عورت گد اگر کے روپ میں کسی سردار کے پاس جائے جو اپنی رفیقة حیات کو بہت چاہتا ہو اور اس سے یوں کہے:

"جسے فلاں سردار نے ہے اپنی جوانی اور طاقت پر بہت غور ہے، تمہاری یہوی کو بدلانے پھسلانے کی غرض سے بھیجا ہے کیونکہ وہ تمہاری یہوی کو حاصل کرنا چاہتا ہے، میں

اس کے خوف سے اس کی طرف سے تمہاری یوں کے نام لکھا خط اور یہ زیور (تمہاری یوں کے لیے) لے آئی ہوں۔ تمہاری یوں کا اس مجاہلے میں بالکل کچھ گناہ نہیں ہے۔ اس سردار کے خلاف خفیہ کارروائی کرواد کیونکہ میں تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتی ہوں۔“ جاسوسوں کے پیدا کرہ اور ازخود کھڑے ہونے والے تمازغات میں حکمران کو ہمیشہ طاقتوں کے مقابلہ میں کمزور کی حمایت کرنی چاہیے۔ تاکہ وہ خود اپنے حریقوں کے خلاف جنگ کر کے ان کا وہود مٹائیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حکمران انہیں علاقہ بدر کر دے۔ ان تدابیر پر کامیابی سے عمل پیرا ہونے والا، جنگجو گروہوں کا واحد حکمران بن جائے گا۔ ان گروہوں کو بھی چاہیے کہ ایسے حکمران کی اطاعت قبول کرنے کے بعد اس نوعیت کی مکارانہ کارروائیوں سے باخبر رہیں۔

گروہی سربراہ کے لیے نیک نیت اور باکردار لوگوں میں مقبولیت اور ہر دلجزی حاصل کرنا اشد ضروری ہوتا ہے۔ اس پر لازم ہے کہ فضائل خواہشات کو بے لگام نہ ہونے دے اور اپنے تابعدار لوگوں کی پسندیدہ راہ اختیار کرے۔ اسی میں اس کی بھلائی مضمرا ہوگی۔

www.KitaboSunnat.com

بارہواں حصہ
غالب حریف کے خلاف موثر اقدامات

www.KitaboSunnat.com

باب: ۱

سفرات کار کے فرائض

اگر کوئی پر قوت حریف حکمران پر حملہ کرے تو اپنے بیٹوں سمیت خود کو اس کے
حوالے کروے اور بیت کی طرح جمک جائے۔
بھار دواج کے مطابق طاقتوں کے سامنے جھکنا بارش کے دیوتا اندر کے سامنے سر
جھکانے کے متراوف ہے۔

وشاکش کے بقول بہادری سے چونکہ ہر مشکل پر قابو پانا ممکن ہے، اس لیے کمزور
حکمران اپنے تمام ترس وسائل و ذرائع استعمال کر کے مقابلہ کی راہ اختیار کرے۔ یہ اس لیے
بھی ضروری ہے کہ جنگ میں فتح یا نکست کے حوالے سے متوقع نتیجہ بالائے طاق رکھ کر
لڑتا کھتری کا فرض ہے۔

لیکن کوئی ملید کا خیال ہے کہ جو کیکڑے کی طرح دریا کے کنارے جمک جائے وہ مصیبت
میں گرفتار ہو جائے گا۔ اسی طرح تھوڑی فوج کے ساتھ طاقتوں لشکر کا مقابلہ کرنے والے
کی مثال اس شخص کی ہی ہے جو بغیر کشمکش کے سمندر عبور کرنا چاہتا ہو۔ اس لیے کمزور
حکمران یا کسی مضبوط قلعہ میں سے مزاحمت کرے یا پھر اپنے آپ کو کسی طاقتوں حکمران کی
پناہ میں دے دے۔

طبع اور خصوصیات کے حوالے سے حملہ آور تین طرح کے ہوتے ہیں:

- 1- منصف فاتح۔
- 2- شیطانی اوصاف کے خامل فاتح۔
- 3- لاچی فاتح۔

النصاف پسند فاتح اطاعت سے مطمئن ہو جاتا ہے اس لیے کمزور کو اس کا مطیع بن جاتا
چاہیے۔

لچی فاتح اپنے دشمنوں کی طرف سے بیش چوکس رہتا ہے اور جو کچھ بھی ہاتھ لے
وصول کرنے میں نہیں پہنچتا، اس لیے اسے ذرائع دولت سے خوش کرنا مفید ثابت ہوتا
ہے۔

بدقماش اور شیطان صفت حکمران کو دولت اور زمین دے کر خود سے بھتنا دور رکھا
جائے باتر ہے کیونکہ وہ نہ صرف تکلست خورده کی زمین، دولت، یوبیاں اور پیشان حاصل کرتا
ہے بلکہ اس کی جان کا بھی دشمن ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا تینوں قسم کے فاتحین میں سے جب کوئی کمزور حکمران پر چڑھائی کرنے والا ہو
تو صلح کے معاملے سے اسے ملا جائے بصورت دیگر سازش کی جگہ کام سارا منفرد ہو گا۔
میدان جگہ میں مکارانہ حکمت عملی سے کام لیا جائے۔ حریف کے سرکردہ افراد کو لاج اور
دیگر اسی نوعیت کی تنبیبات کے ذریعے ساتھ ملایا جا سکتا ہے۔ اپنے آدمیوں کی طرف سے
سازش کا خدشہ ہو تو ان میں نفاق پیدا کر کے یا خفیہ تعزیرات کے استعمال سے صور تحال پر
قاچو پایا جائے۔ جاسوس، تھیمار، زہر اور آگ کے ذریعہ اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ حریف پر
عقلی دیباہ ہر طرح سے بڑھانا چاہیے۔ اس کے علاقہ میں قبائلی لوگوں کے ذریعے تجذیب
کاری کی داروائیں کروا کر تباہی پھیلائی جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دشمن کے خاندانی
حریف یا رقب کو اس کی ریاست پر قبضہ کرنے کے لیے آمادہ کر کے اسے بھرپور مدد دی
جائے۔ اگر دشمن کا جملہ کسی بھی طرح ملوث ہوتا دکھائی نہ دے تو کمزور حکمران اس کی
طرف دوستی اور صلح کا ہاتھ بڑھائے، اپنے سفیر روانہ کرے اور طاقتور کو ناراض کیے بغیر
اس کے ساتھ دوستی کر لے۔ اگر اس کے باوجود بھی وہ اپنے منقی ارادوں سے باز شد آئے تو
کمزور حکمران اسے پر امن رہنے کے عوض اپنی ایک چوتھائی فوج اور دولت دینے کی پیشکش
کرے یعنی ادا ایگل کے لیے چوبیں گھنٹہ بعد کا وقت مقرر کیا جائے۔

حملہ آور یہ پیشکش قبول کر لے تو ایسے گھوڑے اور ہاتھی اس کے پرڈ کیے جائیں جو
سرکش ہوں یا انہیں زہر آلوں خوراک کھلا کر بھیجا جائے۔ (اگر وعدہ بھی پورا ہو جائے اور
دوسرے حکمران کے پاس جاتے ہی وہ جائز مر جائیں، یعنی اس کے کام بھی نہ آئیں) اگر
طاقتور حریف اس معاملہ کے تحت فوج کے مخصوص افسران کا مطالبہ کرے تو ایسے لوگ اس
کے حوالے کیے جائیں جن کی وناداری ملکوں ہو۔ ایسے لوگوں میں اندر وطنی دشمن اور

وہی قبائلی بھی شامل کے جا سکتے ہیں جو اپنے کسی سرکردہ سربراہ کی قیادت میں ہوں۔ اس حوالہ سے کمزور حکمران ایسی حکمت عملی اختیار کرے کہ اس کا حریف اور اس کی فوجی قوت کے ناپسندیدہ عناصر دونوں تباہ ہو جائیں۔ انتہائی ذہین اور چوکس جاسوسوں پر مشتمل فوج بھی طاقتور حکمران کے مطالبہ پر بھیجا جا سکتی ہے جو موقع ملتے ہی دشمن کو شدید نقصانات سے دوچار کرنے کی البتہ رکھتی ہو۔ تندخوا اور غضیل لوگوں کو بھی بھیجا جا سکتا ہے جو کسی بات پر بھڑک کر دشمن کی برپادی کا باعث بن سکیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ غصی فوجی دستوں کے وقاردار ترین لوگوں کو اس مقصد کے لیے حریف کے حوالے کیا جائے کہ وہ موقع ملتے پر اسے برپا کر دیں۔

www.KitaboSunmat.com

ناقابل فروخت اشیاء اس صورت میں دشمن کے پرد کی جائیں جبکہ وہ دولت کا مطالبہ کرے۔ زمین کے مطالبہ پر حریف کو ایسا علاقہ دیا جائے جو بعد میں با آسانی واپس لیتا ملکن ہو۔ ایسا علاقہ کسی طاقتور دشمن کی سرحد کے پاس ہونا چاہیے، وہاں دفاع آسان نہیں ہونا چاہیے اور اسے آباد کرنے میں شدید مسائل موجود ہونے چاہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کمزور حکمران دارالحکومت کے علاوہ پورا ملک طاقتور حملہ آور کے پرد کر کے اس سے صلح کا معابدہ کر لے۔ کمزور حکمران کو طاقتور دشمن کے مطالبے پورے کرتے وقت یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیے کہ میری جان قیمتی ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ دولت، حکومت اور زمین سے پڑھ کر اپنی جان کی حفاظت کرے۔ سب کچھ موجود ہوتے ہوئے بھی اگر وہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تو کیا فائدہ۔ کمزور حکمران طاقتور حملہ آور کو ایسا سامان، علاقہ اور دولت پیش کرے جو کوئی دوسرا لاحق میں اس سے پھیں کر لے جانے کو فوراً "تیار ہو جائے۔

سازشیں، مکاریاں، عیاریاں

حریف صلح کے عمدہ نامہ سے انحراف کرے تو اس کی توجہ ان امور کی طرف مبذول کرائی جائے:

”بہت سے بے وقوف حکمرانِ حریفوں کے ساتھ مقابلہ میں پہاڑتے ہیں تم انہے خیال نہ رکھو، مگر اپنے فرائض اور دولت کا خیال ضرور کرو۔ تمہیں خطرات میں کوئی نہ، جرام میں ملوث ہونے اور دولت شائع کرنے کی تجویز دینے والے تمہارے حلیف نہیں حریف ہیں۔ سر پر کفن یا ندھ کرتیاں جیسے بہادروں سے لڑائی مول لیتا عظیمی نہیں۔ جس لڑائی میں فریقین کا بیماری جانی نقسان ہو وہ گناہ کملاتی ہے۔ حاصل شدہ دولت کو برباد کرنا اور اچھے حلیف سے جنگ منید نہیں مضر ہوتی ہے۔ تمہیں اکسانے والے حکمران کے بھی کچھ حلیف ہیں، جنہیں وہ تمہارے خلاف، اسی دولت کی وجہ سے استعمال کرے گا، جو تمہاری مدد سے مجھے نقسان پہنچا کر وہ حاصل کرنا چاہتا ہے، یاد رکھو، وہ اپنا مقصد پورا کر کے ہر طرف سے تم پر حملہ آور ہوں گے، تم اپنا اثر درست ختم کر جیسے ہو اس لیے اب وہ اس انتقامار میں ہیں کہ موقع ملنے پر تمہیں بھی ہڑپ کر جائیں۔ اس لیے صبر کے ساتھ مزید نقسان برداشت کرو، وقت آئنے پر تم اکسانے والے کو اس کے پر اس اور ناقابل شکست قلعے سے باہر گھیت لا جائیں گے جس پر وہ اپنی گرفت کھو چکا ہے۔ یہ تمہارے لیے مناسب نہیں کہ ان بد مقاش لوگوں کی بات مانو جو دولت کے روپ میں بربادی کی کھائیوں میں وھکا دیتے اور بہکاتے ہیں تاکہ تمہارے حقیقی اور فطری حلیف تم سے الگ ہو جائیں۔ ایسا کر کے تمہارے وہ دشمن اپنے مخصوص مقاصد کی مکملی کے خواہ شدہ ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم بلاوجہ مشکلات کو دعوت دے کر بوجھتے دب جاؤ، لیکن ہم نہیں چاہتے۔“

حریف اگر اس مشورہ کو تسلیم نہ کرے اور اپنے جارحانہ عزم کے تحت نامناسب

کارروائیاں جاری رکھے تو کمزور حکمران کو اس کے ملک میں بدامنی اور داخلی انتشار پیدا کرنے کے لیے، انہی حربوں سے کام لیتا چاہیے جو گزشتہ صفات میں گروہوں پر قابو پانے کے ضمن میں بیان کیے جا چکے ہیں۔ کمزور حکمران کو چاہیے کہ وہ ذین آلہ کاروں اور زہر دینے والوں کو بھی استعمال کرے۔ دشمن کو اس کے اپنے ہی ملک اور ملکانے میں عدم تحفظ کا شکار کرنے کے لیے جاسوس ان اقدامات کے بر عکس کارروائیاں کریں جو حکمران کے تحفظ کے سلسلہ میں گزشتہ اور اوقات میں بیان کیے جا چکے ہیں۔ طوائفوں کے سرپرست حريف کی فوج کے نمایاں افسران کو خوبصورت عورت کی زلفوں کا اسیر بنا کر ان میں نفاق اور لذائی جھکڑا پیدا کریں۔ ان جھکڑوں میں شکست کھانے والے فریق کو جاسوس علاقہ چھوڑ جانے، اپنے حکمران کی پناہ لینے اور اس کا ساتھ دینے کی ترغیب غیر محسوس انداز میں دیں۔ جو فوجی رہنماء پیشہ ور عورتوں کے چنگل میں پھنس جائے جاسوس وید (حکیم) کے روپ میں اسے زہر لی دوادے کر موت کے گھاث اتار دیں۔

سوداگر بن کر ایک جاسوس دشمن حکمران کی رانی کی خاص کنیز سے عشق کا انعام کرے، اس پر خوب خرچ کرے، پھر اسے کچھ عرصہ بعد بھول جائے۔ سوداگر (جاسوس) کا ملازم (جاسوس) رانی کے محل میں مقرر کسی دوسری جاسوس عورت کے ذریعے ناراض عاشق مٹانے کی دوا رانی کی خاص کنیز تک پہنچائے۔ سوداگر (جاسوس) مان کر دوبارہ کنیز سے تعلقات استوار کر لے۔ خاص کنیز رانی سے اس دوا کا ذکر کرے اور اسے ترغیب دے کہ راجہ کی توجہ حاصل کرنے کے لیے وہ اس دوائی کو آزمائے۔ اب کی بار دوائی میں زہر ملا دیا جائے۔

نجومی کے روپ میں کوئی جاسوس دشمن کے اہم وزیر کو یہ یقین دلائے کہ اس کے ہاتھ میں حکمرانی کی لکیرس ہیں۔ جاسوس عورت گد اگر بن کر اس وزیر کی بیوی کو قاتل کرے کہ وہ مستقل کی ملکہ ہے اور اس کی کوکھ سے پیدا ہونے والا بچہ بھی عظیم حکمران ثابت ہو گا۔

جاسوس عورت کسی اعلیٰ عہدیدار (جس کا تعلق دشمن ملک سے ہو) کے ساتھ منصوبہ بندی کے ساتھ شادی کرے اور بعد میں اسے بھڑکائے کہ حکمران میری جان نہیں چھوڑتا، وہ مجھے تم سے جدا نہ رہے گا۔ ثبوت کے طور پر وہ اعلیٰ عہدیدار کو کچھ زیور اور ایک خط

(آن گھڑت تحریر کا) دکھا کر جاتے کہ یہ ایک گدا اگر عورت حکمران کی طرف سے یہ اشیاء لیکر آئی تھی۔

کھانا پکانے والوں کے بھیس میں کچھ جاسوس بہت سی دولت وزیر کے پاس لے جائیں اور کہیں کہ یہ حکمران کی مرضی سے کسی فوری مم کے سلسلہ میں آئی ہے۔ کوئی اور جاسوس تاجر کے بھیس میں وزیر کو اس بات پر قائل کرے کہ ہر طرح کی تیاری مکمل ہے اور اس دولت کو وزیر سے تھیا لے۔ اس طرح کے حریوں سے کام لیکر مشترکہ حریقوں کے وزراء کو (ان کے حکمرانوں سے) الگ کرنے کے لیے مم جوئی کی ترغیب دی جائے۔

حریف کے علاقوں میں جاسوس یہ جھوٹی خبر پھیلائیں کہ حکمران سخت مصائب میں گرفتار ہے اور اس کی جان کو بھی شدید خطرہ لاحق ہے۔ اس لیے علاقہ کے حاکم نے ریاستی اہلکاروں سے کہا ہے کہ جتنا کسی سے وصول کر سکتے ہو زبردستی کرو۔ بعد ازاں جاسوس ہی رات کی تاریکی میں لوٹ مار شروع کر دیں اور خون آلود تھیار اور دیگر ایسی اشیاء مقابی حاکم کے گھر پھینک دیں۔ اس طرح نیکی کی وصولی کے ذمہ دار اور دیگر عمدیدار ان کے خلاف لوگوں میں نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ جب عوام پوری طرح ان ریاستی عمدیدیاروں کے خلاف مشتعل ہو جائے تو ان میں سے وصولیوں کے ذمہ دار افسروں کو موت کے گھاثات اتار دیا جائے۔ بعد ازاں اس کی جگہ اس کے خاندان کے کسی فرد یا کسی نظر بند رہ پکے آدمی کو مقرر کر دیا جائے۔

جاسوس شایی حرم، فصیل کے دروازوں اور غلے کے گوداموں کو نذر آتش کروانے کے علاوہ ان مقامات کے محافظ دستوں کو موت کے گھاث اتار دیں، قبل ازیں وہ یہ افواہ پھیلائیں کہ دشمن کی طرف سے خطرہ درپیش ہے۔

عسکری قائدین کو قتل اور ریاستوں کو مشتعل کرنا

حریف حکمران اور اس کے راہداران کے قریب رہنے والے جاسوس، خفیہ طور پر پیادہ، سوار، رتھوں اور باتھیوں کی افواج کے قائدین کے دوستوں سے ان کے ہمدردین کر کمیں کہ حکمران ان سے خوش نہیں ہے۔ جب ان کے آدمی جمع ہوں تو یہ جاسوس محافظ دستوں کی نظریوں سے پوشیدہ رہ کر احتیاط کے ساتھ عسکری قائدین کو حکمران کی طرف سے طلب کرنے کا بہانہ کر کے کسی جگہ لے جائیں اور موت کے گھاث اتار دیں۔ اس کے بعد افواہ پھیلاتی جائے کہ یہ قتل حکمران کی رضی سے ہوئے ہیں۔ پھر جاسوس دیگر فوجی وغیر فوجی اہم افراد سے مل کر غیر محسوس انداز میں انہیں احساس دلائیں کہ ان کا اس ملک میں، اس حکمران کے ہاں رہتا کسی بھی طرح مناسب نہیں۔ (یعنی وہ بھی اسی طرح قتل کیے جا سکتے ہیں) یوں دشمن حکمران کی فوج اور حکومت کمزور ہو جائے گی۔

جن افراد نے حکومت (دشمن) کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دی ہوں اور انہیں مناسب انعام یا معاوضہ نہ ملا ہو، جاسوس ان سے رابطہ کر کے کمیں کہ حکمران نے سرحدی حاکم سے کہا ہے کہ یہ لوگ (جن سے جاسوس مخاطب ہو) دشمن کے لیے کام کرتے ہیں کیونکہ ہم سے خوش نہیں ہیں، اس لیے ان کو قتل کرو۔ اس کے بعد جاسوس اپنی مخصوص کارروائی شروع کروں۔

جن لوگوں کو حکمران نے ان کی حسب مشاء خوش کر دیا ہو، ان کو جاسوس یہ کہہ کر اپنے جال میں چھانس لیں کہ حکمران نے ان کے بارے میں سرحدی حاکم سے کہا ہے کہ اگرچہ ہم نے ان کے مطالبات تسلیم کر کے انہیں نواز دیا ہے تاکہ مطمئن رہیں، لیکن وہ دشمن کے آہ کار ہیں اس لیے انہیں ختم کرو۔ اس کے بعد جاسوس اپنی کارروائی شروع کر دیں۔

جو لوگ کسی خوف سے حکمران سے اپنا حق طلب نہ کرتے ہوں، جاسوس ان سے کہیں کہ حکمران نے سرحدی حاکم سے کما ہے کہ یہ لوگ (جن سے جاسوس مخاطب ہو) اپنا جائز حق بھی مجھ سے طلب نہیں کرتے، ان کی اس بے نیازی اور لا پرواٹی کا سبب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ دشمن کے لیے کام کر رہے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ مجھے اس امر کی خبر ہے، اس لیے ان کو پہلی فرصت میں ختم کرو۔ ازیں بعد جاسوس مخصوص کارروائی کو عمل میں لائیں۔

ایک جاسوس حکمران کے ذاتی خدمت گاروں میں شامل ہو جائے اور حکمران (دشمن) کے کان بھرے کہ فلاں فلاں وزیر سے دشمن کے آدمی میں جول رکھتے ہیں جس وقت حکمران بس بات کا یقین کر لے تو کسی سرکردہ شخص کے بارے میں حکمران سے کما جائے کہ یہی دشمن کا جاسوس ہے۔

حریف حکمران سے اس کے وزراء، اعلیٰ عمدیدیاران اور دیگر افسران کو الگ کرنے کے لیے انہیں دولت اور زمین کا لالج دیا جائے۔

اگر کوئی پس سالار اعلیٰ یا شزادہ قلعے کے پاس یا اس کے اندر مقیم ہو تو جاسوس اس سے مخاطب ہو کر مندرجہ ذیل جملے کہیں:

”تم ہی سب سے قابل، لائق، ذہین اور اہل ہو مگر ہمت سے کام کیوں نہیں لیتے، اپنا حق اپنے بازوؤں کی طاقت سے حاصل کرو دوسرا صورت میں حکمران کا جانشین تم کو کہیں کان چھوڑے گا۔“

دشمن فوج کے پس سالار اعلیٰ کے خاندان کے کسی فرد یا معتوب ریاستی عمدیدیار کو بھاری مقید اور میں سونا پیش کر کے اسے دشمن حکمران کی داخلی یا سرحدی افواج کی جانبی پر آمادہ کیا جائے۔ وحشی اور جنگلی قبیلوں کو دولت اور جاہ و حشت کا لالج دے کر دشمن کا علاقہ تاخت و تاراج کرنے پر آمادہ کیا جائے۔

حریف کے عقیقی دشمن سے کما جائے:

”میں تمہارے لیے چھکارے کا واحد راست ہوں۔ اگر میں ختم ہو گیا تو یہ حکمران تم سب کو غرق کر دے گا۔ آؤ اتفاق و اتحاد کی حکمت عملی اختیار کریں اور دشمن کے تملہ کا منہ توڑ جواب دیں۔“

اسی طرح ریاستوں کے حلقہ کے تمام یا کچھ خاص ممبر ملکوں کے سربراہان کو یہ پیغام دیا جائے۔

”میری بربادی کے بعد یہ حکمران تہماری سرکوبی کے لیے مصروف عمل میں ہو جائے گا۔ اس حوالہ سے محتاط رہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں آپ مجھ پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کر سکتے ہیں۔“

ہمسایہ ملک کی طرف سے خطرہ کی پیش بندی اس طرح کی جائے کہ غیر جاذب دار یا وسطیٰ حکمرانوں کو عمدہ اور پسندیدہ تحائف بھیجے جائیں۔ انتہائی مشکل حالات میں ان کی مدد حاصل کرنے کے عوض اپنی جملہ املاک بھی ان کے پرد کی جا سکتی ہیں۔

باب: 4

زہر، آگ اور ہتھیاروں کے استعمال میں ماہر آلہ کا ر

حریف حکمران کے مختلف علاقوں میں جاسوس مختلف بیشتوں سے رہیں جیسے:

- 1- حریف کے قلعوں میں تاجریوں کے طور پر۔
- 2- دشمن کے دیہات میں کسانوں کے روپ میں۔
- 3- عمومی مقامات پر گوالوں کے بھیس میں۔
- 4- سرحدوں پر گدأُگر بن کر۔

یہ لوگ اپنے حریف کے قبیلی دشمن، قبائلی سردار، دشمن حکمران کے تاج و تخت کے دعویدار یا کسی معنوب رہنماؤ کو یوپاریوں کے توسط سے خفیہ طور پر پیغام دیں کہ وہ با آسمانی اس علاقے پر بقید کر سکتے ہیں۔ جب ان کے نمائندے آئیں تو انہیں مقامی ریاست کے تمام کمزور پہلو ہاتنے کے بعد مشترکہ کارروائی کی جائے۔

کسی ملک بدر شزادے کو حریف کے یکپی میں پہنچانے کے بعد کوئی آلہ کار جو حریف حکمران کے ہاں شراب بینچنے والے کے طور پر ملازم ہو چکا ہو، میکڑوں برتن شراب سے بھر کر ان میں مدن یوٹی کا رس (نشہ اور عرق) ملانے کے بعد جشن منانے کی غرض سے میا کر دے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس موقع پر پسلے دن عام شراب جبکہ دوسرے روز زہری شراب فراہم کی جائے۔ یہ بھی قابل عمل جرہ ہے کہ حریف افران کو ایک ہی دن پسلے سادہ شراب پینے کے لیے دی جائے اور جب وہ نشہ میں جھوم رہے ہوں تو زہری شراب سے ان کی "واضع" کی جائے۔

حریف فوج کے اعلیٰ افران کے طور پر اپنی جگہ بنا چکا جاسوس بھی "شراب والی ترکیب" اختیار کر سکتا ہے۔ کچھ جاسوس تاجریوں کے بھیس میں تیار شدہ گوشت، چاول اور شراب بازار سے باریعیت فروخت کرنے کا اعلان کریں اور حریف کے آدمیوں کے ہاتھ زہری

اشیاء فروخت کرنے کی تدبیر کو عملی جامہ پہنائیں۔ جاسوس عورتیں و شمن ملک کے تجارت سے شراب، دودھ، دہنی، تحلیل اور مکھن وغیرہ خرید کر اپنے زہر بھرے برخوں میں ڈال لیں اور فوراً "بعد قیمت پر جھگڑا کھڑا کر کے یہ اشیاء واپس وکانداروں کے برخوں میں انہیل دیں۔ جاسوس یہ تمام مال خرید کر کسی طریقے سے ان لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دیں جو دشمن کے گھوڑوں اور ہاتھیوں کو خواراک دینے کے ذمہ دار ہوں۔ اسی نوعیت کی تدبیر سے دشمن کے جانوروں کے لیے بھی زہریلی خواراک فروخت کرنے کا کام سرانجام دیا جائے۔ حریف کے یکپ کے قریب مویشیوں کے تاجریوں کے بھیس میں موجود جاسوس جانوروں کو کھلا چھوڑ دیں تاکہ فوج کی توجہ بٹ جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ شدید اور حملہ کرنے کے عادی جانوروں کی آنکھوں میں چھپوندر کا خون پکا کر انہیں دشمن کے یکپ کے قریب چھوڑ دیں۔ اسی طرح کچھ جاسوس شکاری، پسپیرے اور تاجریوں کے روپ میں دشمن کے یکپ کے قریب مست ہاتھیوں، زہریلے ساپیوں اور درندگی کے عادی جانوروں کو چھوڑ دیں۔ بعد ازاں ذہین اور چوکس جاسوس عقیقی حملہ کر کے پیادوں، سواروں، ہاتھیوں اور رتھوں کو جس قدر ممکن ہو نقصان پہنچائیں اور ان کی رہائش گاہوں کو جلا کر راکھ کر دیں۔ اس کارروائی کی بنیادی شرط سرعت اور چوکسی ہے۔ حریف کے یا غیروں، مخالفوں یا قبائلوں کو اس کی رسد اور ملک کا راستہ منقطع کرنے یا عقیقی رکاوٹیں قائم کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔ جنگل میں پناہ گزیں جاسوس دشمن کے سرحدی علاقوں کو تباہ و برپا کرنے میں کوشش رہیں اور دشمن کی تک گزر گاہوں سے آنے والی رسد برپا کر دیں۔

جنگ اگر رات کو ہو رہی ہو تو جاسوس حریف حکران کے دارالحکومت میں پہلے سے خفیہ طور پر نصب کیے ہوئے بھونپو وغیرہ کے ذریعہ یہ اعلان کر دیں کہ ہم فاتح کی حیثیت سے دارالحکومت میں آگئے ہیں اور یہ ملک اب ہمارا ہے۔ یہی جاسوس حکران کو اس کے محل میں گھس کر موت کے گھاث اتار دیں۔ اگر وہ فرار ہونے کی کوشش کرے تو پہلے سے گھاث لگا کر بیٹھنے وحشی قبائلی، پلچھے اور فوجی افسر حملہ کر کے اسے ختم کر دیں۔ جاسوس حریف حکران کو شکاریوں کا بھیس بدلت کر اس وقت موت کے گھاث اتار دیں جب وہ اپنے فوجیوں کو حملہ کی بابت ہدایات دینے میں مصروف ہو۔ دوران جنگ خفیہ جنگی مکاری سے کام لیکر حریف حکران کو اس وقت ہلاک کر دیا جائے جب وہ کسی تک راستے سے گزر رہا ہو اور یہ

کام وہاں پہلے سے گھات لگا کر بیٹھے ہوئے آدمی کہنیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہاڑی پر سے، درخت کی اوٹ سے، بڑے کے سائے سے نکل کر یا پانی میں اس پر ملک دار کیا جائے۔ حریف حکران دریا کے قریب ہو تو بند توڑ دیں تاکہ وہ پانی کے تیز ریلے میں بسہ کر ہلاک ہو جائے۔ اگر حریف حکران جگل یا قلعہ میں روپوش ہو جائے تو آگ کے گولے اور زہریلے سانپوں سے کام لیا جائے۔ اگر دشمن جھاڑیوں کے جھنڈ میں پناہ لے تو انہیں چاروں طرف سے آگ لگا دیں، صحرائی علاقہ میں ہو تو دھواں چھوڑ دیں۔ قلعے میں چھپے تو زہر بھی دوا جا سکتا ہے؛ پانی میں موجود ہو تو گریجہ یا کسی اور جانور کا شکار کروادیں۔ حریف حکران کی قیام گاہ کو آگ لگائیں۔ اگر وہ جلتے ہوئے مسکن سے باہر نکلنے کی کوشش کرے تو دہیں ڈیم کر دیں۔ دشمن فوج اور حکران کے خلاف موڑ ان تمام جنگی عیاریوں، مکاریوں، سازشوں، ترکیوں اور تدبیروں کو عملی جامد پہنانے کے لیے اعلیٰ تحریکیت یافتہ جاسوس محرک رہتے ہیں۔ ایک ہی تراکیب سے دشمن حکران کو اس کی پناہ گاہ سے بھاگنے پر مجبور کر کے بعد ازاں گھیرا ڈال کر حرast میں لے لیا جائے۔

حملہ اور مخفی تدبیر سے دشمن پر غلبہ

- دشمن کو خفیہ تدبیروں کے ذریعے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اس حکمت علی کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات موزوں ہوتے ہیں:
- 1- دشمن کو مذہبی مقامات اور اسفار پر ہلاک کرنے کی کوشش کی جائے جہاں وہ مذہبی اجتماعات میں شرکت یا قربانی کی رسم ادا کرنے جاتا ہو۔
 - 2- وزنی پتھر اس انداز میں لٹکایا جائے کہ جب حریف مندرجہ میں داخل ہو تو ری کے چکلے سے اس پر آن گرے۔
 - 3- بلندی سے دشمن پر وزنی پتھر لڑھکا کر بھی مطلوبہ نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔
 - 4- دورانِ عبادت دیوبی کا بھاری تکلی مجسمہ اور اس کے وزنی آہنی ہتھیار دشمن پر گرا کر بھی مقصد پورا کیا جا سکتا ہے۔
 - 5- دشمن جس فرش پر چل تدھی کرنے یا کھڑا ہونے کا عادی ہو وہاں گوریا یا پانی میں زہر ملا کر چھڑکا جائے۔
 - 6- سلوف، دھونی یا پھولوں کو زہر آلوو کر دیا جائے۔
 - 7- دشمن کی نشت کے بند کھول کر اسے پسلے سے نیچے کھدوائے جا چکے گڑھے میں گرایا جائے جس میں سیدھے رخ بچھیاں لگائی گئی ہوں۔
 - 8- دشمن فرار ہو تو اس کا ایسے انداز میں گھیراؤ کیا جائے کہ وہ خود ہی دشمن علاقے یا جنگلی قبائل کے مساکن کی طرف بھاگنے پر موجود ہو، وہاں سے اس کے بچتے کی کوئی امید نہ ہوگی۔
 - 9- قلعے سے بھاگے دشمن کو حریف ریاست کی طرف دھکیل دیا جائے جو بعد میں مفتود ہونے والی ہو۔

10- حریف کے وفاداروں کو بھی اپنے بیٹوں یا بھائیوں کے ہمراہ کسی ایسے پہاڑی، جنگلی یا دریائی قلعہ میں قید کیا جائے جو حریف کے علاقے سے دور واقع ہو۔

قلعہ کے گرد پانچ مرانے میں سے بھی وسیع علاقہ میں چاروں طرف آگ لگ دی جائے، ذخیرہ شدہ پانی ناقابل استعمال کر دیا جائے یا بہا دیا جائے۔ قلعہ کے آس پاس واقع ٹیکے، کنوئیں اور گڑھے ختم کر دیئے جائیں۔ حریف کے قلعہ میں جانے والے زمین دوز راستے کے ذریعے سامان، رسد اور سرکردہ افراد کے ساتھ ساتھ حریف حکمران کو بھی نکال لیا جائے۔ (یعنی حرastت میں لے لیا جائے) ایسے قلعہ کے باہر موجود خندق میں جمع شدہ پانی چھوڑ کر زمین دوز راستے ناقابل استعمال بنا دیا جائے۔ حریف کے قلعہ کی فصیل کے پاس ملکوں مقامات پر اور بیرونی مکان میں جہاں کنوں ہو جست کے خالی برتن زمین دوز راستے سے آنے والی ہوا کا رخ معلوم کرنے کی غرض سے رکھ دیئے جائیں۔ جب سرگن کی سمت کا تعین ہو جائے تو اس کے مخالف سمت ایک دوسری سرگن کھودی جائے یا پہلی سرگن میں پانی اور دھواں بھر کر اسے مملک اور ناقابل استعمال بنا دیا جائے۔

قلعہ اپنے کسی خاندانی عزیز کے حوالے کر کے اور اس کے دفاع کے لیے خاطر خواہ انتظامات کرنے کے بعد حریف حکمران ہو سکتا ہے کہ مخالف سمت (غالباً) جس طرف حملہ آور موجود ہوں اس کی مخالف سمت مراد ہے۔) سے فرار ہو کر وہاں جائے جہاں اسے حلیفوں، ساتھیوں اور اقارب کی امداد ملنے کی امید ہوں یا وحشی قبائل اور دشمن کے یانغیوں سے رسد کی بھاری مقدار حاصل ہونے کی توقع ہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس علاقے میں جائے جہاں امداد اور رسد کے ساتھ ساتھ وشن کے عقب یا اس کے علاقہ پر حملہ کرنے کے موقع بھی موجود ہوں۔ علاوہ ازیں جہاں سے حریف کو گھات لگا کر نقصان پہنچانے کے علاوہ مندرجہ ذیل مقاصد کی تکمیل بھی ممکن ہو۔

1- دشمن پر درختوں کے بھاری تنے اونچائی سے پھینک کر اسے ہلاک کیا جاسکے۔

2- اپنی عقبی فوج کے لیے مدد کا حصول ممکن ہو۔

3- دشمن کی فوج کو متاثر کیا جا سکتا ہو۔

4- وفادار فوجیوں کے لیے وسائل حاصل ہو سکتے ہو۔

اگر یہ سب کچھ نہ ہو تو قلعہ سے بھاگنے والا آپ کا حریف حکمران کسی موزوں اور

موافق ریاست میں جا سکتا ہے جس کے ساتھ پسندیدہ شرائط پر صلح کرنا اس کے لیے ناممکن نہ ہو۔

مفرور حکمران کے ساتھیوں کی طرف سے (جنگی چال کے طور پر) حملہ آور حکمران کو پیغام بھیجا جائے جو اس طرح ہو:

”آپ کا حریف ہمارے پاس ہے۔ ہمیں تھائے کے طور پر تجارتی مال، دولت اور فوج دو۔ ہم اسے تمہارے پرد کر دیں گے یا یہاں سے نکال باہر کر دیں گے۔“
جب یہ بات مان لی جائے تو آنے والی فوج اور سازو سامان پر قبضہ کر کے محصور لوگ اپنی قوت میں اضافہ کریں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قلعے کی حفاظت کرنے والا قلعہ پرد کرنے کا پیغام بھیجے۔ جب محاصرہ کرنے والی فوج کا کچھ حصہ قلعہ میں آجائے تو اسے اعتماد میں لینے کے بعد قتل کرو دیا جائے۔ حملہ آور ایسے ہی ورگلا کر حریف لشکر کو قلعہ سے باہر ایسے مقام پر لے آئیں جہاں اسے گھیرا ڈال کر تباہ کرنا ممکن ہو۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی خیرخواہ بن کر محاصرہ کرنے والے حکمران کو خفیہ اطلاع دے کر قلعہ میں ضروریات زندگی کی تمام چیزیں ختم ہو گئیں ہیں۔ منیز رسد فلاں ذریعے اور راستے سے آرہی ہے اس کو تباہ و بریاد کرو۔ پسلے سے مامور باغی، غیر ملکی، قبائلی اور موت کی سزا پانے والے مجرم زہری رسد لیکر اس جگہ پہنچ جائیں جس کا خفیہ اطلاع میں ذکر کیا گیا ہو۔ اگر حملہ آور صلح کے عوض بھاری رقم کا مقابلہ کرے تو اسے مطلوبہ رقم کا کچھ حصہ ادا کروایا جائے اور بقیہ رقم چھوٹی چھوٹی اقساط میں فراہم کی جاتی رہے۔ اس دوران و میں کا لشکر بہت کامل اور لاپروا ہو جائے گا۔ موقع مناسب دیکھ کر ان پر زہر، آگ اور ہتھیاروں سے حملہ کر کے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ایسے لشکر کے کچھ لوگوں کو مختلف ترغیبات کے ذریعے اپنے مقاصد کے حصول کی خاطر استعمال کرنا بھی ناممکن نہیں ہوتا۔ ان سے لشکر کے سرکرہ لوگوں کو ختم کروایا جا سکتا ہے۔

محصور فرقہ کے پاس وسائل نہ ہوں تو وہ کسی خفیہ زمین دوز راستے یا دیوار میں شکاف بنا کر پہنچے سے فرار ہو جائے۔

محصور فرقہ حریف پر رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دھاوا بول دے۔ ناکامی کی

صورت میں بھیں بدل کر فرار ہونے کی کوشش کی جائے۔ حملہ آور اپنے حکمران کو ارتھی (جنازے) کی صورت اختالیں۔ باقی لوگ عورتوں کا بھیں بنایا کہ سوگوار چروں کے ساتھ عقب میں چلتے رہیں۔ یہاں تک کہ خطرہ کی حدود سے نکل کر محفوظ علاقہ میں داخل ہو جائیں۔

مذہبی عبادات اور قیامی کی رسم کی ادائیگی کے موقع پر اجتماع کے لئے ذخیرہ کردہ چاولوں اور پانی کو زہر آلوہ کر دیا جائے۔ گھات لگا کر حکمران کو قتل کر دیا جائے۔ اگر حکمران کو قلعہ میں ہی روپیش ہونا پڑے تو اسے چلبیسے کہ کھانے پینے کا سامان لٹکر مندر کی مورتی قربان گاہ یا کسی کھوکھلی دیوار میں بیٹھ رہے، جب لوگ اس کی طرف سے غفلت کا مظاہرہ کریں تو خفیہ راستے سے باہر آئے اور دشمن حکمران کو اس کے محل میں داخل ہو کر موت کے گھات اتار دے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دشمن پر کسی ترکیب سے چھست یا بھاری بوجہ گرا دے جس کے نتیجے میں وہ دب کر ہلاک ہو جائے۔ اگر محصور حکمران کے آہ کاروں نے دشمن حکمران کے کرے میں پلے سے ہی زہریلے آتش گیر مواد کو پھیلا دیا ہو تو اسے آگ لگا دی جائے۔ اس کے علاوہ دشمن کی ہلاکت کے حوالہ سے مندرجہ ذیل تدابیر بھی موثر ثابت ہوتی ہیں :

- 1- جب وہ باغ یا کسی اور تفریجی مقام پر موجود ہو تو پسلے سے وہاں موجود جاسوس اس کا کام تمام کر دیں۔
- 2- تفریجی مقام پر موجود جاسوس عورتیں دشمن کے وہاں آنے پر اس پر زہریلے سانپ یا زہر پھینک دیں۔
- 3- حریف حکمران کے گردوپیش موجود ذہین جاسوس اس کی خوراک میں زہر ملا دیں۔ مقصد پورا ہونے کے بعد مخصوص آوازوں اور اشاروں پر عمل کرتے ہوئے محصور حکمران کے تمام جاسوس، آله کار اور وقاوار جو دشمن راجہ کے محل میں موجود ہوں ایک جگہ اکٹھے ہو کر چکے سے نکل بھائیں۔

تیرہواں حصہ
قلعہ جات فتح کرنے کی حکمت عملی

www.KitaboSunnat.com

باب: 1

مخالف کے اتحاد و پیگھتی کا خاتمه کرنا

حریف کا کوئی علاقہ فتح کرنے کا ارادہ کرنے کے بعد حکمران کے لیے ضروری ہے کہ اپنے وقاوروں کی جس قدر ہو سکے ہمت افزائی کرے اور دشمنوں کو جتنا ممکن ہو خائف کرے۔ وہ اپنے ہربات سے باخبر اور دیوتاؤں سے تعلق ہونے کا ڈھنڈورا پڑے۔

ہربات سے آگاہ ہونے کو حکمران ان طریقوں سے ثابت کرے:

سردار کے انتہائی نجی معاملات معلوم کر کے اسے بتابئے، غدار لوگوں کے نام اپنے خفیہ آله کاروں کے ذریعے معلوم کر کے ظاہر کرے، مشیروں کے غلط مشورے جو مخالف کو دیئے جائیں ان پر تنقید کرے اور علاوہ ازیں دوسرے ممالک کے ان حقوق کو جانے کا دعویٰ کرے جن کی کسی کو بھی خبر نہیں، لیکن اصلیت میں وہ معلومات اسے قاصد کوتر کے ذریعہ پہنچائی گئی ہوں۔

حکمران دیوتاؤں سے اپنے تعلق کو یوں ظاہر کرے:

خیہ راست سے مندر کی سورتی میں چھپے جاسوس سے گفتگو کرے، لوگ خیال کریں گے کہ سورتی سے ہمکلام ہے۔ ندی سے وروتا دیوتا (70) کے بھیں میں ظاہر ہونے والے (غوط خور) جاسوس کو نہ ہبی عقیدت سے سلام پیش کرے۔ سمندر جھاگ کو ایندھن میں طاکر پانی میں رکھنے کے بعد پانی کے نیچے آگ جلا کر دکھا دے۔ پانی پر ڈوبے بغیر چلنے کا مظاہر کرے، لوگ حیران رہ جائیں گے لیکن اصلیت یہ ہوگی کہ ایک لمبا چوڑا تختہ پانی کی سطح سے کچھ نیچے موجود ہو گا جس پر حکمران کھڑا ہو کر چند قدم ادھر ادھر چلے گا، وہ تختہ مضبوط رسول سے کسی نزدیکی چٹان کے ساتھ بندھا ہو گا۔ پانی کے ایسے ہی کچھ اور شعبدے وہ دکھائے جیسے کہ جادو گر پیش کرتے ہیں۔ وہ ان میں آبی جانداروں کے پیٹ کی ججلی کو سراور منہ چھپانے کے لیے استعمال کرتے ہیں جبکہ ناک پر چیل ہرن کی آنتوں، لیکڑے، مگر مجھے

اور اود بلاوں کی چبیل سے تیار کیا ہوا انتہائی چکنا میل لگا لیتے ہیں۔ اسی طرح ورون (71) کی کنیائیں دریا کے پانی میں تحریقی اور حکران سے باقی کرتی ہوتی پیش کی جائیں۔ جب حکران انتہائی غصباٹ ہو کر بولے گا تو اس کے منہ سے دھواں لکھا دکھائی دے گا، جس کا سب کوئی خاص دوا ہوگی۔ (جو حکران نے پسلے سے منہ کے اندر لگا رکھی ہوگی)۔

باتھ کی لکیرس دیکھنے والے، ستارہ شناس، راجپچہ نویں، قصے سننے والے، ٹکون لینے والے، جاسوس، ان کے معاونین اور خصوصاً وہ لوگ جو حکران کے ان جیت انگیز کمالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھے چکے ہوں، ہر طرف حکران کی ان خداواد اور غیر معمولی قوتیں کا ذکر چھینزدیں۔ اس کے علاوہ وہ دیوتاؤں سے حکران کی گفتگو اور تعلق کو بھی خوب پڑھا چڑھا کر بیان کریں۔ دیگر ممالک میں یہ بات اچھی طرح پھیلا دیں کہ حکران کے سامنے دیوتا ظاہر ہوتے ہیں اور آسمان سے اس پر ہتھیاروں کے علاوہ دولت بھی نازل ہوتی ہے۔ لوگوں کی قسمت کا حال بتانے والے اور نجومی ہر طرح یہ مشہور کردیں کہ حکران خوابوں کی تحریر بتانے میں اپنا ہائی نہیں رکھتا۔ اس علم میں بھی وہ دیگر علوم اور غیر معمولی صلاحیتوں کی طرح کمال کو چھنج چکا ہے۔ وہ یہ بھی مشہور کریں کہ حکران جانوروں کی زبان خوب سمجھتا ہے۔ ان تمام باتوں کی خوب تشریکی جائے۔

حکران کے خاص آدمی حریف کے وفاداروں کے ساتھ تعلقات استوار کریں، ان کے دوست بن جائیں اور بعد ازاں ان سے حکران کی اخلاقی خوبیاں اور فوجی طاقتیں کا ذکر کریں۔ وہ انہیں بتائیں کہ حکران اپنے خدمت گزاروں کے ساتھ ویسا ہی رویہ اختیار کرتا ہے جو ایک باپ کا اپنے بیٹوں کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ وزیر سے لیکر سپاہی اور سپاہی سے لیکر عام آدمی تک ہر کوئی اس سے خوش ہے۔ وہ برے وقت میں امداد دیتا ہے اور مشکل میں ہر کسی کی لامبی بن جاتا ہے۔ اس طرح کے تذکروں سے وہ حریف کی مفید افرادی قوت کے دل میں اپنے حکران کے لیے محبت، عقیدت اور ستائش کے جذبات پیدا کر کے انہیں ان کے حکران سے بدظن کرنے کی کوشش کریں۔

وہ دشمن کے ملک میں خوب مخت کرنے والوں سے کہیں کہ تم تو گدھت ہو صرف کام کرتے ہو، فائدہ حکران اٹھاتا ہے۔ سپاہیوں سے کہیں کہ تم تو اپنے حکران کے ہاتھ کی چھڑی جتنی اہمیت کے حامل ہو، تمہیں وہ اپنے بچاؤ کے لیے استعمال کرتا ہے، پھر تمہارا کیا

وجود ہے۔ جو مظلوم کا الحال اور پریشان ہوں انہیں یہ لوگ قربانی کا بکرا قرار دیں۔ جن کی توہین کی گئی ہو ان سے کما جائے کہ تمہارا حکمران تمہاری پناہ نہیں بلکہ تمہارے سر پر چکنے والی بھلی اور برستے والا بادل ہے۔ دشمن ملک کے مالیوس اور ناتامید طبقہ سے کما جائے کہ حکمران بے شروریت کی طرح ہے جتنی بھی اسکی خدمت کرو گے وہ ویسا ہی رہے گا جیسا کہ ہے۔ جن لوگوں کی سخت و فقاری، محنت اور خلوص کو خاطر میں نہ لایا جاتا ہو انہیں کما جائے کہ حکمران بد صورت عورت کا زیور ہے۔ جن کو عزت دی گئی ہو، ان کے بارے میں کما جائے کہ بد چلن عورت کو زیورات سے لادنے والی بات ہے۔ بادشاہ کے انتہائی مقریبین سے کما جائے کہ حکمران موت کے کتوں کی طرح ہے جس میں تم رہ رہے ہو جن لوگوں کے ساتھ حریف حکمران نے کوئی زیادتی یا ناقصانی کی ہو ان سے کما جائے کہ حکمران جعلی شیر اور اسکا ملک موت کا گھر ہے۔ جو لوگ حکمران کے لیے انتہائی مفید، ضروری اور محنت طلب خدمات سرجام دے رہے ہوں ان سے کما جائے کہ گدھی کا دودھ مکحن نکلنے کی غرض سے بلونے کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں سے کما جائے کہ تمہیں تو یہلو (72) کا پھل کھلا کر بے فائدہ اور مشکل کام پر لگا دیا گیا ہے۔ (یعنی کام بے مقصد اور مشکل ہونے کے علاوہ اس کا معاوضہ بھی گھٹیا اور غیر تسلی بخش ہے) یہ تمام کارروائیاں دشمن ملک کے لوگوں کے دلوں میں حملہ اور حکمران سے عزت اور اپنے حکمران سے نفرت کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کی بنیادی حرک ہوں گی۔

مندرجہ بالا تشبیہ اور کارروائیوں کے بعد اگر حریف کے آدمی اپنی رضامندی سے فصلہ کریں تو حکمران کے پاس بیج کر دولت اور عزت عطا کی جانی چاہیے۔ ان کی خوراک یا دولت کی طلب کھلے دل سے پوری کی جائے، جو یہ چیزیں قبول نہ کریں ان کے اہل خانہ کے لیے دیگر تھائے اور زیورات دینے چاہیں۔

حریف کے آدمی جب کسی مشکل میں گرفتار ہوں، جیسے قحط کا شکار ہوں، ڈاکوؤں سے بیک ہوں یا وحشی قبائل کی زیادتیوں سے عاجز آپکے ہوں تو جاؤں ان سے یوں مخاطب ہوں:

”آؤ“ حکمران سے امداد اور معاونت کی استدعا کرتے ہیں، ”اگر وہ انکار کرے گا تو کسی دوسرے کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔“ اس انداز سے حریف کے آدمیوں کو

اس سے تنفس کر کے اپنا ہمنوا بنا لیا جانا چاہیے۔ اگر متاثرین جاسوسوں کی بات سے اتفاق کریں تو ان کی جس قدر ہو سکے مدد کی جائے، ان کو رقم، املاج اور ضروریات زندگی کی دیگر اشیاء ہر قیمت پر وسیع مقدار میں فراہم کروی جائیں۔ مذکورہ بالا حکمت عملی اپنا کر حرفی ملک کے اتحاد اور پیغمبیری کو نفاذ اور انتشار میں بدل کر بہت سے فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

باب: 2

مخفي تراکيب سے حريف حکمران کو بہرکانا

پہاڑ کی ناں میں رہنے والا ایک درویش (سرمنڈا یا جٹا دھاری پال پر بھائے رکھنے والا سادھو) مشہور کر دے کہ وہ چار سو سال کا ہو چکا ہے۔ وہ اپنے عقیدت مند شاگردوں کی کثیر تعداد کے ساتھ حريف حکمران کے دارالحکومت کے قریب ٹھکانہ بنائے۔ اس کے عقیدت مند شاگرد پھولوں کا تخفہ لیکر حکمران کے پاس جائیں اور اسے اس خدا رسیدہ بزرگ سے ملنے کی باضابطہ دعوت دیں۔ حکمران اس ملاقات پر آمادہ ہو جائے تو وہ درویش اسے قدیم حکمرانوں کے واقعات سن کر کے کہ میں اپنی عمر کی ایک صدی پوری کر کے الاؤ میں کو کو پھر سے ایک بچے کی شکل میں پیدا ہوتا ہوں اور اب چھوٹی بار آگ میں اترنے والا ہوں۔ اس موقع پر اگر آپ تشریف لا میں تو میں آپ کی تین خواہشات پوری کروں گا۔ اگر حکمران درویش کی بات مان جائے تو وہ اس سے منید یہ مطالبہ کرے کہ آپ اپنے اہل خانہ ان کے ہمراہ یہاں سات دن اور سات راتیں رنگارنگ تفریح سے دل بستانے کی غرض سے ببر کریں؛ خدا کی قدرت ویکھیں اگر حکمران یہ بات مان کر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ وہاں مقیم ہو جائے تو درویش (انتہائی ذہین اور مکار جاسوس) اور اس کے دیگر عقیدت مند (دوسرے جاسوس) موقع ملنے ہی خاموشی سے اسے حرast میں لے لیں یا اگر انہیں اجازت دی گئی ہو تو قتل کروں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی جاسوس درویش کے روپ میں اپنے متعدد شاگردوں کے ہمراہ حريف حکمران کے ملک میں دارالحکومت کے قریب ڈیرا جمالے۔ پھر درویش کے شاگرد تشریکریں کہ وہ زیرِ زمین پوشیدہ خزانوں کی بابت کامل علم رکھتا ہے۔ وہ چیزوں کے کسی نیلے کے اندر بکرے کے خون میں بھگوئے کپڑے میں لیپ کر بانس کا ایک ٹکڑا رکھ دیں اور اس پر سونے کے لاتعداد ذرات چھڑک دیں۔ بانس کے ٹکڑے کی جگہ طلائی تکلی بھی

استعمال جا سکتی ہے جس کے سوراخ سے سانپ کی آمد و رفت ممکن ہو۔ یہ انتظامات کرنے کے بعد درویش کے شاگرد حریف حکمران سے خصوصی ملاقات کر کے اسے بتائیں کہ ان کا گرد نہیں میں پوشیدہ خزانوں کے متعلق غیر معمولی صلاحیتوں کے مل پر بہت کچھ جانتا ہے۔ اس لیے آپ اسے مل لیں، اس میں آپ ہی کی بہتری ہے۔ حریف حکمران اگر ثبوت طلب کرے تو سونے کی نکلی یا ٹیلے میں پلے سے چھپایا سونا برآمد کر کے اسے مطمئن کیا جائے۔ درویش حکمران سے ملاقات کے وقت اسے بتائے کہ اس دفینے کا محافظ ایک بے حد خطرناک سانپ ہے، لیکن چند مخصوص قربانیوں کی ادائیگی کے بعد من کی مراد پائی جاسکتی ہے، اس کے لیے آپ کو اس مقام پر سات دن اور سات رات قیام کرنا ہو گا۔ حکمران اس بات پر رضامند ہو جائے تو موقع ملتے ہی اسے قتل یا گرفتار کیا جائے۔

کوئی جاسوس درویش کے روپ میں دفینے ملاش کرنے کے حوالہ سے اپنی تشریف کروائے۔ وہ اپنے جسم پر ایسی دوا استعمال کرے کہ الگ کی طرح دکھتا ہوا نظر آئے۔ درویش کے چیلے (محاون جاسوس) حریف حکمران کو یہ منظر دکھانے کے لیے اپنے ساتھ لائیں۔ دشمن حکمران اور درویش کی گفتگو ہو۔ درویش حکمران کی ہر خواہش پوری کرنے کا وعدہ کر کے اسے سات دن اور سات رات اپنے ساتھ قیام پر آمادہ کرے۔ مان جانے کی صورت میں اس کی موت یا گرفتاری کو یقینی بنانے کے اقدامات کیے جائیں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی انتہائی چالاک اور چوکس جاسوس درویش کا روپ دھار کر جادوئی کرشوں یا دشمن ملک کے گمراں دیوتا کو اپنے بس میں کر لینے کی تشریف کروانے کے بعد حریف حکمران کی مناسب انداز میں موت یا گرفتاری کو یقینی بنائے۔

درویش کا بھیس بنا کر جاسوس سٹھ آب سے نیچے رہنے کا جھوٹا کرت و کھائے یا مخفی گزرگاہ سے کسی دیوتا کے مجسمے میں روپوں ہو جائے۔ اس کے بعد اس کے شاگرد تشریف کریں کہ یہ ناگ دیوتا ہے اور حریف حکمران کو اس کے درشن کے لیے آنے کی دعوت دیں۔ جب حکمران اپنے من کی مراد بیان کرے تو اسے سات دن اور سات رات قیام کی دعوت دی جائے۔ حکمران اگر یہ بات مان لے تو موقع ملتے ہی اس کا کام تمام کر دیا جائے۔ یا مکال درویش کے روپ میں ایک انتہائی ذین چاسوس اپنے دیگر آلہ کاروں کے ہمراہ حریف ملک کے دار الحکومت کے قریب مسکن بنائے اور مشہور کروئے کہ وہ اس ملک کے

و دشمن کو یہاں بلا کر دکھانے کی قدرت رکھتا ہے۔ حریف حکمران جب ان باتوں میں آجائے تو اس کے دشمن کا انتہائی مہارت سے مجسمہ تیار کیا جائے۔ حکمران جب اپنے دشمن حکمران (کی مورتی) کو دیکھنے کے لیے آئے تو اسے موت کے گھاث اتار دیا جائے۔

کچھ جاسوس گھوڑوں کے بیوپاریوں کے بھیس میں دشمن ملک کے اندر گھس جائیں اور حریف حکمران سے گھوڑوں کی خریداری اور معافانہ کے لیے آنے کی درخواست کریں۔ جب دشمن حکمران گھوڑے دیکھنے میں ممکن ہو تو بھگلڈ ڈچا کر اسے قتل کروایا جائے یا بے قابو گھوڑوں سے پکلوایا جائے۔ اس مقصد کے لیے وسیع پیانہ پر افراد ترقی پیدا کرنی چاہیے۔

رات کو دشمن ملک کے کسی شر کے باہر واقع قریان گاہ میں جاسوس اپنا قیام رکھیں۔ یہ کھوکھلے بانسوں یا نلکیوں کے ذریعہ بانٹیوں میں سلگ رہی آگ کو بھڑکائیں اور یوں کہیں:

”هم حکمران اور اس کے وزراء کے خون اور گوشت سے اپنا پیٹ بھرنا چاہتے ہیں۔ دیوتاؤں کی عبادت کی جائے۔“ ویگر آہ کار اس بات کی تشریف کریں۔

ناغ دیوتا کا بھیس ہنانے کے بعد جسم پر جلنے والا مخلول نگاہ کر کسی مذہبی اہمیت کی حامل ندی یا تالاب میں کچھ جاسوس کھڑے ہو جائیں۔ وہ تکواروں اور آہنی نیزوں کو آبدار کرتے ہوئے چلا چلا کر کہیں:

”هم حکمران اور اس کے وزراء کے خون اور گوشت سے اپنا پیٹ بھرنا چاہتے ہیں۔“ ریپٹک کی کھال اوڑھ کر منہ سے دھواں خارج کرتے ہوئے کچھ جاسوس شر کے گرد دامیں سے پائیں تین چکر لگائیں اور خود کو شیطان یا بد قوتیں ظاہر کریں۔ اس کے بعد وہ کسی ایسی جگہ، جہاں ہرن اور گیدڑ خوفناک آوازیں نکالتے ہوں، کھڑے ہو کر یہی بات دھرائیں۔

”هم حکمران اور اس کے معاونین کے خون کے پیاسے ہیں۔“

جاسوس حریف ملک میں موجود کسی قریان گاہ یا دیوتا کے مجتنے کو جس پر ابرک چڑھی ہوئی ہو، جلنے والا تحلیل چڑک کر نذر آتش کر دیں اور وہی فترے دھرائیں، جن میں حکمران اور اسکے وزراء کی موت کا ذکر ہو۔ ان خبزوں کو ہر طرف خوب بیٹھا چڑھا کر پھیلانے کی کوشش کرنا معاون درویشوں کا کام ہو گا۔ جس طرح بھی ممکن ہو جاسوس دیوتاؤں کے بتوں سے بہتا ہوا خون لوگوں کو دکھائیں اور کہیں کہ یہ تو حکمران کی نیکست کی علامت ہے۔ چنان

کی پہلی یا پھر چاند رات کو ایک نوجی گھینٹی ہوئی اور کھائی لاش کی درخت سے لٹکا دی جائے اور ایک جاسوس اس کے پاس کھڑا ہو کر خوبست زدہ آواز میں پکارے کہ اسے کھانے کے لیے ایک آدمی درکار ہے، اگر کوئی بہادری کے نعم میں اس طرف سورجخال معلوم کرنے کی غرض سے آئے تو جاسوس اسے آہنی سلاخوں سے حملہ کر کے قتل کر دیں، لاش کی حالت ایسی کردیں کہ لوگوں کو یقین ہو جائے کہ بدوقتوں نے ہی اس بہادر نوجوان کو قتل کیا ہے۔ ان تمام کارروائیوں کی اطلاع بڑھا چڑھا کر حریف ملک کے حکمران کو دی جائے۔ یقین طور پر دشمن حاکم خوفزدہ اور پریشان ہو جائے گا۔ اس کی اس حالت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ جاسوس نجومیوں اور جادوگروں کے بھیں میں اس سے ملاقات کریں۔ وہ حکمران کو کچھ مخصوص قسم کی قربانیوں اور پوچھا پائیں پر آمادہ کریں تاکہ اس کے ملک کو بدروخوں سے آزادی مل جائے۔ حکمران آمادہ ہو جائے تو سانت دن اور سات راتوں کے قیام کے لیے اسے ورغلایا جائے۔ اسی دوران حکمران کو موت کے لمحات اتار دیا جائے۔

یہ حکمران خود بھی اپنے ملک کے لوگوں کی سلامتی اور حفاظت کی غرض سے ایسی ریاضتیں کر کے مثالی شخصیت بنے تاکہ حریف حکمران کو بہکانا ممکن ہو سکے۔ ہنگامی حالات اور آفات کے مدارک کی غرض سے غیر معقول واقعات کو وجہ بنا کر حکمران لوگوں سے مخصوص نیکس یا دان بھی وصول کرے۔

دشمن حاکم اگر ہاتھیوں کا شو قین ہو تو ہاتھیوں کے جنگل میں اسے نایاب اور انتہائی خوبصورت ہاتھیوں کا نظارہ کروانے کے بجائے بلا کر موقع ملتے ہی قتل کر دیا جائے۔ یہی سلوک اور تدبیر شکار کے دلدادہ حکمران کے معاملے میں بھی مطلوبہ نتائج کے حصول کے لیے معاون اور مفید ہے۔

حریف حکمران اگر عورتوں سے دلچسپی رکھنے والا اور حسن پرست واقع ہوا ہو تو اسے ایک حسین و جبیل یوہ کے درشن کروائے جائیں جو اپنی امانت کی کسی ظالم سے واپسی کا مطالبہ لیکر حاضر ہوئی ہو۔ (اصل میں یہ عورت جاسوس یا آله کار ہوگی) حکمران اس کی طرف راغب ہو تو اس عورت کو چاہیے کہ اسے مایوس کرنے کی بجائے کسی پر سکون علاقہ میں ملاقات کے لیے آمادہ کرے۔ مقررہ جگہ اور وقت پر جب حریف حکمران اس حسین سے ملنے آئے تو زہر ملی خوراک یا ہتھیاروں کو استعمال کر کے اسے موت کی وادی کا مسافر بنا دیا

جائے۔

دشمن حاکم اگر مقدس مقامات کی زیارت کا شو قین ہو تو ان مقامات کی طرف جانے والے راستوں میں جانبجا گھمات لگا کر بیٹھے لوگ موقع ملتے ہی اسے قتل کر دیں۔
دشمن حکمران کو مٹھکانے لگانے کے لیے ایسے وقت کا انتظار کیا جائے جب وہ درج ذیل سرگرمیوں میں مصروف ہوں:

1- جب وہ کسی تفریح گاہ میں ہو۔

2- پانی میں تبر رہا ہو۔

3- بد زیبائی کر رہا ہو۔

4- مذہبی اجتماعات میں شریک ہو۔

5- عورتوں سے ملتا ہو۔

6- کسی رشتہ دار کی تعزیتی رسومات میں شریک ہو۔

7- مریض کی عیادت کو جارہا ہو۔

8- کسی تینی تقریب میں شریک ہو۔

9- کسی کی موت کی رسوم میں شامل ہو۔

10- عوامی تواروں میں شمولیت کرتا ہو۔

11- کسی غیر محفوظ جگہ ہو۔

12- غافل ہو۔

13- کھنے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہوں اور وہ تنہا ہو۔

14- انتہائی بھیڑ اور ہجوم میں ہو۔

15- اچانک کسی جگہ بھڑک اٹھنے والی آگ دیکھنے کے لیے نکلا ہو۔

16- کھانے پینے میں مصروف ہو۔

17- بستر پر دراز ہو۔

18- اپنی آرائش میں مشغول ہو۔

19- لباس تبدیل کر رہا ہو۔

مندرجہ بالا اور ان سے ملتے جلتے مواقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے اور جاسوس

ایسے وقت میں فوراً "دشمن حکمران کا خاتمہ کر دیں۔ اس وقت وہ روزمرہ معمول کی آوازیں (ڈھونل اور بگل وغیرہ بجانا) بھی حریف کے وفاکاروں کو لا علم رکھنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ مقصد پورا ہونے کے بعد جاسوس اور دیگر معاونین انتہائی رازداری سے فرار ہو جائیں۔ یہ وہ سہری چالیں اور مذاہیر تھیں جن پر عمل کر کے دشمن کو اس کی پناہ گاہ سے باہر لے کر حراست میں لیا، یاموت کے گھاث اتارا جا سکتا ہے۔

خفیہ الکاروں کا محاصرہ میں کردار

فاتح (فتحات کا ارادہ کرنے والا مراد ہے) اپنے نمایت اہم اور مقرب ساتھی کو اسکے عمدے سے بٹا دے۔ وہ معزول سردار حریف حکمران کی پناہ حاصل کرے اور بعد ازاں وہاں اپنی اچھی سماںکھ اور وقار بنانے کے بعد دشمن حاکم کو پیش کرے کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنے ملک سے فوج اور دیگر امداد حاصل کر کے آپ کی طاقت بڑھانے میں اپنا کروار ادا کروں۔ اس کے بعد وہ اپنے جاسوسوں کے ہمراہ اپنے حکمران کے کسی یांغی گاؤں یا اپنے حليف ملک کے ناپسندیدہ علاقہ یا یांغی فوجی دستے پر حملہ کر کے ہاتھی، گھوڑوں اور افرادی قوت سیست جو ہاتھ آئے دشمن ملک کے حکمران کو پیش کر کے اس کا منظور نظر (73) بن جائے۔

حکمران کے اس خاص آدمی کو چاہیے کہ وہ ریاست کے کسی ایک علاقے، گروہ یا قبیلے کو اپنے آقا (پناہ دینے والے) کی مدد کے لیے رضامند کر کے پھر انکے ساتھ خفیہ مذاکرات کرے۔ جب وہ لوگ حقیقی صورتحال سے آگاہ ہو جائیں تو انہیں اپنے حقیقی آقا کی مدد کی غرض سے اس کے ہاتھ بیجع دے۔ اس کے بعد ہاتھی پکڑنے یا جنگل صاف کرنے کے بجائے اپنے غافل دشمن پر حملہ آور ہو کر اسے بریاد کرنے کی کوشش کرے۔

کسی بڑے عدیدیار یا قبائلی رہنماؤں کو بھی اسی تدبیر کے تحت اپنا آله کار بنا کر دشمن ملک میں متحرک کیا جانا ممکن ہے۔ حریف سے صلح کے معاملہ کے بعد حکمران اپنے بڑے بڑے اور بھروسے کے لاائق افران سے ان کے عمدے جھین لے۔ وہ حریف سے کہیں کہ حکمران سے ان کے تعلقات بحال کروائے۔ جب وہ اس غرض سے اپنے سفر روانہ کرے تو حکمران ان کو تنبیہ کرے کہ تمہارا حکمران ہم میں نفاق پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اب میں دوبارہ تمہیں یہاں نہیں دیکھنا چاہتا۔ اس کے بعد برطرف افران میں سے کوئی ایک حریف سے

مل جائے اور اپنے ہمراہ متعدد جاسوس، حکومت سے ناراضِ افراد، جرائم پیشہ گروہ اور دشی قبائل کا لٹکر لے جائے، یہ عناصر اپنے بیگانے کی پہچان نہیں رکھتے۔ حریف حکمران کے دل میں اپنی عزت پیدا کر کے یہ اعلیٰ عمدیدار اسے سرحدی محافظوں، قبائلی سرداروں، فوجی سربراہوں اور دیگر اعلیٰ افسران کے خلاف بھڑکانے میں لگا رہے۔ یہ اسے باور کروائے کہ تمہارے سرکردہ ساتھی دشمن کے آلہ کار ہیں۔ بعد ازاں حکمران کے حکم سے یہ ان اہم لوگوں کو مروانے کی کوشش کرے۔

یہ عمدیدار حریف کا خیرخواہ بن کر اسے اپنے حکمران سے جنگ پر آمادہ کرے اور بھرپور مدد فراہم کرنے کا وعدہ کر کے عین موقع پر ساتھ چھوڑ جائے۔ اس طرح حریف حکمران کو راستے سے ہٹانے اور اس کے لٹکر و ریاست کو برپا کرنے کا آسان موقع ہاتھ آئے گا۔

یہ بظاہر بر طرف مکروہ پرده آلہ کار (عدمیدار) حریف سے کہ کہ ایک حکمران ہماری جان کے درپر ہے۔ کیوں نہ ہم مل کر اسے مزہ بچھائیں، اس کی دولت اور زمین پر بے شک تمسارا حق ہو گا۔ جب حریف اس بناکاوے اور لامجہ کا شکار ہو کر دھوم دھام کے ساتھ ملاقات کے لیے آئے تو کھلی لڑائی یا کوئی ہنگامہ پیدا کر کے اسے اس کے اہم ترین افراد کے ساتھ قتل کر دیا جائے جو اس کے ہمراہ آئے ہوں۔

یہ عمدیدار حریف حکمران کو زمین کا تحفہ پیش کرنے کے لیے ایک شاندار تقریب کا اہتمام کر کے ہلاکے اور قید کر لے۔ جو حکمران اس طرح کی تراکیب میں نہ آئے اسے خیر کارروائی کے ذریعے راہ سے ہٹا دیا جائے۔ اگر دشمن اس تقریب (یا اسی نوعیت کے دیگر اجتماعات) میں خود شریک ہونے سے گریز کرے اور اپنی فوج کو بیچج دے تو اس کی فوج کو اس کے حریف کے ہاتھوں تباہ کروا دیا جائے۔ اگر وہ حکمران کی فوج کی بجائے اپنی الگ فوج لیکر چلے تو اسے دونوں افواج کے درمیان پھسا کر تباہ کروا جائے۔ اگر وہ توسعہ پسندان عوام لیکر کسی کمزور دشمن کی طرف پیش قدمی کرے تو اس کے حریف کو تقویت دے کر اسے مروا دیا جائے۔ اور اگر وہ مفتوحہ علاقہ پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے روانہ ہو تو اس کے دارالحکومت پر فوراً "حملہ کروا جائے۔

حریف اگر آپ کے ساتھ اتحاد بنا کر کسی تیرے کو بیکثت دینے کی حکمت عملی محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اپنائے تو آپ کا حکمران اپنے حیف کو اعتماد میں لیکر اس کی معنوی بہک کرے جس کے جواب میں حیف آپ کے حکمران پر حملہ آور ہو کر لڑائی کے دوران آپکے حریف کو قتل کر دے۔

اگر حریف فاتح کے حیف کا ملک فتح کرنے کی غرض سے فاتح کے ساتھ اتحاد بنا کر حملہ کرے تو فاتح کو ظاہری طور پر اپنی فوج اس کی مدد کے لیے روانہ کر دینی چاہیے۔ مگر کچھ دونوں بعد حیف کو اعتماد میں لیکر داخلی مشکلات کا جواز پیش کر کے حریف کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ لیکن جب حریف کی تمہارے حیف کے ساتھ جنگ شروع ہو جائے تو تمہاری فوج حیف کے ساتھ ہو جائے اور دونوں فوجیں دشمن کو محاصرہ کر کے تباہ و بریاد یا گرفتار کر لیں۔ اس کے بعد اس کا ملک آپس میں باٹھ لیا جائے۔

حریف اپنے حیف کی مدد سے کسی محفوظ قلعہ میں چلا جائے تو اس کے ہمایہ تلفوں کو اس کا علاقہ بناو برباد کرنے کے لیے اکسالیا جائے۔ حریف کا اس کے حیف کے ساتھ اتحاد ختم کرنے کے لیے دونوں کو الگ الگ پیکش کی جائے کہ آؤ ہم مل کر دوسرے کے علاقہ کو اپناہیں۔ اس کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے کو یقینی طور پر سفروں کے ذریعے پیغام بھیجن گے کہ یہ حکمران میری عکری قوت کو استعمال کر کے تمہارا علاقہ ہتھیانا چاہتا ہے۔ یہ سفیر دراصل دونوں ریاستوں کے لیے خدمات بجا لانے والے آل کار ہوں گے۔ اس کارروائی کے بعد دونوں میں سے ایک حکمران شک کا شکار ہونے کے بعد مشتعل ہو کر پیش قدی کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ فاتح دوسرے فرقے سے مل کر اس کچھ کے بعد وسائل پر قبضہ کر کے مضبوط ہو گا۔

حکمران اپنے کچھ عمدیدار ان سے، جیسے کہ جنگلات کا نگران، فوجی سالار یا مخصوص علاقوں کے ناظم، دشمن کے ساتھ تعلقات رکھنے کا الزام لگا کر ان کے منصب وابس لے لے۔ یہ لوگ حریف کی ہدروی حاصل کر کے غیر محسوس انداز میں وہاں تختہ بھی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ لوگوں کے اتحاد کو ختم کرنے کے لیے نفاق پیدا کرنے کی تدابیر اختیار کریں۔ ہنگامہ کروائیں اور جیسے ہی موقع طے دشمن حکمران کا کام تمام کر دیں۔ اس حوالہ سے مخصوص پیغام رسائل افراد کی خدمات سے استفادہ کیا جانا چاہیے۔

کچھ آکد کار شکار کرنے والوں کے حیثے میں حریف حکمران کے قلعہ کے محافظوں کے

پاس گوشت فروخت کرنے کے بجائے جائیں اور ان سے اچھے تعلقات استوار کر لیں۔ بعد ازاں چند بار انہیں چوروں کی آمد کی قبل از وقت اطلاع دے کر حریف حکران کے دل میں جگہ بنائیں اور اسے تجویز دیں کہ وہ اپنے لٹکر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دو الگ الگ علاقوں میں تھینات کرے۔ جب اس کے دسمات زیادہ خطرات میں گھرے ہوں تو حکران سے کما جائے کہ لوٹ مار کرنے والے مضبوط گروہ سر پر آن پہنچے ہیں۔ شدید خطرہ درپیش ہے اس لئے زیادہ فوج کی ضرورت ہے۔ جب حریف حکران اس مطالبہ پر فوج روانہ کرے تو اس فوج کو آتے ہی حرast میں لے لیا جائے۔ اس کے بعد جاسوس اپنے حکران کی فوج کے ساتھ جو پہلے سے ہی اس مقصد کے لیے تیار کی جا چکی ہو، رات کے اندر ہیرے میں قلعہ پہنچ جائیں اور پر جوش نہروں کے ساتھ اعلان کریں کہ سماج دشمن عناصر کے خاتمه کے بعد فوج کامیاب لوٹی ہے۔ یہ لوگ قلعہ کا دروازہ کھولنے کے لیے بھی کہیں۔ جب حریف حکران غلط فتحی کا شکار ہو کر قلعہ کا دروازہ کھولنے کا حکم دے یا اندر چھپے ہوئے آلہ کاروں کی تجویز سے کھول دیا جائے تو یہ لوگ دشمنوں پر نوٹ پڑیں اور انہیں تباہ کر کے قلعہ پر اپنا بقدر جمالیں۔

خوبیہ آلہ کار حریف کے قلعہ میں ہنرمندوں، تاجروں اور تماشا کرنے والوں کے بھیں میں موجود رہیں۔ ایندھن، چارہ اور خوارک فراہم کرنے کے ذمہ دار دیباتی اپنے چکڑوں میں چھپا کر ان کو ہتھیار پہنچاتے رہیں۔ درویشوں کے بھیں میں جاسوس ڈھول یا سکھ بجا کر آگاہ کریں کہ ایک بہت بڑی فوج آری ہے جو یقیناً ”ہر چیز تباہ کرنے کی استعداد رکھتی ہے۔“ ان اعلانات کے نتیجہ میں دشمن کے قلعہ میں ہر طرف بھگدڑج جائے گی۔ اسی صورت حال کا فائدہ اٹھا کر اپنے حکران کی فوج کے داخلہ کے لیے قلعہ کے دروازے کھول دیئے جائیں۔ اچانک حملہ ہونے پر حریف کی فوج منتشر ہو کر بھاگ لٹکے گی اور وہ خود تمہارے رحم و کرم پر ہو گا۔

حریف سے سلح کے معابدہ کے ذریعے تعلقات استوار کر کے تاجروں کے بھیں میں محرک جاسوسوں وغیرہ کے ذریعے اپنے سپاہی اور اسلحہ اس کے قلعہ میں پہنچا دیا جائے۔ ان سرگرمیوں کا مقصد حریف حکران کو موت کے گھاث اتارنا ہو گا۔

جاسوس درویشوں کا روپ دھار کر یا پچاری بن کر قلعہ میں ہونے والی مذہبی تقریب

کے دوران اشیائے خوردن تو شہ میں نشہ آور محلول ملادیں اور مویشیوں کے گلوں کو لیکر فرار ہو جائیں۔

شراب فروخت کرنے والوں کے بھیں میں محرک جاسوس دشمن ملک میں منعقد ہونے والی بڑی بڑی مذہبی یا غیر مذہبی تقریبات کے شرکاء کو شراب فراہم کریں اور شراب میں نشہ آور محلول (ہن بولی کا رس) ملادیں۔ گلہ بانوں کی بے ہوشی کے دوران ان (جاسوسوں) کے دیگر معاونین بھی آجائیں اور یہ زیادہ سے زیادہ مویشیوں پر ہاتھ صاف کریں۔

حربی ریاست کے بے آباد خطوطوں میں موجود آبادیوں کو تباہ کرنے کی غرض سے جانے والے آله کار جب یہ مقصد ترک کر کے دشمن کو نیست و نایبود کرنے پر کمرستہ ہو جائیں تو انہیں ایسے جاسوس کما جائے گا جو چوروں کے روپ میں محرک اور سرگرم ہیں۔

محصور حریف کے خلاف لاکھ عمل

www.KitaboSunnat.com

حریف کو اس کا محاصرہ کرنے سے قبل ہر لحاظ سے کمزور کرنا اشد ضروری ہوتا ہے۔ فوج کیے گئے خطوں میں امن و امان کی حالت کو قائم رکھنا چاہیے تاکہ دہان کے مکین ہر طرح کے خطرات سے بے پروا زندگی ببر کر کے فاتح کے تاحیات و قادر بن جائیں۔ رعایا میں نافرمانی اور من مانی کی علامات نظر آئیں تو محاصل میں کی اور مراعات کے ذریعہ انہیں ختم کیا جانا چاہیے۔ بشرطیکہ اس خط سے واپسی کی خواہش نہ ہو۔ جلگی محاذ حریف کے زیر قبضہ اور زیر اثر آبادیوں سے دور مقرر کیا جانا چاہیے۔ کوٹیلہ کے مطابق کم آبادی والا خطہ کی ملک کی حیثیت سے تعریف ناممکن ہے۔ مقامی آبادی مراحت سے باز نہ آئے تو ان کا کاروبار تباہ اور جملہ الملک برپا کر دینے میں دری نہیں کرنی چاہیے۔

زرگ اور کاروباری تجربہ کی وجہ سے لوگ انتہائی پودولی کے عالم میں منتشر ہو جائیں گے۔ نتیجہ کے طور پر سرکردہ افراد کے قتل کے بعد دشمن ملک پر قبضہ بت آسان ہو جائے گا۔

حریف کے قلعہ کا محاصرہ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل امور کا لیکن ہونا چاہیے۔

1- حریف کے حلیف کی فوج بے عملی کا شکار ہے۔

2- دشمن کی کرائے کی فوج مقابلہ نہیں کر سکے گی۔

3- خلاف حکمران کی وفاqi صلاحیت میں کی واقع ہوئی ہے۔

4- حریف کے ذخائر تباہ ہو چکے ہیں۔

5- دشمن تحفظ کی سی صور تحوال کا شکار ہے۔

6- خلاف ریاست میں بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

7- حریف کے لیے موسم سازگار نہیں ہے۔

ان کے علاوہ محاصرہ کرنے والے کو یہ یقین ہوتا چاہیے کہ اس کے پاس اپنی فوج کے لیے خوراک کے وسیع ذخائر موجود ہیں اور موگی حالات بھی موفق ہیں۔

محاصرہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے فالج (محاصرہ کرنے والا) اپنے پراؤ کی حصار بندی کو اولیت دے۔ رسد کی وصولی اور آمدورفت کے راستے کی حفاظت کا معقول بندوست کرے۔ حریف کے قلعہ کی بیرونی خندق کا پانی ناقابل استعمال کروئے یا بہادے۔ اگر خندق پلے سے خالی ہو تو اسے بھروسے کا انتظام کرے۔ اس کے بعد قلعہ کی فصیل اور دیگر اہم تیزیرات پر زشن دوز راستوں کے ذریبہ پڑھائی کرے۔ قلعہ بہت زیادہ مضبوط ہونے کی صورت میں اسے مشینوں سے جاہہ کرنے کی حکمت عملی اپنائی جائے۔ سوار دستے دروازہ سے قلعہ میں داخل ہونے کے لیے چدو جد کریں۔ اس کارروائی کے دوران مخصوص حکمران کو مناسب وقوف کے بعد صلح کی پیشکش بھی کی جاتی رہے۔ صلح کے خواہ سے مذاکرات کرتے ہوئے تمام متعاقبہ تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔

قلعہ میں گھونٹے بنا کر رہنے والے پرندوں کو پکڑ کر ان کی دمبوں سے آتش گیر مواد باندھ کر انہیں رہا کر دیا جائے۔ محاصرہ کرنے والوں کے یکپ سے قلعہ دور ہو اور وہاں تیراندازوں اور پرچم تھامنے والوں کے لیے باندھ مقامات پر مورپے تغیر کیے گئے ہوں تو قلعہ کو نذر آتش بھی کیا جا سکتا ہے۔ قلعہ میں پلے سے موجود خنیہ آله کار وہاں موجود چانوروں کے جسم سے آتش گیر مواد باندھ دیں۔ الگ لگانے کے لیے سوکھی ہوئی پھٹلی کے پیٹ میں چنگاری رکھ کر اسے کسی پرندے کے ذریعے قلعہ میں گرا یا جا سکتا ہے۔ الگ لگانے سے چونکہ قلعہ میں ہنگامی صورتحال پیدا ہو جائے گی اور حریف بھگدڑ کا شکار ہو جائے گا اس لیے محاصرہ کرنے والوں کے حق میں یہ منید حکمت عملی ہاتھ ہو گی۔

گوگل، بنگوئے کے پھول، تارپین، لاکھ اور چند دیگر اجزاء اگر گدھے، اونٹ یا بکری کے نسلیں ملا دیں تو ایک خاص قسم کا الگ پیدا کرنے والا مواد وجود میں آتا ہے۔

قلعے کے اندر پھینکا جانے والا آتش گیر مواد چروخی، سکی ہوئی یا گوچی اور موم کو گھوڑے، گدھے یا اونٹ کے قفلے میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

الگ لگانے والے مواد کی ایک اور قسم متنوع وہاں کے باریک ذرات، کھمیں، سیسہ، دیودار، پلاسما اور بالوں کو چند دیگر اجزاء کے ساتھ تارپین میں حل کر کے بھی تیار کی جاتی

۔۔

دشمن گھاتی (74) کی ایک ڈنڈی اس محلول میں رنگ کر اسے جست اور یہ کے پتوں میں پیٹ دیا جائے تو آتش تیرتیار ہو جاتا ہے۔

آتش زدنی انتہائی اقدام ہے، اگر اس کے علاوہ دیگر حریروں اور مذاہیر سے دشمن کا قلعہ ہاتھ آسکتا ہو تو ہرگز آگ نہ لگانی چاہیے۔ آگ سے جانداروں، دولت اور وسائل کا نقصان ہوتا ہے اور دیوتا بھی اسے پند نہیں کرتے کیونکہ اس کا کچھ بخوبی نہیں۔ جس قلعہ کی دولت اور قوت آگ کی نذر ہو چکی ہو، اسے حاصل کر کے خاطرخواہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔

دشمن پر ثوٹ پڑنے کا بہترین وقت وہ ہے جب اس کے قلعہ جات کمزور، فوج یا ہار، عمدیدار غدار، ذخائر ناقابلی، حلیف بدخواہ اور ذاتی وسائل محدود ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جملہ آور کے پاس ضروری وسائل و ذرائع اور حوصلہ مند افرادی قوت کا ہونا اشد ضروری ہے۔

قلعہ پر چڑھائی کے حوالہ سے جملہ آور کے لیے ضروری ہے کہ جملہ اس وقت کرے

جب:

- 1- قلعہ کو ارادی یا غیر ارادی طور پر نذر آتش کیا گیا ہو۔
- 2- دشمن کسی نہ ہبی تقریب یا فوئی مشق میں بخوبی ہو۔
- 3- حلیف نئی کی حالت میں ایک دوسرے سے ابھر رہے ہوں۔
- 4- مخالف فوج تھک چکی ہو۔
- 5- دشمن کی فون نیند کی کی کاٹکار ہو اور کافی دن بعد گھری نیند سوئی ہوئی ہو۔
- 6- گھنے سیاہ یادل اٹھ آئے ہوں۔
- 7- سیلاپ آگیا ہو۔
- 8- برف پاری ہو رہی ہو۔
- 9- بہت زیادہ وحند ہو۔

یہ بھی ایک حکمت عملی ہے کہ جملہ آور اچانک حاصلہ چھوڑ کر قریبی جگل میں چھپ۔ جائیں اور قلعہ سے باہر نکلنے والے دشمن کو اچانک جملہ کر کے زیر کر لیں۔

دوران محاصرہ کوئی حکمران، دشمن کا خیرخواہ بن کر اس سے دوستی کا ارادہ ظاہر کرے اور اسے یہ پیغام بیجے:

”اندر ولی مخالفین ہی تمہاری اور محاصرہ کرنے والے کی اصل کمزوری ہیں۔ حملہ آور سے الگ ہونے والا آدمی تمہارے پاس ایک جائی اور مددگار کے طور پر آ رہا ہے۔“ یہ آدمی جب قلعہ میں مقیم دشمن کے سفر کے ساتھ جا رہا ہو تو حملہ آور حکمران اسے حرast میں لیکر غداری کے جرم کا مرکب قرار دینے کے بعد بر طرف کر دے۔ بر طرف آدمی محصور حکمران کا دوست بن کر اسے قلعہ سے باہر آنے کی ترغیب دے اور یوں کے:

”میری مدد کے لیے باہر آؤ، میں تمہاری مدد کرنے کا وعدہ کرتا ہوں، یا ہمی اتحاد سے محاصرہ کرنے والوں کو منہ توڑ جواب دیتا چاہیے۔“ جب محصور دشمن اس کی بات مان کر قلعہ سے نکلے تو ترغیب دینے والے اور حملہ آور دونوں اس کی خبر لیں۔ اسے موقع پر قتل یا گرفتار کیا جانا چاہیے۔ اس کا ملک بقیہ میں کر کے حملہ آور اور ترغیب دینے والے آلہ کا راست لیں۔ وارالحکومت کو تاخت و تاراج کرنے کے بعد حریف کے بہترن سپاہی موت کے گھٹات اتمام دیئے جائیں۔

قبائلی سردار اور شاہزادے حکمران کی بابت بھی مذکورہ بالا مذکور عمل میں لائی جائیں۔

بانج گزار حکمران یا کسی قبیلے کا سربراہ محاصرہ کرنے والے حکمران کا آلہ کار بن کر محصور حاکم کو اس خوش فہمی میں جلا کرے کہ محاصرہ کرنے والے مندرجہ ذیل وجوہات کی ہنا پر جاری مضم ختم کر کے جا رہا ہے:

1- عقی دشمن کی طرف سے حملہ کی وجہ سے۔

2- بیماری کے پیش نظر۔

3- فوجی سرکشی کے سبب۔

جب محصورین کو اس امر کا یقین ہو جائے تو محاصرہ کرنے والا حکمران اپنے پڑاؤ کو آل کے حوالے کر کے پیچھے ہٹ جائے۔ محصورین قلعہ سے باہر آئیں تو قائم اپنے آلہ کار گروہوں کے ساتھ پیش قدی کر کے انہیں تباہ کر دے۔

تاجر لوگوں کے ساتھ ملی بھگت کر کے قلعہ میں زہریلی اشیائے خورد نوش فراہم کی۔

جائزیں۔

محصور کا حلیف (جو بظاہر اس کا دوست ہو مگر فاتح سے ملا ہوا ہو) اسے پیغام دے کہ ہم مل کر محاصرہ کرنے والوں کی خبر لیتے ہیں۔ اس خونگوار پیغام کے نتیجہ میں جب محصور دشمن قلعہ سے باہر نکلے تو اس پر بھرپور حملہ کر دیا جائے۔ فاتح کے آله کار محصور حاکم کے دوست یا رشتہ دار کے بھیں میں جعلی اجازت ناموں کے ذریعے قلعہ میں داخل ہو کر فاتح کی مدد کریں۔

مگر ہوئے حکمران کو کوئی اس کا خیرخواہ بن کر کے کہ فلاں دن اور فلاں وقت میں محاصرہ کرنے والوں کے مکانے پر حملہ آور ہو جاؤں گا، میں اس وقت تم بھی پیش قدمی کرنا، مقررہ وقت پر محاصرہ کرنے والا حکمران اپنے یکپیٹ میں بھگنڈڑ کی سی صورتحال پیدا کرے۔ یہ سوروغن سن کر جب محصور قلعہ سے باہر آئے تو اسے دلوچ لیا جائے۔

اتحادی حکمران یا وحشی قبائلیوں کے سربراہ سے کما جائے کہ جب فاتح کی طرف سے محاصرہ کر لیا جائے تو دشمن کے کسی علاقہ کو فتح کر لے۔ جب ان میں سے کوئی اس فاتحانہ میں کے لیے سرگرم ہو جائے تو حریف یا اس سے برگشتہ افراد کو مخفی میں کر کے قائل کیا جائے کہ وہ حملہ آور کو قتل کر دیں۔ یہ ممکن نہ ہو تو فاتح حملہ آور کو زہر دے کر یا کسی اور طریقہ سے ہلاک کر دے۔ اس کارروائی کے مکمل ہونے کے بعد کوئی جاسوس محصور حکمران سے کہ کہ مرنے والا احسان فراموش تھا کیونکہ اس نے تمہارے محصور ہونے کا فائدہ اختانا چلایا۔ اس طرح حریف کی نظروں میں اپنی وقت بڑھا کر فاتح کے آله کار اس کی بیکھتی کو نفاق میں پیدا کریں اور اہم فوجی افسران پر جھوٹے الزامات عائد کر کے انہیں موت کی سزا میں دلو کر رہا سے ہٹائیں۔ حکمران کے خلاف آمادہ بیکار پر امن لوگوں کو بھی اس کی بنے خبری میں موت کے گھاث اتار دیا جائے۔ اس کے بعد فاتح کے آله کار وحشی قبائل پر مشتمل فوج کے ہمراہ قلعہ میں داخل ہو کر فتح کا اعلان کرویں۔

قلعہ فتح ہو جائے تو فاتح حکمران کو چاہیے کہ حریف کے تمام سپاہیوں میں امن اور تحفظ کا احساس پیدا کرے، "خصوصاً" ایسے لوگوں میں جو میدان میں لفکت کھا چکے ہو، فاتح کی طرف سے برگشتہ ہوں، پریشان ہو، متسابر ہمیشہ پچکے ہوں، زخمی ہوں یا خائن ہوں اور رضاکارانہ طور پر اس کی (فاتح) طرف آئے ہوں۔ جب محصور حریف کے وفاداروں سے

قلعہ خالی ہو جائے تو فاتح ہر قسم کے تھفظات کا لیکھنے کے بعد حاکمانہ دھوم دھام سے
قلعہ میں داخل ہو۔

ہمایہ حکمران کی سرکوبی کے بعد فاتح کو وسطیٰ حکمران کی سرگرمیوں پر بھی نظر رکھنی
چاہیے۔ اگر وسطیٰ حاکم کو نگست سے دوچار کر دیا جائے تو غیر جانبدار حاکموں کا مزاج
درست کرنا چاہیے۔ یہ عظیم تر فتوحات کا تدریجی مرحلہ ہے۔ وسطیٰ اور غیر جانبدار حکمرانوں
کی سرکوبی کے بعد فاتح ان کی سابق رعایا میں ہر دلجزی حاصل کرنے کے لیے کوشش ہو
جائے۔ اس سلسلہ میں اس کی وجاهت اور غیر معمولی صلاحیتیں ہی بہتر اور موثر حربہ ہو سکتی
ہیں۔ یہ مرحلہ مکمل ہو جائے تو فاتح کو پیش قدمی کا دائرہ مزید وسیع کروانا چاہیے۔ یہ فتوحات
کے تسلیم کا ہانوی دور ہو گا۔ ممالک کا حلقہ فتح کرنے کے بعد فاتح منظومین میں سے اپنے
دشمنوں اور دوستوں کا انتخاب کرے اور ان میں سے دشمنوں کو مختلف اوقات میں مختلف
قسم کی مہکلات کا شکار کر کے اطاعت گزار بنا لیا جائے۔ تو سیع پسندی کی خواہش کی تیکین کا
یہ بھی ایک طریقہ ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ فاتح پسلے اپنے ناقابل نگست ہمایہ ملک کے دانت کھئے کرے۔
اس فتح کے نتیجہ میں جب اس کی عکری اور مالی قوت بڑھ جائے تو دوسرا دشمن کو
نگست دے کر مزید طاقت حاصل کرے۔ رفتہ رفتہ اس کی فتوحات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر
ہوتا چلا جائے گا۔

”حکمران کے فرائض“ کے سلسلہ میں جو اصول اور قوانین (گزشت صفحات میں) مذکور
ہوئے، فاتح ان کو بیش تر لمحہ رکھے تاکہ مختلف مذاہب، فرقوں، طبائع اور خیالات کے حامل
افراد کو تابع کر سکے۔

خیہہ جو ٹوٹ، آلہ کاروں کے ذریعہ معلومات کا حصول، حریف کی افرادی قوت کو جاہ
کرنا، محاصرہ اور پیش قدمی ————— یعنی وہ پانچ بنیادی اصول ہیں جن پر عمل کر کے ناقابل
تغیر قلعہ جات تک کا حصول بھی ممکن ہے۔

تاراج شدہ خطوں میں امن کی بحالی

ویران یا آباد، دونوں طرح کے خطوں کے حصول کی غرض سے مم جوئی کی جاسکتی ہے۔ ایسے خطے درج ذیل اقسام میں منقسم کیے جاسکتے ہیں۔

-1- تومقتوحہ۔

-2- دوبارہ حاصل کیے گئے۔

-3- ورش میں ملنے والے۔

جو حکمران کسی نئے خطے کو فتح کر لے، اسے چاہیے کہ وہاں کے سابقہ حاکم کی خامیوں کی تشریف کر کے مقابلتاً اپنی خوبیاں ظاہر کرے اور اس کی خوبیوں کے مقابلہ میں اپنی دگنی اعلیٰ صفات کا ذکر کرے۔ اسے چاہیے کہ نئے خطے کے لوگوں کو اپنا اطاعت گزار اور عقیدت مند بنانے کے لیے اپنے اندر درج ذیل اوصاف پیدا کرے۔

-1- فرائض کی ادائیگی میں غفلت کا مظاہرہ نہ کرے۔

-2- اپنے تبلہ امور کو نہایت محنت اور یکسوئی سے انجام دے۔

-3- انعامات کا سلسلہ جاری کرے۔

-4- ریاستی محاصل میں رعایت کا اعلان کرے۔

-5- تحائف دے کر لوگوں کی حمایت حاصل کرے۔

-6- سرکردہ افراد کی عزت افزائی کرے۔

-7- اپنے حامیوں اور رعایا میں تمایاں مقام کے حامل افراد کی تجویز کو اہمیت دے۔

-8- دشمن کے آدمی اگر اس کی طرف رجوع کریں تو انہیں پر کشش انعامات دیکر خوش کرے۔

-9- انعام کیا ہے؟ اس کا انحراف اس بات پر ہے کہ خدمت کتنی اور کیسی ہے؟

10- وعدہ کرے تو پورا کرے۔ کیونکہ بد عمدی کرنے والے جھوٹوں کا کوئی بھی احترام نہیں کرتا۔

11- لوگوں کی رائے کا احترام کرے اور ان کی خواہشات کو بھیش مدنظر رکھے۔

12- عوام کے پسندیدہ طور طریقے اور روئے اختیار کرے، اگر ایسا نہ کرے گا تو مقبول نہیں ہو سکے گا۔

13- نئے علاقہ کا فاتح مقامی لوگوں جیسا رہن سن اپنائے، وہی زبان بولے اور وہی لباس پہنے جس کا مفتوحہ علاقہ سے مضبوط تعلق ہو۔

علاوه ازیں فاتح حکمران کو چاہیے کہ مفتوح لوگوں کے مذہبی اجتماعات، موسیٰ تواروں اور دیگر تقریبات میں بھرپور دلچسپی ظاہر کرے۔ حکومت کی وفاوار مقامی آیادی کو سابق حکمران کی زیادتیاں یاد دلا کر فاتح کی فیاضیوں کا تذکرہ کریں۔ لوگوں کو یقین دلا دیا جائے کہ حکمران ان کی خوشحال زندگی کی وجہ سے مطمئن ہے۔ فاتح مختلف مکاتب فکر اور علاقہ جات سے تعلق رکھنے والے متاز لوگوں کو مراعات اور انعامات سے نوازے۔ (وہ اپنے مخالف عناصر کا اپنی طرح جھکاؤ دیکھتے ہوئے) عام معافی کا اعلان کرے اور مقامی لوگوں میں تحفظ کا احساس پیدا کرنے کی سعی کرے۔ مذہبی امور میں فاتح کو کبھی غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

مذہبی حوالہ سے مخصوص ایام میں جانور ذبح کرنے پر پابندی لگا دی جائے۔ مادہ جانوروں اور ان کے بچوں کو ذبح کرنے پر مکمل پابندی عائد ہوئی چاہیے۔ نر جانوروں میں افرائش نسل کی صلاحیت ختم کرنے کے رجحان کی سختی سے حوصلہ ٹکنی کی جائے۔ حکمران کے لیے لازم ہے کہ وہ نو مفتوحہ علاقہ میں مذہب سے متصادم اور عسکری و معاشی ذرائع کے لیے مضر سرگرمیوں کو پہنچنے سے روکے۔ سماج و شمن عناصر اور مجرم گروہوں کو بھیش منتشر رکھے۔ وفاواریاں بدلتے والوں کا آپس میں رابطہ ناممکن بنا کر انہیں دور دراز علاقوں میں آباد کیا جائے۔ جو حکمران کے مخالف یکین اسکی قوت سے خائف ہوں انہیں راہ راست پر آنے کے لیے کہا جائے (تبیہہ کی جائے)۔ یांغیوں کا قبضہ ختم کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے علاقوں میں دشمن کی مخالفین یا اپنے حامی آباد کیے جائیں۔

مخلوب دشمن کا کوئی طرف دار اگر مفتوحہ علاقہ کے کسی خاص حصہ کو حاصل کرنے کی

غرض سے اکثر سرحدی علاقوں پر دھواں بول کر جنگلوں اور ویران مقامات میں چھپ جاتا ہو تو اسے زرخیز نہیں کا ایک چوتھائی یا کوئی ویران علاقہ اس شرط پر سونپ دیا جائے کہ بوقت ضرورت وہ حکمران کی فوجی و مالی امداد کا پابند ہو گا۔ ایسا معاہدہ کر کے وہ مقامی لوگوں کی نفرت کا ہدف بن کر انہی کے ہاتھوں برپا ہو جائے گا۔

عوام کے جذبات کو خیس پہنچانے یا انہیں مشتعل کرنے کی صلاحیت رکھنے والے لوگوں کو ویرانوں اور جنگلوں میں چھوڑ دیا جائے۔

ہاتھ سے لٹکا ہوا علاقہ دوبارہ حاصل ہونے کے بعد حکمران پر لازم ہے کہ اپنی ان خوبیوں کو پڑھائے جن کے سبب وہ دوبارہ حاصل ہوا اور ان خامیوں کو دور کرے جن کی وجہ سے وہ خط اس سے چھین گیا تھا۔

جو وراثتی ملک پر حکومت کرتا ہو اس حکمران کو چاہیے کہ اپنے باپ کی خامیوں کو چھپانے کے ساتھ ساتھ اپنی خوبیوں کو نمایاں انداز میں عوام کے سامنے پیش کرتا رہے۔ علاوہ ازیں ایسے حکمران کی حکمت عملی یہ ہوئی چاہیے کہ اپنی عملداری میں راجح ناپسندیدہ رسوم و روایات کو نہ صرف ختم کرنے کی سعی کرے بلکہ دیگر ممالک میں مروج اچھی روایات کو اپنے ہاں فروع دینے کے لیے بھی عملی اقدامات کرتا رہے۔

چودھوں حصہ
حریف کو تباہ کرنے کی تدابیر

www.KitaboSunnat.com

دشمن کو نقصانات سے دوچار کرنا

بد قماش لوگوں کی سرکوبی کے لیے مخفی حربے استعمال کر کے چار ذاتوں (برہمن، کھنزی، ولیش اور شودر) کے نظام کو قائم رکھنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

گھٹیا ذات سے تعلق رکھنے والے لوگ جو کئی طرح کے پیشوں سے وابستہ ہوں یا وہ مختلف پیشوں سے ملک افراد کا بھیں بدلتے میں مهارت رکھتے ہوں، خفیہ کارروائیوں کے لیے آہل کارہائے جاسکتے ہیں۔

دشمن کو تفریحی مقامات، عوای اجتماعات اور محافل رقص و موسيقی کے دوران ٹھکانے لگانے کے لیے محل کے اندر کام کرنے والے خدمت گزار اور جاسوس عمدہ ہتھیاروں کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔

سماج دشمن عناصر کی املاک کو بعد از شام گھونٹنے یا آگ جلا کر کام کرنے والے افراد نذر آتش کر سکتے ہیں۔

کچھ جانداروں کی ہڈیوں کا برادہ۔ جیسے کہ چڑا، مینڈک، کنکھورا، کیکڑا، گرگٹ وغیرہ۔ شات کنڈ کی چھال سے تیار کردہ سفوف میں ملا دیا جائے تو اس مواد کو آگ پر پوڈائے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا دھواں انتہائی ملک ہوتا ہے۔

تایبا سانپ، چھپکلی، چکور، ایک بدیوادار کیڑے پوتی کیٹ اور گومار کا کو پیس کر بھلا کا کا اور دلگ کے عرق میں ملا دیا جائے۔ اس مرکب کے جلنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا دھواں سریع الاثر اور ملک ہوتا ہے۔

اوپر بیان کیے گئے اجزاء میں سے کسی کو بھی کالے سانپ اور پرینگو (ایک طرح کاچ) کے ساتھ جلا کر سفوف تیار کر لیا جائے۔ یہ سفوف انتہائی ملک اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ یا تو دھان اور دھما مارگو (LUFFA FOCTIDA) کی جڑیں پیس کر بھلاوائ کے

پھولوں کے سفوف میں ملادی جائیں تو ایک مملک دوا نہیں ہے جو جاندار ہدف کو پندرہ یوم میں ختم کر دیتی ہے۔ بھلاوائی کے پھولوں اور المیاس کی جزوں کے سفوف میں "کیٹ" (ایک کیرا) کا اضافہ کر لیا جائے تو استعمال کے ایک ماہ بعد مملک اثر ظاہر کرنے والی دوا تیار ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا مملک دواوں کے سلسلہ میں یہ امور مد نظر رہنے ضروری ہیں۔

1- انسان کی ہلاکت کے لیے ایک پنگلی۔

2- خچر اور گھوڑے کے لیے ایک تولہ سفوف کا آنھواں حصہ۔

3- ہاتھی اور اونٹ کے لیے ایک تولہ سفوف کا چوتھا حصہ۔

چھپلی، شت کردم، کیڑے اور کچھ دیگر اجزاء کو ارعنی کے بیجوں کے چلکے اور ڈھاک کے ساتھ ملا کر سفوف تیار کیا جائے۔ اس سفوف کو سلاکنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا دھواں جہاں تک جائے گا، ہر جاندار کو ابدي نیند سلا دے گا۔

چھپلی، شت کردم کی چھال، کڑوی توپی، بدبو دار کیڑے پوتی کیٹ اور پیر بھوٹی کو پیس کر تیار ہونے والے سفوف کا دھواں حریف کو اندازھا کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔

پوتی کیٹ، ایک خاص پودے کا گوند، نیم و داری، بکرے کے کھر اور سینگ ملا کر پیس لیں تو آنکھوں کی بینائی ضائع کرنے کی موثر استعداد رکھنے والا سفوف تیار ہو جائے گا۔

خاردار کرٹ کے پتے، سرخ روپی کے بیجوں کے چلکے، گانجے کے پتے، ہر تال اور کھماج کے سفوف کو گائے کے بول و برآز میں ملا کر دھونی دینے سے آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں۔

گوشت کھانے والے جانوروں یا ہاتھی، سور اور انسان کا فضلہ، جو کی بھوسی، لوہے کا ہرا سلفیت، مینڈک، کیوتروں کا بول و برآز، کوشانگی، بھانڈی، نیم، شبکرو، تلی کی ایک قسم پھنزجک، کشیب پیلوکا، بھنگ، سانپ کی کینچلی، چھپلی، ہاتھی کے ناخن اور دانتوں کا سفوف، دھتورا، کو درد، ارعنی کے پتے اور پلاش کو ملا کر تیار ہونے والے مرکب کا دھواں جس طرف بھی پھیلے گا، جانداروں کا صفائیا کرتا چلا جائے گا۔

کالی، کوٹ (COSTUS)، نرکل اور شتاوری کو ملا کر جلایا جائے، یا مور کی دم، سانپ کی کینچلی، دھتورا اور جنگلی تیتر کو بھوسی میں ملا کر تیار ہونے والا سفوف دھواں پیدا کرنے کے لیے آگ پر پھینک دیا جائے۔ ایسا کرنے سے ہر اس جاندار کی آنکھیں پھوٹ جائیں گی

جو اس دھوکیں سے متاثر ہو گا۔ آنکھیں بچانے والی ادویہ اور عرقیات اس سلسلہ میں موثر ہیں رہیں گے۔

چھوٹا بگلا، کبوت اور میتا کی بیٹ کو آگ یا پیلو کے دودھ میں ملانے سے تیار ہونے والے مرکب کو پانی زہریلا اور بینائی ضائع کرنے کے لیے موثر سمجھا جاتا ہے۔ کسی کو پاگل یا بے ہوش کرتا ہو تو جو، شال کی جڑ، دھتورا اور جاںقل کو انسانی پیشاب میں ملانے سے تیار ہونے والا مرکب اس مقصد کی سمجھیں کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ ایک خاص قسم کے زہر، مخصوص خصوصیات کے حامل انجیر اور کودار ادا یا ارندی کے جوش دیئے ہوئے عرق کو پلاش (BUTEA FRONDOSA) میں ملانے سے بھی پاگل یا بے ہوش کرنے کی دوا تیار ہوتی ہے۔ اس دوا کو مدن رس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مرگ مارنی، (75) آگ، انگلی، شرکی (ایک خاص قسم کی سمجھیں) کے اجزاء، کنٹ کار، لاگولی، میورید، دش مول، گنج کے بیچ اور کچھ دیگر زہریلی جڑی بیٹھوں کو مدن (دھتورا) کے عرق میں ملانے سے انتہائی خالص زہر تیار ہوتا ہے۔

اوپر ذکر کیے گئے دونوں مرکبات اگر آئٹھے کر لیے جائیں تو پانی اور گھاس کو ناقابل استعمال ہاتے میں موثر ثابت ہوتے ہیں۔

چھپکلی، چکور، انڈے سانپ اور گرگٹ کا دھواں متاثر ہونے والے جاندار میں دیواری پیدا کر دتا ہے۔ گرگٹ اور چھپکلی کا مشترکہ دھواں کوڑھ پیدا کرنے کی خصوصیت رکھتا ہے۔ اس کو اگر چنکبرے مینڈک کی آنتوں اور شمد میں ملایا جائے تو سوزاک پیدا کرتا ہے۔ اسے انسانی خون میں ملایا جائے تو دوق کی بیماری پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔

کوہوں کا سفوف قوت گویائی کو متاثر کرتا ہے۔ جونک، مور کی دم، مینڈک کی آنکھ اور کچھ دیگر اجزاء ملانے سے ایسا مرکب تیار ہوتا ہے جو بیضہ کی پیدائش و افزایش کرتا ہے۔ کونڈ نیک، مدھو چپ، راج درکش، پانچ کشتہ اور شمد کو ملا کر تیار ہونے والا مرکب استعمال کرنے والا بخار کی لپیٹ میں آئے گا۔

گدھی کے دودھ میں گھوٹس اور بھاس پرندے کی زبان ملا کر تیار ہونے والے مرکب کو استعمال کرنے والا قوت گویائی و سماعت سے محروم ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ ان مرکبات وغیرہ کی مقدار زیر نظر باب ہی کے ابتدائی صفات میں دی گئی ہے۔ ادویات کو جوش دے کر اور

اجزاء کو پیس کر بنائے جانے کی صورت میں یہ مرکبات زیادہ پراٹ ہو جاتے ہیں۔

پداری اور شال بالی کے سفوف کو زہر کی ایک قسم و تشابه کے ساتھ ملا کر تیار ہونے والے مرکب پر بعد ازاں چیچھوندر کا خون چھڑک دیا جائے تو ایک سرعی الاثر زہر تیار ہوتا ہے۔ اس زہر سے بجا ہوا تیر جس شخص کو لگے گا، وہ دس آدمیوں کو کافی گا، اور وہ دس، دیگر افراد کو کافی نہیں گے۔

بکری اور آدمی کا خون، بجلاؤں کے پھول، یا تو دھان، ہلائی، دھamarگ اور سال کے درخت کی لٹکی یا چھمال، الائچی کاں، لال ایلوینیم میں مٹی اور گوگل کا تیار شدہ محلول دیوائی کی پیدا کرتا ہے۔ اس کی شدت کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ ایک توہ محلول اگر سوکمان لبے تالاب میں ڈال دیا جائے تو نہ صرف پانی زہریلا ہو جائے گا بلکہ جو کوئی اسے پینے کی غلطی کرنے گا وہ بھی زہر کے اثرات سے بچ نہیں سکے گا۔

کسی ناگ، گود یا مگر مچھ کو تین یا پانچ مٹھی لال یا سفید رسول کے ساتھ زمین میں دیا جائے۔ جس شخص کی موت مطلوب ہو، اسے ورغلہ کر اسی جگہ کی کھدائی کی ترغیب دی جائے۔ جو نہی وہ کھو دکر ان چیزوں کو دیکھے گا، ہلاک ہو جائے گا۔

آسمانی بجلی گرنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے کوئلے کو بجلی ہی سے جلی اور سلکتی ہوئی لکڑی سے سلاکیا جائے۔ یہ آگ کبھی نہیں بچھے گی۔ اس آگ سے کر تک (76) یا بھرنی (77) پختھروں کی رات میں رور دیو (78) کی عبادت کے لیے ہون (79) کیا جائے۔

ہون کی آگ میں کھی نذر کیا جائے، لوہار کے گھر کی آگ میں شد جبکہ شراب تیار کرنے والے کے نمکانے سے حاصل ہوئی آگ میں شراب ہی نذر کرنی چاہیے۔

یہوہ کے گھر کی آگ میں پھولوں کا ہار، بنچے کی ولادت کے وقت جلانی آگ میں دہی، بدکروار عورت کے گھر کی آگ میں رسول جبکہ قیانی کے لیے آگ جلانے والوں کے گھر کی آگ میں چاول کی نذر مستحسن ہے۔

شمثان کی آگ میں انسانی گوشت، چڑال کی جلانی آگ میں کسی بھی طرح کا گوشت اور ان سب اگنیوں کو ملا کر جلانی جانے والی آگ میں بکری اور انسان کی چربی بطور نذر ڈالی جائے۔

آگ کے دیوتا کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے جلانی جانے والی آگ میں الماس کے

درخت کی شاخصیں ڈالی جائیں۔ ایسی آگ دیکھنے والوں کی نظریں اس نظارہ کی تاب نہ
لاسکیں گی۔ یہ مقدس آگ بھیش جلتی رہتی گی۔
”آوتی (80) کو نہستے! (81) انومتی کو نہستے! سرسوتی (82) کو نہستے! سوت روپ نہستے! آنٹی
(83) کو پر نام! سوم (84) کو پر نام! وہر قی کو پر نام! سما کو پر نام!“ (85)
یہ حریف کو نقصان سے دوچار کرنے کے لیے اختیار کی جانے والی مدد اور کے بیان پر
مشتمل باب تھا جو اپنے انجام کو پہنچا۔

ناقابل یقین نتائج کی حامل تراکیب

چھوٹکر، گور اور سرس کا سفوف گھی میں ملا کر کھانے سے انسان دو ہفتے تک باآسانی بغیر کھائے پہنچے زندہ رہ سکتا ہے۔ کیسر، کنول کی جڑ اور ایکہ کی جڑ کو اگر دروا گاس، کنول ڈنڈی، دودھ اور گھی کے ساتھ کھایا جائے تو ایک ماہ تک باآسانی فاقہ کشی کی جا سکتی ہے۔ جو، کلختی، ماش اور دریا گھاس کی جڑ کو دودھ اور گھی میں ملائیں۔ یہ مرکب کھانے سے بھی 30 یوم تک فاقہ کرنا ممکن ہے۔ اسی مقصد کے لیے جنگلی نیل (ولی) کا دودھ اور اس دودھ سے نکالا ہوا مکھن مساوی مقدار میں لیں اس کو شال اور پوش پرنی کی جڑ کے ساتھ ملا کر دودھ کا اضافہ کر لیں۔ دودھ کی جگہ پوچا میں استعمال ہونے والا گھی یا شراب بھی شامل کی جا سکتی ہے۔

سفید بکرے کے پیشاب میں سات راتوں تک رکھی گئی سرسوں کے تیل کو ایک ماہ (86) تو بنی میں رکھیں۔ تیار ہونے کے بعد اس محلول کا بیرونی استعمال جلد کا رنگ بدل دتا ہے۔

سفید گدھے کے فضله میں رکھے جو کے داؤں میں سفید سرسوں کا تیل ملایا جائے۔ جس گدھے کا فضلہ حاصل کیا جائے ضروری ہے کہ اسے گزشتہ سات راتوں سے مکھن، دودھ اور جو کی خواراک دی جا رہی ہو۔ اس مرکب سے جانداروں کی جلد کی رنگت پلت جاتی ہے۔

سفید گدھے یا سفید بکرے میں سے کسی ایک کے بول و براز میں مخصوص مدت تک رکھے گئے سرسوں کے بیجوں سے تیار کیا جانے والا تیل جلد کو انتہائی سفید کر دتا ہے۔ سفید بکرے کے پیشاب میں سات راتوں تک رکھے گئے سفید سرسوں کے بیجوں کا تیل نکالا جائے۔ اس تیل کو نیک ملائی والے دودھ، آگ کے دودھ اور دھان میں ملا کر محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت ان لائن مکتبہ

استعمال کرنے سے جلد ملائم، چکنی، شاداب اور رنگ گورا ہو جاتا ہے۔

سفید سرسوں کے بیچ مخصوص مدت تک توینی میں بند رکھے جائیں پھر ان سے تیل تیار کیا جائے۔ اس تیل کو ولی کی نکالے گئی میں ملا کر دو ہفتوں تک رکھا جائے۔ اس مرکب کے استعمال سے بال سفید ہو جاتے ہیں۔

کدو، سفید چھپکلی اور ایک بدیودار کیڑے (پوتی کیٹ یا پوتی کیتا) کو ملا کر سفوف بنا لیں۔ یہ سفوف بھی یالوں کو سفید کرنے میں اپنا ہائی نہیں رکھتا۔

کسی کے جسم پر ارشما، تندک اور گائے کے گوبر سے تیار ہونے والے آمیزہ کو لیپ کر بعد ازاں بھلا تک کا عرق چھڑک دیا جائے تو 30 یوم کے اندر کوڑھ پیدا ہو جاتا ہے۔ سفید ناگ یا چھپکلی کے منہ میں سات راتوں تک رکھے گئے گانجے کے بیجوں سے تیار کردہ مرکب کا لیپ بھی کوڑھ پیدا کرتا ہے۔

ٹوٹے اور گلوکے انڈے کی زردی سفیدی کی ماش بھی کوڑھ پیدا کرتی ہے۔ کوڑھ کا علاج چوخی کے عرق کا کاڑھا ہے۔

بڑ کے درخت سے نکالے جانے والے عرق سے قتل کے بعد گولی سجر (BARLERIA) کی ماش کرے تو کالا ہو جائے گا۔

سنجھا اور سخن عکھیا کی کچھ مقدار گدھ اور کاغنی کے تیل میں ملا کر استعمال کرنے سے بھی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔

سرسوں کے تیل میں جننوں کا چوراں ملا کر رات کی تاریکی میں جسم پر ملا جا جائے تو روشنی دیتا ہے۔

سمندری جانوروں، کینجوے اور جننوں کے چورا سے بھی رات کو روشنی حاصل کی جا سکتی ہے۔

کلن کارا، کھدریا، کپال، بھرناگ، سکوتا نامی چنیا اور گدھ کا چورا بھی رات کی تاریکی میں جگھاتا ہے۔

مینڈز کا گوشت پری بھدرک (ثیم) کی لکڑی کے کوئلے میں ملا کر جسم پر لگایا جائے تو رات کی تاریکی میں جسم جگھاتا محسوس ہو گا۔

جسم کو روشن کرنے کے لیے تکوں اور نیم کی چھال کا لیپ کر دیا جائے۔

ایک گولا، جو پیلو (CAREYA ARBORIA) کی چھال کے کوئلے سے بنा ہو، باختیار میں لیں تو جلنے لگتا ہے۔

رات کو جسم آگ کی طرح دکھتا ظاہر کرنے کے لیے مندرجہ ذیل مزید تداریجی اختیارات کی جاسکتی ہیں:

1- جسم پر مینڈک کی چبی کی ماش۔

2- کوسا پھل اور آم کی گھٹلی کا تیل جسم پر لگانا۔

3- سرجارس (VATICA ROBUSTA) کا عق، سمندر بھاگ اور سمندری مینڈک کے اجزاء ملا کر تیار ہونے والا مرکب جسم پر لگانا۔

مینڈک یا کیڑے کے گوشت کو تکوں کے تیل کے ساتھ ایک مخصوص ترکیب سے ملا کر جسم پر ماش کرنے سے آگ کی تپش اثر نہیں کرتی۔ اگر کوئی شخص مینڈک کی چبی، ایک سمندری پودے سیوالا اور پانی کی جزوں کا مرکب جسم پر لگائے تو وہ آگ کے قریب جاتے ہی جل اٹھے گا مگر تپش کا احساس تک نہ ہو گا۔ شم اور کھرپنی کی جزوں، تھوہر اور کیلے کے کاڑھے کو مینڈک کی چبی میں ملا کر پاؤں پر مل لیا جائے تو سلسلتی یا بھرپوتی ہوئی آگ پر بغیر تکلیف کے چلا جاسکتا ہے۔ اس مرکب میں مینڈک کی چبی لازمی جز کی حیثیت رکھتی ہے۔ دم سے جلتا ہوا نرکل باندھ کر نہس، کونج، مور اور پانی کے دیگر جانور رات کو اڑائے جائیں تو آسمان سے شہابی گرنے کا سامنڑ پیدا ہو جائے گا۔ آگ کو بچانے کے لیے آسمان بکھلی سے جلی ہوئی کسی شے کی راکھ بہت موڑ ثابت ہوتی ہے۔

مخصوص ایام کے دوران عورت کے انداز نہانی سے خارج ہونے والے خون میں ماش کی دال بھگو کر کسی چولے میں رکھ دی جائے اور اس کے علاوہ تھوہر اور کیلے کی جز مینڈک کی چبی میں بھگو کر ڈالی جائے تو جب تک مکمل صفائی نہ ہو، اس پر اثان پکانا ممکن نہیں ہوتا۔ اسی کی جزا یا دھاگے سے باندھ کر پیلو کا گولہ منہ میں رکھنے سے منہ سے دھوئیں کے بادل نکلنے نظر آئیں گے۔ جلتی ہوئی آگ پر کوسا پھل اور آم کی گھٹلی کا تیل دال دیا جائے وہ تو آندھی اور بارش کے باوجود بھی جلتی رہے گی۔

تیل ملا کر سمندری بھاگ کو آگ لگائی جائے تو وہ پانی میں جلتی ہوئی تیزی رہے گی۔

درج ذیل اقسام کی آگ کے گروں، اگر کوئی آدمی دائیں سے بائیں تین پکڑ کاٹے تو

دہاں (جہاں آگ کی یہ قسمیں ہوں گی) مزید آگ نہیں جل سکے گی۔

- پنکبکرے یا نس کی شاخ سے بندر کی ہڈیوں کو رگڑ کر پیدا کی گئی آگ۔

- ہتھیار سے قتل کیے ہوئے آدمی یا چھانی پاکر مرنے والے شخص کی پائیں پہلی سے

پیدا کی گئی آگ۔

- کسی مرد یا عورت کی پسلیوں کو کسی اور مرد کی پسلیوں سے رگڑ کر پیدا کی گئی آگ۔

گھوڑے کے پیشاب میں کھار کیٹ، کھنجن اور چھچوندر کے اجزاء پیس کر ملانے سے جو مرکب تیار ہوتا ہے اس کے اثرات سے پاپے زنجیر شخص آزاد ہو جاتا ہے۔
آفتابی پتھر یا اسی نوعیت کے کسی اور پتھر کو بھی کھار کیٹ اور درود را کے گوشت کے عرق میں بھکلو کر زنجیر توزنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

جانوروں کو سفر کی حکم سے بچانے کے لیے ان کے پیروں پر نارک، گدھ، گدھ جانوروں کو سفر کی حکم سے بچانے کے لیے ان کے پیروں پر نارک، گدھ، گدھ (87) اور بھاسا چڑیا کی پسلیوں کو کنول کے عرق میں ملا کر تیار کیا ہوا مرکب لیپا جاسکتا ہے۔
بڑے کے چوپ سے ڈھانپے اور اونٹ کے چڑے کو گدھ کی چبی میں تر کر کے بنائے جوتے پن کر مسافر پچاس یو جن فاصلہ بغیر دم لیے طے کر سکتا ہے۔

سو یو جن تک بلا نکان چلنے کے لیے جو توں پر عقاب، بلکے، کوئے، گدھ، بیٹھ، شیر، چیتے یا الو کی ہڈیوں کا گودا یا ماہد منویہ لگانا چاہیے۔

پست پرن (LECHITIS SCHOLARIS) میں گھا بھن او نمنی کو آگ پر بخونے کے نتیجہ میں نکنے والی چبی ملا کر تیار ہونے والا مرکب جو توں پر لگانے سے بھی سو یو جن فاصلہ تک با آسانی پیدل چلنا ممکن ہے۔

اس مقصد کے لیے مردہ بچوں (88) کو شمشان گھاث پر جلا کر حاصل کی جانے والی چبی بھی کار آمد ہوتی ہے۔

غصہ تو ہر کوئی ظاہر کر سکتا ہے، اس لیے غصہ میں آکر کوئی جذباتی فیصلہ کرنا ایک عمومی طرز عمل کھلانے گا جبکہ مذکورہ بالا تراکیب پر عمل کر کے ریاستی لظم و ضبط، معابدوں پر عمل در آمد اور حکومتی فوائد کا حصول بہت آسانی سے ممکن ہو جاتا ہے۔ اس نوعیت کے عجیب و غریب اور ناقابل یقین کر شئے دکھا کر حریف کو دھوکے میں ڈالنا چاہیے کیونکہ دشمن جتنا آپ سے مرعوب ہو گا، اتنا ہی کمزور بھی ہو جائے گا۔

باب: 3

جادو ٹونے اور ادویات کے اثرات

بلی، اونٹ، بھیڑا، سور، کوا اور الورات کو سرگرم رہنے والے جانور ہیں۔ ان میں سے کسی ایک، دو یا زیادہ جانوروں کی دائیں اور بائیں آنکھیں نکال کر انہیں الگ الگ پیس لیں۔ اتنا پیسا جائے کہ سرمه بن جائے۔ ان جانوروں کی دائیں آنکھوں کا سرمه اپنی بائیں آنکھ میں اور بائیں آنکھوں کا سرمه دائیں آنکھ میں لگانے والا تاریکی سیں دور تک دیکھنے کی صلاحیت حاصل کر لے گا۔

رات کو واضح طور پر دیکھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے ایک اور مرکب بھی لامانی ہے، جو سور کی ایک آنکھ اور دوسری جگتوں کی یا کوئے اور بیتا کی دونوں آنکھوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

دوسروں کی نظروں سے اوچھل ہونے کے موثر عمل کے درج ذیل مراحل ہیں:

1- خواہشند شخص تین دن تک فاقہ کرے۔

2- پشیدہ ستارے (89) کے طلوع ہونے والے دن کسی ایسے آدمی کی کھوپڑی حاصل کرنے جسے چھانی ہو چکی ہو۔

3- چھانی پانے والے کی جگہ متقول کی کھوپڑی بھی کام دے سکتی ہے۔

4- اس کھوپڑی میں ایک مٹھی جو کے دانے یو دے۔

5- یوئے ہوئے دانوں کو بکری اور بھیڑ کے دودھ سے سنبھلے۔

6- جب یہ دانے پھوٹ آئیں تو ان کی مala تیار کر کے پہن لے۔ یہ مala پہن کروہ کسی کو دکھائی نہیں دے گا البتہ خود سب کو دیکھ رہا ہو گا۔

اس مقصد کے لیے ایک اور موثر ترکیب پر درج ذیل مراحل میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

- 1- تین دن کا فاقہ کریں۔
- 2- پشیدہ ستارے کے طلوع ہونے والے دن کسی کتے، بلی، الہ اور بکھلی کی دونوں آنکھیں نکال کر الگ الگ پیں لیں۔
- 3- ان جانوروں کی پسی ہوئی دائیں آنکھوں کا سفوف (سرم) اپنی باسمیں آنکھ میں اور باسمیں آنکھوں کا سرم دائیں آنکھ میں ڈالیں۔
- 72 آنکھوں تک فاقہ کر کے، پشیدہ ستارے کے طلوع ہونے والے دن پرش گھٹائی کے درخت کی شاخ سے ایک گول سروں والی سلاٹی تیار کی جائے۔ اس کے بعد رات کو سرگرم رہنے والے کسی جانور کی کھوپڑی میں اجھن بھر کر اسے مردہ عورت کے انداام نہانی میں رکھ کر پھونک دیا جائے۔ پشیدہ ستارہ طلوع ہوتے اسے نکال کر آنکھوں میں لگایا جائے۔ یہ عمل کرنے والا دوسروں کو دکھائی نہ دے گا۔
- مقدس آگ (آگنی ہوتا) جائے رکھنے والے برہمن کی لاش کو جس جگہ آگ کے حوالے کیا جائے، وہاں بینچ کر تین دن اور تین رات کا فاقہ کیا جائے۔ پشیدہ ستارے کے طلوع کے دن کسی قدرتی موت مرنے والے شخص کے کپڑوں سے تھیلا تیار کر کے برہمن کی راکھ اس میں بھر دی جائے۔ اس تھیلے کو کاندھے پر لادنے والا دوسروں کو دکھائی نہیں دے گا۔
- کسی برہمن کی آخری رسومات کے موقع پر قربان کی گئی گائے کی ہڈیوں کا گودا سانپ کی کینچلی میں بھر دیا جائے۔ یہ کینچلی جس کی کمر پر ہوگی وہ سب کو دیکھے گا مگر اسے کوئی نہیں دیکھ سکے گا۔
- سانپ کے ڈسنے سے مرنے والے شخص کی راکھ پر چالک (پرندے) کی کھال میں بھر دی جائے تو ہر اس سے غیر مردی ہو جائے گا۔
- پرندے اس طرح غیر مردی ہوتے ہیں کہ الہ اور بھی کے گھٹنے، دم اور فٹنے کو پیش کریں۔ سانپ کی کینچلی میں بھر دیا جائے۔
- میں بھندیر پاک، زکا، نکھیا، کن بھاکو، شامبر اور وروہن کے فرزند پالی کو پر نام کرتا ہوں جو لاتعداد اقسام کے جادو جانتے ہیں۔
- میں دنگلو، دیول (90) اور نارو (91) کو پر نام کرتا اور ان کی رضامندی سے تمہیں محکم دلائل و براہین سے مزین متتنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گھری نیند دیتا ہوں۔

- اجگر (92) کی طرح بستیوں کی کڑی ٹکرانی کرنے کے خواہشند فوجی بھی گھری نیند سو جائیں۔ ان کے گدھے، لال بیٹھیں اور کتے (93) ہزاروں کی تعداد میں گھری نیند کی وادی میں اتریں گے اور میں اطمینان کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاؤں گا۔ کتوں کو سونے دو۔
- شرارتی کتوں کو زنجیر کے حوالے کرنے، منو کے سامنے جھکنے، آسمان پر موجود تمام دیوتاؤں اور انسانوں کے درمیان زمین پر موجود برصغیر (94) کو پر نام کرنے کے بعد۔
- اور مقدس مذہبی علوم پر حاوی، عظیم عابدوں، جو اپنی ریاضت کے باعث شو دیوتا (95) سے نسبت رکھنے والے کیلاش پہاڑ (96) تک پہنچ گئے ہیں، کو پر نام کرنے کے بعد میں تم کو گھری نیند کی گود میں اتارتا ہوں۔

پنچھا باہر آتا ہے۔ سب گروہ چلے جائیں۔ منو کی نذر اوال تے! اوال تے!

- مذکورہ بالا منتر کا عمل درج ذیل مراحل سے گزرنے کے بعد ململ ہوتا ہے۔
1- 72 ٹھنڈوں کا روزہ رکھنے کے بعد، ڈھلتے چاند کی چو، چویں کو، جو پشیدہ ستارے سے نسبت رکھتی ہے، کسی کم ذات عورت سے ناخن خریدے جائیں۔
2- ان کو ماش کے داؤں کے ساتھ، ایک نوکری میں رکھ کر الگ الگ دبا دیا جائے۔
3- نوکری شمشان گھاث پر دبائی جائے۔
4- چو، چویں دن نکال کر کماری یا الیوے کے ساتھ ملا کر پیس لی جائے۔
5- پیسے کے بعد اس مرکب سے گولیاں تیار کی جائیں۔
6- مذکورہ بالا منتر پڑھ کر جب بھی اس قسم کی کوئی گولی پھینکی جائے گی، تمام جاندار نتیجہ کے طور پر گھری نیند کا شکار ہو جائیں گے۔

یہ (خارپشت) کے تین کائے مذکورہ بالا طریقے کے مطابق الگ الگ شمشان گھاث میں دبا دیئے جائیں۔ چو، چویں دن انہیں جائے جاتے وائے مردہ کی راکھ کے ساتھ وہی منتر (جو گزشتہ عمل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے) پڑھ کر ایک ساتھ پھینکا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جہاں یہ کائے پھینکے جائیں گے وہاں موجود تمام ذی روح ہستیاں گھری نیند کی وادی میں اتر جائیں گی۔

- میں برہمنی اور سورن پشیبی دیوی کو، برہما دیو (97) کو، کشا دھوچ کو، تمام چسہیوں

کو، دیوبیوں کو اور تمام سانپوں (98) کو پر نام کرتا ہوں۔

○ تمام برصغیر اور کھتری میرے حکم کے تابع ہو جائیں، سارے ولیش اور شور میرے قبضہ میں ہوں۔

○ او اٹے! او کلے! تم کو نہستے، او دیوبیو جارے! پھاکے، کویشوے، وہاںے اور دنست کٹا کے تم کو نہ سکار!

○ سب سدھ (99) گھری نیند سو گئے۔ میں سورج کے طلوع ہونے تک تمام آبادی کو اس کی آخری حد تک گھری نیند کے حوالے کرتا ہوں۔ پر نام!

اس منتر کو عمل میں لانے کا طریقہ درج ذیل ہے:

1- عمل کرنے والا سات دن اور سات رات کا فاقہ کرے۔

2- یہ (خارپشت) کے تین سفید کانے حاصل کرے۔

3- چاند کے اندر ہیرے پندرہ ہواڑے کی چودھویں رات کو کھری اور دیگر اقسام کی لکڑی کے ایک سو آٹھ تکلیفوں، شہد اور گھنی سے مذکورہ بالا منتر پڑھتے ہوئے ہوں کرے۔

4- اس کے بعد عمل کرنے والا تینیوں میں سے ایک کانٹا کسی گھر یا بستی کے دروازے پر گاڑ دے تو وہاں کے تمام جاندار تکلین گھری نیند کا شکار ہو جائیں گے۔

○ میں دیر و جن کے بیٹے شام کو پر نام کرتا ہوں اور شام پر کو جو سو طرح کے جادوی اعمال پر دسترس رکھتا ہے اور نکھلباہ "زرک" کبھی اور مہمان را کھش تانتو کچھ کو۔

○ اور "کھتبیل"، "مندھوکلا"، "پرمیلا" ارماں اور کرشن (100) کو اور اس کے سب عابدوں کو، شرہہ آفاق استری پولوی کو!

○ ان تقدیس یافتہ منتروں کو پڑھ کر میں لاش کی بڈی یا گودے کو اپنے مقاصد کی تکمیل کی غرض سے استعمال میں لاتا ہوں۔ سلک کے راکھشوں کی درج ہو۔ ان سب کو پر نام، گاؤں، بستی یا گھر کی حفاظت کرتے ہوئے تمام کتے سو جائیں اور شام سے طلوع آفتاب تک، جب تک میرے مقصد کی تکمیل نہ ہو، گھری نیند میں رہیں۔ پر نام!

عالی اس منتر کو عملی روپ اس طرح دے گا:

1- چار دن اور چار رات فاقہ کشی کرے۔

2- بعد ازاں چاند کے اندر ہیرے پندرہ ہواڑے کی چودھویں شب کو شمشان گھاث پر کسی

جانور کی قربانی ادا کرے۔

3- اس کے بعد مندرجہ بالا منتر پڑھتے ہوئے کسی لاش کی بڈیوں کا گودا حاصل کر کے چپوں سے بنی نوکری میں ڈالے۔

4- اس کے بعد عامل لاش کی بڈیوں کے گودے والی نوکری کو یہ (خارپشت) کے نوکدار کائنٹ سے چھید کر مطلوبہ جگہ گاڑ دے۔ نتیجہ اس عمل کا یہ ہو گا کہ وہاں کی تمام ذی روح ہستیاں گھری نیند میں چلی جائیں گی۔

○ میں دسوں کھونٹ کی تمام دبیوں اور آنی دیوتا کی پناہ کا طلب گار ہوں۔ تمام مشکلات رفع ہو جائیں اور جملہ اشیاء پر میری دسترس ہو!

مندرجہ بالا منتر کے عملی مراحل درج ذیل ہیں:

1- تین دن اور تین رات کا فاقہ کریں۔

2- پیشیہ ستارے کے طلوع کے دن مصری کے 21 نکلوے بنا کر شد اور گھنی سے آگ میں ہوں کریں۔

www.KitaboSunnat.com

3- مصری کے نکلوں کی ہار پھول کے ساتھ پوچا کر کے ان کو گاڑ دیں۔

4- پھر پیشیہ ستارے کے آگلی بار طلوع ہونے کے دن ان کو نکالیں اور اوپر بیان کیا منتر پڑھتے ہوئے کسی مکان کو اڑ پر ایک نکلا چھینکیں۔ مکان کے صحن میں چار نکلوے چھینکیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ دروازہ آپکے لیے کھل جائے گا۔

عامل کے لیے لازم ہے کہ چار دن اور چار رات تک فاقہ کشی کرے۔ پھر چاند کے تاریک پندرھواڑے کے چودھویں دن انسانی بڈیوں کی مدد سے نیل کی ایک سورت بنانے کے بعد اسکی پوچا کا اہتمام کرے۔ اس موقع پر بھی وہی منتر پڑھا جانا چاہیے جو مذکورہ بالا عمل کے سلسلہ میں موثر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ایک گاڑی عامل کے سامنے ظاہر ہو گی جس کو دو نیل کھینچ رہے ہوں گے۔ اس پر سوار ہو کر عامل چاند، سورج اور سیاروں سے بھی اوپر جا سکتا ہے۔ اس گاڑی کی اڑان آسانوں پر ہو گی۔

○ او چندہ الی، کنبھی، تو نبا، گنکا اور سار گھا تیرے قبضہ میں عورت کا حصہ ہے۔

مذکورہ بالا منتر پڑھنے سے عامل کے مطلوبہ گھر کا دروازہ اس پر کھل جائے گا اور مکین

گھری نیند کی آنفوش میں چلے جائیں گے۔

عامل تین دن اور تین رات فاقہ کشی کرے۔ پشیدہ ستارے کے طلوع پر کسی مقتول یا پھانسی چڑھائے گئے آدمی کی کھوپڑی میں مٹی بھر کر اس میں ارہربودیں۔ بوئے ہوئے ارہر کو باقاعدگی سے پالنی دیں۔ پشیدہ ستارے کے اگلے ظہور پر ان پودوں سے، جو اس کھوپڑی میں اگے ہوں، ایک رسی تیار کریں ایسی رسی کمپنجی ہوئی کمان کے آگے کالی جائے گی۔ وہ کمان خود بخود کٹ جائے گی۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ احتیاط سے ان عملوں سے متعلقہ تمام مراحل طے کرے۔

آبی سائب کی کینچلی میں کسی مرد یا عورت کی چتا کی راکھ بھر کر اسے دشمن کے منڈیا ناک کے سامنے لائیں گے تو دونوں پر شدید درم آجائے گا حتیٰ کہ معقول کا سائز لینا ناممکن ہو جائے گا۔

مرد یا عورت کی چتا کی راکھ کتے کی او جھڑی میں بھر کر اسے بندر کی آنتوں سے باندھ دیا جائے تو حریف کا پاخانہ اور پیشتاب بند ہو جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں اسکا بیٹ پھول جاتا ہے اور وہ ازیت میں بٹلا ہوتا ہے۔

راج روکھ (CASSIA FISIULA) کی لکڑی سے دشمن کا بت بنائیں۔ اس بت پر کسی ایسی بھوری گائے کے پت پھیر دیں جو چاند کے ڈھلتے پہرے کی چودھویں کو کسی ہتھیار سے ہلاک کی گئی ہو۔ اس عمل کا نتیجہ یہ ہو گا کہ دشمن کی بیانی جاتی رہے گی۔

عامل چار دن اور چار رات تک نہ کچھ کھائے نہ پیئے۔ پھر چاند کے ڈھلتے پہرے کی چودھویں کو بیتلی (آسمانی) سے جلے درخت کی لکڑی سے کچھ کلیں تیار کرے۔ یہ کلیں کسی ایسے آدمی کی ہڈیوں سے بھی بہائی جا سکتی ہیں جسے پھانسی دے دی گئی ہو۔ ان کلیوں کا استعمال اور فوائد درج ذیل ہیں:

- دشمن کے پاخانہ میں گاؤں دیں تو اس کا پاخانہ بند ہو جائے گا۔
- حریف کے پیشتاب سے تر جگہ گاؤں تو اسکا پیشتاب رک جائے گا، اور پیٹ پھولنے سے وہ ازیت میں بٹلا ہو گا۔
- یہ کلیں دشمن کے پاؤں یا نشست کے بیچے رکھیں تو وہ دن کا شکار ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔

4- دکان میں گاڑیں تو کاروبار جاتا رہے گا۔

5- گھر میں گاڑیں تو روزی سے محروم ہو جائے گا۔

6- کھیت میں گاڑیں تو فصل تباہ ہوگی۔

بندر کا بال، آدمی کی ہڈی، نیم، کاما، مدھو اور چھوٹی انگلی کا ناخن کسی مرے ہوئے شخص کے کپڑے میں باندھ دیا جائے۔

اس پوٹلی کو دشمن کے گھر میں دبا دیں۔ جو کوئی اس جگہ کو پھلانے گا، جہاں یہ پوٹلی دفن ہوگی وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ چینتا لیں دن کے اندر کھل کھل کر موت کا شکار ہو جائے گا۔

یہی چیزیں مردہ کے کپڑے میں باندھ سے بغیر دشمن کے گھر میں، حریف ملک کے فوجی کیپ کے قریب یا ناپسندیدہ افراد کی بستی میں دبا دیں تو مخالفین اپنے اہل خانہ اور جانیداد سمیت ڈیڑھ ماہ کے اندر نیست و نابود ہو جائیں گے۔

الو، گائے، گھٹیا ذات کے آدمی، برہمن، نولے، بیلی، بندر اور بھیڑ کے بالوں میں حریف کا پاخانہ ملا دیا جائے تو وہ (دشمن) فوراً ہلاک ہو جائے گا۔

نولے کا بال، میت پر ڈالا پھولوں کا ہار، جلتے ہوئے مردے کی چربی، پچھو کی کھال، محل کی لکھی اور ایک سانپ آگر دشمن کے پاؤں کے بیٹھے دبا دیے جائیں تو اس کی انسانی جون تبدیلی ہو جائے گی اور تب تک نہ پلٹے گی، جب تک یہ دفن شدہ چیزیں اکھاز نہ پھینکی جائیں۔

تین دن اور تین رات کا برت (روزہ) رکھنے کے بعد پشیدہ ستارے کے طلوع کے دن ہتھیار سے قتل ہونے یا چھانی چڑھنے والے آدمی کی کھوپڑی میں مٹی بھری جائے۔ بعد ازاں عامل اس کھوپڑی میں رقی کے بیچ بو کر باقاعدگی سے انہیں پانی دے۔ آئندہ چاند رات کو جب پشیدہ ستارا پھر طلوع ہو تو کھوپڑی میں اگنے والے پودوں کو نکال لیا جائے۔ ان پودوں کو برت رکھنے کے لیے تیار کیے جانیوالے سانچوں میں استعمال کریں۔ ان پر جو برت رکھے جائیں گے، ان میں موجود کھانا یا پانی ختم نہ ہوگا۔ یہ اس عمل کا موثر نتیجہ ہے۔

شب کی تاریکی میں ہونے والے جشن یا تفریحی تقریب کے دوران مردہ گائے کے تھن قلع کر کے انہیں مشعل کی آگ سے جلا کر بتل کے پیشاب میں ملا دیا جائے۔ اس

عمل سے تیار ہونے والے مرکب کو مٹی کے کورے برتن کی اندر ٹوٹنی سطح پر اچھی طرح لپ دیں۔ عامل یہ برتن لیکر گاؤں میں باسیں سے واپس گھوئے گا تو ہر گھر میں تیار ہونے والا مکھن اس برتن میں بھر جائے گا۔ یہ مذکورہ بالا عمل کے سب سے ہو گا۔

پشیدہ ستارے کے ظلوغ کے روز گھنٹے چاند کی چودھویں کو ایک آہنی چند کسی کے عضو نتالی یا کیتا کی فرج میں چڑھا دیا جائے، یہ چند جب از خود گرے تو ہاتھ میں لیکر عامل جس پھل کا نام لے گا وہ پھل اس کے پاس حاضر ہو گا۔

دشمن کو ضرر پہنچانے، تباہ کرنے اور اپنے حلیفوں یا دوستوں کو محفوظ رکھنے کے لیے منتروں کا ورد، ادویات کا استعمال اور جادوئی تراکیب پر عمل مفید نتائج کے حصول میں حد درجہ معاون اور موثر ثابت ہوتا ہے۔ ان تدبیروں کو اختیار کرنے سے حریف کے لیے بے شمار مشکلات پیدا کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح ان عملیات کی مدد سے اپنی اور حلیفوں کی مشکلات آسائیوں میں تبدیل کی جا سکتی ہیں۔

عسکری نقصانات کے تدارک کی تراکیب

حریف کسی بھی وقت آپ کی فوج کو ضرر پہنچانے کی غرض سے زہر اور زہریلی اشیاء کو وسیلہ بنا سکتا ہے۔ آپ پر لازم ہے کہ ہیئت یہ پہلو مدنظر رکھیں اور محتاط رہیں۔ دشمن کے اس وار سے محفوظ رہنے کے لیے درج ذیل مادافعتی اقدامات کیے جانے چاہئیں۔

لوہرے، کیتحا، کالی پاؤری، کھڑی، سوتا پانخا، چنوا، ورنا ورکش، شراب، کتایا کے خون اور پانس کا عرق ملا کر تیار کیے آمیزے کو گرم پانی میں ملا سکیں۔ اس پانی سے حکمران کے استعمال کی اشیاء اور رانیوں کے جسم کے مخصوص حصے دھوئیں اس عمل سے زہر کی تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔

پاگل بنا دینے والے زہروں کے توڑے کے لیے سرخ چتی دار ہن، نیولے، نیل کشخ اور گوہ کے پت کوٹے کے چورے میں ملا کر تیار کیا گیا مرکب انتہائی موثر ثابت ہوتا ہے۔ بہت شدت کی حامل نشہ اور اشیاء جیسے مدن بولی کے اثرات کے خلاف سنجالو، برنا، اگر بھاگ، مین پھل، دوب اور چولائی کا آمیزہ انتہائی مفید ہوتا ہے۔ اسی مقصد کے لیے تھر، مدن، سینہ ور، سرگال و نتا بولی، ورن اور ولی کی نیل کو دو دوہ میں ملا کر تیار کیا جانے والا نجف بھی بہت حد موثر ہے۔

دیواگی، جو زہر کے اثرات کے باعث ہو، کو دور کرنے کے لیے کیدریہ کا عرق (نیل) بہت مفید ہوتا ہے۔

لودھ، کوٹ (COSTUS) کنکت مال اور پتہنگو سے تیار کردہ مرکب دق کے مریضوں کے لئے بہت مفید اثرات کا حامل ہے۔

باورہنگ، درونتی اور جانقناں تاک سے چڑھایا جائے تو سر کی جملہ امراض بثنوں درد دور ہو جاتی ہیں۔ یاد رہے کہ اس نجف کے تمام اجزاء کا سفوف استعمال کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شد، ہلدی، لاکھ کا شیرہ، پر ٹنگو، مجھش، مگر اور مہوہ کا مرکب مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے موثر ہے:

1- کوڑوں سے تشد کیا گیا ہو تو مضر و بکار کی توانائی بحال کرنے کے لیے۔

2- پانی میں ڈوبے شخص کی طبیعت کی بحالی کی غرض سے۔

3- بلندی سے گر کر زخمی ہونے والے میں قوتِ مدافعت پیدا کرنے کے لیے۔

ان مرکبات کی مقدار کچھ اس طرح متعین کی گئی ہے:

1- آدمی کے لیے 16 ماٹے کی ایک خواراں۔

2- گائے اور گھوڑے وغیرہ کے لیے 32 ماٹے کی ایک خواراں۔

3- ہاتھی اور اوث کے لیے گائے اور گھوڑے کی خواراں سے دُگی مقدار میں۔

مندرجہ بالا مقداروں سے پہلے ذکر کیے گئے نسبت کی گولیاں بنا کر اوپر طلاقی پڑپیٹ دیئے جائیں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے زہر کے اثرات کے خلاف انتہائی موثر اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔

زہر کی جملہ اقسام کے اثرات کے خلاف نہیں میں اگے پہلیں کا پڑہ شامل کر کے جیونی، سفید سنجالو، کالی پاؤری، چشپ اور امرنیل سے بنایا تعریز بست موثر ثابت ہوتا ہے۔

ان مرکبات کے محلوں سے بھگوئے کپڑے یا پرچم کو دیکھنے والا بھی زہر کے اثرات سے نجات پا لیتا ہے۔ ڈھول پر اگر ان مرکبات کو لیپ دیا جائے تو اس کی آواز بھی زہر کے اثرات کا شکار ہونے والے شخص پر موثر ہو کر طبیعت کو بحال کرتی ہے۔

حریف کے خلاف زہر بلا دھوان چھوڑنے اور دیگر ملک مرکبات استعمال کرنے سے قبل حکمران پر لازم ہے کہ مندرجہ بالا تدانیر اختیار کر کے خود کو اپنے اہل خانہ اور افواج سمیت محفوظ کرے۔

www.KitaboSunnat.com

پندرہواں حصہ
متن کے حصص و اجزاء

www.KitaboSunnat.com

باب: 1

اس کتاب کی ترتیب

دولت کے بغیر انسان معيشت کا تصور نہیں کر سکتا۔ زمین اور دولت کو ارتھ کہتے ہیں۔
شاستر کے عمومی معانی ہیں علم و حکمت کا مجموع۔ اس لیے ارتھ شاستروہ علم ہے جو ذرائع
دولت و سلطنت کو حاصل کرنے اور ان پر گرفت مضبوط رکھنے کی تربیت دتا ہے۔

کلام کے جن اجزاء اور اقسام پر اس متن کی تفصیل ہوئی وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- موضوع 2 - مندرجات 3 - جملہ 4 - لغت 5 - استدلال 6 - اختصار 7 - توضیح 8 - فصیحت 9
 - اقتباس 10 - نقاز 11 - پیش بندی 12 - تشبیہ 13 - اشارہ 14 - شک 15 - مثال 16 - استباط 17
 - حذف 18 - توہیق 19 - شرح 20 - اشتاق 21 - تمثیل 22 - استشا 23 - اصطلاح 24 - مفروضہ 25
 - رد 26 - قائدہ 27 - تعلیق 28 - ماسبق کا حوالہ 29 - تجدید 30 - فرق 31 - امتیاز 32 - اتصال 33
- تیس۔

تحریر کا مقصد موضوع کملائے گا۔ مثال کے طور پر یہ کتاب اس موضوع پر نامور
اساتذہ کی طرف سے لکھی جانے والی جملہ تحریروں اور تایفوں کے خلاصہ کے طور پر
ترتیب دی گئی۔ (باب ۱، حصہ اول)

مندرجات کی تفصیل میں کتاب کے حصص و ابواب کا بالترتیب ذکر ہوتا ہے۔ (باب ۱،
حصہ اول)

الفاظ کی مخصوص ترتیب جو پیش نظر مفہوم کے ابلاغ کے لیے قائم کی جائے جملہ
کملاتی ہیں۔ (باب ۳، حصہ اول)

راجح اور معلوم مطالب کے تحت تحریر میں استعمال کیا گیا لفظ لغت کملاتی ہے۔
جو بات کسی دوسری بات کی سچائی کی وجہ ہو وہ دلیل یا استدلال کملاتی ہے۔ مثلاً
دولت نہ ہو تو فیاضی یا آسائش کا تصور حال ہے، اس لیے دولت اہم ہے۔ (باب ۷، حصہ

(اول)

اجمالی بیان اختصار کی مثال ہے۔ جیسے حصول علم سے حواس پر قابو اور ضبط و تنظیم کی طرف ترغیب ملتی ہے۔ (باب 6 حصہ اول)

کسی بات کو کھوں کر بیان کر دینا شرح کھلاتا ہے۔ مثال کے طور پر مندرجہ بالا فقرے کی شرح یوں ہوگی: بو، لس، ذات، رنگ اور ساعت سے کان، جلد، آنکھ، زبان اور ناک کے ذریعہ جن کا احساس ہوتا ہے، بے نیاز ہو جانا حواس پر گرفت اور قابو ہونے کی دلیل ہے۔ جملہ احساسات سے بے نیازی ہی حکمت کے احکام کی پابندی کا تقاضا ہے۔ (باب 6 حصہ اول)۔

عمل کی نوعیت بیان کرنا نصیحت ہے۔ مثلاً وہ روحانی بہتری اور مادی فوائد میں فتور ڈالے بغیر جسمانی لذتیں حاصل کر سکتا ہے۔ (باب 7 حصہ اول)

کسی کی کسی بات کو بغرض تائید یا تردید بیان کرنا اقتباس کھلاتا ہے۔ مثلاً "منو کے مقلد کہتے ہیں کہ 12 افراد پر مشتمل کوںل بنائے۔ (باب 15 حصہ اول)

بیان کیے گئے اصول کو ہی مگر ماماثت کی حامل صورتحال پر لاگو کرنا تحقیق کھلاتا ہے۔ مثلاً دین کی عدم ادائیگی کے متعلق جو ضوابط ہیں وہ دان یا خیرات کے معاملہ میں بھی عامد ہوں گے۔ (باب 15 حصہ اول)

آنندہ مذکور ہونے والی بات کی تمیید پیش بندی کھلاتی ہے۔ مثال کے طور پر: ان میں سے کسی کا بھی اعتقاد مصالحت کے مختلف طریقوں سے حاصل کیا جائے، جیسے کہ تھائف یہ بھی ممکن ہے کہ دھمکی اور نفاق کے حریبے آذائے جائیں جیسا کہ ہم مشکلات کے تحت بیان کریں گے۔ (باب 14 حصہ ہفتم)

کسی مالوں چیز کو مثال کے طور پر پیش کرنا شبیہ ہے۔ جیسے: وہ ان کے ساتھ بآپ کی طرح پیش آئے۔ (باب 1 حصہ دوم)

بلا بیان ظاہر ہونے والی بات اشارہ یا کتابیہ کھلاتی ہے۔ اس کی مثال کے لیے دیکھیں (باب 4 حصہ چشم)۔

دو مختلف پاتوں کے حق میں یکساں دلائل میسر ہوں تو یہ مخلوک صورتحال ہوگی۔
پسلے و قوع پذیر ہو چکے مثال واقعہ کا بیان مثال کھلاتا ہے۔

"مثلاً" اسے زمین بغرض زراعت دی جائے گی اور یہ اپنے ساتھ دیگر لوگوں کو بطور معاون رکھے گا جیسے کہ اوپر بیان ہوا۔ (باب 10، حصہ اول) مثبت بیان سے بر عکس معاملہ کے متعلق نتیجہ اخذ کرنے کو استنباط کرتے ہیں۔ مثلاً ان امور سے خلوص ظاہر ہوتا ہے اور اس کے الٹ ہو تو خلل۔ (باب 16، حصہ اول) جملہ کے چند الفاظ شعوری طور پر تحریر نہ کیے جائیں تو یہ عمل حذف کھلاتا ہے۔ مثلاً "وزراء کے بغیر حکمران اپنے بازوؤں کے بغیر ہوتا ہے۔ (باب 1، حصہ ہشتم) اس فقرہ میں "پرندے کی مانند" حذف کی مثال ہے۔ بغیر تردید کے کسی قول کو دہرا دنا تو حقیق کھلاتا ہے۔ مثلاً: "منہ" میسر و صدر۔ اتنا کے مطابق یہ ہے محاذ پر عسکری ترتیب۔

کسی بیان کو تفضیل سے آسانی کے ساتھ سمجھانا تفریح کھلاتی ہے۔ مثلاً: "خصوصاً" قمار بازی کے سبب فوجی اتحاد اور شاہی خاندان تباہ ہو گئے، کسی کا حق دیانا بست بڑا گناہ ہے جس سے سیاسی سوجہ بوجہ ختم ہو جاتی ہے۔ (باب 3، حصہ ہشتم) حقیق مصدر کی حرفي صورت ہوتی ہے۔ اس کی اصل کی جانب توجہ مبذول کرانا اشتقاد کھلاتا ہے۔ مثلاً "جو بات انسان سے اس کی راحت چھین لے، اسی سب سے اسے آفت کرتے ہیں۔ (باب 1، حصہ ہشتم)

نظیر سے کسی بیان کی تغییم کا طریقہ تمثیل کھلاتا ہے۔ مثلاً: اپنے سے زیادہ طاقتور حکمران سے لڑنے والے کی وہ حالت ہو گی جو پیارے کی ہاتھی کے مقابل ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ (باب 3، حصہ ہشتم)

کسی امر کا قاعدہ میں سے استخراج استثناء کھلاتے گا مثلاً "حکمران بیرونی لشکر کو بیش اپنے ہمراہ رکھے، سوائے داخلی انتشار کے خطرہ کے۔ (باب 2، حصہ نہم)" خاص مفہوم ادا کرنے والا لفظ اصطلاح کھلاتا ہے۔ مثلاً "اجھے کردار اور حکومتی لوازمات کا حامل حکمران جو مختلف اوقات کے تقاضوں کے مطابق حکمت عملی وضع کرنے کی استعداد رکھتا ہو "فالج" کھلاتے گا۔ (باب 2، حصہ ششم)

زیر بحث بات دعویٰ یا تقسیہ کھلاتی ہے۔ مثلاً "بھروساج کے مطابق حکمران کے مقابلہ میں وزیر پر نازل ہونے والی آفت زیادہ مشکلات پیدا کرنے کا سبب ہوتی ہے۔ (باب 1،

حدہ بیشتر)

حکم ناطق کسی معاملہ میں حقی فیصلہ کو کہا جاتا ہے۔ مثلاً "حکمران کی سلامتی دیگر تمام معاملات کی نسبت زیادہ اہم ہے۔ حکمران کی ذات پر ہی عوام کی فلاج یا تباہی کا داروددار ہوتا ہے۔ عوام کی اجتماعی زندگی کی نمایاں خصوصیات کا اندازہ حکمران کی ذاتی شخصیت سے ہوتا ہے۔ (باب ۱، حصہ بیشتر)

ہر وقت، ہر جگہ اور ہر صورتحال میں درست بات کلیہ یا قاعدہ کھلاتی ہے۔ مثلاً "حکمران کا ہر وقت خبردار اور چوکس رہنا ضروری ہے۔ (باب ۱۹، حصہ اول) تحریر کے کسی آئندہ مذکور ہونے والے حصہ کی بابت خبر رہنا تعلق کھلاتا ہے۔ مثلاً "ہم ترازوں اور باث کے متعلق ان کے مقام پر ہی تفصیل بیان کریں گے۔ (باب ۱۹، حصہ دوم)

تحریر کے گزشتہ حصے کا حوالہ دینا گزر چکے سابق کا حوالہ یا حوالہ سابق کھلاتا ہے۔ مثلاً وزراء کی خصوصیات کتاب کے آغاز، وسط اور اختتامی حصہ میں نمایاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (باب ۱، حصہ ششم)

حکم واجب العمل یا تجدید یہ ہے کہ کیا کیا جائے اور کیا نہ کیا جائے۔ مثلاً "پس اسے اچھی یا توں کی نصیحت اور درست رویوں کی تعلیم کی جائے۔ (باب ۱۷، حصہ اول) تباولات کی مثالیں یہ ہیں: اس طرح، اس طرح، یہ، وہ، اسی سے، اسی سے، ادھر، ادھر وغیرہ۔ مثلاً "اگر صرف بیٹیاں ہو تو جو پہلی چار طرح کی شادیوں کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہوں گی، وہ ترک کی مالک قرار پائیں گی۔ (باب ۵، حصہ سوم)

یہ اور وہ، ایسے بھی اور ویسے بھی۔ یہ اتصال کی نظریں ہیں۔ مثلاً "اپنا پیدا کیا ہوا فرزند والد اور اس کے اقارب کا بھی وارث قرار پاتا ہے۔ (باب ۷، حصہ سوم) قیاس، وقوع پیروز ہونے والی یا توں کی نسبت توقعات کے انہمار کو کہتے ہیں۔ مثلاً "اس نوعیت کے معاملات کے متعلق ٹالٹ اس طرح فیصلہ کریں گے کہ فریقین کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔ (باب ۱۶، حصہ سوم)

○ دولت اور ذرائع دولت و حکومت کے متعلق جملہ قوانین و ضوابط کی تعلیم دینے والی یہ کتاب مذکورہ بالا صفات و خصوصیات تحریر کے ساتھ حال اور مستقل میں بہتری کی

وقع کی غرض سے مرتب ہوئی۔

- یہ کتاب آسانش و مرت، دولت اور مقدس قوانین کے حصول اور حفاظت کا وسیلہ اور آفات، بدحالی و بے راہ روی کے خاتمه کا ذریعہ ہے۔
- ذرائع دولت و حکومت کے حصول اور حفاظت کے علم پر مشتمل یہ کتاب اپنے جذبے سے عسکری علوم کو نئی زندگی عطا کر کے سر زمین کو نہدا (101) حکمرانوں کے تسلط سے ٹکالے والے کے ہاتھ سے لکھی گئی۔

www.KitaboSunnat.com

حواشی○

www.KitaboSunnat.com

حوالی

(1) اوم:

اوم تخلیق کا لفظ سمجھا جاتا ہے اور تمام مذہبی رسمات اور مسحن کام شروع کرنے سے پہلے بولا جاتا ہے۔ اسے اتنا متبرک سمجھا جاتا ہے کہ حکم ہے کہ جب یہ لفظ بولا جائے تو یوں نئے والے کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اسے نہ سن پائے۔ ابتداء میں اس کے تین حروف اے، او، ارم سے تین وید مراد لیے جاتے تھے۔ لیکن بعد میں انہیں تین بڑے دیوتاؤں یعنی پرہما، وشنو اور شوا کی علامت سمجھا گیا۔

(2) شکر:

ہندوؤں کی متعدد اور بنیادی کتب جوان کے مذہب کی فقہ، کلام، زہد، نجات اور الہی اسرار کے موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں، مختلف ہستیوں نے تحریر کیں۔ انہی میں سے ایک بیاس کا شاگرد شکر تھا۔ اس کے استاد بیاس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے بربما کے بیٹے اور اپنے بھائی بنایک کو مہا بھارت لکھوائی تھی۔

(3) برہستہ:

ہندو مذہب کی صدیوں پرانی کتابوں میں ایک کتاب کا نام ”سرتی“ یا ”سرت“ ہے۔ اس میں ویدوں کے حوالہ سے احکامات درج ہیں۔ اس کو بربما کے بیٹوں نے تالیف کیا، جن میں سے ایک مولف برہست بھی تھا۔

(4) منوہ:

(i) بربما کا بیٹا اور بیاس کا شاگرد۔ (ii) تاریخی تذکروں میں منودھرم شاستر نام کی ایک کتاب کا ذکر ملتا ہے، جسے منو نے تحریر کیا تھا۔ (iii) منوہی کے پارے میں تاریخی کتب جاتیں۔ محکم دلائل و برابین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں کہ وہ ہندوستان کا ہامور مفکر تھا جس نے پہلی بار ریاست کے لیے قوانین وضع کیے۔
”(iv) علاوه ازیں طویل عرصہ تک حکومت کرنے والے کو بھی منو کہا جاتا ہے۔

(5) برہمنی:

برہما کا بیٹا اور بیاس کا شاگرد۔ الہیوں کے مطابق اس نے ہندو مذہب کی تعمیی اور تحریجی کتب لکھیں۔

www.KitaboSunnat.com

(6) اشن:

برہما کا بیٹا۔ یہ بھی کتاب ”سرتی“ کے مولفین میں شامل ہے۔

(7) لوکاپیت:

الہیوں اس بارے میں لکھتا ہے: ”کتاب لوکاپیت۔ مشتری نے اس مضمون پر تصنیف کی کہ مباحث میں صرف حس سے استدلال کرنا چاہیے۔“

(8) ورنوں:

ہندو مذہب کے ماننے والے (برہمن، کھنڈی، ولیش، شودر اور ان چاروں ڈاؤں سے خارج گھٹھیا ترین گروہوں میں) طبقاتی تقسیم کے نظام کو ”ورن وند“ کہتے ہیں۔ یہاں ورنوں سے مراد طبقات یا مقام ہیں۔

(9) غنووگی:

یہاں غفلت کے معنی میں لفظ ”غنووگی“ استعمال کیا گیا ہے کیونکہ یہ امر مسلمہ ہے کہ حکمران کی سستی، تسلیل اور غفلت ہی قوم، ریاست اور دولت کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔

(10) پراشر:

برہما کے ان بیس بیٹوں میں سے ایک پراشر بھی ہے جنہوں نے ویدوں کی روشنی میں احکامات کا تین کر کے انہیں کتاب ”سرت“ کی صورت میں ترتیب دیا۔

(11) شاستروں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شاستروں سے مراد نہیں احکامات کی روشنی میں مختلف موضوعات پر لکھی گئی غیر معمولی اہمیت کی حالت کتب ہیں، جن پر عمل کرنا ضروری تصور کیا جاتا ہے۔

(12) **پسوسی:**

تارک الدینا درویش کو جو ویرانوں، صحراؤں اور جنگلؤں وغیرہ میں سخت عباوت و ریاضت میں مشغول رہے پسوسی کرتے ہیں۔

(13) **اندر:**

آریائی مسم جوئی اور جگ بازی کے اعتبار سے عظیم ترین دیوتا "اندر" ہے۔ کوئی دل کے بقول بھردوہاج نے اسے "پارش کا دیوتا" بتایا ہے لیکن اندر ایک وقت جگ کا دیوتا بھی ہے اور موسم کا بھی۔ اندر اپنی بہت سی خصوصیات میں یونانی دیوتا "زیوس" اور الهیانی دیوتا "تمور" سے مطابقت رکھتا ہے۔ اندر ایک آوارہ گرد اور قیض پسند دیوتا کی حیثیت رکھتا ہے جو شراب کاحد درجہ شائق تھا۔



اندر

(14) سیم:

مردوں کا آقا "یم" آدم کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ پہلا مرنے والا انسان تھا جو "آباء و اجداد کی دنیا" کا سربراہ ہوا۔ یہ وہ دنیا ہے جہاں وہ خوش بخت افراد والگی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے جاتے ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی میں آریائی رسم کی اوائیگی کی ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ "یم" سے موت کا تصور انداگرا ہو گیا کہ موت کے فرشتہ کو "یم دوت" کما گیا۔ دوت کے معنی سفیر ہیں۔



(15) سراوھا:

بزرگوں کو نذر کیا جائے والا "سراوھا" ہم کا یہ کھانا عموماً برہمن ہی کھاتے ہیں کیونکہ وہ ویدوں سے پوری طرح واقف ہوتے ہیں اور ان کے لیے ویسے بھی نذر نیاز اور صدقات کی اشیاء لینا اور استعمال کرنا مذہبی طور پر روا ہے۔

(16) تیرتھوں:

ہندوؤں کے لیے مختلف مقدس مذہبی مقلالت کی طرف سفر کرنا بھی عقائد کی رو سے لازمی خال کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ فرض ہرگز نہیں۔ ہندوؤں کے مذہبی مقلالت میں تیرتھ بھی محکم دلائل و برائین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شامل ہیں جن کی طرف سفر کرنے کو وہ "تیر تحفہ یا ترا" کہتے ہیں۔

(17) دھرمیوں، اوہریمیوں:

دھرمیوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ ہب اور اس کے احکامات پر بلا حیل و جھٹ مضمبوط ایمان رکھتے ہیں، اس معاملہ میں اس کے برعکس خیالات کے مالک افراد اوہری کہلاتے ہیں۔ ہندی گرامر کے ضوابط کے تحت کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کے شروع میں الف بڑھایا جائے تو مختلا بن جاتا ہے۔ مثلاً جیت (فتح) اجیت (ناقلل فتح) دغیرو۔ اسی اصول کے تحت دھرمی (ندیہی) کے ساتھ الف بڑھا کر مختلا لفظ اوہری (غمینہہی) وجود میں آیا ہے۔

(18) ستحانیہ:

آنٹھ سو گاؤں کے لیے ایک صدر مقام ہوتا تھا جو اپنے علاقہ میں نظم و ضبط اور سرکاری احکامات کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے انتظامی نویعت کے اقدامات عمل میں لانے کے لیے قائم کیا جاتا تھا۔ اسے ستحانیہ کہا جاتا تھا۔

(19) ستحانگوں:

مخصوص علاقہ کے صدر مقام (تحانیہ) کے ذمہ دار سرکاری الہکاروں کو یہاں "ستحانگوں" کہا گیا ہے۔

(20) پن:

ایک خاص مالت کے سکے کا نام جو کوئی چانکیہ کے عمد میں یقیناً رائج رہا ہو گا۔

(21) سوم:

چاند کو بھی سوم کہا جاتا ہے اور سوم ایک مخصوص کردار کے دو ہوتا کا نام بھی ہے۔ علاوہ ازیں البرونی نے سوم نام کے ایک مقدس پہاڑ کا بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن ابتداء میں سوم ایک پودا تھا جس کی شاخات پسلے قطعی طور پر نہیں ہو سکتی تھی۔ اس پودے سے ایک طاقتوڑ مشروب تیار کیا جاتا تھا جس کو صرف قربانیوں کے موقعوں پر بیٹھا جاتا تھا۔ اس مشروب کے اثرات بہت ہی قوت انگیز ہوتے تھے۔ فارس کے زرتشتیوں کا بھی ایسا ہی ایک مشروب

تحا جس کو وہ "ہلوم" کہتے تھے جو "سوم" کی تفریض تھی۔ بعد حاضر کے پارسی جس کو "ہلوم" کہتے ہیں وہ ایک کڑوا پودا ہے جو اپنے اندر خاص طور پر نشہ آور کیفیات نہیں رکھتا اور یہ پودا یقیناً ویدوں کا سوم نہ رہا ہوگا جس کا ارتھ شامتر میں ذکر ہے۔ کونکہ اس پودے سے جو مشروب تیار کیا جاتا تھا وہ مشکل ہی سے نشہ آور رہا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی تیاری قبائلی کے دوران ایک بڑے جشن میں ہوتی تھی جب اس پودے کو دو چھوٹوں کے درمیان کچلا جاتا تھا۔ بعد ازاں اس کے عرق میں دو دوہ ملایا جاتا تھا۔ اس کی کشید ہوتی تھی اور پھر اسی روز اس کو پیا جاتا تھا۔ شکر اور شہد جو یہاں خیز اجزاء ہیں عام طور سے نہیں ملائے

سوم



جاتے تھے اور وہ مختصر سا وقفہ جو اس کی کشید اور استعمال کے درمیان گزرتا تھا بہت زیادہ مقدار میں نشہ آور مشروبات کی پیداوار کے لیے ناکلفی تھا۔ اس کے اثرات واضح تم کے محکم دلائل و برائین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فریب نظر اور غیر معمولی پھیلاؤ کے شور کے ساتھ کچھ اس طرح کے تھے جس کو حیثیتی ادویات کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ سوم وہ جڑی بھٹی ہو سکتی ہے جو ہندوستان کے بہت سے حصوں، وسط ایشیا اور جنوبی روس میں جنگلی پودے کی صورت میں آتی ہے اور موجودہ عمد میں جس سے "بھنگ" تیار کی جاتی ہے جو ایک نشہ آور مشروب ہے۔ بھنگ کو صرف بھٹی بھٹی کہا جاتا ہے۔

(22) ڈائیٹ:

ایک ڈائیٹ چھ فٹ کے برابر ہوتا ہے، اس لیے 30 ڈائیٹ کا فاصلہ 180 فٹ کے مساوی شمار ہو گا۔

(23) انگل:

ایک انگل کی لمبائی تین چوتھائی انچ کے برابر ہوتی ہے اس لیے 24 انگل سے مراد انحصارہ انچ یا ڈائیٹ ہے۔

(24) استھان:

استھان جگہ یا مقام کو کہتے ہیں۔

(25) لوئند کا ہمینہ:

ہندو ماہرین ریاضی اور نجومی ایک خاص دست کے بعد موکی تغیرہ تبدل اور حرکت سیار گاں کے باعث جب ضرورت محسوس کرتے تھے قسم اوقات میں لوئند کا ہمینہ شامل کر کے موسموں کو متوازن رکھتے تھے لیکن اس اضافی ہمینہ کو شمار نہیں کیا جاتا تھا، لکھا ضرور جاتا تھا۔

(26) صطافتی:

اپنی تصنیف کے بارے میں کوئی تالیہ کا یہ بیان تھا دشہ سے بالاتر ہے۔ کیونکہ کوئی ملید نے "ارجمند شاستر" لکھتے ہوئے مختلف موضوعات پر پہلے سے لکھے گئے تقریباً تمام معلوم سے استفادہ کیا ہے۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ کوئی تالیہ اپنی تحریر میں جاہجاہ پرانے استاذہ کے قول

اور حوالے دے کر ان پر تنقید کرتا ہے۔

(27) پرمانو:

پرمانو ثابت ہے، ایسٹم یا باریک ترین ذرے کو کہتے ہیں۔ کچھ لوگ پرمانو کی مثل کھڑکی سے اندر آتی سورج کی دھوپ میں تیرتے گرو غبار کے بہت میمین ذرول سے یتے ہیں۔

(28) گیگ:

اووقت کی تفہیم کے نظام کے قسم ہندو تالی معيارات کے مطابق پانچ سال نکے عرصہ کو گیگ کہا جاتا ہے۔

(29) چنیو:

مضبوط دھاگے کے نو عدد تاروں سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ مقدس رسی الیک چنی ہے، جس کو برہمن کبھی بھی اور کسی بھی حال میں خود سے جدا نہیں کر سکتا۔ وہ اگر اس کو نہ لائے یا رفع حاجت کے وقت بھی اتارے تو ایسا گناہگار ہو جاتا ہے کہ بغیر رونہ رکھے یا کفارہ ادا کیے پاک نہیں ہو سکتا۔

(30) روپا:

روپا چاندی کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن یہاں روپا سے غالباً ایک خاص مالیت کی رقم یا قیمتی اجتناس کی مخصوص مقدار مراد ہے۔

(31) یوجن:

الیورونی کے مطابق ہندوؤں کے ہاں فاصلے کی پیمائش کا ایک بیانہ یوجن بھی ہے۔ ایک یوجن آٹھ میل یا 32 ہزار گز کا ہوتا ہے۔

(32) وھرم کے مسلمہ طریقوں:

ہندو مذہب میں شادی کی آٹھ اقسام ہیں جو نمایاں اہمیت کی حامل ہیں۔ ان میں سے شادی کے چار طریقے ایسے ہیں جو نہ ہی زاویہ نگاہ سے محسن، جائز اور مسلمہ ہیں۔ شادی

کی یہ چار اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) براثم بیاہ

(ii) پراجت بیاہ

(iii) آرس بیاہ

(iv) دیو بیاہ

لڑکی کی شادی دھوم دھام سے بخوبی کرنا براثم بیاہ کہلاتا ہے۔ اگر میاں یوں اشتراک سے شادی کی رسومات ادا کریں تو یہ پراجت بیاہ ہو گے دو گائیں بطور معلوضہ لیکر لڑکی کی شادی کر دی جائے تو یہ آرس بیاہ کہلاتے گے جبکہ دیو بیاہ میں لڑکی کو اس طرح کسی دیوتا کی بھینث چڑھایا جاتا ہے کہ پچاری دیوتا کا قائم مقام بنا لیا جاتا ہے۔ دھرم کے ان چاروں مسلم طریقوں کی شادی میں والدین کی رضامندی بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔

(33) خادموں کے حقوق:

ان اصولوں سے واضح ہوتا ہے کہ قدمی ہندوستانی معاشرہ خلاموں کے جائز حقوق سے آگہ تھا جبکہ دنیا کے دیگر مخلوقوں میں غلامی کی رسم اس وقت اپنی بدترین صورت میں رائج تھی۔ خلاموں سے انسانی بنیادوں پر حسن سلوک کی یہ ہدایات قدمی ہندوستانی تمدن کے تنہیب یافتہ اور پاشور ہونے کی واضح دلیل ہیں۔

(34) آنی ہوتا:

آنی ہوتا ہوئے کے ان پانچ فرائض میں سے ایک ہے جو وہ روزانہ ادا کرنے کے پابند ہیں۔ ان فرائض کو وہ ”بغیر مہاگیک“ کہتے ہیں۔ آنی ہوتا کا فرض صبح و شام ادا کیا جاتا ہے۔ اس عمل میں تابنے یا مٹنے سے ایک خاص قسم کی بھٹی ہائی جاتی ہے جسے ویدی کہتے ہیں۔ اس میں ڈھاک یا آم وغیرہ کی لکڑی سے آگ جلاتے ہیں۔ ایک تحال اور ایک چچے بھی ضروری سامان میں شامل ہوتے ہیں۔ تحال میں موجود اجتناس اور دیگر اشیاء ویدی میں جلنے والی آگ کی نذر کر کے مخصوص منزروپر میں جاتے ہیں۔ یہ منزویدوں کا حصہ ہیں۔

(35) سائبنس:

جبکہ طور پر کسی سے دولت، مویشی، زمین یا کوئی دیگر افواہی و مادی چیز ہتھیانے کا عمل

سافس کلاتا ہے۔ آسان لفظوں میں ڈیکھتی کو سافس کہہ لیں — قدم ہندوستان میں بھی ڈیکھتی کو انتہائی عجیبین جرم قصور کیا جاتا تھا، اور اس کی بخت سزا مقرر تھی۔

(36) راکھشوں:

آنچھ اقسام کی روحانی تخلوقات کے وجود کو ہندو اپنے مذہب کی رو سے تایم کرتے ہیں۔ ان میں ہی راکھشوں کا شمار ہوتا ہے۔ راکھش کہہ المفتر شیاطین کو کہا جاتا ہے جن سے خیر کے کام سرزد نہیں ہو سکتے۔

(37) نوچندی:

چاند کی پہلی تاریخ کو ”نوچندی“ کہا جاتا ہے۔ یہ موقع بھی نہیں، ساحرانہ اور توہم پرستانہ ہندوستانی ذہن سے مطابقت رکھتے والی بست سی سرگرمیاں کو اپنے دامن میں لے آتا ہے۔

(38) خشک موسم میں:

اس فقرہ میں سمندر، پربتوں اور گنگا کے ساتھ ساتھ خشک موسم میں اندر کی پوجا کرنے کی ہدایت اس لیے کی گئی ہے کہ اندر کی صفات میں پارش کا دیوتا ہونا بھی شامل ہے۔

(39) گنگا:

ابیرونی کے مطابق گنگا کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدہ یہ ہے کہ قدم زمانہ میں اس کا سرچشمہ جنت میں تھا۔ ایک دوسرے عقیدے کے مطابق یہ شیو جی کے پاؤں (ایک جگہ جناؤں (لبے الجھے پاؤں) کا ذکر ہے) سے نکلی ہے اور آسمان پر (آکاش گنگا) بھتی ہے۔ زمین پر دھرت گنگا ہے اور زمین کے بہت نیچے پاتال گنگا رواؤ ہے۔ گنگا دریا کو ہندو دیوی کا درجہ دیتے ہیں۔

(40) ہوا کی تحرائی:

ہندو آنکی ہوت کرتے ہوئے آگ میں کئی طرح کی اشیائے خور دنوں ڈالتے ہیں۔ ان کا

عقیدہ ہے کہ اس عمل کے دورانِ اٹھنے والا دھوائی ہوا اور بارش کی صفائی کا باعث بنتا ہے۔ چونکہ آگ کی نذر کی جاتے والی اشیاء خوشبودار، مقوی اور شیرس ہونے کے جلاوہ عقل، شجاعت، استقلال اور قوت بخش بھی ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کے جلنے کے نتیجہ میں فضائیں بلند ہونے والا دھوائی آب و ہوا پر مثبت انداز سے موثر ثابت ہوتا ہے۔



گنگا

(41) مہا کچھ و روہن :

یہ ایک خصوصی رسم ہے۔ کوئی بادشاہ جب نافصلی کر کے کسی بے گناہ کو سزا دے تو وہ اس کے کفارہ کے طور پر خصوص رقم کسی اعلیٰ روحانی ہستی (برہمن) کو ادا کرتا ہے اور پھر برہمن بادشاہ کے گناہ کا کفارہ ادا کرتا ہے۔

(42) گھر انوں کے دیوتا:

ہندوستان میں خاندانی اور گروہی دیوتاؤں کی پوجا کا شدید رحمان موبہود تھا۔ قدیم عہد

کے اس مذہبی میلان کا ایک پہلو یہ ہے کہ جیسے گوالوں کا دیوتا کرشن گوند تھاویے ہی مختلف خاندانوں اور گھرانوں کے بھی الگ الگ دیوتا رہے ہوں گے۔ تاریخی شواہد سے ثابت ہے کہ قدیم ہندوستانی گاؤں مختلف خاندانوں کا مجموعہ ہوتا تھا اور ہر خاندان یا گھرانے کا الگ دیوتا تھا جو اہل خاندان کی عقیدت اور عبادات و عقائد کا محور و مرکز ہوا کرتا تھا۔ گھرانوں کے دیوتاؤں کا ہوتا آنئے دیوتا سے بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ آنئے کو ہر چولے میں رہنے کی وجہ سے گھریلو دیوتا قرار دیا جاتا ہے۔

(43) اتحروید:

کما جاتا ہے کہ لفظ وید کا مادہ ”ود“ ہے۔ جس کے معنی جانتا ہیں۔ اس لیے وید کے معنی ہوئے علم۔ الیروینی کا بیان جزوی طور پر مختلف ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وید کے معنی اس چیز کو جان لیتا ہے جو پہلے کبھی معلوم نہ تھی۔

روایت کے مطابق وید چار ہیں جن کے نام یہ ہیں:

- (i) رگ وید
- (ii) سمجھروید
- (iii) سام وید
- (iv) اتحروید

اتحادروید میں الگ کی قربانیوں کے علاوہ میت اور میت کے متعلق جو احکامات ہیں ان کو بیان کیا گئی ہے۔ یہ ناک سے آواز نکالنے کے سے انداز میں پڑھا جاتا ہے۔ دوسرے دیدوں کے مقابلہ میں اس کی طرف ہندوؤں کی توجہ کم ہے۔

(44) مدن بوثی:

چکھ لوگوں کا خیال ہے کہ مدن بوثی ”دھتوڑا“ کا ہی نام ہے۔ مدن بوثی کا رس پینے والے کو لگاتار تھے اور دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہوش و حواس اور لباس تک سے پیگانہ ہو کر موت کی واڈی میں پہنچ جاتا ہے۔ کوئی لیے کے عمد میں یقیناً مدن بوثی دشمن کو نقصان سے دوچار کرنے میں بہت معاون ہتھیار اور حریب کا درجہ رکھتی تھی، کیونکہ اس کی قیل مقدار کا استعمال بھی پینے والے کو بے ہوش کر دتا ہے۔

(45) پورن ماشی:

پورن ماشی چاند کے پورا ہونے کو کہتے ہیں۔ اس موقع پر نہیں میلان رکھنے والے طبقات مختلف عقائد کے تحت کئی طرح کی رسوم ادا کرتے ہیں، علاوه ازیں ہندو ساحر اپنے عملیات کی تجھیل میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

(46) چندلیلے:

چندلیلے یا چندال ایسے گروہوں میں شامل ہیں جو چاروں طبقوں سے خارج اور شودروں سے بھی کمتر ہیں۔ کسی طبقے میں شمار نہ ہونے کے باعث یہ اپنے پیشہ کی طرف منسوب ہیں۔ چندال پانصدیہ کاموں مثلاً گاؤں کی صفائی اور اسی طرح کی دیگر خدمات میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ سب ایک ہی جنس میں شمار ہوتے ہیں، اور وہ ہے گھٹلیا ترین لوگوں کا گروہ۔ اس گروہ کے مختلف الپیشہ لوگوں میں یا ہی امتیاز ان کاموں کی نسبت سے ہوتا ہے، جن میں وہ مصروف رہتے ہیں۔ چاروں ذاتوں کے لوگ چندالوں کو اپنی آبادی میں سکونت پذیر نہیں ہونے دیتے، وہ انہیں گاؤں کے قریب لیکن گاؤں سے باہر آباد کرتے ہیں۔

(47) کاتنی:

یہ کسی خاص مالیت کا سکھ یا قبیتی دھلات کی مخصوص مقدار ہوگی جو یا نہ قرار دی جاتی تھی جیسا کہ سونے کے قول کا پیمانہ سورن تھا۔

(48) آچاریوں:

آچاریہ استاؤ کو کہا جاتا ہے۔ جو کسی خاص یا متعدد علوم پر دسترس رکھتا ہو، آچاریہ اس کے نام کے ساتھ بطور سابقہ استعمال ہوتا ہے۔

(49) جو تشی:

ہندی میں علم بحوم کو جیوتیش اور اس علم کے ماہر کو جو تشی (نجومی) کہا جاتا ہے۔

(50) سندھی دنوں:

سندھی دن وہ لیام ہوتے ہیں جب دو ستاروں کا قرآن ہوتا ہے۔

(51) پر انواع:

پر انواع کے متعلق سب سے پہلے یہ بتا دنا چاہیے کہ لفظ "پران" کے معنی قسم یا لبدی ہیں۔ پر انواع کی تعداد اخبارہ ہے اور ان میں سے اکثر کے ہم انانوں، جانوروں اور فرشتوں کے ہم پر رکھے گئے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ان میں یا تو ان ہی انواع کے حالات بیان کیے گئے ہیں یا کتاب کے مضمون کا اس نوع سے کوئی تعلق ہے یا پھر ان کا دعا ہوا کسی سوال کا جواب اس میں موجود ہے۔ پران ان انانوں کی تصانیف ہیں، جو رشی کھلاتے ہیں۔

(52) میتے کا مرکز:

کوٹلیہ نے یہاں ریاستوں کے حلقوں میں شامل ممالک کے پاہی اشتراک عمل کے نظام کو پسیہ قرار دیا ہے۔ میتے کے مرکز سے مراد ایسا پادشاہ ہے جس پر ریاستی حلقہ کے دیگر حاکم اخصار کریں۔

(53) راج نیتی:

راج حکومت یا سیاست کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور نیتی کے عمومی معنی لائجہ عمل کے ہیں۔ بطور وہ لفظی مرکب اصطلاح کے راج نیتی کا مطلب سیاسی یا حکومتی حکمت عملی ہے۔

(54) صلح بلا قید اشخاص:

کوٹلیہ نے صلح کے اس عہد نامہ کے لیے "اورش پرش سندھی" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اس اصطلاح کا اصطلاح میں ترجمہ مشکل ہے، البتہ مفہوم یہ ہے کہ ایسی صلح جس میں اشخاص کا تعین نہ کیا گیا ہو۔

(55) زمین کی مختلف خصوصیات:

کوٹلیہ کا یہ فقرہ بہم ہے مختلف شارین نے اس کی الگ الگ جملت پر روشنی ڈالی ہے۔ ان آراء کا تجزیہ کریں تو اس فقرہ کا یہ مفہوم سامنے آتا ہے کہ زمین کو زرخیز بنا

انسان کا کام ہے۔ زمین قبضہ میں ہو تو انسان اسے بہت سے کاموں کے لیے استعمال کر سکتا ہے کیونکہ بے آپلو زمیتوں کو انسان نے ہی آپلو کیا، اس لیے ثابت ہوا کہ زمین اپنی ذات میں غیر معمولی یا مستقل خصوصیات کی حالت نہیں بلکہ اس کی خصوصیات مصنوعی ہیں کیونکہ وہ انسانی کاؤشوں سے پیدا ہوئیں۔

(56) کوٹلیہ کا خیال:

کوٹلیہ کی یہ بات تو درست ہے مگر گزشتہ متعدد اختلافی نقطے ہائے نظر کے بر عکس یہاں وہ شاید اختلاف کرنے کے باوجود بھی اختلاف نہیں کر سکا اور اختلاف کرنے کے لیے کوٹلیہ کے پاس کوئی منطقی سبب بھی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں وہ اختلافی لب والجھ اپنائے کے باوجود سابقہ موقف کی تائید کرتا محسوس ہوتا ہے۔

(57) برستا ہے:

یہ دو فقرے کوٹلیہ پر تحقیق کرنے والے متعدد سکالروں نے الحال تباہے ہیں کیونکہ سیاق و سبق سے ان کی عدم مطابقت بالکل واضح ہے۔ اسی سبب کہا جاتا ہے کہ یہ جملے کوٹلیہ کے نہیں بلکہ کسی اور نے اضافہ کیے ہیں۔

(58) قل اور یہد هشتر

ہندو مینہالوجی کے دو قمار باز کروار۔

(59) جمورو:

کوٹلیہ نے حکومت و سلطنت کے ارتقائی سفر کی تین حالتیں معین کی ہیں۔

(i) زوال

(ii) جمورو

(iii) عروج یا ترقی

رموز سیاست کے قدیم ہندو ستالی اساتذہ کے بقول جوود ایک ایسا وسطی مقام ہے کہ حکمران اگر صبر آزمادت گزار کر اپنی ہست اور کوشش سے اس حالت کو ختم کر دیں تو عروج

کی طرف سفر کرتے ہیں ورنہ مائل ہے زوال ہو جاتے ہیں۔

(60) ایک ہزار یو جن:

ایک یو جن بقول الپیروفی آٹھ میل کا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک ہزار یو جن آٹھ ہزار میل شمار ہو گا۔

(61) راس:

وقت کی تقسیم کا ایک پیانہ راس بھی ہے۔

(62) ستاروں کی چال:

آج کے ہندوستانی بھی بڑی حد تک سعد اور منحوس ایام پر یقین رکھتے ہیں اور اپنی سرگرمیاں سعد ایام کی مطابقت سے انجام دیتے ہیں۔ تدبیم ہندوستان تو ان توبہات کے ظلم میں مکمل طور پر جکڑا ہوا تھا، لیکن یہ کوئی ملیکی اور عقلی انداز فکر ہے کہ وہ ستاروں کی چال سے بے نیاز ہو کر وسائل اور حالات کی مطابقت سے عملی قدم اٹھانے کا مشورہ دھتا ہے۔

(63) رشیوں:

بدن سے مجرد ہوئے بغیر نجات کی منزل تک رسائی پانے والوں میں رشی بھی شامل ہیں۔ یہ وہ حکماء ہیں جو انسان ہونے کے باوجود اپنے علم کے سب فرشتوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں اور اسی پایعیث فرشتہ ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔ برہمن ترقی کر کے اس درجہ تک پہنچتا ہے تو برہم رشی کہلاتا ہے۔ کھتری اس مرتبہ کو پہنچے تو وہ راج رشی کہلاتا ہے۔ ان دونوں طیقوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے یہ مقام قاتل حصول نہیں ہے۔ رشی کے اوپر برہما کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا۔

(64) جنوبی:

ہندو موت کے دو ہاتھیم کو جنوب کا حاکم خیال کرتے ہیں اس لیے وہ اس سمت کو منحوس سمجھتے ہیں۔

(65) چاروں شعبوں:

فوج کے چاروں شعبوں سے مراد (i) رتھ فوج (ii) ہاتھی فوج (iii) سوار فوج اور (iv) پیدل فوج ہے۔

(66) اواپ:

اواپ یعنی فاضل فوج ہنگامی صورتحال سے منٹنے کے لیے تیار رکھی جاتی ہے اور یہی ہی ضرورت محسوس ہو یہ میدان جگہ میں دوسری فوج کے شانہ بشانہ اپنا کروار موثر انداز سے ادا کرتی ہے۔

(67) پرتیاواپ:

اس لفظ سے مراد پریادہ فوج میں ایک خاص تعداد کی کمی ہے۔ مخالف لشکر اس تعداد سے آٹھ گنا زائد پریادہ فوج کے ساتھ مدقائق سے برد آزمہ ہوتا تھا۔

(68) انوواپ:

ہاتھی فوج، رتھ فوج، سوار فوج یا پیدل فوج میں کسی ایک کی مخصوص تعداد میں زیادتی کو انوواپ کہا جاتا ہے حریف کی کوشش ہوتی ہے کہ اس زیادہ تعداد سے چار گنا زائد فوج کے ساتھ میدان میں اترے۔

(69) اتیاواپ:

باغی فوج کے اضافہ کو اتیاواپ کہا جاتا ہے اور اس سے مراد ناراض عناصر اور وحشی قبائل کو جگہ میں اپنی مدد کے لیے آمادہ کرنا ہے۔

(70) ورونا دیوتا:

بھجنوں میں ورونا دیوتا کو جایجا مخاطب کیا جاتا ہے۔ شار میں کے مطابق ورونا رات کا حکمران دیوتا ہے۔ ورونا بعض اوقات پیماریوں کو دکھائی بھی دے جاتا ہے۔ وہ ایسے گرمیں رہتا ہے جس کے ہزار دروازے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس تک انسان ہر وقت پہنچ سکتے ہیں۔ انسانی دلوں کے بھیج جانے والا یہ طاقتور دیوتا انسانوں اور دیوتاؤں دونوں کا حاکم

ہے۔ ورونا ایک خوفناک دیوتا کی حیثیت سے کائنات کا بھار کل پاؤ شاہ ہے کیونکہ آسمان میں سورج کو بھی روشن کرتا ہے۔ تیزوتند ہوا گئیں اس دیوتا کی سائیں ہیں۔ یہ سمندر کی



گھرائیوں کا خالق اور دریاؤں کی روانی کا باعث ہے۔ دریائی گزر گاہیں بھی ان کی کھودی ہوئی ہیں۔ ویدک ادب میں ورونا کو سمندر کے دیوتا کی خصوصی حیثیت نہیں دی گئی بلکہ اسے روشنی کے دریاؤں میں شمار کیا گیا ہے۔ آجکل اس کی پوجا کا رجحان کم ہے۔

(71) ورون:

تگ دیوتا کا ایک نام ورون بھی بتایا جاتا ہے۔

(72) پیلو:

ایک درخت کا ہم ہے جس کی لکڑی بے حد خستہ اور تبا اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے۔
علاوه ازیں اس کا پھل بھی خاطر خواہ انتہت نہیں رکھتا۔

(73) منظور نظر:

درactual یہ اپنے ملک کے مقاد میں کام کر رہا ہو گا۔ کیونکہ اپنے حکمران کے مخالف ملک کے پاسیوں کو قتل و غارت گری کا نشانہ بنا کر ایک طرف تو وہ اپنے حکمران کے لیے آسانیاں پیدا کرے گا اور دوسری طرف قتل و غارت کا نشانہ بننے والے لوگوں کو مخالف حکمران کا دشمن ظاہر کر کے اس کے دل میں گھر کر لے گا تاکہ آئندہ اس اعتدال کا سارا لیکر اپنے ملک کے مقاد میں کوئی بڑی کارروائی کر سکے۔

(74) وشواس گھاتی:

وشواس گھاتی کے لفظی معنی تو اعتدال کو عجیس پہنچانے والی (یا دالا) ہیں۔ لیکن یہ غالباً کسی جگہ پر دے کا ہم ہے۔

(75) مرگ مارنی:

مرگ مارنی کے لفظی معنی ”ہرنوں یا چوبائیوں کو ہلاک کرنے والی“ ہیں لیکن یہ کسی کائنے دار زهری جہازی یا جزی بوثی کا ہم ہو گا۔

(76) کرتک:

ایک مخصوص ستارے کا ہم ہے۔ جادو ٹونے سے متعلقہ عملیات اس کے ایک خاص قمری منزل میں پہنچنے پر سمجھیل پاتے تھے۔

(77) الیضا:

(78) رو رو یو:

رور کے کروار کا ایک پسلو خطرناکی اور دوسرا عیش پسندی ہے۔ یہ ایک تیر انداز دیوتا تھا

جس کے تیر امراض کا سبب ہوتے تھے، ان خصوصیات کے ساتھ وہ یوں لپاوسے متابہ تھے اندر کی طرح اس کی نسبت بھی طوفان سے تھی لیکن اس کے کروار میں اندر دیوتا کی مقبولیت اور خوش مذاقی نہیں تھی۔ رور دیو ایک ایسا دیوتا تھا جو پہاڑوں میں رہتا تھا اور لوگ پالنے والے اس سے ڈرتے تھے۔ یہ خوف اس لیے پیدا ہوتا تھا کہ اس کے ان شہروں سے محفوظ رہا جائے جو مصائب و آلام اور امراض کا باعث ہیں۔ اس کے کروار کا ایک پسلو مروت اور ہمدردی بھی تھا کیونکہ وہ ان جزی یوں کا بھی گران اور محافظ تصور کیا جاتا تھا جن سے ادویات تیار ہوتی تھیں۔ وہ اپنے محبوب بندوں کو صحت و تندرتی بخشنے کی قوت کا حامل سمجھا جاتا تھا۔

(79) ہون:

اگل میں مختلف اشیائے خوردنوش ڈالتے ہوئے مخصوص منزپڑھنے کا عمل ہوں کھلاتا

۔

(80) آدمی:

آدمی وہ واحد دیوی ہے ہے یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کا ذکر رُگ وید میں ہم کے ساتھ آیا ہے اور اسے بہت سے دیوتاؤں کی مل کما گیا ہے۔ آدمی کے کروار کا ایک پسلو شفاعت بھی ہے۔ ہندو مہب کی بنیادی کتب میں متعدد مقلمات پر ایسے جملے ملتے ہیں جن میں گناہوں کی معافی کے حوالہ سے آدمی کو مخاطب کیا گیا ہے۔ مثلاً ”اے کاش! آدمی! ہمیں بے گناہ ہنا دے۔“ یا ”اے آدمی! اگر ہم سے کوئی گناہ تمہارے خلاف سرزد ہو جائے تو تم میریان ہو کر درگزر کر جائا۔“ یہ تصورات اور خصوصیات آدمی کو ہندو دیویوں میں ممتاز مقام عطا کرتی ہیں۔

(81) نعمت:

یہاں آدمی دیوی کو منز کے بالکل آغاز میں نہستے کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ منز دوسرے کو تکلیف پہنچانے والے طسمی عمل کا حصہ ہے اور کسی کو ایذا دہنا یا جاودو ٹوٹنے کی بدد سے پرپلہ کرنا بیشہ سے نہ ہی طور پر ناپسندیدہ فعل رہا ہے۔ آدمی چونکہ شفاعت کی

دیوی بھی ہے اس لئے اس منتر کے شروع ہی میں اسے عقیدت اور احترام سے مخاطب کیا گیا ہے۔

(82) سرسوتی:

برہما کی بیوی کا نام سرسوتی ہے۔ یہ داتاٹی اور علم و فن کی بیوی ہے۔ دیووں کی ماں اور دیوناگری حروف کی موجود بھی یہی تصور کی جاتی ہے۔ یہ زمین پر انسانوں کے ساتھ رہتی ہے لیکن اس کا خاص مسکن اپنے خالوند کے ساتھ برہما لوکا (برہما کی دنیا یا مقام) میں ہے۔ سرسوتی



کے پارے میں کہا جاتا ہے کہ برہما سے پیدا ہوئی۔ اس لئے اسے برہما کی بیٹی سمجھا گیا۔ جب اس کے ساتھ برہما نے جنسی اختلاط کیا تو دوسرا دیوتاؤں نے اسے جرم کہا۔ بعد کی ہندوستانی دیو مالا میں سرسوتی کو ”وج“ کا نام دینے کے ساتھ ساتھ دیگر بہت سے اماء کے ساتھ برہما کی بیوی بتا دیا گیا۔ بعد ازاں یہ داتاٹی، فصاحت اور بلاغت کی دیوی قرار دی گئی۔

(83) آنی:

آنی کا عمومی مطلب ہے اگل اور یہ لاطین لفظ آگنس سے مشتق ہے۔ اگل کی قریانہ کے موقع پر پرستش کی مختلف رسموں ادا کرنے والے درویش طبقہ کا یہ دیوتا قدیم صوفیانہ فکر کا موضوع رہا ہے۔ اگل کا یہ دیوتا ویدوں کے سب سے زیادہ اہم دیوتاؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اندر کے سوا اور کوئی دیوتا ایسا نہیں جس کی شان میں آنی سے زیادہ بہجن لکھے گئے ہوں۔ آنی کی پیدائش کے بارے میں بہت سی تفاصیل ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں مذکور



ہیں۔ لیکن حواشی کا اختصار ان تفصیلات کا متحمل نہیں ہو سکت۔ اجنبی طور پر جان لیں کہ کبھی اسے آدمی کا بیٹا کہا گیا اور کبھی پرتو ہو کا۔ اسے برماء کا بیٹا بھی تصور کیا گیا ہے۔ آنی کو گھر کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ خانگی چولے میں رہتا ہے اور دیوتاؤں کے انسانوں کے ساتھ تعلق میں رابطہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آنی گھر کا مالک، انسانوں کا محافظ، آقا اور پادشاه ہونے علاوہ غیر平凡 بھی ہے۔

(84) سوم:

حاشیہ نمبر 21 کے آغاز میں "ضمنا" یہ مذکور ہوا ہے کہ سوم ایک دیوتا کا نام بھی ہے۔ اس دیوتا کے خصائص و خصائیں میں عیش کوئی، سور و کیف اور مستی و سرشاری شامل ہیں۔ ان خصوصیات کے ساتھ یہ یونانی دیوتا "بے کس" کے ساتھ مطابقت پا جاتا ہے۔ رگ وید، کتب نہم کے جملہ بھیجن جن کی تعداد 114 ہے اسی دیوتا کی تعریف و توصیف اور حمد و شاء میں ہیں۔

(85):

ارتح شاستر کے بعض شارٹین کے مطابق یہ جملے اُنی منتر نہیں ہیں بلکہ اُنی ہوتے (قدس آتشی فریضہ) کے بعد کے جانے والے مخصوص الفاظ ہیں۔

(86):

ایک ماہ پندرہ دن اور صرف پندرہ دن بھی مذکور ہے۔

(87) گدھ:

گدھ سے یہاں ایک خاص قسم کا گدھ "کاکن" مراد ہے۔

(88) مرودہ پچوں:

ہندو تین سال تک کی عمر کے بچوں کو مرنس کی صورت میں نہیں جلاتے جبکہ کوئی نہ یہاں مرودہ بچوں کو شمشان پر جلا کر حاصل ہونے والی چیزی کا ذکر کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی نہیں کے عمد میں بچوں کی چھا جلانے کی رسم ہو جو بعد میں منوع قرار پا گئی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں پچھے سے مراد تین سال سے بڑا بچہ ہو لیکن تصریح نہیں ہے۔

(89) پشیہ ستارے:

پھلتے چاند کی چودھویں رات کو ظلیع ہونے والا ایک خاص ستارہ پشیہ کہلاتا ہے۔ نجوم

و سحر اور تعمیرات و عملیات کے حوالہ سے اس موقع کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔

(90) دیول:

ہندوؤں کے دینی ضابطے جن کتب کے بغیر کمل نہیں ہوتے ان میں بیاس کے چھ شاگردوں کی کتابیں بھی شامل ہیں۔ انہی شاگردوں میں دیول کو شمار کیا جاتا ہے۔

(91) نارو:

نارو کو بہما کا بیٹا ہی تسلیم کیا جاتا ہے گوکہ وشنو پران میں بہما کے بیٹوں کی جو فہرست ہے، اس میں اس کا نام شامل نہیں۔ بھاگوت پران کے مطابق یہ وشنو کا تیرسا اوپار تھا۔ اس کے اوصاف و مکالات ایک پران کا موضوع بھی بنے ہیں۔ یہ ایک داناؤر قانون ساز ہونے کے ساتھ ساتھ تمام فنون میں طلاق تھا اور آلات حرب و ضرب کے استعمال میں بھی محارت رکھتا تھا۔ نارو کو دیوتاؤں کا فصیح البيان قاصد بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی معرفت بھیجے جانے والے پیغمبرات دیوتاؤں کے اپنے درمیان ہوتے تھے یا پھر وہ جو دیوتا لپٹنے خاص اور محبوب انسانوں کو بھیجتے تھے۔ نارو موسيقی کے علم میں بھی دستگاہ رکھتا تھا اس لیے کرشن کا دوست اور ساتھی تھا۔ نارو کا اس وجہ سے بہت احترام کیا جاتا ہے کہ اس نے والیکی کو رامائن القا کی۔ جب نارو نے رام کی زندگی کے حالات والیکی کو سنانا شروع کیے تو والیکی نے محسوس کیا کہ جو کچھ اسے بتایا جا رہا ہے اس کا ضبط تحریر میں لانا اس کی طاقت سے باہر ہے۔ اس پر بہما کا ظلمور ہوا اور اس نے ان الفاظ میں والیکی کی ہمت افزائی کر کے اسے اس اہم اور مقدس کام پر آمادہ کرنے میں کامیاب، حاصل کی۔

”اب آؤ۔ اے بہترن دانہ بینا انسان اور رام کے سوانح حیات بیان کرو۔ اعلیٰ اور عظیم حالات۔ یعنی وہ کمالی لکھو جو زاہد اور عابد نارو نے تمیں سنائی ہے، اسے شاندار پیرائے میں کھول کر ظاہر کرو۔“

یاد رہے کہ رامائن بھی ہندوؤں کی مقدس ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے اور والیکی کو اس کا مصنف سمجھا جاتا ہے۔ والیکی کو بالیک یا بالیک بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک مشہور اور

عظمی رشی ہو گزرا ہے۔

(92) اجگر:

اجگر سے یہاں ایک خاص تم کا زہریلا اور چوکس سانپ مراد ہے۔

(93) کتے:

کتے کو مخالفت کے حوالہ سے بیشہ بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے اور اس امر کا واضح ثبوت یہ منظر ہے جس میں بہت شدت کے ساتھ بہتی یا اگر کے گمراں کتے کے سو جانے کی خواہش کا انعام دار ملتا ہے۔

(94) برمہنوں:

برہمن ایک تقدیس یافتہ ہندو نمہیں طبقہ ہے۔ عام ہندو ہر امر میں برہمنوں کی خوشنودی کا خاص خیال رکھتے رہے ہیں۔ ایک جاروئی عمل میں معاون اس منتر میں عامل کا برہمنوں کو پرہام کرنا اس طبقہ کی سماجی و نمہیں برتری اور عام ذہن پر اس برتری کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے اثرات کی واضح دلیل ہے۔

(95) شودیو تا:

شو یا شوا ہندو نمہب کا تیرسا اہم ترین دیوتا ہے۔ جب بہما (تحقیق کرنے والا) اور وشنو (خلافت کرنے والا) پیدا ہو گیا تو ضرورت محسوس ہوئی کہ نظام کو مکمل کرنے کے لیے ایک خدائے مرگ و فنا بھی ہونا چاہیے کیونکہ ہر چیز زوال و انحطاط پذیر ہے۔ چنانچہ تباہ کاری کو شوا کا بنیادی فریضہ سمجھا جاتا ہے۔ ویدوں کے بعد کے ہندو مت میں، جیسا کہ اس عد کی روزیے نظموں اور پرانوں سے ظاہر ہوتا ہے، شو بہت اہم کرار ادا کرتا نظر آتا ہے۔ شو کے معنی ہیں مسرور، روشن اور خدمت گزار۔ اس کا کام ہے تباہ کاری۔ یہ تفاسیر یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ ہندوؤں کے مطابق جو تباہ کرتا ہے وہ درحقیقت ہستیوں کو وجود کی نئی صورتیں عطا کرنے کا سبب ہتا ہے۔ ان معنوں میں تباہ کرنے والا تحقیق تو کرنے والا تصور ہو گا۔ یہ

عقیدہ شو کے عمل "منقی کروار کو تصور اتنی طور پر مشتمل پسلو عطا کروتا ہے۔

شو



(96) کیلاش پہاڑ:

کیلاش پہاڑ کے قریب واقع شہر اکا میں کبیر دیوتا یا دیشوں کا رہنا بھی روایات میں ملتا ہے۔ یہ دیوتا کائنات کے شمالی علاقوں کا حاکم تھا اس لیے اس کا اکا ایک خوبصورت اور مر صع شر قائد۔ لیکن کیلاش پہاڑ کو شو کا پہاڑ سمجھ کر اسے مرکزی ہالہ کی ایک چونی تصور کیا گیا جس اس لوگ زیارت کے لیے بہت زمانے سے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ شو دیوتا کا آسمانی گھر ہالیہ میں کیلاش پہاڑ پر واقع تھا۔

(97) بُرَهَما:

ہندوؤں کی قدیم مذہبی کتب کے شارحین کی فکر اور عام روایات کے مطابع سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو زندہ اجسام کو تین انواع میں تقسیم کرتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) روحانی تخلوقات (اعلیٰ ترین درج)۔

(ii) انسان (اوسطیٰ مرتبہ)

(iii) حیوانات (نکھلنا مقام)

برہما روحانی تخلوقات میں سرفہرست ہے۔ مذہبی کتب اور میتھا لوجی میں اس کے متعدد اور نام بھی ملتے ہیں۔ نتیجہ کے اختبار سے برہما کا مفہوم وہی ہو جاتا ہے جو طبیعت کا اس کے فعل کے آغاز میں ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ہندو مذہب کے مفکرین کے نزدیک ایجاد کرنا یہاں تک کہ دنیا کا پیدا کرنا بھی برہما کی طرف نسبت رکھتا ہے۔ ہندو برہما کے وہی اوصاف بیان کرتے ہیں جن کو یونانی زیوس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ایک مشہور روایت



بُرَهَما

کے مطابق جب کائنات کا تخلیقی عمل جاری ہوا تو پانی پر تیرتے نیلوفر ۔۔۔ کنول کے پھول سے برماء کا ظہور ہوا۔ ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کے بعد برماء کے سر سے برہمن پیدا ہوئے۔ سب سے اعلیٰ طبقہ برمہنوں کا ہے۔ سرقوت، گلر، قصور، علم، حکمت اور ارادہ کی قوت کا بھی منج ہے۔ علاوه ازیں سربھی چاند اروں کے اجسام کا سب سے بلند حصہ ہے۔ برہمن چونکہ اس حصہ کے جو ہر سے پیدا ہوئے، اسی لیے سب سے بہتر انسان قصور کیے جاتے ہیں۔ کھتری برماء کے کانڈھوں اور دنوں ہاتھوں سے پیدا ہوئے۔ برہمن طبقہ کے بعد کھتری قابل تقطیم سمجھے جاتے ہیں۔ ویش برماء کی نائگوں اور شودر اس کے پاؤں سے پیدا ہوئے۔ یہ کھتری اور برہمن سے کمتر ہیں لیکن ویش کو شودر پر فویقت حاصل ہے۔ برہمن کا کام تعلیم و تدریس، کھتری کا حکمرانی، ویش کا زراعت و تجارت اور شودر کا ان تینوں کی خدمت بجا لانا ہے، کیونکہ وہ برماء کے پاؤں سے بنا ہے۔ برماء کے بہت میں چاروں طرف چار منہ ہوتے ہیں۔ وہ نیلوفر کے اوپر بیٹھتا ہے اور اس کے ہاتھ میں گمرا ہوتا ہے۔

(98) ساتپوں:

قدمیم ہندوستان میں گائے کے بعد ساتپ ہی سب سے زیادہ مقدس قصور کیا جاتا تھا۔ شیش ہاگ اور دیگر مخصوص تم کے افسانوی ساتپوں نے اس حقوق کو ایک وقار بخش دیا لیکن بے شک یہ عقیدہ بہت ہی ابتدائی تہذیبی مدارج سے ابھرا، کیونکہ مملک تم کے ساتپ کی پرستش آج بھی ساری دنیا میں غیر متبدن اقوام موت اور زرخیزی کی علامت کی حیثیت سے کرتی ہیں۔ ہندو نہجہب کی روزمرہ کی خانگی رسومات میں برسات کے آغاز میں ساتپ کو نذر پیش کی جاتی تھی اور ساتپوں کے ماسکن کو نقدرس حاصل تھا۔

(99) سدھ:

ہندو نہجہب کے شارحین خدا رسمیدہ نوگوں کی تقسیم تین گروہوں میں کرتے ہیں۔ یہ تین طبقے کے عابد رہی، اور منی کہلاتے ہیں۔ سدھ وہ ہے جس نے اپنے عمل سے

دنیا کی ہر جگہ پر جس کو وہ چاہے قدرت حاصل کر لی ہے اور اسی پر غمیر گیا ہے۔ وہ آزادی یا نجات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ سدھ کی روحلانی ترقی رشی کے مرتبہ تک ہو سکتے ہیں۔

۴

(100) کرشن:

کرشن کو ہندو وشنو کا اوتار کہتے ہیں۔ وشنو کا کام برباکی تخلیق کی خاصت ہے۔ وشنو کی پرستش اس کے اوتاروں کے ذریعہ بھی کی جاتی ہے اور کرشن اس کا اہم ترین اوتار ہونے کا درجہ رکھتا ہے۔ کرشن متھرا میں پیدا ہوا۔ اس کی پورش ایک گولے مند اور اس کی بیوی بیشودھانے کی۔ بیچن میں اس سے بہت سے محیر العقول کارنائے سرزد ہوئے تھا۔

کرشن اوقار



عفترتوں کو قتل کرنا وغیرہ۔ یہ شودھا کامکھن چاکر کھالیتا اس کی شرارتوں کا حصہ تھا۔ پھر جوانی میں اس نے گلہ بانوں کی لڑکوں اور یو یو (گوپیوں) سے محبت کے رشتے استوار رکھے۔ وہ اپنی پانسری کے ساتھ ان کے رقص میں شریک ہوتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی 16 ہزار یو یوں تھیں جن سے 80 ہزار بیٹھے پیدا ہوئے۔ اس نے اپنی جنگی مہمات کے دوران ہندوستان کے تمام شہریں حکمرانوں کا صفائیا کرویا۔ مہا بھارت کی جنگ کی کمالی میں وہ پانڈوؤں کا مستقل دوست (پانڈو مہا بھارت کی کمالی کے مطابق کوروؤں سے لڑے تھے) اور خاص مشیر نظر آتا ہے۔ اس جنگ سے قبل اس نے مہا بھارت کے ایک اہم کروار ارجمن کو جو وعد دیا وہ شرکت کے سات سو شلوکوں پر مشتمل ہے اور انہیں شلوکوں کے مجموعہ کا نام گیتا ہے جو دنیا کی قدیم ترین روحانی کتابوں میں ثمار ہوتی ہے۔ اس میں انسان، روح، بے اوث عمل، عبادت اور فرائض کو موضوع بنایا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک روز کرشن جنگ میں بیٹھا تھا۔ وہ مغموم اور غور و فکر میں مستقر تھا۔ ایک شکاری نے کرشن کو ہر کجھ کر دوڑ سے تیر چلا جا جو اس کی ایڑھی میں لگا۔ اور کرشن مر گیا۔

(101) مندا:

ہندوستان کے قدیم [ایلوچنی ذرائع ملل بات پر](http://www.KitaboSunnat.com) حق ہیں لہ چندر گپت نے ندا خاندان کے آخری پادشاہ پر فتح پائی۔ ندا خاندان کا عروج 362 قبل مسح سے 327 قبل مسح تک رہا۔ اس وقت چندر گپت نے حملہ آور ہوا۔ اس کے والیں جانے کے بعد چندر گپت موریہ نے قدیم ہندوستان کی عظیم ترین حکومت کے معمار کے طور پر عروج اور طاقت حاصل کی۔ موریہ عمد حکومت 322 قبل مسح سے 183 قبل مسح تک کا ہے۔ یہ شوالہ بھی تاریخی کتب میں موجود ہیں کہ ندا خاندان کے حکمران نائل تھے اور اسی سبب ان کو رعلیا ناپسند کرتی تھی۔ چندر گپت موریہ کی فتوحات میں سب سے تمیاں ہاتھ کوٹلیہ کا ہے، اس امر کو بھی روایات تسلیم کرتی ہیں۔ پیاس کو ملیہ نے ندا خاندان کی نگست کی طرف اشارہ کیا ہے۔

حوالی کے لئے ان کتابوں سے مددی گئی

1. اردو انسائیکلو پیڈیا، جلد اول
قومی کونسل برائے ترقی اردو، بھارت
2. ہندوستانی فلسفہ، موهن لال ماہر
3. ہندوستان کا شاندار ماضی، کے ایل باشم
4. کتاب الحند، الیروینی
5. رگ وید آدی بھاشیہ بحومکا
از پنڈت دیانند سرسوتی
مترجم، نہال سنگھ
6. ہندوستانی سماج، شاکر و کرم داس
مطبوعہ دہلی 1960
7. ہندو صنیات، ڈاکٹر مر عبد الحق
مطبوعہ ملکان 1993
8. کوٹلیہ کا ارتھ شاستر، شام شاستری
9. کوٹلیہ اور ارتھ شاستر، سوم ناتھ
10. قدمی ہندوستانی قوانین، گیانی شو نارائن سندر

دھرم پر کاشن گلستان، 1967

11. بیکھوت گیتا

تشریح ووضاحت رائے روشن لال ایم اے

مطبوعہ لاہور 1996

12. بھارت (بھولی بسری کھانیاں) ابن حفیف

13. تاریخ تمدن ہند، محمد مجیب

14. تاریخ ادبیات عالم، جلد اول، دوم

مطبوعہ بمار

15. متعدد رسائل و جرائد
www.KitaboSunnat.com

